مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الاول سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبِیعُ الاوّل کے
25 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الاوّل سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبِیْعُ الاوّل کے

25 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ربیع الاول کے 25 بیانات
صفحات : 799
پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۴۲ ہجری مطابق اکتوبر 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	اجمالی فہرست	4
☆	پہلے اسے پڑھیں......	5
1	سچے عاشقانِ رسول کی پہچان	7
2	معجزاتِ مصطفٰے	42
3	اخلاقِ مصطفٰے	72
4	برکاتِ نماز	108
5	غوث پاک کا بچپن	144
6	اطاعتِ مصطفٰے	177
7	اختیاراتِ مصطفٰے	207
8	تعظیم مصطفٰے	248
9	شانِ مصطفٰے بزبانِ انبیاء	278
10	حضور کا بچپن شریف	330
11	اخلاقِ مصطفٰے کی جھلکیاں	361
12	امدادِ مصطفٰے کے واقعات	392
13	کیوں بارہویں پہ سبھی کو پیار آئے	418
14	حسنِ مصطفٰے	443
15	سرکار کی مبارک جوانی کے واقعات	482
16	ساداتِ کرام کے فضائل	507
17	کمالاتِ مصطفٰے	531
18	ہر سمت چھایا نور ہے	560
19	امام مالک کا عشقِ رسول	596
20	انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات	621
21	سارا قرآن سرکار کی نعت ہے	649
22	معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی	673
23	پیارے آقا کی پیاری ادائیں	719
24	طاقتِ مصطفٰے	745
25	فیضانِ ربیع الاول	769
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	792

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا صفر المظفر** کے ٹوٹل **307 بیانات** دس (10) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ربیع الاول** کے **25 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرما لیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درود پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشاد مُشکبار ہے: ”جس نے مُجھ پر سو100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرْمِیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج10 ص253 حدیث 17298)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀

مَدَنی قافِلے، مَدَنی اِنعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کاذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے سچے عاشقِ رسول کی پہچان سے مُتَعَلِّق مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گا۔ عاشِقِ رَسُول ہونے کا دَعْویٰ تو بہت سے کرتے ہیں مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم سچے عاشِق ہیں یا صِرف زبانی دَعوے ہی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کے عِشقِ رَسُول اور جاں نثاری کا ایک واقعہ بیان کروں گا۔ اس کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت سے مُتَعَلِّق قُرآنی آیات اور اَحادِیثِ مُبارَکہ پیش کروں گا۔ اس کے بعد صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے عِشْقِ رَسُول کے واقِعات اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی عَلامات کے ساتھ ساتھ ایک عاشِقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟ اِس حَوالے سے بھی مَدَنی پُھول پیش کروں گا اور آخِر میں مِسْواک کی سُنَّتیں اور آداب بھی بَیان کروں گا۔ آیئے پہلے ایک ایمان اَفروز حِکایت سُنتے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

صُلحِ حُدَیبیہ کے سال قُریش نے حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) شَہَنشاہِ دو عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب وضو فرماتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قَدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں مَعْلُوم ہوتا جیسے ایک دُوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرّک) اپنے چہرے اور جِسْم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تَعْمِیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے خاموش رہتے اور اَزْرَاہِ تَعْظِیم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔

جب حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیصر و کِسریٰ اور نَجّاشی کے دَرباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قَدْر و مَنْزِلَت نہیں دیکھی جیسی شان (حَضْرَت) محمد (مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُن کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔ (1)

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مَحَبَّتِ رَسُول اَصْلِ ایمان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس بے مِثال جذبۂ عِشْقِ رَسُول کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اُمَّتی پر حَق ہے کہ وہ مَحْبُوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچّی مَحَبَّت پیدا کرے اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اَسباب، یہاں تک کہ اَوْلاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر

---

[1] ...شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بَسالے کیونکہ ان کی مَحَبَّت ہی ہمارے اِیمان کی بُنیاد ہے۔ چُنانچہ پارہ 10 سُورۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾

(پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: دِین کے مَحفُوظ رکھنے کے لئے دُنیا کی مَشَقَّت بر داشت کرنا مُسلمان پر لازِم ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اوراس کے رَسُول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کے مُقابل دُنیوی تعلُّقات کچھ قابلِ اِلتِفات نہیں اور خُدا اور رَسُول کی مَحَبَّت اِیمان کی دَلیل ہے۔

مَعلُوم ہوا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ایک مُسلمان کیلئے اِیمان کی بُنیاد ہے۔ بلکہ مُسلمان کا اِیمان بھی اس وَقْت کامِل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرْوَرِ کَونَین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے عزیزوں اور قَرابت داروں سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب وعزیز جانے۔

مَحبَّتِ رَسُول خُونی رِشْتوں سے بڑھ کر ہے

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** تم میں سے کوئی اس وَقْت تک مُؤمِن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔(1)

سَرکارِ نامدار، مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ مُبارک کو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مکمّل طور پر اپنے اُوپر نافِذ کر رکھا تھا اور ان سچّے عاشِقانِ رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک ان کے جائیداد و مال اور اَہل وعَیال سے بڑھ کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ کریم مَحْبُوب ہوگئی۔ ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی مَحبَّت کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **کَانَ وَاللہِ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ**، خدا کی قسم! رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنے مال، اپنی اَوْلاد، ماں باپ اور سَخْت پیاس کے وَقْت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب ہیں۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضْرتِ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحبَّت کرتے ہیں تو آپ نے قِیامت تک آنے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

[2] ... شفاء، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص ۲۲

والے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال، اَولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مَحْبُوب تَرِیْن ہے۔ یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَریبی رِشْتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو مَحْبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحْبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیْب کو مُقَدَّم جانتے ہیں۔

حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رَسُولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حَضْرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے عِلاوہ ہر چیز سے زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ سَرْوَرِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے جب تک میں تُمہارے نزدیک تُمہاری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں اس وَقْت تک تُمہارا ایمان کامِل نہیں ہو سکتا۔ حضرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ اِس پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عُمر! اب (تُمہارا ایمان کامل ہوا)(1)

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت... الخ، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے
محمد کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے
محمد کی محبت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پِدَر، مادر بِرادر مال جاں اولاد سے پیارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ روشن اور دَرَخْشَندہ سِتارے جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے اُن کے دل مَحبّتِ رَسُول سے کس قَدر روشن تھے، عِشْقِ رَسُول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں اِس قَدر سَرایَت کرچکی تھی کہ اُنہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ یہ ایسے سچّے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ اُنھوں نے عَمَلی طور پر عِشْقِ رَسُول میں نہ صِرف اپنا مال و دَوْلَت لُٹا دیا بلکہ حالتِ جنگ میں اپنی جانوں کی پَروا کئے بغیر سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفَاظَت کیلئے اپنی جان کی بازِیاں بھی لگادیں اوراپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ نازْنِین کیلئے خُود کو ڈھال بناکر کُفّار کی طَرف سے ہونے والے تِیروں کے حَملے اپنے جِسْموں پر سہتے ہوئے جامِ شَہادَت بھی نوش کیے۔ آیئے! جنگِ اُحُد کے اُس خُونْریز مَعْرِکے کے اَحْوال سُنْتے ہیں کہ جب اِسْلام کے عَظِیم مُجاہِدِین اپنی مَحْبُوب ہَسْتی کے دِفاع کے خاطِر اپنی جان کے نذرانے پیش کرتے رہے، عِشْق

اُنہیں آزماتا رہا اور وہ وَفا شِعار سُرخُرو ہوتے رہے۔

غزوۂ اُحد کے جاں نثار صحابہ

صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے جاں نِثارانہ جذبات کا ظُہُور سب سے زِیادہ غَزوۂ اُحد میں ہوا، اس غزوہ میں ایک مَقام پر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صِرف سات اَنْصاری اور دو قریشی صحابۂ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان رہ گئے۔ اس حالت میں کُفّار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گھیرا تنگ کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان جاں نِثاروں سے مُخاطِب ہو کر فرمایا: جو اُن بدبختوں کو ہم سے دُور ہٹائے گا اس کے لئے جنَّت ہے۔ ایک اَنْصاری صحابی فوراً آگے بڑھے اور کُفّار سے لڑتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک صحابی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان قُربان کرتا جاتا، یہاں تک کہ یکے بعد دِیگرے ساتوں اَنْصاری صحابۂ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان جامِ شَہادت نوش کر گئے۔ (1)

حُسنِ یُوسف پہ کَٹیں مِصر میں اَنگشتِ زناں
سَر کَٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عَرب
(حدائقِ بخشش، ص۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنہی صحابۂ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان میں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلحہ اور حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھما بھی شامِل تھے جو اِنْتِہائی جاں نِثاری کے ساتھ کُفّارِ بد اَطوار سے نَبَرد آزما رہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا

---

[1] ... مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب غزوة احد، ص۹۸۹، حدیث: ۱۷۸۹، ملخصاً

سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سامنے اپنا تَرکَش بکھیر دیا اور فرمایا کہ تِیر پھینکو، میرے ماں باپ تُم پر قُربان۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غَزوَۂ اُحد میں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ڈھال لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سَراپا ڈھال بنے ہوئے تھے، حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَبَردَست تِیر اَندازی کرنے والے تھے۔ اُس روز تو (آپ کے ہاتھوں) دو تین کَمانیں بھی ٹوٹ گئیں، جب کوئی شَخْص تِیروں سے بَھرا تَرکَش لے کر وہاں سے گُزرتا تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: یہ تِیر اَبُو طَلْحہ کے سامنے ڈال دو۔ حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب مَدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گردن اُٹھا کر کُفّار کی طَرف دیکھتے تو حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! گردن اُٹھا کر نہ دیکھیں، کہیں کوئی تِیر نہ لگ جائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان ہونے کے لئے خادِم کا گَلا مَوجُود ہے۔ (2) حضرتِ سَیِّدُنا قَیس بن اَبُو حازِم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ غَزوَۂ اُحد میں پیارے آقا، مَدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِفاع کرتے کرتے حضرت اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ شَل ہو چُکا تھا۔ (3)

اس غَزوہ میں حضرتِ سَیِّدُنا شَمّاس بن عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جاں نِثاری کا یہ عالَم تھا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دائیں بائیں جس طَرف بھی نَظر اُٹھا کر دیکھتے، اِنہیں تلوار کے ساتھ مَوجُود پاتے، اُنہوں نے خُود کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ڈھال بنا رکھا تھا یہاں تک کہ زَخموں سے چُور ہو کر

---

[1] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۷، حدیث: ۴۰۵۵

[2] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۴

[3] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۳

ایک دن اور ایک رات کے بعد شہید ہو گئے۔ (1)

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّت کی عَلامات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کیسے سچّے عاشِقِ رَسُول تھے کہ دُشمنوں سے مُقابلے کے دَوران نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس طَرح حِفَاظَت کرتے، اپنے جِسْموں پر تیروں کے وار سہتے اور بالآخر زَخموں سے چُور چُور ہو کر اپنی جان رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار کردیا کرتے۔ یقیناً یہ ان حضرات کے سچّے عاشِقِ رَسُول ہونے کی عَلامَت ہے۔

یاد رکھئے! مَحْبُوب کے نام پر جان دینے کے علاوہ بھی مَحبَّت کی کچھ عَلامات ہیں جنہیں ایک عاشِقِ صَادِق کے عِشْق و مَحبَّت کی دَلیل سمجھا جاتا ہے نیز ان عَلامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شَخْص فُلاں سے بے حد مَحبَّت کرتا ہے۔ مثلاً مَحبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے مَحْبُوب کی اِطاعَت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زبان تر رکھتا ہے، اس کی پَسَنْد کو اپناتا اور جو چیز اسے ناپَسَنْد ہو اس سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً ہر مُسلمان حُضُورِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عِشْق

---

[1] ... الطبقات الکبری، تذکرۃ شماس بن عثمان رضی اللّٰہ عنہ، ۳/۱۸۶، ملخصاً

کرتا ہے، لٰہذا عاشقِ رَسُول کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عَمَل اور ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خَیْر سے ہر وَقْت اپنی زبان کو تر رکھے۔ جس مُسلمان میں یہ عَلامتیں پائی جاتی ہیں وہ سچّا عاشِقِ رَسُول کہلاتا ہے۔ آیئے! مَحبَّتِ رَسُول کی چَنْد عَلامتوں کے بارے میں سُنتے ہیں اور اپنے اَندر عمل کا جذبہ بَیدار کرنے کی نِیَّت بھی کرتے ہیں۔

(1) اِطاعت واِتّباع

مَحبَّت کی اوّلین عَلامَت مَحْبُوب کی اِطاعَت و اِتّباع ہے، اس لئے ہر اُمّتی پر حَق ہے کہ مَحْبُوبِ دوجہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمادیا، اُس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذَرّہ برابر مُخالَفت کا تَصوُّر بھی ذِہن میں نہ لائے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں یہ عَلامَت بھی کامِل طور پر مَوجُود تھی۔ وہ نُفُوسِ قُدسِیہ ہر مُعاملے میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعَت و پَیروی کیا کرتے اور جو چیز حُضُور کو پَسَنْد ہوتی اُسے مَحْبُوب جانتے تھے۔

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دَرْزِی نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دَعوت کی، میں بھی اس دعوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک ہوگیا، دَرْزِی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا تو میں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کرکے تناول فرمارہے ہیں (حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) **فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ** یعنی اس دن سے میں بھی

کَدّو شَرِیف کو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

اسی طرح جس کام سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْع فرما دیتے تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فوراً اسے ترک کر دیا کرتے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غَیر مَوجُودَگی میں بھی اس کام کو نہیں کرتے اگرچہ ان کا فائدہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ سونے کی اَنگوٹھی پہنے ہوئے ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نِکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے اَنگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَشرِیف لے جانے کے بعد لوگوں نے اس شَخْص سے کہا کہ تُو اپنی انگوٹھی اُٹھالے اور (اِس کو بیچ کر) اِس سے نَفْع حاصل کرلے۔ تو اس نے جَواب دیا کہ خُدا کی قسم! جب رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اَنگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس اَنگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سِیرت پر عَمَل کرتے ہوئے ہر مُعاملے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے بچنا چاہئے کیونکہ مَحبّت کا دَعویٰ اُسی صُورت میں دُرُسْت ہوگا جب ہم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع میں زِندَگی بَسر کریں گے۔ یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک زِندَگی ہمارے لئے بہترین نُمونۂ عمل ہے۔ قُرآنِ پاک میں پارہ 21، سُورۃُ الاَحزاب کی آیت

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۲/۴۸۱، حدیث: ۴۳۸۵

نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ علّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ان کا اَچّھی طرح اِتّباع کرو اور دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان "نورُ الْعِرفان" میں اِسی آیت کے تَحت فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شَرِیف سارے انسانوں کے لیے نُمونہ ہے جس میں زِندگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مَطْلَب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرَت کا نُمونہ بنایا۔ کاریگر نُمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنْعَت صَرف کر دیتا ہے۔ مَعْلُوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو ان کے نَقْشِ قَدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مَرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قَدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

سرکارِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنۡ اَحۡیَا سُنَّتِیۡ فَقَدۡ اَحَبَّنِیۡ وَمَنۡ اَحَبَّنِیۡ كَانَ مَعِیَ فِی الۡجَنَّةِ یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِندہ کیا اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷)

سُنَّت زندہ کرنے کا ثواب

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا بلال بن حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: جان لو! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: اے بلال جان لو! عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِی قَدْ اُمِیتَتْ بَعْدِی فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا** یعنی جس نے میری ایسی سُنَّت کو زِندہ کیا جو میرے بعد مِٹ چکی تھی (یعنی اس پر عمل ترک کیا جاچُکا تھا) تو اسے ان تمام لوگوں کے اَجر کے بَرابر ثواب ملے گا جو اس سُنَّت پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی اور جس نے کسی بِدعَتِ سَیِّئَہ (بُری بدعت) کو رَواج دیا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے ہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گُناہوں کے بَرابر گناہ ہے جو اس بِدعَتِ سَیِّئَہ پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گُناہ میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ و اجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۶)

سُنَّت کو زِندہ کرنے کا مطلب

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مذکورہ حدیث کے اس حِصّے "مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِندہ کیا" کے تحت فرماتے ہیں: "سُنَّت کو زِندہ کرنے سے مُراد اپنے قول و عمل کے ذَرِیعے اس سُنَّت کی اِشاعت و تَشہیر کرنا ہے۔" حدیثِ پاک کے اس حِصّے "قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِی یعنی جو میرے بعد مِٹ چکی تھی" کی تشریح میں اِمام ابنُ المَلِک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول نَقل فرماتے ہیں: "اس

سے مُراد یہ ہے کہ اس سُنَّت پر عمل کو چھوڑ دیا گیا ہو، تو میرے بعد جس نے اس سُنَّت کو اپنے عمل کے ذَرِیعے یا دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب کے ذَرِیعے زِندہ کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کی مِثْل پُورا پُورا اَجر ہے جو بھی اس سُنَّت پر عمل کرے۔" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۴۱۴، تحت الحدیث:۱۶۸)

اِتّباعِ رَسُول اور اَمیرِ اہلسُنَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں تو دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع نہایت ضَروری ہے۔ سُنّتوں کو زِندہ کرنے اور سُنّتوں کے عامِل بنے رہنے کیلئے کسی ایسے عاشِقِ صادِق کی صُحبت اِختیار کرنی ہو گی جو نہ صِرف خُود سُنّتوں کا پیکر ہو بلکہ دوسروں کو بھی راہِ سُنَّت پر چلا کر مَنزِلِ عِشْق تک پہنچا دے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَوجُودہ دَور میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا اَبُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں اِتّباعِ رَسُول اور اِحیائے سُنَّت کا جو عَظِیم جذبہ ہے وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مُسلمانوں کو بھی اِتّباعِ سُنَّت کے زیور سے آراستہ کرنے میں ہمہ تَن مَصرُوفِ عمل ہیں۔ یِہی وَجہ ہے کہ اِتّباعِ سُنَّت کے سانچے میں سَر تا پا ڈَھلی ہوئی آپ کی شَخْصِیَّت کو دیکھ کر لاکھوں افراد مُتاثِّر ہوئے اور اس کے نتیجے میں سَر پر عِمَامہ کا تاج، چِہرے پر داڑھی شَریف اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سَجا کر نہ صِرف عاشِقانِ رَسُول کی صَف میں شامِل ہو گئے بلکہ نماز، روزے اور شَرْعی اَحکامات کے پابند بھی بن گئے۔ اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بسا اَوقات ایسی ایسی سُنّتوں پر عمل کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے

حَیران رہ جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتّبَاعِ سُنَّت کی نِیَّت سے کبھی فَرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے اپنے سونے کے لئے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتّہ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرمالیتے ہیں۔ اس میں بھی اِتّبَاعِ سُنَّت ہی کی جَلْوہ نُمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بچھونے میں عیب نہیں نکالا۔ (1)

اَلْغَرَض آپ کے شب و روز کے مَعْمُولات میں اِتّبَاعِ رَسُول کی ہی جھلک نَظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عِشْق و مَحبَّت کی دَلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی اپنے حَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی مَحبَّت اور اُن کی اِطاعَت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تعظیم و تکریم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحْبُوب کی اِطَاعَت و پَیرْوی کے عِلَاوہ مَحبَّت کی ایک بہت بڑی عَلَامَت مَحْبُوب کی تَعْظِیم و تَکْرِیم کرنا بھی ہے۔ نہ صرف یہ مَحبَّت کی عَلَامَت ہے بلکہ اس کا لازِمی حِصّہ بھی ہے جِس کے بغیر مَحبَّت کا دَعْویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شَخْص کسی سے مَحبَّت کرتا ہے وہ خُود بھی اس کی تَعْظِیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اِسی کی تَوَقُّع رکھتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی شَخْص اس کے مَحْبُوب کی بے اَدَبی و تَوہِین کر بیٹھے تو وہ مُضْطَرِب (بے چین) ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام مَحْبُوب کی بات ہے جبکہ

---

[1] ...وسائل الوصول، الباب الثالث، الفصل الثانی فی صفۃ فراشہ... الخ، ص ۱۲۳

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی مَحْبُوب ہیں اِسی لئے اُن کی تَعْظِیْم و تَوقِیر کا حکم خُود اللہ تبارَک وتعالٰی نے دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 26، سُورۃُ الفتح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾ (پ۲۶، الفتح:۸،۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر و ناظِر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رَسُول پر اِیمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیْم و تَوقِیر کرو اور صُبْح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

ایک اور مَقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم کرنے والوں کی فَلاح و کامرانی کا اس طرح اِعْلان فرماتا ہے، چُنانچہ پارہ 9، سُورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(پ۹، الاعراف:۱۵۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر اِیمان لائیں اور اس کی تَعْظِیْم کریں اور اُسے مدد دیں اور اس نُور کی پَیرَوی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

آقا کا نام نہیں مٹاؤں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے عاشِقانِ رسول یعنی صحابۂ کرام

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان میں محبّت کی یہ عَلامَت بھی کامل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حضرات آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بے حد تَعْظِیم کیا کرتے تھے۔ حُدیبیہ میں صُلح نامہ لکھتے وقت حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے جس والہانہ انداز میں سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے اپنی بے پناہ مَحبَّت اور تَعْظِیمِ رَسُول کا اِظہار کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ چُنانچہ جب رَسُولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور قُرَیش کے نُمائندے سُہَیل بن عَمْرو کے درمیان صُلح کی شَرائِط پر اِتِّفاق ہو گیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مُعاہدہ کی دَسْتاوِیز لکھنے کے لئے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو بُلایا اور اِرْشاد فرمایا: لکھو "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اس پر سُہَیل نے کہا کہ ہم اسے نہیں جانتے آپ "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھئے۔ نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم پر حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے یہی اَلفاظ لکھ دیئے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لکھو: **هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو** یعنی یہ وہ شَرائط ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول حضرت محمد صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سُہَیل بن عَمْرو کے ساتھ صُلح ہو چکی ہے۔ اس پر بھی سُہَیل کہنے لگا کہ رَسُوْلُ الله کے اَلفاظ نہ لکھئے کیونکہ اگر ہمیں آپ کی رِسالت پر یقین ہوتا تو پھر ہمارے اور آپ کے دَرمیان کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا، آپ ایسا کیجئے کہ اس کے بجائے صِرف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھ دیجئے۔ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس کی یہ بات بھی قبول فرمائی اور حضرتِ علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے فرمایا کہ رَسُوْلُ الله کے اَلفاظ مِٹا دو۔ لیکن قُربان جایئے حضرتِ علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے عشقِ رسول پر کہ عرض کرنے لگے یا رَسُوْلَ الله میں آپ کے نامِ مُبارَک کو ہرگز نہیں مِٹا سکتا۔ بالآخر نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نے خُود ہی رَسُولُ اللّٰہ کی جگہ محمّد بن عبدُ اللّٰہ لکھ دیا۔ (1)

آنکھوں کا تارا نامِ محمد	دل کا اُجالا نامِ محمد
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نامِ محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں	جس نے سکھایا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں	آ جا سما جا نامِ محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ **اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب** یعنی حکم اَدَب پر بھی فَوقِیت رکھتا ہے، تو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّ وَجَلَّ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تَعْمِیْل نہیں کی اور نامِ اَقْدَس مِٹانے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گُستاخی و بے اَدَبی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ مُبارَک کو نہ مٹانے میں بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **تَعْظِیْم** اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِشْق و مَحَبَّت کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گوارا نہیں کیا کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدَس کو مِٹاؤں۔ اس سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بعد اسے مِٹانے کو بے اَدَبی سمجھا تو جو لوگ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھنے کے بعد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بجائے صِرف "ص" یا "صلعم" لکھنے پر اِکْتِفا کرتے

---

[1] ... الکامل فی التاریخ، ذکر عمرۃ الحدیبیۃ، ۲/۸۹، ملخصاً

ہیں انہیں بھی اس سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی بے اَدَبی ہے، اس کے بجائے پورا دُرُودِ پاک یعنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنا چاہیے۔

امامِ اَہلسُنَّت، عاشقِ ماہِ رِسالت مولانا شاہ اِمام اَحْمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خِدْمَت میں اِسْتِفْتاء (سوال) پیش ہوا۔ مُسْتَفْتِی (سوال کرنے والے) نے سوال میں ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ“ کی جگہ ”صَلعَم“ لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تَنْبِیْہ کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا۔ سوال میں ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ“ کی جگہ ”صَلعَم“ لکھا ہے اور یہ سَخْت ناجائز ہے۔ یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ اویں صدی کے بڑے بڑے اکابِر و فُحُول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی ”صَلعَم“ لکھتا ہے۔ کوئی ”صللم“ کوئی فقط ”ؐ“ کوئی ”عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام“ کے بدلے ”عَمْ“ یا ”ع م“ ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عَظِیم بَرَکات سے دُور پڑتے اور مَحرومی و بے نصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ (فتاوی افریقہ، ص ۵۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) کثرتِ ذِکْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبَّت کی عَلامتوں میں سے ایک عَلامَت یہ بھی ہے کہ عاشِقِ صادِق جس سے مَحبَّت کرتا ہے، بات بات پر اس کا ذِکْر کرتا ہے کیونکہ اسے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لَذت ملتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ، یعنی جو شخص کسی سے مَحبَّت کرتا ہے اس کا ذِکْر کثرت

سے کرتا ہے۔ (1) چونکہ ہمارے عِشْق و مَحبَّت کا مَرکز سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذِکرِ رَسُول وہ بابرکت وَظِیفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اِظْہارِ مَحبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طیبّہ پر زِیادہ سے زِیادہ دُرُود و سَلام پڑھا جائے۔

مُحقّقِ عَلَی الاِطلاق حضرت سیّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس بار رَحمت بھیجتا ہے، (دس گُناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غَزوات میں شُمولیّت کا ثَواب عطا فرماتا ہے۔ دُرُودِ پاک سببِ قبولیّتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعَتِ مصطفٰے واجب ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بابِ جنَّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے، دُرُودِ پاک گُناہوں کا کفَّارہ ہے، صَدقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفْضل ہے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کس قدر خُوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گُناہگاروں کے دامن اُس مَحْبُوب کی مَحبَّت سے مالا مال ہیں جن کی نہ صِرف ذات بابَرَکت ہے بلکہ ان کا ذِکْر بھی دُنیا و آخرت کی سَعادَت مَندیوں کا مَجمُوعہ ہے، اُس شخص کی خُوش بَخْتی کی کوئی اِنْتہا نہیں جس کا دل یادِ مُصطفٰے اور زبان ذکرِ مُصطفٰے میں مَشْغول رہتی ہو اور ذِکرِ محبوب کی لَذت نے اسے ساری دُنیا کی محبتوں سے بے

---

[1] ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الاول فی الذکر وفضیلتہ، ۱/۲۱۷، حدیث: ۱۸۲۵

[2] ... جذب القلوب، ص ۲۲۹

نیاز کر دیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی نے 72 مدنی انعامات میں میں سے مدنی اِنعام نمبر 5 میں روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرُودِ پاک کے ذریعے ذِکرِ مُصْطفٰے کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی انعام پر عمل کے ذریعے سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات پر خُوب خُوب دُرُود وسَلام کے گجرے نچھاور کرنے چاہئیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچّے عاشقِ رسول کیلئے اِنْتہائی ضَروری ہے کہ وہ ہر معاملے میں نبیِّ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال واَفْعال کی پیروی کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عَمَل کرے، ہر طرح سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کِرام، اَزْواجِ مُطَہَّرات، اَہْلِ بیتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تَعْظِیم کو لازم سمجھے اور شہرِ مدینہ، مسجدِ نَبَوی زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا، قبرِ اَنْور اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آثارِ شَریفہ کی تَعْظِیم وتَوقیر اور ان کے اَدَب واِحترام کو ضَروری جانے۔ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکر شریف سے اپنی زبان کو تر رکھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں سے دوستی اور دُشمنوں سے دُشمنی رکھے۔ ان نِشانیوں کے علاوہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کیلئے ایک سچّے عاشقِ

رَسُول کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والا، فُحش و بد کلامی سے بچنے والا، اپنی زبان کی حِفاظَت کرنے والا، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، لوگوں میں صُلح کروانے والا، مُصِیبت پر صَبر کرنے والا، جھوٹ، غیبت، چُغلی، کینہ، حَسَد وغیرہ بُرائیوں سے بچنے والا، الغرض چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا اور ہر ایک گُناہ سے بچنے والا ہونا چاہئے۔ وہ کس قسم کا عاشقِ رسول ہے جو دن رات اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانیوں میں بسر کرتا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چوٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش! عطاؔر کا طیبہ میں خاتِمہ	ہو کرو یہ دعا عاشِقانِ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایسا عاشِقِ صادِق بنادے کہ جو بھی ہمارے حُلیے اور کردار کو دیکھے تو کہہ اُٹھے کہ وہ دیکھو سچّا عاشقِ رسول جارہا ہے۔ اے کاش! ہماری پہچان ہی عاشقِ رَسُول کے نام سے ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سَعادَت کی بات اور کیا ہو گی۔

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دِیدار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سچّے عاشقانِ رَسُول کی پہچان کے حوالے سے مدنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کے بارے میں سُنا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرماتے تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جِسْمِ اَقْدس سے مَسْ (چُھو جانے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سَبقَت لے جانے کی کوشش کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے، آپ کے سامنے نِہایت اَدَب واِحْتِرام کے ساتھ بیٹھتے کبھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس مَجْلِس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خَیْر کیا جارہا ہو اِنْتِہائی اَدَب واِحْتِرام کے ساتھ آپ کا ذِکْرِ خَیْر سُننا چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے قرآنِ پاک کی آیت اور احادیثِ مبارکہ سُنیں جن سے مَعْلُوم ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ایمانِ کامل کیلئے شرط ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت خُونی رِشتہ داروں اور اپنی جان ومال سے بھی عزیز ہونی چاہیے۔ صِرف زَبان کی حد تک مَحَبَّتِ رَسُول کا دعویٰ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عملاً سچی اور حقیقی مَحَبَّت ہونی چاہیے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ایسے سچے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان تک لُٹادیا کرتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت نصیب ہوجائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نامُوس کی خاطِر جان ومال لُٹانے والے بن جائیں۔ پھر ہم نے سُنا کہ ایک عاشِقِ صادِق میں کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں۔ ان علامتوں میں سے ایک علامت اطاعتِ رسول ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں مَحَبَّت کی یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر مُعامَلے میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پَیرْوی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کو کِیا اور اسے کرنے کا حکم نہیں دیا یہ نُفُوسِ قُدسِیہ عِشقِ ومَحَبَّت میں اس کام کو بھی سَعادت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کو چھوڑ کر مَغرِبی تہذیب کے دِلدادہ بنے پھرتے ہیں حالانکہ سُنّت میں حکمت اور ہمارے لیے باعِثِ رَحمت ہے۔ اِس پُرفِتَن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جذبہ پاسکتے ہیں۔ پھر ہم نے مَحَبَّت کی ایک اور علامت تَعظِیمِ رَسُول کے مُتعلِّق سُنا کہ صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے حد تَعظِیم کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے تَعْظِیْمًا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ مُبارَک مٹانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ذِکرِ مُصطفٰے کے بارے میں سُنا کہ یہ بھی مَحبَّت کی علامتوں میں سے ایک اَہَم علامت ہے کیونکہ جو جس سے مَحبَّت کرتا ہے تو ہر بات میں اس کا تذکرہ کرتا ہے، اگر ہم بھی عشقِ رَسُول کا دَم بھرتے ہیں تو زِیادہ سے زِیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ عادات کا تذکرہ کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابَرَکات پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ جس طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی گُزاری، اسی طرح ہمیں بھی نہ صِرف خُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طَریقے پر چلتے ہوئے سچے عاشِقِ رَسُول ہونے کا ثُبُوت دینا چاہیے بلکہ اپنی اَولاد کے دلوں میں بھی مَحبَّتِ رسول پیدا کرنی چاہیے

مرحبا! ماہِ ربیع الاول کا ہِلال چمک چکا ہے، سبحان اللہ

ربیعُ الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی
جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا
صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی
مبارَکباد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں
مبارکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو
ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارَک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو
مبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پیہم گرنے والوں کو
مبارَک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارک ہو کہ دَورِ راحت وآرام آپہنچا مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے	نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمیں تشریف لے آئے
بَصد اندازِ یکتائی بَغایَت شانِ زیبائی	امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

سرکار کی آمد مرحبا! سردار کی آمد مرحبا! سالار کی آمد مرحبا!

مختار کی آمد مرحبا! منٹھار کی آمد مرحبا! دلدار کی آمد مرحبا!

غمخوار کی آمد مرحبا! تاجدار کی آمد مرحبا! شاندار کی آمد مرحبا!

شہریار کی آمد مرحبا! شہِ ابرار کی آمد مرحبا! حضور کی آمد مرحبا!

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کر کے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثُ الوریٰ اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

- اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب چراغاں کیجئے۔

- اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

- اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

- اے عاشقانِ میلاد! بارہویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے آقا، بارہویں والے مصطفی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مَدَنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں بھی بچپن ہی سے سچے عاشقانِ رسول کی صَفوں میں شامل ہو کر سُنّتوں کے عامل بن جائیں تو پریشان ہونے کی قطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نَظر سے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تجوِید و قراءت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قُرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کے لیے ہدایت کا سَرچَشمہ بھی ہے۔ اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صَد اَفسوس! کہ ہماری اَکثریّت قُرآنِ پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے بَتدرِیج دُور ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعَلِّمِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ۔** یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث:۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰) قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیّدی اعلیٰ حضرت اِرشاد فرماتے ہیں: اتنی تجوِید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُمتاز ہو فَرضِ عَین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص۲۵۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت

ہزاروں مَدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں۔ تادمِ بیان صِرف پاکستان میں برائے حِفْظ و ناظرہ 2 ہزار سے زائد مدرسۃُ المدینہ (لِلْبَنِیْن وَلِلْبَنَات) چل رہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کی کُل تعداد 1 لاکھ سے زیادہ ہے، آپ سے بھی مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تجوید و قراٰت کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیَّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اسے اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروا دیجئے۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور ہمارے اَہل و عَیال کو صحیح مَعْنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، اپنے خوف سے رونے، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں تڑپنے، بے اَدَبوں کی صُحبت سے دُور رہنے اور عاشقانِ رَسول کی صُحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کی سَعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہر جگہ عشقِ رسول کی شمع جلانے میں مَصروف ہے۔ لٰہذا آپ بھی خوفِ خُدا کی عادت اپنانے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت جگانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن

و مُسْتَحَبّات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس دینا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا اَجر و ثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ”اللّٰہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک

دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے مَنْع کرنے اور عِلْمِ دِیْن سکھانے کا اَہَم ذَرِیْعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بد نگاہی، فُضُول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہوسکتے ہیں، بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِنْدگی میں ایسا مَدَنی اِنْقلاب برپا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عَیّاش نوجوان

زم زم نگر، حیدر آباد (بابُ الاِسْلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسِیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَل میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہوگیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنداز میں چوک دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہوگیا۔ درس کے پُرتاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفٰے کی صُحبت کی بَرَکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَستی میں مَست رہنے والا عشقِ مُصطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُر بہار فِضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور

مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج ۹، ص ۳۴۳)

زمانے بھر میں مچا دیں گے دُھوم سُنَّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارَبّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں۔

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسْواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفْضَل ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۱، ص 102، حدیث 18) ❀ مِسْواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔ (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل، ج2، ص ۴۳۸، حدیث 5869) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یا نِیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی

موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسْواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسْواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے۔ ۞ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسْواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسْواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسْواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسْواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج1، ص623)

❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شَرِیعت" حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شَریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ **میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہُنچ کر رہے گی۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صَدہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ✿ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا عُنوان ہے ”مُعجِزاتِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم“ آج کے اِس بیان میں ہم مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چَنْد مُعجِزات سُنیں گے۔ اوّلاً حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حَوالے سے مَشْہُور مُعجِزہ سُنیں گے، اُس کے بعد ہم یہ سُنیں گے کہ مُعجِزہ کہتے کسے ہیں؟ پھر ہم یہ سُنیں گے کہ نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جامِعُ الْمُعجِزات ہیں، اُس کے بعد مزید آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُعجِزات مثلاً چاند کو دو ٹکڑے کرنا، دُودھ کے ایک ہی پیالے سے 70 صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا سَیر ہو جانا، دَرَخْت کا چل کر آنا یہ سب سُننے کی سَعادت حاصل کریں گے۔ اس کے عِلاوہ ہم یہ بھی سُنیں گے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کونسا مُعجِزہ ہے جو قِیامت تک کے لئے ہے۔ آخر میں "ناخن کاٹنے" کی سُنّتیں اور آداب بھی سُنیں گے، آئیے حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

ایک عجیب چٹان:

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزوۂ خَنْدَق کے موقع پر) خَنْدَق کھودتے وَقْت ناگہاں (اچانک) ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے بھی نہیں ٹُوٹی، جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے تین دن کا فاقہ تھا اور شِکمِ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَسْتِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹِیلے کی طرح بِکھر گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۸۸ خندق) اور ایک رِوایت یہ ہے کہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹّان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتْح ہونے کی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بِشَارَت دی۔ (زُرقانی، ج۲، ص۱۰۹، و مدارج، ج۲، ص۱۶۹)

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دَعْوت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل کتاب "سیرتِ مصطفٰی" جس میں بارہویں والے آقا، مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسین بچپن، باحیا جوانی، آپ کی ہجرت، غزوات، معجزات اور بہت کچھ ہے، اس کے صفحہ نمبر 325 سے ایک عظیم معجزہ سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

حَضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ فاقوں سے شِکَمِ اَقْدَس پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، چُنانچہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلِیَّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قَدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صَاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبْح کر کے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد گوشت اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھنا! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ صِرف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ میں لانا کیونکہ کھانا کم ہے،

کہیں مجھے رُسوا مت کر دینا۔

حَضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَندق پر آکر آہستگی سے عَرض کیا کہ یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لِہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرف چند اَشْخاص کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اے خَندق والو! جابر نے دَعْوتِ طعام دی ہے، لِہٰذا سب لوگ ان کے گھر پر چل کر کھانا کھالیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَشْریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَہْلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔

(بُخاری، ج ۲، ص ۵۸۹، غزوۂ خندق و سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ۳۲۵/۳۲۷ ملخصًا)

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اُس کا کتنا
تُم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیے ہیں

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے دِل اور اُس کے دُکھ درد کا علاج آپ کے لیے کوئی بڑا کام نہیں ہے، آپ نے چلتے پھرتے مُردے یعنی جو کفر و شرک کے باعث مُردوں سے بھی بدتر تھے، اُنہیں بھی ایمان کی روح عطا فرما کر زِندہ فرما دِیا ہے۔

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعجِزہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے، حاجت روا و مشکل کُشا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ مُبارک (تھوک مبارک) میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کیسی بَرَکت رکھی ہے کہ وہ آٹا کہ جو چند آدمیوں کے لئے بمشکل کافی ہوتا اور وہ سالن کہ جو اتنے آدمیوں کو بھی بمشکل کِفایَت کرتا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ اَقْدَس ڈالنے کی بَرَکت سے ہزار آدمیوں کو ایسا کافی ہوا کہ سب کھا کر سیر ہو گئے مگر وہ آٹا بھی جُوں کا تُوں رہا اور ہانڈی بھی بچ گئی۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کی تو کیا ہی بات ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے ایسے عَظِیْمُ الشَّان مُعجِزات ہیں کہ اُن کے بارے میں سُن کر عَقْلِ اِنْسانی دَنگ (یعنی حیران) رہ جاتی ہے۔

حُضُور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے مزید مُعجِزات سُننے سے پہلے حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کی نِیَّت سے مُعجِزہ کی تَعْرِیف بھی سَماعَت فرمالیجئے۔ چُنانچہ،

مُعجِزے کی تَعْرِیف بَیان کرتے ہوئے حَضْرتِ عَلّامہ اِمام جَلالُ الدِّیْن عبدُالرَّحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اِرْشاد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مُعجِزہ سے مُراد ہر وہ خارِقِ عادت اَمْر (یعنی خِلافِ عادت کام) ہے جو نَبُوَّت کے دَعْویدار کی سَچّائی پر دَلالت کرنے والا ہو۔ (مدنی آقا کے روشن فیصلے ۲۳) یعنی حَضْراتِ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَبُوَّت کی تَصْدِیق کے لئے ان سے کسی ایسی

تَعَجُّب خَیز چیز کا ظاہِر ہونا جو عادَتاً ظاہر نہ ہوتی ہو، اِسی خِلافِ عادَت ظاہِر ہونے والی چیز کا نام مُعْجِزَہ ہے۔ اور شَیْخُ الْحَدِیْث حَضْرتِ علّامہ مولانا عبدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اِرْشاد فرماتے ہیں کہ مُعْجِزَہ چونکہ نَبی کی صَداقت ظاہِر کرنے کے لئے ایک خُداوندی نِشان ہوا کرتا ہے۔ اِس لئے مُعْجِزَہ کے لئے ضَروری ہے کہ وہ خارِقِ عادَت (یعنی خِلافِ عادَت) ہو اور ظاہِری عِلَل و اَسْباب (یعنی نظر آنے والی عِلّتوں اور اَسْباب) اور عاداتِ جارِیہ کے بالکل ہی خِلاف ہو، وَرْنہ ظاہِر ہے کہ کُفّار اس کو دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو فُلاں سَبَب سے ہوا ہے اور ایسا تو ہمیشہ عادَتاً ہوا ہی کرتا ہے۔ اس بِنا پر مُعْجِزَہ کے لئے یہ لازمی شَرْط ہے بلکہ یہ مُعْجِزَہ کے مَفْہُوم میں داخل ہے کہ وہ کسی نہ کسی اِعْتِبار سے اَسْبابِ عادِیہ اور عاداتِ جارِیہ کے خِلاف ہو اور ظاہِری اَسْباب و عِلَل کے عَمل دَخَل سے بالکل ہی بالاتَر ہو، تاکہ اس کو دیکھ کر کُفّار یہ ماننے پر مَجْبُور ہو جائیں کہ چُونکہ اس چیز کا کوئی ظاہِری سَبَب بھی نہیں ہے اور عادَتاً کبھی ایسا ہوا بھی نہیں کرتا، اس لئے بِلاشُبہ اِس چیز کا کسی شَخْص سے ظاہِر ہونا اِنْسانی طاقتوں سے بالاتَر کارنامہ ہے۔ لٰہذا یقیناً یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجا ہوا (ہے) اور اُس کا نبی ہے۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ۷۰۹)

”اسی طرح مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجُود و تَعَجُّب خَیز چیز صادِر و ظاہِر ہو جائے جو عام طور پر عادَتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو ”کَرامَت“ کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نَبُوَّت کرنے سے پہلے ظاہِر ہوں تو ”اِرْھَاص“ اور اِعْلانِ نَبُوَّت کے بعد ہوں تو ”مُعْجِزَہ“ کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اس کو ”مَعُوْنَت“ کہتے ہیں اور کسی کافِر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہِر ہو جائے تو اس کو ”اِسْتِدْراج“ کہا جاتا ہے۔“

(کراماتِ صحابہ، ص۳۶/۳۷)

جامعُ المُعجِزات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر نَبی کا مُعجِزہ چُونکہ اس کی نَبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لِہٰذا خُداوَندِ عالَم جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم کے مُناسِب مُعجِزات سے نوازا۔ مثلاً حضرتِ مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَورِ نَبُوَّت میں چُونکہ جادُو اور سَاحِرانہ کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو "یدِ بَیضا" اور "عَصا" کے مُعجِزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادُوگروں کے سَاحِرانہ کارناموں پر اس طرح غَلَبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادُوگر سَجدہ میں گر پڑے اور آپ کی پر ایمان لائے۔ اسی طرح حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی تَرقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے اَمراض کا عِلاج کر کے اپنی فنّی مہارت سے تمام اِنسانوں کو مَسحُور کر رکھا تھا، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مادر زاد اَندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِندہ کر دینے کا مُعجِزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور کے اَطِبَّاء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حیران و شَشْدَر رہ گئے اور بالآخر اُنہوں نے ان مُعجِزات کو اِنسانی کمالات سے بالاتر مان کر آپ کی نَبُوَّت کا اِقرار کر لیا۔ اَلْغَرَض اسی طرح ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور ان کی طبیعت کے مُناسِب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زِیادہ مُعجِزات عطا ہوئے، مگر نبیِّ آخرُ الزّماں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چُونکہ تمام نبیوں کے بھی نَبی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقَدَّسہ تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعلیم تمام اَنْبیاء کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

تعلیمات کا عِطر (نچوڑ) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا میں ایک عالمگیر اور اَبدی دِین لے کر تشریف لائے تھے اور عالمِ کائنات میں اَوَّلین و آخرین کی تمام اَقْوام اور مِلّتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُقدّس دَعوت کی مُخاطب تھیں، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنبیائے سابِقین کے تمام مُعْجِزات کا مَجْمُوعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعْجِزات سے سرفراز فرمایا جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہلِ مَذاہِب کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم کے لئے ضَروری تھے۔ (سیرتِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ص712 تا 741، ملخصًا و ملتقطاً) علاوہ اَزیں بے شُمار ایسے مُعْجِزات سے بھی حَضْرتِ حق جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے آخِری پیغمبر، شَفیعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُمتاز فرمایا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خصائص کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ کمالات و مُعْجِزات ہیں جو کسی نبی و رسُول کو نہیں عطا کئے گئے۔ (سیرتِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ص820 ملخصًا)

مَعْلُوم ہوا کہ میرے آقا، مکی مَدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات جامعُ الْمُعْجِزات ہے، تمام اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُملہ کمالات، تمام مَحاسِن، جَمِیع اَوصاف اور سارے کے سارے مُعْجِزات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں مَوْجُود ہیں، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بَعْض ایسے مُعْجِزات سے بھی نَوازا تھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ کسی اور نبی میں نہ تھے، شَقُّ الْقَمَر (یعنی چاند کے دو ٹکڑے کرنے) کا مُعْجِزہ بھی اُنہی مُعْجِزات میں سے ہے، جن میں پیارے آقا، مکی مَدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یکتا اور مُنْفَرد تھے۔ آیئے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کی نِیَّت سے مُعْجِزہ شَقُّ الْقَمَر کے بارے میں سُنتے ہیں۔

چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے:

پیارے آقا، تاجدارِ اَنْبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزاتِ مُبارَکہ میں سے مُعْجِزَہ ' شَقُّ الْقَمَر ایک بہُت ہی ایمان اَفْروز اور عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزَہ ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں آتا ہے کہ کُفّارِ مکہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ مُطالَبہ کِیا کہ آپ اپنی نَبُوَّت کی صَداقت پر بطورِ دلیل کوئی مُعْجِزَہ اور نشانی دکھایئے۔ تو اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن لوگوں کو ”شَقُّ الْقَمَر“ کا مُعْجِزَہ دکھایا تو لوگوں کو چاند دو ٹکڑے ہو کر نظر آیا۔ حضرت عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس مَوقَع پر وہیں مَوْجُود تھے اور اُنہوں نے اس مُعْجِزَہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اُن کا بَیان ہے کہ حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُوپر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نَظر آرہا تھا۔ آپ نے کُفّار کو یہ مَنْظر دِکھا کر اُن سے اِرْشاد فرمایا کہ ”گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔“ (بخاری جلد ۲ ص ۷۲۱، ص ۷۲۲ باب قوله وانشق القمر) (صحيح البخاری، کتاب التفسير، باب وانشق القمر...الخ، الحديث: ۴۸۶۴، ۴۸۶۵، ج ۳، ص ۳۳۹، ۳۴۰)

اس حَدیثِ پاک کے تحت حَکِیْمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بَیان فرماتے ہیں کہ یَمَن کا سَردار حبیب ابنِ مالک، اَبُوجَہْل کی دَعْوت پر مکہ مُعَظَّمہ آیا تھا کہ اِسْلام کا زور کم کرے، لوگوں کو اِسْلام سے روکے، اس نے اَبُوجَہْل وغیرہ کے ساتھ (مل کر) یہ مُطالَبہ کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کو آسمانی مُعْجِزَہ یعنی چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ حُضُورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ان سب کو صَفا پہاڑ پر لے جاکر یہ مُعْجِزَہ دکھایا۔ مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ چاند چیرنے کا مُعْجِزَہ تَواتُرِ مَعْنَوی سے اور قرآنِ مجید سے ثابت ہے، رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)، پارہ 27، سُورۃُ الْقَمَر کی آیت نمبر 1 میں

اِرشاد فرماتا ہے:

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزالایمان: پاس آئی قیامت اور شَق ہوگیا چاند۔

(میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس مُعۡجِزَہ مُصۡطَفوی کے مُتَعلّق اِرشاد فرماتے ہیں)

اِشارے سے چاند چِیر دیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لِیا
گئے ہوئے دن کو عصر کِیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے
تیری مَرضی پاگیا سُورج پھرا اُلٹے قدَم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مَہ کا کلیجہ چِر گیا

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اَنبیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مُعۡجِزہ سے مَعۡلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حَبِیۡب، حَبِیۡبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو وہ طاقت اور شان عطا کی ہے کہ کوئی بھی اس کا مُقابَلہ نہیں کر سکتا، وہ چاہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیں، چاہیں تو ڈُوبا سورج پلٹا دیں، چاہیں تو شَجَر و حَجَر سے کلام کریں اور وہ اُنہیں جواب دیں، چاہیں تو پانی میں پتّھر تیرا دیں، وہ چاہیں تو سنگریزے (پتھر کے ٹکڑے) ان کی تَصۡدِیۡق کریں، وہ چاہیں تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعۡجِزات دنیا ہی تک مَحۡدُود نہیں بلکہ دونوں جہانوں میں مُعۡجِزاتِ نَبَوِیَّہ کی حکمرانی ہے، اَلۡغَرَض دُنیا کی تمام مَخۡلُوق باذنِ اِلٰہی اِن کے

تابِعْ ہے اور ہر چیز پر اُن کا حکم جاری ہے، جسے چاہیں جیسا حکم دیں۔ اسی مَضْمُون کو میرے آقا اعلیٰ حَضْرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بَیان کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: وہ (یعنی میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بالا دَسْت حاکم (یعنی سب کے افسر ہیں) کہ تمام ماسِوَی اللہ (سارا عالم) ان کا محکوم (ہے) اور ان کے سِوا عالَم میں کوئی حاکم نہیں۔

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قَمر کے وہ ہے نُورِ وَحدت کا ٹکڑا ہمارا نَبی
مُلکِ کَونَین میں اَنبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نَبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اَبُوہُرَیرہ اور ایک پیالہ دُودھ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ایک اور اِیمان اَفروز مُعْجِزَہ فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے سُنتے ہیں، یہ وہ عظیم کتاب ہے، جس کی اِشاعت پورا سال ہی جاری رہتی ہے، یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں جابجا سُنّتیں لکھی ہوئی ہیں، چنانچہ صفحہ نمبر 690 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

دُودھ کا ایک پیالہ اور ستّر صحابہ: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتّھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہَر جاتے تھے۔

جانِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مُسکَرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے اَبوہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یارسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنْشاہِ بَحرُوبَر، مدینے کے تاجوَر، ساقیئ حوضِ کوثر حبیبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخِل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، "یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابِیّہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہَدِیّہ بھیجا ہے۔ فرمایا، ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، جا کر اَہلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔ "حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ اَہلِ صُفّہ علیہم الرضوان اسلام کے مِہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شَخْص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ مال ان (اَصحابِ صُفّہ) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی ھَدِیَّہ آتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استِعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گِراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہلِ صُفّہ کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زِیادہ مُستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گُھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصِل کرتا۔ جب اَصحابِ صُفّہ آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بہُت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے میسَّر ہوں۔ لیکن اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بِغیر چارہ نہ تھا۔ میں اَصحابِ صُفّہ کے پاس گیا اور ان کو بُلایا۔ وہ آئے، انھوں نے شَہَنْشاہِ عرب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت طلب کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضِر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "ابو ہُریرہ!" میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پِلاؤ۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے پِیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پِلاتا پِلاتا آقائے مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا۔ اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پِیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسُّم فرمایا، اور فرمایا، "ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔" عرض کی، یا رسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سچ فرمایا۔ فرمایا، "بیٹھو اور پیو" میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "پیو!" میں نے پیا۔ آپ مسلسل فرماتے رہے، "پیو!" حتّٰی کہ میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گُنجائش نہیں۔ فرمایا، "مجھے دِکھاؤ۔" میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالٰی کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔ (صحیح بخاری، ج ۷، ص ۲۳۰، رقم الحدیث ٦٤٥٢)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکہ مُکرّمہ، تاجدارِ مدینہ منوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظیم مُعجزہ ہے کہ تمام یعنی سترّ اَہْلِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوان مل کر بھی دودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی ایمان افروز واقعہ کی جانِب اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں:

کیوں جَنابِ بُوہُرَیرہ تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے سَتّر صاحِبوں کا دُودھ سے مُنہ پِھر گیا

(حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص ۵۳)

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِل کر کھایئے بَرَکت پایئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عَظِیمُ الشّان مُعجِزَے کی معلومات ہوئیں، وہیں اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور خَیر خواہی کرنے کا دَرس بھی مِلتا ہے۔ ایک پیالہ دُودھ سے 70 اَفراد کا سَیر ہونا تو مُعجِزَہ نَبوِی تھا مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جو چیز مِل بیٹھ کر کھائی جائے، اُس میں بَرَکت ہو جاتی ہے نیز اِس میں دُوسروں کی دِلجُوئی کا سامان بھی ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک سُنَّت بھی ہے، مگر افسوس! ہمارے گھروں میں مَحض سُستی کے سبب ایک ساتھ بیٹھ کر کھانے کی ترکیب

نہیں کرتے، حالانکہ مِل بیٹھ کر کھانا کھانے سے نہ صِرف ایک دوسرے میں باہمی مَحبَّت واُنسیَّت میں اِضافہ ہوتا ہے، بلکہ اس طَریقے سے کھانا کھانے میں بَرَکت بھی ہوتی ہے۔ برکت کیوں نہ ہو؟ کہ یہ عَظِیم نُسخہ خُود مکی مدنی آقا، دو عالم کے داتا، آمنہ کے دِلربا، حلیمہ کے پیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تَعْلیم فرمایا ہے۔ چُنانچِہ مَروی ہے کہ ایک بار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم کھاتے ہیں اور سَیر نہیں ہوتے، فرمایا: اِکٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عَرض کی: اَلگ اَلگ، فرمایا: "جَمْع ہو کر کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لو، تُمہارے لئے اسی میں بَرَکت رکھی جائے گی"۔ (سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام، ج ٣، ص ٤٨٦، الحديث: ٣٧٦٤، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں بی بی آمِنہ کے لال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ساتھ مل کر کھانے کی تَرغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: (ایک ساتھ کھانا کھانے کی بَرَکت سے) ایک آدمی کی خوراک دو کو کِفایَت کرتی ہے اور دو کی خُوراک چار کو، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہاتھ جماعت پر ہے"۔ (رواه البزار عن سمرة رضي الله تعالى عنه، منقول از راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل، ص ٢٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرَخْت چل کر آیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ رَفِیعہ (یعنی بُلند و بالا شان) ایسی ہے کہ جاندار تو جاندار بے جان چیزیں بھی میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تابِع فرمان ہیں،

چُنانچہ حضرت عَبْدُ اللہ بِنْ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک اَعْرابی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو اِسْلام کی دَعْوت دی، اس اَعْرابی نے پُوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبُوَّت پر کوئی گواہ بھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ ہاں، یہ دَرَخْت جو مَیدان کے کَنارے پر ہے میری نبُوَّت کی گواہی دے گا۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس دَرَخْت کو بُلایا تو حیرت انگیز طور پر وہ دَرَخْت فوراً زمین چِیرتا ہوا اپنی جگہ سے چل کر بارگاہِ اَقْدَس میں حاضِر ہو گیا اور اس نے بآوازِ بلند تین مَرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبُوَّت کی گواہی دی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کو اِشارہ فرمایا تو وہ دَرَخْت واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ بعض رِوایتوں میں یہ بھی ہے کہ اس دَرَخْت نے بارگاہِ اَقْدَس میں آکر "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله" کہا، اَعْرابی (دیہاتی) یہ مُعْجِزہ دیکھتے ہی مُسلمان ہو گیا اور جوشِ عَقیدت میں عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ الله! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھے اِجازت دیجئے کہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَجْدہ کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ اگر میں خُدا کے سِوا کسی دوسرے کو سَجْدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سَجْدہ کِیا کریں۔ یہ فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود کو سَجْدہ کرنے سے اُسے روک دیا۔ پھر اس نے عَرْض کِیا کہ یَا رَسُوْلَ الله! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِجازَت دیں تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَسْتِ مُبارَک اور مُقدَّس پاؤں کو بوسہ دوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کو اِس کی اِجازت دے دی۔ چُنانچہ اس نے

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدّس ہاتھ اور مُبارَک پاؤں کو والِہانہ عَقیدت کے ساتھ چُوم لیا۔ (زرقانی جلد۵ ص ۱۲۸ تا ص ۱۳۱ و سیرت مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ص ۷۷۴۔۷۷۵ ملخصًا)

دِیا حکم حضوری جس گھڑی سرکارِ والا نے
زمیں کو چِیر تا سجدہ کُناں فوراً شجر آیا

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ، قَرارِ قَلْب و سِیْنہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس مُعْجِزۂ مُبارَک سے معلوم ہوا کہ دَرَخْت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تابعِ فرمان تھے۔ اور وہ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تَعْمِیْل کرتے تھے۔ اور نہ صِرْف یہ کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانتے بھی تھے، جبھی تو اُس دَرَخْت نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبُوّت کی گواہی بھی دی۔

میاں بیوی کی لڑائی:

اس حَدیثِ پاک سے شوہر کے مقام و مَرتبے کا بھی اَندازہ ہوتا ہے کہ نبیِ اَنور، مَحْبُوبِ رَبِّ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اگر میں خُدا عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی دوسرے کو سَجْدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ شوہروں کو سَجْدہ کیا کریں۔ اِس سے اُن اسلامی بہنوں کو عِبرت و نَصیحت کے مَدَنی پُھول حاصل کرنے چاہئیں جو اپنے بچّوں کے اَبّو سے بد اخلاقی کرتی ہیں اور پھر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فَخْرِیہ طور پر اِظْہار بھی کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں شَرِیعتِ مُطَھَّرہ میں حرام اور

جہنّم میں لے جانے والی ہیں۔ لہٰذا اگر خُدا نَخَواستہ کبھی میاں بیوی کی آپس میں ناچاقی ہو جائے تو نِہایَت صَبْر وتَحمُّل اور عفُو و دَر گُزر سے کام لینا چاہیے۔ حَدیثِ پاک میں آتا ہے: جو غَلَطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے، اُس کے لئے جنّت کے کَنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا، اُس کے لئے جنّت کے وَسْط (درمیان) میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس کا اَخلاق اچھا ہو گا اُس کے لئے جنّت کے اَعْلٰی مَقام میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، رقم ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

مَعْلُوم ہوا کہ جو حَق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا کرنا چھوڑ دے تو اسے صَبْر کرنے کی وَجہ سے جنّت کے وَسْط میں ایک گھر ملے گا، لہٰذا میاں بیوی میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے جنّت کے وَسْط میں مَکان حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر فَرِیْقَین میں سے کوئی ایک بد اَخْلاق ہو تو دوسرے فَریق کو چاہیے کہ وہ صَبْر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ اس صُورت میں ثَوابِ عَظِیم ہاتھ آسکتا ہے اور بے صبری کی صورت میں اتنے بڑے ثَواب سے محرومی ہو سکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قِیامت تک کے لئے مُعجِزَہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اَعْظَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعجِزات میں سے ایک بہت ہی جَلِیْلُ الْقَدر مُعجِزَہ قرآنِ مجید بھی ہے۔ بلکہ اگر اس کو "اَعْظَمُ الْمُعجِزات یعنی سب سے بڑا مُعجِزَہ" کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، کیونکہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوسرے مُعجِزات تو اپنے وَقْت پر ظُہور پذیر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے ہی کے لوگوں نے وہ مُعجِزات مُلاحَظہ کئے مگر قرآنِ مجید آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان مُعجِزہ ہے کہ قِیامت تک باقی رہے گا۔ یہ ایک ایسا مُعجِزہ ہے کہ جس کا چیلنج خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فُصَحائے عَرَب کو کیا ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُورَۃُ الْبقرہ کی آیت نمبر 23 میں اِرْشاد فرمایا:

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞۲۳ (پ۱، البقرۃ:۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تُمہیں کچھ شک ہو اُس میں جو ہم نے اپنے ان خاص بندے پر اُتارا تو اُس جیسی ایک سُورت تو لے آؤ اور اللہ کے سِوا اپنے سب حمایتیوں کو بُلا لو اگر تم سچّے ہو۔

لیکن قرآنِ عَظیم کی عَظِیْمُ الشَّان و مُعجِزانہ فَصاحَت و بَلاغَت کا اِعْجاز تھا کہ عَرَب کے تمام فُصَحاء و بُلَغاء جن کی فَصِیْحانہ شِعر گوئی اور خَطِیْبانہ بَلاغَت کا چار دانگِ عالَم میں ڈنکا بَج رہا تھا مگر وہ اپنی پُوری پُوری کوششوں کے باوُجُود قُرآن کی ایک سُورت کی مِثْل بھی کوئی کلام نہ لا سکے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ نے سُنا کہ قُرآنِ مجید پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا قِیامَت تک قائم رہنے والا مُعجِزہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔ ہماری خُوش قسمتی کہ ہم اس مُعجِزۂ مُبارَک کو نہ صِرف دیکھ سکتے ہیں بلکہ اس کی بَرَکتیں بھی حاصل کرسکتے ہیں اور اس کے ذَرِیعے سے اپنے گُناہوں کی مُعافی کے ساتھ اپنی نیکیوں میں اِضافہ بھی کرسکتے ہیں اور ان سب باتوں کا حُصُول جبھی ممکن ہو گا جب ہم قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تِلاوت کریں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے ہر حَرْف کی تِلاوت پر تُمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور میں نہیں کہتا کہ ”الٓمٓ“ ایک حَرْف ہے بلکہ ”اَلِف“ ایک حَرْف، ”لام“ ایک حَرْف اور ”میم“ ایک حَرْف ہے۔ (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۰۸۴، ج ۲، ص ۲۵۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں قُرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تِلاوت کرنے اور اس مُعجِزۂ مُصطَفٰے سے خُوب خُوب بَرَکتیں حاصل کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیگر مُعجِزاتِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعلُومات حاصل کرنے کے لیے شَیْخُ الْحَدِیْث حَضرت علّامہ مولانا عبدُ الْمُصطَفٰے اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی تحریر کردہ کتاب ”سیرتِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم“ کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کی تخریج وغیرہ کا کام دعوتِ اسلامی کی عِلْمی و تحقیقی مجلس ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ نے سَر اَنْجام دیا اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ نے اِسے شائع کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کی وہ مجلس ہے جس نے خالِص عِلْمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مُندَرِجہ ذیل دس

شُعبے ہیں:

(1) شُعْبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شُعْبۂ تراجم کُتُب

(3) شُعْبۂ درسی کُتُب (4) شُعْبۂ تخریج

(5) شُعْبۂ تفتیش کُتُب (6) شُعْبہ اصلاحی کتب

(7) شعبہ اُمیر اہلسنت (8) شُعْبۂ فیضانِ صحابہ و اہلبیت

(9) شُعْبہ فیضانِ حدیث (10) شُعْبۂ نَشْر واشاعت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے تاجدارِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزات کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے کئی مُعْجِزات پر مُشْتَمِل واقعہ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سُنا کہ جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین دن کے فاقہ اور بُھوک کی شِدَّت کے باوُجود ایک چٹان کو نِہایت آسانی سے توڑ دیا، حالانکہ پُورے لشکرِ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اسے کوئی بھی توڑنے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ نیز جب حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دَعوت کی تو کم سالَن اور تھوڑا آٹا سَیِّدِ عالَم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ مُبارَکہ کی بَرَکت سے تمام لشکر کو کافی ہو گیا بلکہ بچ بھی گیا۔ اس کے بعد ہم نے مُعْجِزہ کی تَعْرِیف سُنی کہ اِعْلانِ نَبُوَّت کے بعد نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے جو خِلافِ عادت کام صادِر ہوں اسے ”مُعْجِزہ“ کہتے ہیں اس

کے بعد ہم نے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جامِعُ الْمُعْجِزات ہونے کے بارے میں سُنا کہ وہ تمام کَمالات اور مُعْجِزات جو دیگر اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تَقْسیم ہوئے وہ تمام کے تمام مُعْجِزات پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یکجا کر دیئے گئے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے مُعْجِزات بھی عطا ہوئے جو پہلے کسی کو نہ ملے۔ اس کے بعد ہم نے مُعْجِزہ "شَقُّ الْقَمَر" کے بارے میں سُنا کہ مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے جو مُعْجِزہ سُنا اس کا تَعَلُّق سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے کہ مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا چہرہ دیکھ کر ان کی بُھوک کو بھانپ لیا اور انہیں اپنے ساتھ گھر پر لے گئے اور وہاں حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دُودھ کا بَھرا ہوا پیالہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے اَصْحابِ صُفَّہ کو پیش کیا، تمام اَصْحابِ صُفَّہ دُودھ کے اس ایک پیالے سے سیر اب ہوگئے مگر اس پیالے میں وہ دُودھ جُوں کا تُوں موجود تھا۔ پھر حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ دُودھ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے نوش فرمایا: اور خُوب سیر ہو کر پیا مگر وہ دُودھ پھر بھی خَتْم نہ ہوا۔ اس مُعْجِزے سے ہمیں بھی یہ دَرْس ملا کہ کھانے کی مِقْدار پر نَظَر نہیں رکھنی چاہئے بلکہ اس کھانے کو مل بانٹ کر کھانے کے ذَریعے ملنے والے اَجْر و ثواب اور کھانے میں ہونے والی خَیْر و بَرَکت پر نَظَر رکھنی چاہئے۔ اس بَیان میں ہمیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ قُرآنِ پاک پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ مُعْجِزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ ان تمام مُعْجِزات سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ایسی

طاقتیں اور ایسے اِختیارات عطا فرمائے ہیں جو عَقلِ اِنسانی سے ماوَرا ہیں۔

مَدنی قافلے میں سفر کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مُعجِزات آج ہم نے سُنے، اِن کے علاوہ بھی پیارے آقا، مَحبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار مُعجِزات ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب ”سیرتِ مُصطفٰے“ ہدیۃً حاصِل فرما کر اس کا مُطالَعہ کیجئے۔ یاد رکھئے کہ آج کے دَور میں حُصُولِ علمِ دِین کا ایک بہترین ذَرِیعہ دَعْوتِ اسلامی کے مَدنی قافلے بھی ہیں جن میں سَفر کی بَرَکت سے نہ صِرف علمِ دِین حاصل ہوتا ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے بھی کثیر مَواقع مُیَسَّر آتے ہیں۔ علاوہ اَزیں ان مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے آپ کے اَندر علمِ دِین سیکھنے کا جَذبہ پیدا ہوگا، سُنّتوں پر عمل کرنے کا جَذبہ ملے گا، ایمان کی حِفاظَت کیلئے کُڑھنے اور آخرت کی فِکر کرنے کا مَوقع ملے گا۔

یاد رکھئے! ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں مُتَعَدَّد سَفر کئے ہیں، جن کے دوران سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کئی تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن اس کے باوُجُود بھی اِسلام کی دعوت کو عام کیا۔ آج کے اس جدید دَور میں جبکہ مدنی قافلوں میں سَفر کرنا بہت آسان ہوگیا ہے، ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے کم اَز کم ہر ماہ تین دن کے مَدنی قافلے میں تو لازِمی سَفر کرنا چاہیے۔ یقیناً راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سَفر کرنے والے عاشِقانِ رَسُول کے ہمراہ دعوتِ اِسلامی کے اِن مدنی قافلوں میں سفر کرنا بہُت بڑی سَعادَت ہے۔ اِن مَدنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقتہ نَماز و نَوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یُوں علمِ دِین حاصل کرنے کا مَوقع

مُیسَّر آتا ہے۔

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناھوں بھری زِندگی سے تائِب ہو گئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "مسجد درس" بھی ہے۔ مسجد دَرْس در حقیقت حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کی مُختصر کوشش ہے جس میں سُنَّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی مسجد میں دَرْس وبیان اور سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقے لگایا کرتے تھے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان علمی حلقوں میں شِرکت فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچہ حَضْرتِ عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بے شک رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو مجلسوں کے پاس سے گزرے جو آپ کی مَسْجِد میں تھیں۔ فرمایا دونوں کارِ خَیْر اور نیکی میں مَصْروف ہیں، لیکن ان میں سے ایک اَہْلِ مَجْلِس دوسرے اَہْلِ مجلس سے اَفْضل و بہتر ہیں۔ یہ جماعت جو دُعا میں مَشْغُول ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارتے اور اس کی جانب اِظْہارِ رَغْبت کرتے ہیں۔ اگر (وہ) چاہے (تو) ان کی دعا کے عِوَض اِن کو عطا فرمائے اور اگر چاہے تو روک دے اور کچھ نہ دے مگر یہ دوسرا گروہ جو تکرارِ عِلْم میں مَصْروف ہے تو یہ لوگ فقہ یا عِلْم سیکھتے ہیں اور آگے جاہلوں کو سکھاتے ہیں ان کا فائدہ زِیادہ ہے اور دوسروں کو پہنچتا ہے۔ تو یہ گروہ جماعتِ اَوّل سے اَفْضل اور بہتر ہے اور بیشک مجھے مُعلّم بنا کر مَبْعُوث کیا گیا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِلْم کا دَرْس و تکرار کرنے والی جماعت میں بیٹھ گئے۔ (اشعۃ اللمعات اردو، جلد اول، ص۵۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حلقے میں جلوہ اَفروز ہوئے جس میں عِلْم کی باتیں ہورہی تھیں۔ مسجد دَرْس میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَعْلِیم وتَعَلُّم کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ آپ سے بھی مدنی اِلْتجا ہے کہ روزانہ کم اَزْکم دو مسجد دَرْس دینے یا سُننے کی عادت بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِینی مَعْلُومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آنے کے ساتھ ساتھ خوب خوب اجروثواب بھی ملے گا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مُلاقات کا منفرد انداز:

تَحْصیل میلسی (ضلع وہاڑی پنجاب، پاکستان) میں مُقیم اسلامی بھائی اپنے مَدنی ماحول میں آنے کا واقِعہ کچھ اس طرح بَیان کرتے ہیں کہ یہ اُن دنوں کی بات ہے کہ جب میں میٹرک میں زیرِ تَعْلیم تھا۔ مدنی ماحول سے دُوری کے باعث جہاں نَماز روزے کی مَعْلومات سے نابلد تھا وہیں عقائدِ حَقّہ کے بارے میں بھی کوئی خاص شَناسائی نہ تھی، اسی وَجہ سے بدمَذہبوں کے ساتھ بھی میرا اُٹھنا بیٹھنا رہتا۔ ایک دن گھر سے کچھ دُور واقع مسجد (جہاں دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اسلامی بھائیوں کا آنا جانا تھا) میں نَماز اَدا کرنے گیا۔ جب میں نے وہاں اسلامی بھائیوں کا مُسکرا مُسکرا کر خَنْدہ پیشانی سے مُلاقات کرنا دیکھا تو مُتاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، اس طرح آہستہ آہستہ میں نے عِشاء کی نَماز وہیں اَدا کرنا شُروع کر دی۔ ایک دن ایک باعمامہ اِسلامی بھائی نے دعوت پیش کی کہ نَماز کے بعد فیضانِ سُنَّت کا دَرْس ہوتا ہے آپ بھی شِرکت فرمایا کریں۔ میں نے دَرْس میں شَریک ہونے کی نِیَّت کرلی۔ چُونکہ میں سُنَّتیں اور نوافل مسجد کے صَحْن میں اَدا کرتا تھا اس وَجہ سے مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ دَرس تو مسجد کے اَندر ہوتا ہے۔ جب میں اس بات سے آگاہ ہوا تو ایک دِن

دَرسِ فیضانِ سُنّت سُننے بیٹھ گیا۔ مجھے دَرس اس قدر پسند آیا کہ اب تو میں نے روزانہ شِرکت کا مَعمُول بنا لیا۔ کچھ عَرصے بعد میں نے مُلتان کالج میں داخِلہ لے لیا، میری خُوش قسمتی کہ وہاں بھی دعوتِ اسلامی سے وابستہ اِسلامی بھائیوں سے میری مُلاقات ہو گئی۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی انعامات و مدنی قافِلہ کورس میں شِرکت کا ذِہن دیا۔ جب میں اِمتحان دے کر فارغ ہوا تو کورس کرنے عالمی مدنی مرکز فَیضانِ مدینہ جا پہنچا۔ مدنی انعامات و مدنی قافِلہ کورس کی بھی کیا بات ہے، اس نے تو میری سوچ یکسر بدل کر رکھ دی۔ کورس کے دَوران ہی ہمارے ڈویژن مُشاوَرت کے نگران نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دَرسِ نِظامی (عالم کورس) کرنے کا ذِہن دیا۔ میں نے گھر والوں کو راضی کیا اور دَرسِ نِظامی میں داخِلہ لے لیا۔ جب میں دَرَجہ ثالثہ (تیسرے سال) میں تھا، تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دِلانے پر 12 ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں بارہ ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کرکے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثُ الوری اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

❀ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب خوب چراغاں کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا

عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

❀ اے عاشقانِ میلاد! بارھویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے آقا، بارھویں والے مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میں مُبلِّغ بنوں سُنّتوں کا خوب چرچا کروں سُنّتوں کا
یا خُدا دَرس دُوں سُنّتوں کا ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے

جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ٦٧٠، اِحیاءُالعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے۔ "**اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا**، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے۔" **اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ**، جسے تمام مخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، **فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ**، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی۔۔۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خوش ہو کے بار بار دُرود

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود
بار بار اور بے شمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کی قُوَّتِ سَماعت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بختوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدیّت بارگاہِ

رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قَبْرِ مُنَوَّر عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حاضِر فِرِشتے کو اِس قَدَر زِیادہ قُوَّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اَندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مُسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے عِلْمِ غَیْب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی قُوَّتِ سَماعت اور عِلْمِ غَیْب کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات و عِلْمِ غَیْب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ تَعَالٰی (یعنی اللہ کے حکم سے) اِمداد فرمائیں گے!

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
مُمکن نہیں کہ خَیْرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان کا مَوضُوع ہے "اَخْلاقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اس بَیان میں سب سے پہلے ایک غیر مُسلم قیدی کے ساتھ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخْلاق کا واقعہ آپ کے گوش گُزار کروں گا اور پھر آپ کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُبارَکہ کے وَسِیع وعَرِیض گُلشن سے اَخلاقِ کریمہ کے چَنْد مدنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا تاکہ ہم سب اپنے گُلشنِ حیات کو ان پُھولوں سے مُعطَّر رکھیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بیان کروں گا کہ اَخْلاق کسے کہتے ہیں اور اَخْلاقِ حَسنہ سے کیا مُراد ہے؟ اس بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ مُسلمانوں اور غیر مُسلموں کے ساتھ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَوَیّہ کیسا ہوتا تھا؟ علاوہ اَزیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخْلاق کے حَوالے سے آیات وَاَحادِیْث اور چَنْد واقِعات بیان کروں گا۔ اور پھر آخِر میں عمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب بیان کئے جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیدی کے ساتھ حُسنِ اَخْلاق

دوسری سِنِ ہجری میں رَسُولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن مَسْلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قِیادت میں ایک لشکر نَجْد کی جانب رَوانہ فرمایا۔ جس نے بنی حَنِیْفَہ کے سردار ثُمَامَہ بن اُثال کو گرِفتار کیا اور بار گاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ثُمامہ کو مَسْجِد کے ایک سُتُون سے باندھنے کا حکم اِرْشاد فرمایا۔ حکم کی تعمیل ہو جانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اُس کے پاس تشریف لائے اور دَرْیافْت فرمایا: اے ثُمامہ! تمہارا کیا حال ہے؟ اور تم اپنے بارے میں کیا گُمان رکھتے ہو؟ ثُمامہ نے جواب دیا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) میرا حال اور خَیال تو اچھّا ہی ہے۔ اگر آپ مجھے قتْل کریں گے تو ایک خُونی آدمی کو قتْل کریں گے اور اگر مجھے آزادی کے اِنعام سے نوازیں تو ایک شکر گُزار کے لئے اِنعام ہو گا اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مال کا اِرادہ رکھتے ہیں تو جتنا چاہیں بتا دیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ گفتگو کر کے چلے آئے۔ پھر دوسرے روز بھی یہی سُوال وجَواب ہوا اور تیسرے روز بھی اسی طرح سُوال فرمایا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ ثُمامہ کو آزاد کر دو۔ چُنانچہ ثُمامہ کو آزاد کر دیا گیا۔ اس واقعے سے پہلے ثُمامہ نے حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسَنہ کے بارے میں سُنا تو بہت کچھ تھا لیکن جب بذاتِ خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسْنِ اَخلاق کا مُشاہدہ کِیا تو بے حد مُتاثِّر ہوئے اور مسجدِ نَبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہر نکل کر قریب ہی ایک کھجور کے باغ میں چلے گئے، وہاں غُسْل کر کے پاک وصاف ہونے کے بعد دوبارہ مسجدِ نَبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں آئے اور کَلِمۂ شہادت پڑھ کر مُسلمان ہو گئے۔ (بخاری ج ۲ ص ۷۲۲ باب وفد بنی حنیفہ وحدیث ثمامہ ومسلم ج ۲ ص ۹۳ باب ربط

الاسیر و مدارج، ج ۲ ص ۱۸۹)

گِر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا
چُھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جاناناں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق تھا ہمارے مکّی مَدَنی سرکار، شَہَنْشاہِ والا تَبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کہ ایک قَیدی کے پاس خُود جاکر اس کا حال اَحوال دَرْیافت فرمایا۔ بہر حال آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کامِلُ الْاَخْلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، جوان ہو یا بوڑھا، غُلام ہو یا آقا، قَیدی ہو یا آزاد، عورت ہو یا مرد، ہر ایک کے ساتھ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاقی برتاؤ اتنا عُمدہ ہوا کرتا تھا کہ لوگ مُتَأَثِّر ہوکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریفیں کیا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہوکر اَجنبی اَپنائیّت محسوس کرتے، کُفّار اِسلام قبول کرلیتے اور جان کے دُشمن، جان کی حِفاظَت کرنے والے بن جایا کرتے تھے۔ رَحمتِ دارین، سَروَرِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ کریمانہ اَخلاق ہر ایک مُسلمان کو اپنانے چاہئیں، لیکن بد قسمتی سے ہمارا یہ حال ہے کہ اَنجان لوگوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا تو دُور کی بات! اپنے پڑوسیوں بلکہ والدین، بھائی بہنوں یا بیوی بچوں کے ساتھ ایسا نارَوا سُلُوک کرتے ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ طیّبہ سے ہمیں یہ دَرْس ملتا ہے کہ ہمارا رَوَیّہ ہر کسی کے ساتھ، بِالْخُصُوص پڑوسیوں، رِشتہ داروں اور گھر والوں

کے ساتھ بہتر ہونا چاہئے، جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعاملہ ہو تو ہماری کوشش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے، اس کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ جس شخص کے اَخلاق جس قدر عُمدہ اور اچھے ہوں گے حدیثِ مُبارَکہ میں اُسے اتنا ہی بہترین شخص کہا گیا ہے۔ چُنانچہ

بہترین شخص:

حَضرتِ سَیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک ایسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرَہ اور حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی شریک تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”بے شک بد اَخلاقی اور بدکلامی اِسلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعتِبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخلاق والا ہے۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۲۰۸۷۴، ج۷، ص۴۱۰)

بہترین وبدترین اَخلاق:

اسی طرح ایک اور روایت میں بہترین اَخلاق والے کو بروزِ قیامت قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوثَعْلَبَہ خُشَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”بیشک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادہ محبوب اور آخِرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شَخْص ہو گا جو تم

میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخِرَت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شَخْص ہو گا جو تم میں بد ترین اَخلاق والا ہو گا۔ ” (المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ١٧٧٤٧، ج٦، ص ٢٢٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حُسنِ اَخلاق کی فضیلت سُنی، جس سے یقیناً ہمارا بد اَخلاقی کی بُری عادت کو چھوڑنے اور حُسنِ اَخْلَاق اپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حُسنِ اَخلَاق یا بد اَخْلَاقی کہتے کسے ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِن کی پہچان نہیں ہو گی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ تو آیئے ان کی تعریفات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخلَاق اور بد اَخلَاقِی کی تعریف

اَخلَاق ”خُلُق“ کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1286 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحیاءُ العُلُوم صفحہ 165 پر حُجَّةُ الْاِسلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: خُلُق (عادَت) نَفْس میں رَاسِخ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کی وَجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے ہیں۔ (انہیں عَمَلی جامہ پہنانے میں کسی) غور و فکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیفِیَّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شَرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسنِ اَخلَاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بد اَخلَاقی سمجھا جائے گا۔ (احیاء العلوم، جلد3، صفحہ165، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اِس تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقتی جوش و جَذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کرلے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوَت اور حقیقی بُردباری اُسی وَقْت نصیب ہوگی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہوجائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنی رِضا کیلئے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے اور غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

حُسنِ اَخلاق کیا ہے؟

ایک شخص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے حُسنِ اَخلاق کے مُتَعلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی: **خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾** تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔ (پ9، الاعراف: 199)

پھر ارشاد فرمایا: حُسنِ خُلق یہ ہے کہ تم قَطعِ تَعلُّق کرنے والے سے صِلَۂ رحمی (اچھا سُلُوک) کرو، جو تمہیں مَحرُوم کرے اسے عَطا کرو اور جو تم پر ظُلْم کرے اسے مُعاف کردو۔ (احیاء العلوم، ج3، ص61)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "خَندہ پیشانی سے مُلاقات کرنے، خُوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حُسنِ اَخلاق ہے۔" (سنن الترمذی، ج3، ص404، الحدیث 2012)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا

مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ نبُوَّت قُرآن کی روشنی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسانوں سمیت تمام مَخلُوق میں اَفضل واعلیٰ اور اَحسَن و اَکمل جس ذات کو بنایا وہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت ہے جن کے اَن گِنت اَوصافِ حمیدہ اور بے شُمار و بے مِثْل کمالاتِ جلیلہ میں سے ایک وَصفِ مُبارَک "خُلقِ عظیم" بھی ہے۔ پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیگر تمام اَوصاف و کمالات کی طرح حُسنِ اَخلاق میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی اَخلاقِ حَسَنہ اور اَچھے اَعمال کی تکمیل کے لئے دُنیا میں مَبعُوث فرمائی گئی چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ بِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ** "یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اَخلاق اور اچھے اَعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کے لیے مَبعُوث فرمایا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ج۸، رقم ۱۳۶۸۴، ص ۳۶۳)

مَعلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشرِیف آوری کا ایک مَقْصَد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اَخلاق و مُعامَلات کو دُرُست کریں۔ ان کے اَندر سے بُرے اَخلاق کی جڑیں اُکھاڑیں اور ان کی جگہ بہترین اَخلاق پیدا کریں۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اپنے قول وعمل سے تمام اَچھّے اَخلاق کی فِہرِست مُرتَّب فرمائی اور زِندگی کے تمام شُعبوں پر اسے نافِذ کیا اور ہر طرح کے حالات میں اِن پر کاربند رہنے کی ہدایت کی۔

آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے جب ہر طرف بد عملی اور بد اَخلاقی کا دَور دورہ تھا، انسان ایک دوسرے کے دُشمن تھے، عَرَب کے قبائل برس ہا برس سے ایک دوسرے کے ساتھ جنگ وجِدال میں مصرُوف تھے گویا دُنیا میں اَمن اور محبّت کا وُجود مٹ چُکا تھا ایسے میں مُعلّمِ اَعظم، ہادیٔ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں اپنے اَخلاقِ کریمانہ سے اَمن اور سلامتی کا پیغام عام فرما رہے تھے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں پارہ 4، سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں اِعلان فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم اِن کے لیے نَرم دل ہوئے اور اگر تُند مِزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضَرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۵۹)

دُشمنانِ رَسول نے قرآن کی زبان سے یہ خُدائی اِعلان سُنا مگر کسی کی مَجال نہ ہوئی کہ اِس کے خِلاف کوئی بَیان دیتا یا آفتاب سے زِیادہ رَوشن اِس حقیقت کو جُھٹلاتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑے سے بڑے دُشمن نے بھی یہ اِعتراف کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت ہی بُلند اَخلاق، نَرم خُو اور رَحیم و کَرِیم ہیں۔

خالقِ کائنات کا فرمان:

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِیات کا ایسا حَسین پیکر تھے کہ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرما

دیا: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

(پ۲۹، القلم: ۴)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترى خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۶۲)

بہر حال حُضُور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم مَحاسِنِ اَخْلاق کے تمام گوشوں کے جامِع تھے۔ یعنی حِلْم وعَفْو، رَحْم وکرم، عَدْل واِنْصاف، جُود وسَخا، اِیْثار وقُربانی، مہمان نَوازی، شُجاعت، اِیفائے عَہد، حُسْنِ مُعامَلہ، صَبْر وقَناعت، نرم گُفتاری، خُوش رُوئی، مِلَنْساری، مُساوات، غَمْخواری، سادگی وبے تکلُّفی، تَواضُع واِنکساری اور حَیاداری کے اتنے بُلند مَراتِب پر فائز ہیں جس تک کسی اور کی رَسائی ممکن نہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک جُملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن" یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخْلاق تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اخبار رویت فی شمائلہ... الخ، ج۱، ص ۳۰۹)

تیرے تو وَصْف عیبِ تَناہی سے ہیں بَرِی
حَیراں ہوں میرے شاہ مَیں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ حُسْنِ اَخْلاق ایک وَسیع صِفَت ہے جس کے ضِمْن میں بہت ساری خُوبیاں آجاتی ہیں اور یہ تمام خوبیاں سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ

میں مَوْجُود تھیں چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ ہمارے لئے بہترین نُمُونہ ہے اس لئے ہمیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں مَوْجُود اِن اچھے اَخلاق کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر افسوس! اگر آج ہم اپنا مُحاسَبہ کریں اور غور کریں تو شاید ان خُوبیوں کا نام ونشان ہمارے اَندر دُور دُور تک نظر نہیں آئے گا۔ نظر آئے بھی کیسے؟ کیونکہ دُنیا کے دَھندوں اور دیگر کام کاج کے لئے تو ہمارے پاس وَقْت ہے لیکن پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتیں سیکھنے کے لئے وقت نہیں، نماز کے لئے وقت نہیں، قرآن کی تِلاوَت کے لئے وقت نہیں، قرآن کے مَعانی اور مَفاہیم سمجھ کر عمل کرنے کے لئے وقت نہیں، نیک اجتماعات میں شِرکت کے لئے وقت نہیں، راہِ خُدا کا مُسافر بننے کے لئے وقت نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمّت کیجئے، غفلت کی اس چادر کو اُتار کر اپنی زندگی کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کا عَزم کرلیجئے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے حُسنِ اَخلاق اپنانے اور بُری عادات کو تَرک کرنے کا ذِہن ملے گا۔ نیز نیک اجتماعات میں شِرکت اور مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صُحبت سے اچھے اَخلاق آہستہ آہستہ ہمارے کردار کا حِصّہ بن جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَخلاقِ حَسَنہ کو اَپنانے اور دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ مُصْطَفٰے کے چند گوشے

نبیوں کے سالار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نکھرے نکھرے اَخلاق کے بھی کیا کہنے کہ اِنہی مہکتے پھولوں کی خُوشبو سے سارا عالَم مہکا، کُفْر و شرک کے بادل چھٹے، دلوں کے میل دُور ہوئے، ظُلم و جفا کی کمر ٹوٹی اور سسکتی اِنسانیَّت کو چین نصیب ہوا۔ آیئے! تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق کے چند روشن اور مُنوَّر گوشوں کے مُتَعَلِّق مزید سُنتے ہیں تاکہ اُن کی چمک دَمک، نُورانیَّت اور آب و تاب سے ہم بدکاروں کے اَخلاق بھی سنور جائیں، دل روشن ہوجائیں اور ہمارا ظاہِر و باطِن نکھر جائے۔ تو آیئے سب سے پہلے سردارِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حِلم اور عفو سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حِلْم و عفو

حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اِسلام لانے سے پہلے ایک یہودی عالم تھے اُنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدیں۔ کھجوریں دینے کی مُدَّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ اُنہوں نے بھرے مَجمع میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے انتہائی تَلْخ و تُرش لہجے میں سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن اور چادر پکڑ کر نہایت تُند و تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا اور چِلّا چِلّا کر کہا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تم سب عَبْدُ الْمُطَّلِب کی اَولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تُم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ مَنظر دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہایت غَضَب ناک اور تیز نظروں سے گُھور کر فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن! تُو خُدا کے رَسُول سے ایسی

گُستاخی کر رہا ہے؟ خدا کی قسم! اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَدَب مانِع نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عُمر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھ کو اَدائے حَق کی ترغیب دے کر اور اُس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ اے عُمر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو، اور کچھ زِیادہ بھی دے دو۔ حضرتِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زِیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عُمر! میرے حق سے زِیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چُونکہ میں نے ٹیڑھی تِرچھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اس لئے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمہاری دِلجوئی و دِلداری کے لئے تمہارے حق سے کچھ زِیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عُمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعْنَہ ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم وہی زید بن سَعْنَہ ہو جو یہودیوں کا بہت بڑا عالم ہے۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں۔ یہ سُن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دَرْیافت فرمایا: پھر تم نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسی گُستاخی کیوں کی؟ حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا کہ اے عُمر! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَرْ اَصْل بات یہ ہے کہ میں نے "تورات" میں نبیِ آخِرُ الزَّماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، اُن سب کو میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے اِن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک اُن کا حِلْمْ جہل پر غالب رہے گا اور دوسرا جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلْمْ بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی اِن میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبیِ

بَرحَق ہیں اور اے عُمر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت پر صَدَقہ کیا۔ پھر حضرت سَیِّدُنا زید بن سعنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر اِسلام میں داخل ہوگئے۔ (دلائل النبوۃ ج۱ص۲۳وزرقانی ج۴ص۲۵۳)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کہ کوئی کتنے ہی سَخْت لہجے میں بات کیوں نہ کرے، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسی قَدر صَبْر وحِلْم سے کام لیتے، اسی وَجہ سے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاقِ کریمانہ کو دیکھ کر اِسْلام قَبول کرلیا کرتا۔

سو بار ترا دیکھ کے عَفو اور ترَحُّم　　ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں!　　بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ　　دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چُھڑایا　　جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے
برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے　　اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے
کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں　　خطروں میں بہت اِس کا جہاز آکے گھرا ہے
اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن　　دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالِ ضَبط کا مُظاہرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ حُسنِ اَخلاق کی نعمت صِرْف سَعادت مَندوں کا حِصّہ ہے

اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاصُ الخاص اِنعام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی اللہ تَعَالٰی نے اَخلاقِ حَسَنہ کی دولت سے مالامال کیا ہے ، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عادت ہے کہ چھوٹے بڑے سبھی سے نِہایت خَندہ پیشانی اور پُرتپاک طریقے سے ملتے ہیں اور ایسے مَواقع، جہاں اکثر لوگ غُصّے سے بے قابُو ہو جاتے ہیں وہاں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُسکراتے رہتے ہیں، چُنانچہ

جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مَدنی مرکز "گلزارِ حبیب مسجد "گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ قبلہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شِرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینما گھر کے قریب سے گُزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار میں کھڑا تھا، اس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مُخاطب کر کے کہا: ”مولانا، بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔“ اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اِسلامی بھائی، جذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بُلند آواز سے سَلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا، البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شِرکت کی دَرخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضَرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسے ایک عِطر کی شیشی تُحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی، سبز عمامہ

سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حُضُور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبط کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شِرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتاثّر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گُناہوں سے توبہ کر کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت۔ ص 40)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی ذات کے لئے اِنتقام نہیں لیا بلکہ صَبر کیا اور اِتنی سخت بات کہنے والے کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے، آپ کے حُسنِ اَخلاق کی بَرَکت سے وہ شخص گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ایسے موقعوں پر غُصّے سے بپھر جانے اور اِنتِقام لینے کے بجائے حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے فَوائد و ثَمرات جیتے جی اِس دُنیا میں ہی نظر آجائیں گے۔ نیکی کی دعوت دینے والوں اور بُرائی سے مَنْع کرنے والوں کے لئے تو خُوش اَخلاق ہونا بہت ضَروری ہے، کیونکہ جو مُبلغ جتنا زیادہ خُوش اَخلاق، سلام میں پہل کرنے والا، پُر تپاک اَنداز سے مُصافَحہ یا مُعانَقہ کرنے والا، خَندہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا، اپنی ذات کے لئے غُصّہ نہ کرنے والا، جو اس پر ظُلم کرے اسے مُعاف کرنے والا، اِحترامِ مُسلِم کا خُوگر اور مُسلمانوں کی غمخواری کرنے والا ہو گا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے اِنفرادی کوشش کرنے میں دِقّت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحم وکرم

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثال حسنِ اَخلاق کا ایک گوشہ "رحم وکرم" بھی ہے، جو اَنْوار و تَجلِّیات اور بَرَکات وسَعادات کا ایک ایسا سمندر ہے، جس کا کنارہ نظر نہیں آتا۔ کوئی اپنا ہو یا پرایا، قریب ہو یا دُور، دوست ہو یا دُشمن، جو بھی حاضرِ خِدْمت ہوا، تو رحم وکرم کے ساحِلِ سمندر کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ضَرور ہوا، کسی کا سینہ اِیمان کی دولت سے ٹھنڈا ہوا تو کسی کے سینے میں نَفرتوں اور کدورتوں کی جلنے والی آگ بُجھ گئی، کسی کی بے قَراری مِٹ گئی تو کسی کی پریشانی اور مُحتاجی دُور ہوگئی جبکہ حاضِر نہ ہونے والوں نے جب ان تسکین بخش اور مہکتی فِضاؤں کے بارے میں سُنا تو دامنِ کرم سے لپٹنے کے لئے بے چین ہوگئے، ان کے دل مچل گئے اور وہ بارگاہِ رِسالت سے فیض پانے اور رحم وکرم کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ہونے کے لئے دربارِ رسالت میں حاضر ہونا شُروع کردیا۔ آیئے، نبیِّ اَکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحم وکرم کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

جاؤ تم سب آزاد ہو

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب سیرتِ مُصْطَفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ھ میں جب مکہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثیّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں کُفّار و مُشْرکین کے خَواص و عَوام کا ایک زَبَرْدَسْت اِزْدِحام تھا۔ اس شَہَنْشاہی خُطبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

صِرف اہلِ مکہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خطبہ کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ہزاروں کے مَجمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لرزاں و تَرساں اَشرافِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ ان ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَنْدانِ مُبارک کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ ظُلم و سِتَم کے مُجَسَّمے اور پاپ کے پُتلے بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مار کر اُونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقِط ہو گیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نَبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کے درودیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمَع میں مَوجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نَبُوَّت کے جاں

نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عمّار، حضرت خبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم وغیرہ کو رسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جَور و جفا اور ظُلم و ستمگاری کے پیکر، جن کے جسم کے رونگٹے رونگٹے اور بدن کے بال بال ظُلم و عُدوان اور سَرکَشی و طُغیان کے وبال سے خوفناک جُرموں اور شرمناک مَظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین واَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سینوں میں خوف وہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پَھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے اور عالَمِ یاس میں انہیں زمین سے آسمان تک دُھوئیں ہی دُھوئیں کے خوفناک بادل نظر آ رہے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فِضا میں ایک دَم شَہَنشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت ان پاپیوں کی طرف مُتوجّہ ہوئی اور ان مُجرموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ ”بولو! تم کو کچھ معلوم ہے؟ کہ آج میں تم سے کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں۔“ اس دَہشت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرمین، حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر اُمّید وبِیم (یعنی خوف و امید) کے محشر میں لَرَزتے ہوئے سب یک زبان ہو کر بولے

کہ اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نَبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نَبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم دَفْعَۃً فاتحِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر ایک دَم اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہوگئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے جَذبات، شکریہ کے آثار، آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رُخسار پر مچلنے لگے اور کُفّار کی زبانوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی۔ ناگہاں (اچانک) اور دَفْعَۃً ایک عجیب انقلاب برپا ہوگیا کہ سَماں ہی بدل گیا، فِضا ہی پلٹ گئی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے غُصّے کو کنٹرول کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے رَحیم و کَرِیم تھے کہ اتنے بڑے بڑے مُجرم جو کسی بھی طرح رَحم کے قابل

نہ تھے اُن پر اپنے کَرَم کی بارش کرتے ہوئے فرمایا کہ ”آج تم پر کوئی اِلْزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو“ ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے غُصّے کو قابو میں رکھنے اور دوسروں پر شَفْقَت و عِنایت کرنے کی عادت ڈالنی ہوگی، اس کا فائدہ ہمیں نہ صِرف دُنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ہوگا۔ کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو دوسروں پر رَحم کرتا ہے اللہ تعالٰی اس پر رَحم کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، 312/2، حدیث: 2301)

الغرض نبیِ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ طیبہ میں ایسے کئی واقعات ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثال اَخلاقِ حَسَنہ کے مالک ہیں، ان اَخلاق میں سے حِلْم و عَفْو یعنی اَذِیَّت برداشت کرنے، مُجرموں کو قُدرت کے باوُجود بغیر اِنتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارَکہ وہ عظیم شاہکار ہے جو ساری دُنیا میں عَدِیْمُ الْمِثال ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ”وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ“ یعنی اپنی ذات کے لئے کبھی بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی سے اِنتقام نہیں لیا، ہاں اَلبتّہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَرام کی ہوئی چیزوں کا اگر کوئی مُرتکِب ہوتا تو ضَرور اس سے مُؤاخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) فرماتے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۳۵۶۰، ج ۲، ص ۴۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی و بے تکلفی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، باِذنِ پَرْوَرْدگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روزِ روشن کی طرح جگمگاتی، نُور بکھیرتی سیرتِ مُبارَکہ کی ایک اور بے مِثال پاکیزہ صِفَت ''سادگی وبے تکلُّفی'' بھی ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلاموں کی دعوت کو بھی قَبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَبول فرمالیتے۔ مَفْلُوکُ الْحال (غریب) اَفراد بیمار پڑتے تو ان کی بیمار پُرسی فرماتے، غریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے دَرمیان گھل مِل کر نِشَسْت فرماتے تھے۔ (شفاء شریف جلد ۱ ص ۷۷)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خادِم کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔

(زرقانی جلد ۴ ص ۲۶۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھریلو کام خُود اپنے دَستِ مُبارَک سے کرلیا کرتے اور اپنے خادِموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تَناوُل فرمالیا کرتے تھے نیز گھر کے کاموں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خادِموں کی مدد بھی فرمایا کرتے تھے۔ (شفاء شریف جلد ۱ ص ۷۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ ذات جس کے لیے ساری کائنات کو بنایا گیا، اس کی ایسی سادگی کہ گھر کے کام کاج خُود کریں، خادِموں اور غُلاموں کے ساتھ کھانا تَناوُل کرلیں، گھر کے کاموں میں خادِموں کی مدد

کریں، سُواری پر اپنے ساتھ خادِم کو بٹھالیا کریں، غریبوں کی دعوت کو قبول کریں اور بَخُوشی تشریف لے جائیں۔ یہ سب ایسے اُمُور ہیں کہ ان کے مُتَعَلِّق سُن کر بے ساختہ زبان پر یہ شِعْر آجاتا ہے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی اِختیار کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ ہم جس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں، کیا اُس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل بھی کرتے ہیں؟ وہ سردارِ دوجہاں ہو کر بھی ایسی سادگی اپنائیں کہ گھر کے کام خُود کرلیں جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ اپنے گھر کے کام کرنا اپنی شان کے خِلاف سمجھتے ہیں، خادِم کے ساتھ کھانا کھانا تو دُور کی بات، وہ بے چارہ اگر برابر میں بیٹھ جائے تو اسے اپنی توہین سمجھتے ہیں اور اگر تھوڑا سا مال کہیں سے ہاتھ آجائے یا کوئی سرکاری عُہدہ وغیرہ مل جائے اور بڑے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا ہو جائے تو مابدَولت کے انداز ہی بدل جاتے ہیں، سوچ ہی تبدیل ہو جاتی ہے، غریبوں سے تو ملنا جُلنا ہی بند کر دیا جاتا ہے، وہ بے چارے اگر دعوت میں بُلائیں تو اُس دعوت میں جانا اپنی توہین سمجھی جاتی ہے۔ کیا یہی ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ تھا؟ ہمارا یہ اَنداز کہیں تکبُّر تو نہیں؟ کیا ہم یہ بُھول گئے ہیں کہ ہمارا اور ان غریبوں کو پیدا کرنے والا ایک ہی ہے؟ کیا ہمیں مرنا نہیں؟ کیا روزِ محشر اِنصاف کے لیے رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا نہیں

ہونا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ غریبوں کو حَقارَت کی نظر سے دیکھنا ہمیں برباد کردے، ابھی بھی وَقْت ہے کہ ہم اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں، اپنی بقیہ زِنْدگی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مُطابِق گزاریں اور اپنی زِندگی کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھال لیں۔ اچھے اَخْلاق اَپنانے اور نیک بننے کا جَذبہ حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں نیز مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، علمِ دین سے مالامال کتب ورسائل کے مطالعے کا سلسلہ بھی جاری رکھیئے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے بیان کا تحریری گلدستہ بنام **"غریب فائدے میں ہے"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے، غریبوں سے محبت کی فضیلت اور غُربت کے فضائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ سے یہ رِسالہ طلب کیجئے، آیئے اس رِسالے کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

❀ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی قَناعت ❀ دِل نرم کرنے کا نُسخہ ❀ غُربت کے فوائد ❀ غُرباو فُقَراء 500 سال پہلے جنّت میں ❀ مسکینوں کے لیے جنّت ❀ اکثر جنّتی غریب ہوں گے ❀ مُفلِسی دُور کرنے کا وظیفہ ❀ روزی میں برکت کا بہترین نُسخہ، دُعائے نبیِ رحمت اور مساکین سے محبت، اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ۔۔۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رَسول کے ہَمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا بہُت بَڑی سَعادَت ہے۔ ان مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج

وَقْتًہ نماز و نوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کی سَعادَت حاصل ہوتی ہے اور یوں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔ عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُالدِّیْن رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اپنی مایہ ناز تفسیر ”تفسیرِ کبیر“ میں لکھتے ہیں: سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صَحابی سے گُفتگو فرمارہے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی کہ اس صحابی کی زِندگی کی ایک ساعَت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وَقْت عَصْر کا تھا۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات، اس صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتائی تو اُنہوں نے مُضْطَرِب ہو کر اِلْتِجاء کی: ”یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اِس وَقْت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”عِلْمِ دِیْن سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔“ چُنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مَغْرِب سے پہلے ہی اُن کا اِنتقال ہو گیا۔ راوِی فرماتے ہیں کہ اگر عِلْم سے اَفْضَل کوئی شے ہوتی تو رَسُولِ مَقْبُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی کا حکم اِرْشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۴۱۰) بہرحال عِلْمِ دِیْن حاصل کرنا ہو یا اَخلاقِ رَذِیلہ (بُری عادتوں) سے جان چُھڑا کر حُسنِ اَخلاق کی دولت حاصل کرنی ہو تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تادمِ حیات اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمانہ کے حَوالے سے کچھ واقعات سنے اور ان واقعات سے مہکنے والے چند مَدَنی پھولوں کی خُوشبو سے اپنے دل و دماغ کو مُعَطَّر و مُعَنبر کیا۔ سب سے پہلے ہم نے سرورِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک قیدی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا واقعہ سُنا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کریمانہ اَخلاق سے مُتأثر ہو کر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد یہ بھی سُنا کہ حُسنِ اَخلاق، نَفْس میں مَوْجُود اُس کَیْفِیَّت کو کہتے ہیں جس کے باعث اَعمال بآسانی اَدا ہوں، انہیں عملی جامہ پہنانے میں کسی غور و فکر کی حاجت نہ ہو اور وہ اَعمال عَقلی اور شَرَعی طور پر پسندیدہ بھی ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام اَوصاف اور وہ بھی کامل طور پر بیان کرنا، کسی کے بس میں نہیں، جس کو جتنی توفیق ملتی ہے وہ اتنا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خَیر کر کے اپنی دُنیا اور آخرت کو بہتر بناتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اَخلاق کے بارے میں آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ مُبارکہ بھی سُنیں۔ اس بیان سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جس طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُسنِ اَخلاق کے ساتھ دینِ اِسلام کو پھیلایا، ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرے اَخلاق سے اپنے آپ کو بچائیں اور حُسنِ اَخلاق اپناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں تاکہ ہم خُود بھی علمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھانے کا جذبہ ملے۔ حُسنِ اَخلاق سے مُتَعَلِّق مزید مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ''حُسنِ اَخلاق'' آج ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شُعبۂ تعلیم کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قوموں کی تقدیر نوجوان نسل کی تربیّت پر مُنْحَصِر ہوا کرتی ہے۔ تَرقّی و تَنَزُّل کی سینکڑوں داستانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ زمانے کی باگ ڈور، اسی قوم کے ہاتھ رہی، جس کی جواں نَسلیں اعلیٰ کردار و اَطوار کی حامل تھیں اور جن اَقْوام کی نوجوان نسلیں لَہو ولَعِب، کھیل کود میں مگن رہیں، وہ پستیوں میں گم ہو گئیں۔ آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، ہماری نوجوان نسل بھی تَنَزُّلی کا شکار نظر آتی ہے، کیونکہ ہمارا تعلیمی مِعْیار، اِداروں کی حالت اور نِظامِ تعلیم و تربیّت اِنْتہائی قابلِ رحم ہے۔

چُنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سرمایۂ مِلّت کو تباہی سے بچانے کا بیڑا اُٹھایا، اُمّتِ مُسلمہ کی اِصلاح کے مقدس جذبے کے تحت ایک عظیم مدنی مقصد بھی عطا فرمایا، وہ کیا ہے "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر وہ کوشش کی جس سے مِلّت کا یہ ڈُوبتا ہوا سِتارہ دوبارہ اپنی آب و تاب سے پُوری دُنیا کو چمکانے لگے۔ چُنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”طلبہ مُلک و مِلّت کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، مُسْتَقْبِل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں، اگر ان کی شَریعت و سُنَّت کے مُطابِق تَربِیَّت کر دی جائے تو سارا مُعاشَرہ خوفِ خدا و عشقِ مُصطفےٰ کا گہوارہ بن جائے۔“

تمام گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنْسلِک لوگوں میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقْصَد مذکورہ اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ یہ مجلس کالجز اور

یونیورسٹیز کے اَساتذہ وطلبہ سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کرکے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تَعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کرکے ان مُستَقبِل کے معِماروں کی دِینی و اَخلاقی تربِیّت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِراطُ الْجِنَان، درسِ فیضانِ سُنّت، منظوم شَجَرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھا جاتا ہے، اس کے بعد اِشْراق وچاشْت کے نَوافِل اَدا کئے جاتے ہیں۔ نَمازِ فجر کے بعد طُلُوعِ شمس تک ذِکْر واَذکار کرنے کا ثُبوت اور فضائل، اَحادیثِ مُبارَکہ میں مَوجُود ہیں۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ،

قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ”جو نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنیوی بات نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا رہے، پھر چاشْت کی چار رَکعتیں اَدا کرے، تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا، جیسا پاک اس دِن تھا، جس دِن اس کی ماں نے اسے جَنا (پیدا کیا) تھا کہ اس پر کوئی گُناہ نہ تھا“۔

(مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، رقم ۴۳۴۸، ج ۴، ص ۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بَدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِندگیوں میں قابِلِ قَدر مَدَنی اِنقِلاب رُونُما ہو گیا۔ آیئے تَرغیب کے لیے ایک مَدَنی بَہار سُنتے ہیں۔

مدینے کا مُسافر

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقہ نیا آباد کے ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میرے والدِ بُزُرگوار، جن کی عمر کم و بیش 70 سال تھی۔ اِبتِدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نَذر رہا، مگر پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زِندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ 1995ء میں جب دوسری بار حج کا مُژدَۂ جانفِزا مِلا تو ان کی خُوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا، خُوشی دوچند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خُوشیوں کی مِعْراج کا وَقت قریب آگیا۔ رات 4:00 بجے ایئر پورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خُوشی خُوشی تیاری میں مَشْغُول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا، تقریباً 3:00 بجے اِحرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکِل پندرہ مِنَٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دَستک پڑی۔

چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالَم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والِد صاحِب کی طبیعت خَراب ہوگئی ہے۔ میں فوراً اُن کے کمرے میں پہنچا تو والِد صاحِب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا رہے تھے، فوراً اَسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے رَوانگی ہے اور والِد صاحِب کو یہ کیا ہو گیا! اَفسوس طیّارہ والِد صاحِب کو لئے بِغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والِدِ مُحترم 5 دن اَسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید 4 مرتبہ دل کا دَورہ پڑا۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالَم میں اُن کی ایک بھی نماز قضاء نہ ہوئی۔ جب بھی نَماز کا وَقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نَماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ تَیَمُّم (تَ، یَم، مُم) کرا دیا جاتا اور آپ نَقاہَت (کمزوری) کے باعث اِشارے سے نَماز پڑھ لیتے۔ آخِری "اٹیک" پر پھر بے ہوش ہو گئے۔ عِشاء کی اَذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابّا جان نَماز کیلئے تَیَمُّم کروا دوں، اِشارے سے فرمایا، ہاں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تَیَمُّم کروایا اور والِد صاحب نے اللہ اَکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لئے مگر پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہم گھبرا کر دوڑے اور ڈاکٹر کو بُلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنَٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والد صاحب کا انتِقال ہو گیا ہے مگر وہ بڑے خُوش نصیب تھے کہ اُنہوں نے بُلند آواز سے کلمہ شریف **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھنے کے بعد دم توڑا۔

ایک سَیِّد زادے نے والِد مرحُوم کو غُسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحِب کو اُنگلیوں پر گِن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی، لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والِد صاحِب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج

کی سعادت سے بہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عَرض کی کہ میرے مرحُوم والِد کا حال مجھ پر مُنکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِد بُزرگوار اِحْرام پہنے تَشْرِیف لائے اور فرمارہے ہیں: ”میں عُمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بہُت خُوش ہوں“۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مَسْجِدُ الْحَرام شریف کے اَندر کعبۃُ اللّٰہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والِد مرحوم کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر میں نَماز پڑھتے دیکھا۔ نماز سے فارِغ ہو کر بہُت تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔

مدینے کا مُسافِر سِندھ سے پہُنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبَت بھی نہ آئی تھی سَفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلَت اور چَنْد سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمَت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **”163 مدنی پھول“** سے عمامہ شریف کے مدنی پھول سُنتے ہیں۔

دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❀ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج2ص265 حدیث3233) ❀ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جُمُعے کے روز عمامے والوں پر۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج1ص147 حدیث529) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1197 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ❀ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا کم اَزکم یہی نیَّت کر لیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے بطورِ سُنَّت عِمامہ باندھ رہا ہوں۔ ❀ مُناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص199) ❀ خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک عِمامے کا شِملہ عُموماً پُشت (یعنی پیٹھ مُبارَک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے دَرمِیان دو شِملے ہوتے، اُلٹی جانب شِملہ لٹکانا خلافِ سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللّمعات ج3ص582) ❀ عمامے کے شِملے کی مِقْدار کم اَزْکم چار اُنگل اور ❀ زِیادہ سے زِیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص182) (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس

فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس ص38) ❀ عمامے میں سُنَّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زِیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص186) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔ (عالمگیری ج5ص330) ❀ اگر ضرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مِٹایا جائے گا۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج6ص214) ❀ مُحَقِّق عَلَی الِاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دَستارِ مُبارَک آنْحَضرَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَر اَکْثَر سَفید بُوْد وگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سِیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس لِلشَّیخ عبد الحقّ الدّھلوی ص38) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گُنبد کے مکین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرِ انور پر سجایا ہے، دعوتِ اسلامی نے سبز سبز عمامے کو اپنا شِعار بنایا ہے، سبز سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے! میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنور پر بنا ہوا جگمگ جگمگ کرتا گُنبد شریف بھی سبز سبز ہے! عاشقانِ رَسُول کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وَقْت اپنے سر کو "سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی "گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا سبز ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خدایا! خلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ نُور بار ہے: **زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**، یعنی تُم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفِلِ ذِکر میں شِرکت کی سَعادت نَصِیب ہو اور حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِسْمِ گرامی لیا جائے تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہئے تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیامَت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمَل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قِیامَت میں مَولا کہیں
اے شَفِیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں
تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے دِینِ اِسلام کی اِنْتہائی اَہَم اور بُنْیادی عِبادت نماز کے مُتَعَلِّق بَیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، سب سے پہلے ایک حِکایت بَیان کروں گا، اس کے بعد اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھول پیش کروں گا، پھر قُرآن وحدِیث سے نماز کے فَضائل بَیان ہوں گے، ساتھ ہی ساتھ جَماعت سے نماز پڑھنے کی اَہَمِیَّت اور بچپن ہی سے بچوں کی مَدَنی تَرْبِیَّت کے حَوالے سے بھی کچھ عَرْض کروں گا۔ اس کے علاوہ بے نمازی کے مُتَعَلِّق جو وَعِیدیں قُرآن واَحادِیث میں ذِکْر ہوئیں اس میں سے کچھ بَیان کرنے کے ساتھ قضا نَمازوں کی اَدائیگی کا طَریقہ اور بَیان کے آخِر میں جُوتے پہننے کی سُنَّتیں اور آداب بھی آپ کے گوش گُزار کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے ایک حِکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَضْرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَماز:

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ حَضرتِ عاصِم بِن یُوسُف مُحَدِّث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مُلاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حَضرتِ عاصِم بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا کہ اے حاتِم! کیا تُم اَچّھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو حَضرتِ عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: آپ بتائیے کہ آپ کِس طَرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حَضرتِ حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وَقْت قَرِیب ہو جاتا ہے تو میں نِہایَت کامِل و مُکمَّل طَرِیقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وَقْت آجانے پر جب مُصَلّے پر قَدَم رکھتا ہوں تو اس طَرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر بَرقَرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تَصَوُّر جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے دَرمِیان اور مَقامِ اِبراہیم میرے سینے کے سامنے ہے، پھر میں اپنے دِل میں یہ یَقِین رکھتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ظاہِری حالت اور میرے دِل میں چُھپے ہوئے تمام خَیالات کو جانتا ہے، اس طَرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پُلِ صِراط پر میرے قَدَم ہیں اور جنَّت میرے داہنے اور جہنَّم میرے بائیں (جانِب) اور مَلَكُ الْمَوْت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زِنْدگی کی آخری نماز ہے، اس کے بَعْد تکبیرِ تَحْرِیمہ نِہایَت ہی اِخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر اِنْتہائی تَدَبُّر اور غور و فِکْر کے ساتھ قِراءَت کرتا ہوں۔ پھر نِہایَت ہی تَواضُع (عاجزی) کے ساتھ رُکُوع اور گِڑگِڑاتے ہوئے اِنکساری کے ساتھ سَجْدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پُوری نماز نِہایَت ہی خُضُوع و خُشُوع کے ساتھ خَوف ورِجا (یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رَحْمَت کی اُمّید) کے دَرمِیان اَدا کرتا ہوں، یہ سُن کر حَضرتِ عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حَیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتِمِ اَصَمّ! رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وَقْت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جَواب دیا کہ جی ہاں! 30 برس سے میں ہمیشہ اور ہر وَقْت اسی طَرح ہر نماز اَدا

کرتا ہوں۔ (روح البیان، ج ۱، ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی اَہَمِّیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسْلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کس قَدر اِخْلاص، تواضُع اور خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نماز اَدا کیا کرتے تھے مگر اس کے باوُجُود ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کی حالت یہ تھی کہ خَوف و اُمّید کی کَیفِیَّت میں رہا کرتے تھے کہ نہ جانے ہماری عِبادَت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبول بھی ہے یا نہیں مگر اَفسوس! ہمارا حال یہ ہے کہ ایک تو مُسلمانوں کی اکثریّت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو رہے سہے مُسلمان نماز پڑھتے بھی ہیں اُن میں سے نہ جانے کِتنوں کی نمازیں اِخلاص والی اور کتنوں کی اِخلاص سے خالی ہیں؟ نہ جانے کتنے مُسلمان اپنی نمازوں میں خُشُوع و خُضُوع کا خیال رکھتے ہیں اور کتنے ہی مُسلمان نماز میں خُشُوع و خُضُوع کے بَجائے اپنے دوست یار، گھر بار اور کاروبار کے خَیالات رکھتے ہیں، نہ جانے کتنے نمازی نماز پڑھتے ہوئے سُنَن و واجِبات اور نماز کے اَرکان کو پیشِ نَظَر رکھتے ہیں اور کتنے ہی نمازی، نماز میں اپنی دُنیاوی ضَروریات، خَواہشات اور اَرمان کو مدِّ نظر رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ اللہ میں سے نماز اِنتہائی اَہَمِّیَّت کی حامِل ہے جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامَت تمام حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہٗ**" یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حَدِیْثِ پاک کے تحت حضرتِ علّامہ عَبدُ الرَّؤف مناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی فرماتے ہیں کہ بے شک نماز ایمان کی علامت اور

اَصلِ عِبادَت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں جو اَہمیَّت نماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نماز اَرکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَم ترین رُکن ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نَبی حَضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تو اپنے لئے اور اپنی اَولاد کے لئے نماز کے بارے میں باقاعدہ دُعا بھی فرمائی تھی جس کا تذکرہ قرآنِ پاک میں بھی ہے چُنانچہ پارہ 13 سُورۂ اِبراہیم کی آیت نمبر 40 میں ہے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰﴾ (پ۱۳، ابراہیم:۴۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رَبّ مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَولاد کو اے ہمارے رَبّ اور ہماری دُعا سُن لے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ نَبی ہونے کے باوُجود اپنے اور اپنی اَولاد کے لئے نَماز قائم رکھنے کی دُعا فرما رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی نماز کی اَہمیَّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے اور پھر بڑے ہو کر وہ بھی نمازوں کے عادی بن جائیں گے، کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسِخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ شاید یہی وَجہ ہے کہ حَدیثِ پاک میں بھی چھوٹی عُمر سے بچوں کو نَماز کی رَغبت دِلانے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ تَربِیَّت نِشان ہے: جب تمہارے بچّے سات بَرَس کے ہوں تو اُنہیں نماز کا حکم دو اور جب دس بَرَس کے ہو جائیں (اور پھر بھی نَماز نہ پڑھیں) تو مار کر پڑھاؤ (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، الحدیث: ۴۹۵، ج۱، ص۲۰۸)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُرآن وحَدِیث میں نماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نماز کی بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آیئے علمِ دین حاصل کرنے اور نماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے دو فرامینِ خُداوندی سُنتے ہیں چُنانچہ پارہ 6 سُورَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 162 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوۃَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ ﴿۱۶۲﴾ (پ6، النساء: 162)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکٰوۃ دینے والے اور اللہ اور قِیامت پر اِیمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

پارہ 6 سُورَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ (پ6، المائدہ: 12)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکٰوۃ دو اور میرے رَسُولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حَسَن دو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! نمازیوں کے لئے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ کہیں انہیں جنَّت و مغفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں تو کہیں اَجرِ عَظِیم کی نویدیں (خوشخبریاں) سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کی بہُت زیادہ اَہمیّت اور رَغبت دِلائی گئی ہے، آیئے تَرغیب کے لیے نماز کے فضائل پر چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حَضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ ایک شَخْص نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر سب سے اَفضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”نماز“ اس نے پوچھا، ”اس کے بعد؟“ فرمایا: ”نماز“ اس نے عَرض کیا ”اس کے بعد؟“ فرمایا: ”نماز“ اس نے عَرض کیا ”اس کے بعد؟“ فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد کرنا۔“ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۰، حدیث: ۶۶۱۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نماز کس قدر اَفضل ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَفضل اَعْمال کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں تین مَرتبہ فرمایا: سب سے اَفضل عمل نماز ہے اور چوتھی مَرتبہ جہاد کا نام اِرشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نماز کو اپنے تمام تر دُنیوی جھمیلوں پر ترجیح دیں اور نماز کا وَقْت ہوتے ہی سارے کام کاج چھوڑ کر نماز کی تیاری میں مَصروف ہوجایا کریں اور نِہایت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کیا کریں کیونکہ صحیح طور پر نماز پڑھنے سے جہاں دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہیں اس کا ایک بہترین اُخرَوِی فائدہ یہ بھی ہے کہ کل بروزِ قِیامت یہی نماز ہماری نجات و مَغفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نماز پڑھنے والے کی مَغفِرت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ نمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابوداوٗد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج۱، ص۱۷۶)

ہر نَماز پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہے

حَضرتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حَضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن تشْرِیف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مُؤذِّن آگیا، حَضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے مَدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی طَرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے ہوئے بھی سُنا کہ جو شَخْص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظُہر کی نَماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گُناہ جو فَجْر کی نَماز اور اس ظُہر کی نَماز کے دَرمِیان ہوئے ہوں، پھر جب عَصْر کی نَماز پڑھتا ہے تو ظُہر اور عَصْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر جب مَغْرب کی نَماز پڑھتا ہے تو عَصْر اور مَغْرب کے دَرمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر عِشاء کی نَماز پڑھتا ہے تو اُس کے اور مَغْرب کے دَرمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر ہو سکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گُزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وُضو کرے اور فَجْر کی نَماز پڑھے تو عِشاء اور فَجْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کی بَخْشِش ہوجاتی ہے اور یِہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ (الاحادیث المختارۃ، ج۱، ص۴۵۰، حدیث ۳۲۴)

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں:

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرْض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج۲، ص۱۶۵، حدیث۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نماز پڑھنے والے کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھوڈالتی ہے، نماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں آیندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِختیار کرنے لگتا ہے قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت کی آیت نمبر 45 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ تَرْجَمَۂ کنز الایمان: بے شک نماز مَنْع کرتی ہے بے حَیائی اور بُری بات سے۔ (پ۲۱، العنکبوت:۴۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! کیا ہم نے کبھی سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ”بے شک نماز بے حَیائی اور بُری باتوں سے مَنْع کرتی ہے۔“ تو آخر کیا وَجہ ہے کہ ہم لوگ نماز پڑھنے کے باوُجُود بھی حَرام و گُناہ اور ممنوعاتِ شَرعی (جو کام شرعاً منع ہیں اُن) سے نہیں بچتے، نماز پڑھنے کے باوُجُود ماں باپ کی نافرمانی ہو رہی ہے، نماز پڑھنے کے باوُجُود بے پَردَگی اور عُریانی کا مُظاہَرہ ہو رہا ہے، نماز پڑھنے کے باوُجُود فلمیں اور ڈِرامے دیکھے جارہے ہیں، نماز پڑھنے کے باوُجُود مَوسِیقی اور فِلمی گانے گھروں میں ٹیپ ریکارڈر وغیرہ پر بجائے جاتے اور سُنے جاتے ہیں، نماز پڑھنے کے باوُجُود، موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے

غَلَط اِستِعمال کے ذَرِیعے گُناہوں کے عَمِیق گڑھے کی طَرف تیزی سے گرنے کا سِلسِلہ جاری و ساری ہے، نَماز پڑھنے کے باوُجُود گالی گلوچ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، دِل آزاری، لوگوں کی حق تَلَفی، سُود اور رِشوت کے لَین دَین وغیرہ وغیرہ کبیرہ گُناہوں میں اِبتِلائے عام ہے۔ حَیرت بالائے حَیرت کہ نماز پڑھنے کے باوُجُود اپنا چہرہ جس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نِشانی پیدا فرمائی ہے اور شَہَنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ شاہی بھی مَوجُود ہے کہ ”داڑھی بڑھاؤ، مُونچھیں کترواؤ اور آتش پَرَستوں کی مُخالَفت کرو۔“ (صحیح مسلم، ص۱۵٤، رقم ۵۵۔(۲٦۰)) پھر بھی نِہایَت بے دَردِی کے ساتھ چہرے سے اِس مَحَبَّت کی نِشانی کو نوچ مُونڈ کر گندی نالی تک میں بہادینے سے گُریز نہیں کیا جارہا، حالانکہ داڑھی مُنڈانا اور کترَوا کر ایک مُٹھی سے کم کر دینا دونوں حَرام ہے۔ نَماز پڑھنے کے باوجود آخر ایسا کیوں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان یقیناً قطعاً حَق ہے، نَماز پڑھنے والے کو یقیناً گُناہوں سے باز رہنا ہی چاہیے، تو آخر کیا وَجہ ہے کہ نَمازی ہونے کے باوُجُود فرنگی تہذِیب اور فیشن کی آفت سے جان نہیں چھوٹتی؟ آخر کیوں سُنَّتوں کی جانِب دل مائل نہیں ہوتا؟ کیا حقیقی نَمازی جُھوٹا، دَغاباز، چُغُل خور، رِزْقِ حَرام کھانے والا، فلموں ڈِراموں کا دِلدادہ اور **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آتش پَرَستوں جیسے دُشمنانِ مُصطَفٰے کی طَرح داڑھی مُنڈا ہوسکتا ہے؟ نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔ ایک حقیقی نَمازی ہرگز ان بُرائیوں میں مُبتَلا نہیں ہوسکتا۔

پندرہویں صدی کی عَظِیم عِلمی ورُوحانی شَخصِیَّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے مُتَعَلِّق اپنے قلبی جذبات کی

عکّاسی اِن اَشعار میں کرتے ہوئے، غُلامانِ رَسُول کو سمجھانے کی کوشش فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو کہ گانے سُنیں فلم بِینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
بدنگاہی کریں، بَدکَلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کھائیں رِزقِ حَرام، ایسے ہیں بدلگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو سَتاتے رہیں، دِل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
گالیاں جو بکیں، عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کاش! عطارؔ کا طیبہ میں خاتمہ ہو کرو یہ دُعا عاشقانِ رَسُول

(وسائلِ بخشش ص649)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات سمجھ میں آ رہی ہے، نَماز تو واقعی بُرائیوں سے روکتی ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنی نَماز کا جائزہ لیں۔ نَماز کی ظاہری اور باطنی سُنّتیں اور آداب سیکھ لیں۔ اپنے وُضو اور غُسل کو دُرُست کرلیں۔ اگر باطہارت صحیح طور پر وضو کرکے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ اس کی تمام تر ظاہری و باطنی سُنَّتوں اور آداب کو ملحُوظ رکھ کر ہم نَماز پڑھیں گے تو ضَرور اس کے بَرَکات و ثَمَرات ظاہر ہوں گے اور واقعی ہماری ظاہِری اور باطِنی گُناہوں کی گَندگیاں اور آلودگیاں دُور ہوجائیں گی اور ہم باشَرع، بارِیش، نیک صُورت، نیک سِیرت مُسلمان بن جائیں گے اور ہمارا پورا کردار سُنَّتوں کا آئینہ دار بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ایک عَجیب و غریب واقِعہ:

"نَماز بُرائیوں سے بچاتی ہے۔" کے ضِمن میں ایک عجیب و غَرِیب حِکایت سَماعت فرمایئے: ایک

شخص ایک عورت پر عاشِق ہو گیا اور شب و روز اُس کے فِراق میں بے قَرار رہنے لگا، آخِر کار ہِمَّت کر کے اُس نے ایک چِٹّھی لکھی اور اپنے عِشْق کا اِظْہار کرتے ہوئے وِصال (مِلنے) کا طالب ہوا، وہ خاتُون نِہایَت ہی شریف خاندان سے تَعَلُّق رکھتی تھی۔ چُنانچِہ وہ اپنے زَبردستی کے "عاشِق" کی چِٹّھی پا کر جھینپ (یعنی شرمِندہ ہو) گئی چُونکہ شادی شُدہ بھی تھی اور اُسے اپنے شوہرِ نامدار کے حُقُوق کی بھی خَبْر تھی کہ شوہر کی نافرمانی سے دُنیا و آخرت میں تَباہی اور بَربادی کے سِوا کچھ ہاتھ نہیں آتا، لہٰذا کچھ سوچ سمجھ کر وہ چِٹّھی اپنے شوہرِ نامدار کی خِدمت میں پیش کر دی۔

اُس کا شوہر نِہایت ہی پرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمند بھی تھا۔ اُسے اپنی زَوجہ پر پُورا اِعْتِماد تھا۔ دونوں ایک دُوسرے سے خُوش تھے اور اِزْدِواجی زِنْدَگی نِہایَت ہی خُوشگوار تھی، حُسْنِ اِتِّفاق سے وہ ایک مَسْجِد میں اِمامت بھی کرتا تھا۔ لہٰذا اُس چِٹّھی کے جَواب میں اپنی زَوْجہ ہی کی مَعْرِفَت اُس نے یہ جواب دِلوایا کہ پہلے فُلاں مَسْجِد میں فُلاں اِمام کے پیچھے مُتَواتِر چالیس (40) روز پانچوں وَقْت باجماعت نَماز اَدا کرو، پھر آگے دیکھا جائے گا۔ "مرتا کیا نہ کرتا" بے چارہ عاشِق جو ٹھہرا، اُس نے شَرط مَنْظور کر لی اور پابندی سے نَمازِ باجماعت شُروع کر دی۔ جُوں جُوں دِن گزرتے گئے، نَماز کی بَرَکتیں اُس پر آشکار ہوتی چلی گئیں۔ جب چالیس دن گُزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی، چُنانچہ یہ پیغام بھیج دیا: مُحْتَرمہ! نَماز کی بَرَکت سے میری آنکھ کُھل گئی ہے، میں **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ حَرام کاری کے خَواب دیکھتا تھا، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے تیری مَحَبَّت سے چُھٹکارا عطا کر دیا ہے اور اب میرے دل میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت موجیں مار رہی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے تیری مَحَبَّت اور اپنی بدنِیَّتی سے توبہ کر لی ہے اور تجھ سے مُعافی کا طلبگار ہوں۔

جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سُنایا تو سُنّتوں کا درد رکھنے والا نیک مرد ایک بگڑے ہوئے اِسلامی بھائی کی اِصلاح کی خُوشخبری پا کر مَسرت سے جُھوم اُٹھا اور اُس کی زبان سے بے ساختہ یہ جاری ہو گیا۔ **صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ فِیْ قَوْلِہٖ** (یعنی ربِّ عظیم جَلَّ جَلالُہٗ نے بالکل سچ فرمایا)

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔ (پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

(نزھۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۴۰، مفھوما)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ نَماز کی بَرَکت سے ایک "عاشِقِ ناشاد" راہِ راست پر آ گیا اور اُس کے دل میں مالِکِ حقیقی کا عِشق مَوجیں مارنے لگا اور اُسے سُکُونِ قلب حاصِل ہو گیا۔ یاد رکھئے کہ نماز کو اگر اس کے ظاہِری اور باطِنی آداب کے ساتھ اَدا کیا جائے تو یقیناً نَماز ہر بُرے کام سے روکتی ہے۔

مَروی ہے کہ ایک اَنصاری جوان، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتِکاب کرتا تھا، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اُس کی شکایت کی گئی۔ فرمایا: اس کی نَماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی، چُنانچہ بہُت ہی قَریب زمانہ میں اُس نے توبہ کی اور اُس کا حال بہتر ہو گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۷۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت چیز ہی ایسی ہے کہ جس خُوش نصیب کو یہ چاشنی نَصیب ہو جائے وہ یقیناً پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا۔

مَحبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتہ یاالٰہی

رہوں مَست و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَرکاتِ نماز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قِیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخِل کیا جائے گا، نماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنَّت میں داخِل ہو گا، نَمازی کے لئے مَعصوم فِرِشتے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی، اللہ تَعالٰی کی اَمان یعنی حِفاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نمازی کے لئے دُعائے حِفاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
خالِق سے بَخشوائے گی اے بھائیو! نماز دربارِ مُصطفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی
سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نماز عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچھّے زیورات
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخت پر

خِدمت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ   رُتبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز
کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربت پِلائے گی   میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز
سب عِطر و پُھول ہوں گے نِچھاور پسینے پر   خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز
رَحمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ   ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز
باغِ بہشت روضۂ رِضواں بہارِ خُلد   سب کچھ تُمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں   سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے   سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت   محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز   اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طَرح نَماز پڑھنے کے فَضائل و بَرَکات بَہُت زِیادہ ہیں، اِسی طَرح تَرکِ نَماز کے نُقصانات و عَذابات بھی بے شُمار ہیں۔ یہاں تک کہ جو شَخْص صِرف ایک نَماز جان بوجھ کر چھوڑدے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے **فتاوٰی رَضَوِیہ** جلد9، صَفْحَہ158 پر اِرشاد فرماتے ہیں: جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر صِرف) ایک وَقْت کی (نَماز بھی) چھوڑی، ہزاروں بَرَس جَہَنَّم میں رہنے کا مُسْتَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اُس کی قَضا نہ کرلے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَندازہ لگایئے کہ جب ایک نَماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شَخْص دن بھر کی تَمام نَمازیں جان بوجھ کر تَرک کر دیتا ہو بلکہ وہ اِس خَصلتِ بد کا عادی ہو اور نَماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سَخْت عذاب میں مُبتلا رہے گا۔ اگر کسی میں

یہ عادتِ بد ہے بھی تو جلدی سے اِس سے توبہ کیجئے اور تمام نمازوں کی قضا بھی کیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ جہنّم کا عذاب بَرداشْت نہیں ہوسکے گا۔

مَنْقُول ہے کہ جس شَخْص کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا تو وہ یہ گُمان کرے گا کہ سب سے زِیادہ تکلیف دِہ عذاب مجھے دیا جارہا ہے۔ حالانکہ مُعامَلہ اِس کے بَرخلاف ہوگا۔ چُنانچہ حَضْرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا، اُسے آگ کے جُوتے پہنائے جائیں گے، جن سے اُس کا دِماغ کھولنے لگے گا۔“

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، الحدیث ۶۵۶۱، ج ۴، ص ۲۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تَصوُّر تو کیجئے! کہ اگر ہمیں نماز تَرْک کرنے کی سَزا کے طور پر جہنّم کا صِرف یہی عذاب دیا جائے تو بھی ہم سے برداشت نہ ہوسکے گا کیونکہ ہمارے پاؤں اتنے نازُک ہیں کہ لمحے بھر کے لئے بھی اگر کسی گرم اَنگارے پر جاپڑیں تو پُورے وُجُود کو اُچھال کر رکھ دیں، معمولی سا سَر دَرْد ہمارے ہوش گُم کر دیتا ہے، کانٹا بھی چُبھے تو اَوسان خَطا ہوجاتے ہیں تو پھر وہ عَذاب جس سے دِماغ کھولنے لگے، اُسے بَرداشْت کرنے کی کس میں ہِمَّت ہے؟ مَنْقُول ہے کہ جو شَخْص وَقْت گُزار کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ٹِھکانا جہنّم کی ”وَیْل“ نامی وہ خوفناک وادی ہے کہ جس کی گرمی سے خُود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۱۳) تو ذرا سوچئے! کہ جو شَخْص ایک دو نمازیں چھوڑ دے اُس کا کیا اَنْجام ہوگا؟ اور وہ شَخْص کہ جو نماز بالکل ہی نہ پڑھے، اُس کا کیا حَشْر ہوگا؟

کب گُناہوں سے کنارہ میں کروں گا یا رَبّ!

نیک کب اے میرے اللہ! بنوں گا یا ربّ!
دردِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہُوں
میں جہنَّم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

تُوبُوا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والوں کے بارے میں قرآنِ پاک میں پارہ 16، سُورَہ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّاۙ۝۵۹ (پ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں:

بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "غَیّ" کا تذکِرَہ ہے اور اِس سے مُراد جہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "غَیّ" جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿**كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا۝۹۷**﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔ (پ۱۵، بني اسرآئیل: ۹۷) یہ

کُنواں بے نَمازیوں اور زانِیُوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص۴۳۴)

دُنیا کا کُنواں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خَوفِ خُداوَنْدی سے لَرز اُٹھئے! اپنے گُناہوں کو یاد کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی بھیک مانگ لیجئے! وَرنہ یاد رکھئے کہ یہ مال و دولت جس کے نَشے میں ہم دُھت ہیں، یہ دولت آنی جانی ہے اور جس دُنیا کی مَسْتی میں ہم بدمَسْت ہیں، یہ دُنیا فانی ہے، یہ تب تک ہے کہ جب تک سانسوں کی رَوانی ہے اور سانسوں کی یہ مالا کب ٹُوٹ جائے، اس کا کوئی بَھروسہ نہیں۔ اس لیے اپنی زِنْدگی کے اِن اَنْمول ہیروں کی قَدر کیجئے اور گُناہوں سے ناطہ توڑ لیجئے، نیکیوں سے تَعلُّق جوڑ لیجئے اور اپنے شَب و روز نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں بَسر کیجئے! بیان کردہ رِوایَت میں بے نَمازیوں، شرابیوں، بدکاروں، سُود خوروں اور والِدَین کو اِیذا دینے والوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے۔ اُس خَوفناک آتِشِیں کُنوِیں (آگ کے کنویں) کو سمجھنے کے لیے دُنیا کے کسی بھی گہرے کُنوِیں کے کَنارے کھڑے ہو کر اُس کی تنگ و تاریک گہرائی میں ذرا نَظر ڈالئے اور تَصوُّر کیجئے کہ اگر ہمیں اس دُنیا کے کُنویں ہی میں قَیْد کر دیا جائے تو کیا ہم اِس سَزا کو بَرداشْت کرسکیں گے یا نہیں؟ یقیناً نہیں، تو پھر جَہَنَّم کے کُنویں کا عذاب کیونکر بَرداشت ہو سکے گا۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہَلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ!

ذرا سوچئے تو سہی اگر نمازیں قضا کرتے رہنے، شراب پینے، بدکاری کرنے، ایذاءِ مُسلم کا سبب

بننے، والدین کی نافرمانی کرنے اور دیگر گُناہوں میں زِندگی بسر کرنے کے سبب مرنے کے بعد ہمیں جہنَّم کے عذاب میں مُبتلا کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا! ہمارا نازُک بدن تو مَعمُولی سی گرمی نہیں بَرداشت کر سکتا دوزخ کی آگ کیسے سہہ سکے گا؟ مچھّر ڈنک مارے تو تڑپ اُٹھتے ہیں، اگر جہنَّم کے سانپ، بچھّو لپٹ گئے تو کیا کریں گے؟

کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قبْر میں ورْنہ سَزا ہوگی کڑی
بے وَفا دُنیا پہ مَت کر اِعتِبار تُو اچانک موت کا ہوگا شکار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَرکِ نماز سے بڑی کوئی آفت نہیں۔ مگر اَفسوس! ہمارے مُعاشَرے کی اَکثَرِیَّت اس میں مُبتلا ہے اور کسی کو اس کی پَروا بھی نہیں۔

مَنقُول ہے کہ جب بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی صِرف تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو جاتی تو تین روز اور جَماعت ہاتھ نہ آتی تو سات روز تک اس پر گِریہ وزاری کرتے۔ (جواہر البیان، ص ۳۵) جبکہ ہمارے ہاں نمازیں قضا ہو جاتی ہیں مگر افسوس کہ کان پر جُوں تک نہیں رِینگتی۔ مَنقُول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جماعت فوت ہوگئی۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِوائے ابُو اسحٰق بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کوئی بھی تَعزِیَت کے لئے نہ آیا اور اگر میرا بیٹا مر جاتا تو دس ہزار آدمیوں سے زِیادہ تَعزِیَت کو آتے۔ افسوس کہ لوگوں کی نگاہ میں مُصِیبتِ دین، مُصِیبتِ دُنیا سے زیادہ سَہْل اور آسان ہے۔ (جواہر البیان، ص ۳۵) یاد رکھئے! کہ قبْر و حَشْر میں نمازیں اور عِبادتیں ہی کام آئیں گی۔ اَوْلاد، مال اَسباب، دُنیوی و کاروباری مَصرُوفیات، جن کی وَجہ سے نماز چھوڑ دی جاتی ہے، یہ کام نہیں آئیں گے۔ جو لوگ

مُلازَمت یا فیکٹری اور دُکان وغیرہ کی مَصرُوفیت کا بہانہ بنا کر نماز چھوڑ دیتے ہیں، وہ خاص طور پر اس حَدیثِ پاک کو دِل کے کانوں سے سُنیں۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے نماز پر مُحافَظَت (یعنی ہمیشگی اختیار) کی، قِیامت کے دن وہ نماز اُس کے لیے نُور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نَجات ہو گی اور جس نے مُحافَظَت (ہمیشگی اختیار) نہ کی اس کے لیے نہ نُور ہے نہ بُرہان (یعنی دلیل) نہ نَجات (ہو گی) اور (ایسا شخص) قِیامت کے دن قارُون و فِرعَون و ہامان و اُبَی بن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔ (المسند للأمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو، الحدیث: ۶۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۴)

عُلمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے اِس حدیثِ پاک کی شَرح کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے کہ ”بے نمازی کا حَشْر ان لوگوں کے ساتھ اِس لئے ہو گا کہ اگر اُسے اُس کے مال نے نماز سے غافِل رکھا تو وہ قارُون کی طرح ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور اگر اُس کی حُکومت نے اُسے غَفلت میں ڈالا تو وہ فرعَون کی طرح ہے لہٰذا اُس کا حَشْر اُس (فرعون) کے ساتھ ہو گا (اور اگر) اُس کی غَفلت کا سبَب اُس کی وَزارت ہو گی تو وہ ہامان کی طرح ہوا لہٰذا اُس (ہامان) کے ساتھ ہو گا یا پھر اُس کی تجارت اُسے غَفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر اُبَیّ بن خَلَف کے مُشابہ ہونے کی وَجہ سے اُس (اُبَیّ بن خَلَف) کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حَدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لیے دَرْسِ عِبرت ہے جو اپنے کاروبار میں مَصرُوف رہتے ہیں اور نماز تَرک کر دیتے ہیں۔ جب اُنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو کاروباری مَصرُوفیت کا بہانہ بنا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنِ پاک کی اس آیتِ مُبارَکہ پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُورَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں اِرشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ (پ28، المنافقون:9)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نُقصان میں ہیں۔

صَدرُ الْاَفاضِل مُفْتی سَیِّد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اِس آیت کے تحت اپنی تفسیر خزائنُ الْعِرفان میں اِرشاد فرماتے ہیں کہ (ذِکرُ اللہ سے) پنجگانہ نمازیں یا قُرآن شریف (مُراد) ہے۔ اور (جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رہے) یعنی دُنیا میں مَشْغُول ہو کر دِین کو فَراموش کردے اور مال کی مَحبَّت میں اپنے حال کی پروا نہ کرے اور اَولاد کی خُوشی کے لئے راحَتِ آخرت سے غافِل رہے۔ (تو ایسا شخص ہی خسارے میں ہے کہ) اُس نے دُنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروا نہ کی۔

(خزائن العرفان پارہ ۲۸ سورۃ "المنافقون"، آیت ۹)

رزق کا ضامن کون؟

یقیناً اس حقیقت سے کوئی اِنکار نہیں کرسکتا کہ دُنیا میں بسنے والے تمام جاندار، خَواہ تَرقّی یافتہ شہری ہوں یا کسی گاؤں کے دِیہاتی، گھنے جنگلات میں رہنے والے حَیوانات ہوں یا بُلند و بالا دَرَختوں کی چوٹی پر بنے نشیمن میں آباد پَرندے، سَمُنْدَر کی گہرائیوں میں رہنے والی مچھلیاں ہوں یا پتھروں کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تَسبیح و تَقدِیس کرنے والے کیڑے، ہر ایک کا رِزق خُدائے خالق و رازِق عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّے لے رکھا ہے۔ چُنانچہ پارہ 12، سُورۂ ھُود کی آیت نمبر 6 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زَمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو

جب خُود اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ ہر جاندار کے رِزْق کا کفیل ہے تو ہمیں چاہئے کہ کاروباری یا کسی بھی قسم کی اَہَمّ مَصروفیت کی وَجہ سے نماز تَرک کرنے کے بجائے اسی کی ذات پر توکُّل و بھروسا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو رِزْق نصیب میں ہے، وہ ضَرور ملے گا اور دیگر کام بھی بنتے چلے جائیں گے۔

پارہ 28، سُورَۃُ الطَّلَاق کی آیت نمبر 2 اور 3 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ②
وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ
وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ
اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا③

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نَجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔ (پ۲۸، الطلاق: ۲-۳)

دو عالَم کے مالِک و مُختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک رِزْق بندے کو تلاش کرتا ہے، جیسے اُس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی الحرص... الخ، ۴/۹۸، حدیث: ۳۲۲۷)

یاد رکھئے! وُسعتِ رِزْق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں ہی پوشیدہ ہے، جب ہمارے مُعاشَرے کا ہر فرد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرے گا اور ظاہِری اَسباب کے ساتھ ساتھ رَحْمتِ الٰہی کا طالب ہو گا اور اپنے دل میں تقویٰ و پرہیز گاری کا پودا لگائے گا، یادِ الٰہی اپنے دِل میں بَسانے کے لئے نمازوں کا اِہتمام کرے گا تو کوئی بعید نہیں کہ اُس کے رِزْق و مال اور کاروبار میں روز اَفزوں تَرَقّی ہوتی چلی جائے۔

تجارت اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَعمول

اگر ہم صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر نَظَر ڈالیں تو ہر طَرَف تَقْویٰ و پرہیز گاری اور طلبِ رِضائے الٰہی کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ وہ مَقْبولانِ خدا تِجارتی مَصروفیات کے باوُجُود کبھی نَماز اور خُدا کی یاد سے غافِل نہیں ہوتے تھے۔ چُنانچہ حَضرتِ سَیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تجارت تو کرتے تھے مگر جب اُنہیں حُقُوقُ اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تِجارت اور خرید و فروخت اُنہیں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکتی، یہاں تک کہ وہ اسے اَدا کرلیتے۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب و اذا راوا تجارۃ ... الخ، ۲/۹، تحت الباب: ۱۱)

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اِسی طَرزِ عمل کو بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ مجید فُرقانِ حمید میں پارہ 18، سُورَۃُ النُّور کی آیت نمبر 37 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ مَرد جنہیں غافِل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

ایک مرتبہ حَضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والوں نے اَذان سُنتے ہی اپنا (تجارتی) سامان چھوڑا اور نَماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیت "**رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ**" نازل فرمائی ہے۔ (معجم کبیر، عبداللہ بن مسعود ... الخ، ۹/۲۲۲، حدیث: ۹۰۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام کا اَوَّلین دَور کتنا خُوبصورت اور روشن تھا کہ جب مُسلمان تَقْویٰ و پرہیز گاری کے پیکر ہوا کرتے تھے، وہ حَضرات کَسبِ حَلال کیلئے تِجارت تو کرتے تھے مگر یادِ الٰہی سے

ہرگز ہرگز غافِل نہ ہوا کرتے، شاید یہی وَجہ ہے کہ اُس وقت رِزْق وتجارت میں حَیرت انگیز بَرَکت پائی جاتی تھی۔ اس کے بَرعکس آج جب ہم نے نمازوں سے غَفلت اِختیار کرتے ہوئے یادِ الٰہی سے مُنہ موڑا تو کاروبار کے لاتعداد وَسائل، روزگار کے اَن گنت مَواقع اور تَرقّی کے بے مِثال ذَرائع کے باوُجُود رِزْق و مال میں اِضافے اور بَرَکت کے بجائے ہماری زِندگانی تنگ سے تنگ تَر ہوتی چلی گئی اور کیوں نہ ہو کہ پارہ 16، سُورَۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 124 میں اِرْشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے تنگ زندگانی ہے۔

صَدْرُالْاَفاضِل حَضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی خَزائِنُ العرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: تنگ زِندگانی یہ ہے کہ ہِدایت کا اِتّباع (پیروی) نہ کرنے سے عَمَلِ بد اور حَرام میں مبتلا ہو یا قَناعت سے مَحرُوم ہو کر گرفتارِ حرص (لالچ میں گرفتار) ہو جائے اور کثرتِ مال و اسباب سے بھی اس کو فَراخِ خاطر (کُشادہ دلی) اور سُکونِ قَلب مُیَسَّر نہ ہو، دِل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حِرص کے غَموں سے کہ "یہ نہیں وہ نہیں" حال تاریک اور وَقت خَراب رہے اور مومن مُتوکِّل کی طرح اس کو سُکون وفَراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو "حَیاتِ طَیِّبہ" کہتے ہیں۔ حَضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خَوفِ خُدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زِندگانی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے مُنہ پھیرنے کی آفتیں کس قَدر شدید ہیں کہ انسان کی مَعِیشت تنگ ہو جائے گی، وہ ناجائز و حَرام کاموں میں مبتلا ہو جائے گا، قَناعت کی دولت چِھن

جائے گی اور حرِص کی بھیانک آگ ہر طَرف سے اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گی، جتنا بھی کمالے گا اس کی حرِص کی آگ نہیں بجھے گی۔ وہ مال کو پُرسکون زِندگی کا ذَرِیعہ سمجھے گا، مگر دولت وشُہرت حاصل ہونے کے باوُجود اُسے قَلْبی سُکون حاصل نہ ہو گا۔ آرام دہ بِستر تو ہو گا لیکن چین کی نیند مُیَسَّر نہ ہو گی۔ خواہشات کا سیلاب اس کے صَبْر وشکر اور خُوشیوں کی عمارت کو بہالے جائے گا اور طَرح طَرح کے غم اس کی زِندگی کو تاریک کردیں گے، غرض یہ کہ ایسا شخص سُکون کی دولت سے مَحْرُوم رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام آیاتِ مُبارَکہ اور اَحادیثِ مُقدَّسہ کو سُننے کے بعد ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ آئندہ ہم پابندی کے ساتھ نمازِ باجماعت کا اِہتمام کریں گے۔۔۔ بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، سچی توبہ کرکے انہیں اَدا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بے نمازی کا دَردناک اَنجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے نَمازی کے دَرْدناک اَنْجام کی کچھ جھلکیاں مُلاحظہ فرمائیں اور اِسْتِغْفار کریں، یاد رکھئے! بے نَمازی کا عمل برباد کردیا جاتا ہے، ایک نَماز چھوڑنے کا بھی نُقْصان ایسا ہے گویا کہ انسان کا اَہل وعَیال ومال سب کچھ ضائع ہو گیا۔ بے نَمازی کے لئے آئمہ ثلاثہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسے بادشاہِ اسلام قَتْل کروا دے جب کہ اَحناف کے نزدیک بے نَمازی کی دُنیوی شَرعی سزا یہ ہے کہ بے نَمازی کو قَید میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ وہ نَماز نہ پڑھنے سے توبہ کرلے۔ صحیح طور پر نَماز نہ پڑھنے والا خائِب وخاسِر اور نامُراد ہو گا۔ وَقْت گُزار کر پڑھنے والے کی نماز بوسیدہ کپڑے میں لپیٹ کر اُس کے مُنہ پر مار دی جاتی ہے، جان بوجھ کر نماز تَرک کرنے والا یعنی بے نمازی

اللہ تعالٰی کے ذِمّۂ کرم سے نکل جاتا ہے، بے نمازی کو رَسُولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے بد بَخْت فرمایا، بے نمازی، زانی اور قاتِل سے بھی بڑا مُجرِم ہے، بے نمازی بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر غضب فرمائے گا، نماز میں سُستی کرنے والے کو ناراضیٔ رَبِّ اکبر جَلَّ جلالُہ کی صُورت میں عالَمِ بَرزَخ میں یہ سَزا دی جائے گی کہ اُس کا سَر پتّھر سے باربار تا قیامِ قیامت کُچلا جاتا رہے گا۔ بے نمازی، نماز ضائع کرنے کی سَزا دُنیا میں پائے گا، نَزع میں پائے گا، قبر میں پائے گا اور میدانِ مَحشر میں پائے گا۔ بروزِ قیامت بے نمازی برباد و رُسوا ہو گا، بروزِ قیامت بے نمازی کے چہرے پر بطورِ سزا عبرت ناک، رُسوا کُن تحرِیر لکھی ہو گی۔

نماز چھوڑنے پر بے نمازی کا نام جہنّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، جس سے وہ داخِلِ جہنّم ہو گا، بے نمازی جہنّم کی خوفناک وادی "غَیّ" کا حقدار ہے۔

ہو گیا تُجھ سے خدا ناراض اگر	قبر سُن لے آگ سے جائیگی بھر
عُمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز	جلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سَزا ہو گی کڑی

تُوبُوا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قضا عُمری کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلدی جلدی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر کے آج ہی سے نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام شروع کر دیجئے اور ساتھ ہی ساتھ آج تک قضا ہونے والی تمام نمازوں کو جلد

از جلد اَدا کرنے کی سچّی نِیَّت بھی کر لیجئے۔ قَضا نمازوں کو کِس طرح اَدا کرنا ہے اس کے لئے مَلْفُوظاتِ اعلیٰ حضرت حِصّہ اوّل صَفْحَہ 70 تا 71 سے عَرض و ارشاد مُلاحَظہ فرمایئے: **بعض حاضِرین نے عَرض کیا کہ حُضُور دُنیوی مکروہات (مجبوریوں) نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج قضا نمازیں ادا کرنا شُروع کر دوں گا مگر نہیں ہوتا! کیا یوں اَدا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فَجر کی اَدا کر لوں پھر ظُہر کی۔ پھر اور اَوْقات کی، تو کوئی حَرَج (تو نہیں) ہے؟ (نیز) مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟**

ارشاد: قضا نمازیں جلد سے جَلد اَدا کرنا لازِم ہے، نہ مَعْلُوم کس وَقْت موت آ جائے، کیا مُشکل ہے کہ ایک دن کی بیس رَکعتیں ہوتی ہیں (یعنی فجر کی دو رکعت فَرض اور ظُہر کے چار فَرض اور عَصر کے چار فَرض اور مَغْرِب کے تین فَرض اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وِتْر) ان نمازوں کو سِوائے طُلُوع و غُرُوب وزَوال کے ہر وَقْت اَدا کر سکتا ہے اور اِخْتِیار ہے کہ پہلے فَجْر کی سب نمازیں اَدا کر لے، پھر ظُہر، پھر عَصر، پھر مَغْرِب، پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ اَدا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ (یعنی اَندازہ لگانے) میں باقی نہ رہ جائیں زِیادہ ہو جائیں تو حَرَج نہیں اور وہ سب بقدرِ طاقت رَفْتہ رَفْتہ جلد اَدا کر لے، کاہِلی نہ کرے۔ جب تک فرض ذِمّہ پر باقی رہتا ہے کوئی نَفْل قبول نہیں کیا جاتا۔ نِیَّت ان نَمازوں کی اِس طرح ہو مَثَلاً سو بار کی فجر قَضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ "سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضاء ہوئی" ہر دَفْعہ یہی کہے۔ یعنی جب ایک اَدا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طَرح ظُہر وغیرہ ہر نَماز میں نِیَّت کرے۔ جس پر بہُت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لئے صُورت تخفیف اور جلد اَدا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رَکعتوں (یعنی ظُہر، عَصر اور عشاء کی آخری دو اور مَغْرِب کی آخری ایک رکعت) میں

بجائے اَلْحَمْد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہے، اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تَسْبِیحاتِ رُکُوع و سُجُود میں صِرف ایک ایک بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیم** اور **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** پڑھ لینا کافی ہے۔ تَشَہُّد کے بعد دونوں دُرُود شَریف کے بجائے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ**۔ وِتْروں میں بَجائے دُعائے قُنُوت کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔ طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ بعد اور غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ قبل نَماز ادا کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے یا اس سے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شَخْص جس کے ذِمّہ نَمازیں باقی ہیں چُھپ کر پڑھے کہ گُناہ کا اِعلان (اظہار) جائز نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نمازوں کی پابندی اور قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کرلے تُو آ غفلت سے باز
کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے نَماز کی اَہَمِیَّت و فضیلت اور تَرکِ نَماز کی وعیدیں اور اس کے دُنیاوی واُخروی نُقصان کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے حَضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ایک حِکایت سُنی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَماز شُروع کرنے سے پہلے اور نَماز کے دوران اِخْلَاص کا کس قدر لحاظ کیا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَماز کس طرح پڑھتے ہیں تو فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرکے نِہایت دِل جَمعی کے

ساتھ اس بات کا یقین رکھتے ہوئے مُصلّے پر کھڑا ہوتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ظاہِری حالات اور دل میں چھپے خیالات کو خُوب جانتا ہے۔ نیز میں ہر نَماز کو اپنی زِندگی کی آخری نَماز سمجھتا ہوں۔ اس حِکایت کے بعد ہم نے نَماز میں اِخلاص کے بارے میں کچھ مدنی پُھولوں کی ضِمن میں بچوں کی مَدنی تربِیّت کے بارے میں بھی سُنا کہ خُود بھی نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے اور اپنے سمجھدار بچوں کو بھی اپنے ساتھ مسجد میں لے کر جانا چاہئے کیونکہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اُسے نَماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کی عُمر کو پہنچ جائے تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اس کے بعد ہم نے قُرآنِ پاک سے نَماز کی فَضِیلت کے بارے میں دو آیاتِ مُبارَکہ سُنیں جن میں نمازیوں کے لئے آخرت میں بڑے ثواب اور جنّتی باغات کی بِشارت بیان کی گئی ہے نیز نَماز کے دِیگر فَضائل کے ساتھ ساتھ ہم نے حَدِیثِ پاک سے ایک فَضِیلت یہ بھی سُنی کہ سرکارِ دوجہاں، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: اگر تم میں سے کسی کے صِحن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے نماز نہ پڑھنے کی وَعِیدوں کے ضِمن میں سُنا کہ بے نمازیوں کا ٹھکانہ جَہَنَّم کی غَیّ نامی وادی میں ہو گا، جس کے اندر ہَبْ ہَبْ نام کا ایسا ہولناک کُنواں بھی ہے، جس کی گرمی کے ذَرِیعے جہنّم کی بُجھتی آگ کو دوبارہ بھڑکایا جاتا ہے اور یہ بھی سُنا کہ مُختلف وُجُوہات کی بنا پر نَماز تَرک کرنے والوں کا حَشْر فرعون ، قارُون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف جیسے کافروں کے ساتھ ہو گا اور یہ بھی سُنا کہ کاروبار یا دیگر مَصروفیات کی وَجہ سے نماز چھوڑنے اور یادِ الٰہی سے مُنہ موڑنے والوں کی زِنْدگانی تنگ کر دی جاتی ہے اور انہیں مال و

دولت حاصِل ہونے کے باوُجود نہ تو سُکونِ قَلْب مُیَسَّر آتا ہے اور نہ ہی اُن کی خواہشات خَتْم ہوتی ہیں اور پھر آخر میں ہم نے قضا نمازوں کو اَدا کرنے کا تفصیلی طریقہ بھی سُنا کہ سب سے پہلے اَندازہ لگایئے کہ کتنے عَرصے کی نَمازیں قضا ہوئی ہیں پھر اَدائیگی کے وَقْت اس طرح نِیَّت کریں، مَثَلًا سو بار کی فَجْر قضا ہے تو ہر باریوں کہیں کہ ”سب سے پہلے جو فَجْر مجھ سے قضا ہوئی“ ہر دَفْعہ یہی کہیں۔ یعنی جب ایک اَدا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح ظُہر وغیرہ ہر نماز میں نِیَّت کریں۔ پھر آسانی کے ساتھ جلد اَدا کرنے کیلئے خالی رَکعتوں میں سُورۂ فاتِحہ کے بجائے 3 بار سُبْحٰنَ الله کہیں نیز تَسْبِیحاتِ رُکُوع و سُجود میں صِرْف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیم اور سُبْحٰن رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لیں۔ تَشَہُّد کے بعد دونوں دُرُود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہنا اور وِتْروں میں دُعائے قُنُوت کے بجائے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحْبت اور نمازوں پر اِسْتِقامَت حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستگی نِہایَت مُفِید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی تَرغِیب دِلائی جاتی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے بے شُمار افراد گُناہوں سے توبہ کرکے نیکیوں بھری زِندگی گُزارنے والے بن گئے، کئی بے نمازی نمازوں کے پابند ہو گئے اس کے علاوہ نہ جانے کیسے کیسے جَرائِم میں مبتلا اَفراد جب اس ماحول سے وابستہ ہوئے تو ان کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کیجیے! اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کی عادت بنایئے، اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے اور گُناہوں سے نَفْرت کرنے کا ذِہن بنے گا اور پانچوں نَمازیں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ

پہلی صَف میں اَدا کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مدرسۃُ المدینہ بالِغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مُنَظَّم طریقے سے آگے بڑھانے کے لئے وَقْتاً فَوْقْتاً حَسْبِ ضَرورت مُختلِف مَجالِس اور شُعْبہ جات کا قیام عمل میں لایا جاتا رہتا ہے **تاحال کم و بیش 95 شعبہ جات قائم کئے جاچکے ہیں،** اِنہی میں سے ایک شعبہ **مدرسۃُ المدینہ بالِغان اور مدرسۃُ المدینہ بالِغات بھی** ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تعداد تقریباً 5000 ہے، جن میں تقریباً 43532 اسلامی بھائی، جبکہ مدرسۃُ المدینہ بالغات کی تعداد 3505 ہے، جن میں تقریباً 34500 اسلامی بہنیں قُرآنِ پاک کی تَعْلِیم فِیْ سَبِیْلِ اللہ حاصل کر رہی ہیں۔

بارہ مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حَضْرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب و سینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”**خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔“

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم ... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص ۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِّیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کیلئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُخْتَلِف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی ترکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُخْتَلِف مَقامات و اَوْقات میں ہَزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُخْتَلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفْت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ لٰہذا آپ بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔ آیئے تَرْغِیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ،

بابُ الْاِسلام (سندھ) کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدر آباد) کے مُقیم اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نَویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُسْتُجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ ورسم بڑھی تو وہ مجھے نیکی کی دعوت دے کر مَسْجِد لے گئے۔ جب میں نماز پڑھ کر مَسْجِد سے نکلنے لگا تو ایک خَیر خَواہ اسلامی بھائی (جو مَسْجِد کے دروازے کے قَرِیب کھڑے تھے) نے مجھ سے دَرْس میں شرکَت کی اِلتجا کی۔ میں دَرْسِ فَیضانِ سُنَّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رَفاقَت کی اِبْتِدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی اِنْفِرادی کوشش سے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکَت کی، جہاں میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چَنْد ہفتوں بعد امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شُرکائے اِجتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیر اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور

بیعت کروائی تو میں بھی عطّاری بن گیا۔ پھر جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا میں مَدَنی ماحول میں رَچْتا بَستا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مَدَنی کام کرتا رہا۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے فِقْہی مَسائل سے بَہُت دِلچسپی تھی۔ عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے جَذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃُ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرْسِ نَظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرْسِ نِظامی کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام بھی اِسْتِقامت سے کرنے کی سَعادَت حاصل رہی۔ میں اپنے جامِعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذِمّہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارِغُ التَّحْصِیل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشِدِ کریم امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے سر پر دَستارِ فَضِیْلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شَرِیْف باندھا۔ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان کے صَدَقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مُخْتلف شُعْبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سَعادَت حاصل ہو رہی ہے۔

یِہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا صُبْح وشام میرا کام ہو جائے

جوتا پہننے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) نزہۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اس کا حل یہ اِرْشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورَتوں پر

لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُودَاو، د ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۵۹۶) استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رَٹ لگاتے رہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنَّت کا انوکھا پھل

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرَخْت کی شاخیں تَر موتیوں کی، تَنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ **لَا یَاْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس دَرَخْت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا، جو سرکارِ والا تَبار، حبیبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، ۲/٤٨)

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود و سلام پڑھنے والا مُسلمان کس قَدَر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّت میں اُس کے لئے کس قَدَر اِنعام واِکرام تیار کر رکھے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں زِیادہ سے زِیادہ دُرُودِ پاک پڑھ کر اپنے نامۂ اَعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ کریں۔

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنَّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پُھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک بہت عظیم اور بُزرگ ہَستی کے بچپن کے حالات وواقعات بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، پہلے ایک حِکایت بیان کروں گا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت سے قَبْل کے چند واقعات اور وِلادتِ باسَعادت کے بارے میں کچھ مَدَنی پُھول پیش کروں گا نیز آپ کے بچپن سے مُتَعَلِّق حالات وواقعات اور کَرامات اور آخر میں گھر میں آنے جانے کی سُنَّتیں اور آداب بیان کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُنّے کی لاش

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "مُنّے کی لاش" میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔ خانقاہ میں ایک با پردہ خاتون اپنے مُنّے کی لاش چادر میں لپٹائے سینے سے چمٹائے زار و قطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک "مَدَنی مُنّا" دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دَریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے، بیٹا! میرا شوہر اپنے لَختِ جگر کے دِیدار کی حَسرت لیے دُنیا سے رُخصت ہو گیا ہے۔ یہ بچّہ اُس وَقت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زِندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اِسے اِسی خانقاہ میں دَم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے۔ میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضر ہو گئی کہ اس خانقاہ والے بُزرگ کی وِلایت کی ہر طرف دُھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر وہ مجھے صَبر کی تلقین کرکے اَندر تشرِیف لے جا چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ مَدَنی مُنّے کا دِل پگھل گیا اور اس کی رَحمت بھری زبان پر یہ اَلفاظ کھیلنے لگے، **"مُحتَرمہ! آپ کا مُنّا مَرا ہوا نہیں بلکہ زِندہ ہے، دیکھو تو سہی وہ حرکت کر رہا ہے!"** دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے مُنّے کی لاش پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پیر ہِلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بُزرگ اَندر سے واپس تشرِیف لائے، بچے کو زِندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے "مَدَنی مُنّے" کی طرف لپکے کہ تُو نے ابھی سے تقدیرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے سر بَستہ راز کھولنے شُروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزرگ اُس کے پیچھے دوڑنے

لگے، ”مَدَنی مُنّا“ یکایک قبرِستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پُکارنے لگا: اے قبْر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُزرگ اچانک ٹھِٹھک کر رُک گئے کیونکہ قبرِستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی ”مَدَنی مُنّے“ کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ”مَدَنی مُنّا“ دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا مُسکرا رہا تھا۔ اُس بُزرگ نے بڑی حَسرت کے ساتھ ”مَدَنی مُنّے“ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اِس لیے تیری مَرضی کے آگے اپنا سرِ تَسلیم خَم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص از الحقائق فی الحدائق ج ا ص ۴۲ وغیرہ مکتبۃ اویسہ رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ”مَدَنی مُنّا“ کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام سَیِّد عبدُ القادِر تھا اور آگے چل کر وہ غوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے لَقَب سے مشہور ہوئے۔ اور وہ بُزرگ ان کے نانا جان حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صُومَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو اِبْنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان بہت اَرفَع و اَعلیٰ ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زَبَردَست وَلی اور اَولیا کے سردار ہیں۔ اِس حِکایت سے ہمیں مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو ایسی زَبَردَست قُوّت وطاقت عَطا فرماتا ہے کہ مُردے بھی

جِلا (یعنی زندہ کر) دیا کرتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسی پاکیزہ اور بَرگُزِیدہ شَخصِیَّت ہیں کہ خُود سَیِّدُ الْاَنْبیاء، حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مُخْتَلِف اَولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے وِلادت سے قَبْل آپ کی وِلایَت کی بِشارتیں دی ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ”غوثِ پاک کے حالات“ میں ہے۔

(۱) سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے والِدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وِلادت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مع صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِن کے گھر جَلوہ اَفروز ہیں اور اِن اَلفاظِ مُبارَکہ سے اُن کو خِطاب فرما کر بِشارت سے نوازا: ”اے ابُوصالح! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فرزند (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اس کی اَولیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی شان ہوگی، جیسی اَنبیاء اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری شان ہے۔“ (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

(۲) اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جُملہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَولیاءُ اللّٰہ تمہارے فرزندِ اَرجُمند کے مُطیع (فرمانبردار) ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قَدَمِ مُبارَک ہوگا۔“ (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی مِنْبر بنی گردنِ اَولیاء
اُس قدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۱۵)

(۳) حضرت حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بِشارت:

غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے کے اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام میں سے کئی ایک نے آپ کی آمد کی بِشارت دی۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانۂ مُبارَک سے لے کر حضرت شیخ مُحیُّ الدِّیْن سَیِّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے زمانۂ مُبارَک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیاء گُزرے ہیں، سب نے شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (کے آنے کی) کی خبر دی ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۸)۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص ۲۱)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو بکر بن ہوارا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روز اپنے مُریدین سے فرمایا: عنقریب عِراق میں ایک عَجَمِی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مَرتَبت ہو گا، اُس کا نام عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہو گا اور بَغداد شریف میں سُکُونت اِختیار کریگا، **قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ** (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اِعْلان فرمائے گا اور زمانے کے تمام اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، ص ۱۴) (غوثِ پاک کے حالات، ص ۲۳)

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے **غوثِ پاک**، **شہنشاہِ بغداد** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان کس قَدَر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا، محمدٌ رّسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے بُلند مَرتبے اور شان و عظمت کی بِشارت دے دی تھی نیز یہ بھی بتا دیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام اَولیاء کے سردار ہوں گے، اسی لئے آپ کے پیدا ہوتے ہی بَرَکات و تجلیّات کا ظُہور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ھ کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے (بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۱)

حَیرت اَنگیز واقعات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، اَلْحَسَنی وَالْحُسَینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیرت اَنگیز واقعات ظُہور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونقِ اَفروزِ عالَم ہوئے (دنیا میں تشریف لائے)، اُس وَقْت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ سال کی تھی، اس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَولاد سے نااُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللّٰہ تعالٰی کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم اُن کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔

جس رات حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نَومَولُود لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔ (منے کی لاش، ص ۵)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کر دیئے، سحری سے لے کر اِفْطاری تک آپ والدۂ مُحترمہ کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ ”میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔“ پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیروں کے پیر، پیر دستْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ

سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میر میراں، الشَّیخ ابو محمّد سیِّد عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی شان تو دیکھئے کہ بچپن سے ہی آپ کے سینے میں عِبادَت کا جَذبہ مَوجزن تھا، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو کم عُمری سے ہی نماز روزہ کی عادت ڈالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بے شُمار فَوائدو بَرکات حاصل ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی (سرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو ولی (سرپرست) پر واجب ہے کہ صوم وصلوٰۃ (نماز روزہ نہ رکھنے) پر مارے، بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰، ص۳۴۵) نیز ہمیں اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہمارے غوثِ پاک ہیں کہ جنہوں نے شِیر خواری یعنی دودھ پینے کے ایام میں، گود میں ہی روزہ رکھا، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ صِحّت مَند ہونے کے باوُجُود بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ المُبارَک کے فرض روزے قضا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ شُروع شُروع میں تو پابندی کرتے ہیں، لیکن پھر نَفْس کے بہکاوے میں آکر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! رَمضانُ المُبارک کے پُورے روزے رکھنا فَرض ہے، بِلا عُذرِ شَرعی ایک روزہ بھی تَرک کرنا ناجائز وحَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کے بارے میں چند وعیدیں سُنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ اگر ماہِ رمضان کے روزے بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑے ہیں تو توبہ کرکے ان روزوں کی قَضا کرلیجئے اور آئندہ پابندی سے رَمَضان کے روزے رکھنے کی نِیَّت بھی کرلیجئے۔ چُنانچہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے کسی رُخصت اور مَرَض کے بغیر رَمَضانُ الْمُبارَک کا ایک روزہ چھوڑا، وہ ساری زِندگی کے روزے رکھے تب بھی اس کی کمی پُوری نہیں کر سکتا۔" (جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الافطار متعمداً، الحدیث: ۷۲۳، ص۱۷۱۸)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مَدَدْ گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں، جس نے ان میں سے تین پر عمل کیا تو وہ اسے کسی کام نہ آئیں گی جب تک کہ وہ ان تمام کو اَدا نہ کرے: (۱) نماز (۲) زَکوٰۃ (۳) رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے اور (۴) بَیْتُ اللہ شریف کا حج۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۷۸۰۴، ج ۶، ص ۲۳۶)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ مُنوّرہ، سُلْطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بد بَخت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلُوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بَخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا، وہ بھی شَقِی (یعنی بد بَخْت) ہے"۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج ۳ ص ۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے روزے چھوڑنے سے مُتَعَلِّق دل ہِلا دینے والی احادیثِ مُبارَکہ سماعت فرمائیں، کیا اب بھی روزے تَرک کریں گے؟ کیا اب بھی نمازیں قضا کریں گے؟ کیا اب بھی گُناہوں سے باز نہیں آئیں گے؟ آیئے پکی نِیَّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میری کوئی نماز قَضا نہیں ہو گی! کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا! زَہے نَصِیب کہ ہم اپنے ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور گھر والوں کو

بھی نماز اور روزے کا عادی بنائیں۔ اگر ہم خُود کو اور اپنے گھر والوں کو نیک بنانا چاہتے ہیں اور گُناہوں بھری زِندگی سے جان چُھڑانا چاہتے ہیں تو خُود کو اور گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے نیک بننے کا جذبہ پیدا ہو گا اور گُناہوں سے نَفرت کا ذِہن بنے گا اور یوں ہماری دُنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، پیرِ دَسْتْ گِیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادَرْزاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللہُ" کہتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضَانُ الْمُبارَک بروز پیر صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرَکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آ رہی تھی۔

(منّے کی لاش، ص۴۔۵)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھیل کُود سے بے رغبتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جاتا ہے کہ بچپن میں عُموماً بچے کھیل کُود کی طرف راغب ہوتے ہیں اور پڑھائی سے دُور بھاگتے ہیں جبکہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان تو دیکھئے کہ بچپن ہی سے آپ کو کھیل کُود سے کوئی رَغْبَت نہیں تھی، نِہایت صاف سُتھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عقلی کی بات نہ نکلتی تھی، اپنے لڑکپن کے مُتَعَلِّق خُود اِرشاد فرماتے ہیں کہ عُمر کے اِبتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غَیب سے آواز آتی تھی کہ ”لَہو ولَعِب (کھیل کُود) سے باز رہو“ جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گِرد وپیش پر نظر ڈالتا تو مجھے کوئی کہنے والا دِکھائی نہ دیتا تھا، جس سے مجھے دَہشَت سی مَعْلُوم ہوتی، میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدۂ مُحْتَرمہ کی آغوشِ مَحبَّت میں چُھپ جاتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سُنا کرتا ہوں، اگر مجھے نیند آتی ہے تو فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے مُتَنَبِّہ (خبردار) کر دیتی ہے کہ ”تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو“۔

(بهجة الاسرار، ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو دوسری فُضُول باتیں سکھانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر سکھائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بچوں پر اچھا اَثر پڑے گا۔ چُنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی کتاب ”اِسلامی زندگی“ جسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے بھی شائع

کیا ہے، اس کتاب میں بچوں کی پَرْوَرِش کا اِسلامی طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب بچّہ کچھ بولنے کے لائِق ہو تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھاؤ، پہلے مائیں اللہ اللہ کہہ کر بچّوں کو سُلاتی تھیں اور اب گھر کے ریڈیو اور گراموفون (ایسا آلہ جس کے ریکارڈر سے آواز نکلتی ہے) بجا کر بہلاتی ہیں۔ جب بچّہ سمجھ دار ہو جائے تو اُس کے سامنے ایسی حَرَکت نہ کرو جس سے بچے کے اَخلاق خَراب ہوں۔ کیونکہ بچّوں میں نَقْل کرنے کی زِیادہ عادت ہوتی ہے۔ ان کے سامنے نمازیں پڑھو۔ قرآنِ پاک کی تِلاوت کرو اور ان کو بُزرگوں کے قِصّے کہانیاں سُناؤ۔ بچّوں کو کہانیاں سُننے کا بَہُت شَوق ہوتا ہے۔ سبق آموز کہانیاں سُن کر اچھّی عادتیں پڑیں گی۔ جب اور زِیادہ ہوش سنبھالیں تو سب سے پہلے ان کو پانچوں کلمے، ایمانِ مُجمَل، ایمانِ مُفَصَّل، پھر نماز سکھاؤ۔ کسی مُتَّقِی یا حافِظ یا مولوی (صاحب) کے پاس کچھ روز بِٹھا کر قرآنِ پاک اور اُردو کے دِینیات (اِسلامیات) کے رِسالے ضَرور پڑھاؤ اور جس سے بچّہ مَعلوم کرے کہ میں کس دَرَخْت کی شاخ اور کس شاخ کا پھل ہوں، اور پاکی پَلِیدی وغیرہ کے اَحْکام یاد کرے۔

(اسلامی زندگی، ص 30 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بچوں کی مدنی تربیت کے لئے بچوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں، جس میں بہت ہی پیارے پیارے عنوان ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بآسانی سمجھ سکیں اور ان رسالوں میں پیپر بہت چکنا رکھا گیا ہے اور جگہ جگہ خاکے بنائے گئے ہیں تاکہ بچوں کے لئے کشش ہو، بچوں کی یہ کہانیاں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بڑھے گی اور ساتھ ہی ساتھ ویڈیو گیمز کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت سے آگاہی ہو گی اور ساتھ ہی ساتھ کولڈ ڈرنکس (Cold Drinks) کے نقصانات کی بھی معلومات ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا، آپ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصوصی فضائل بھی پتا چلیں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی کھٹ مٹھی گولیاں کھانے کے نقصانات بھی آپ کو معلوم ہوں گے۔

"جھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی جھوٹ سے نفرت ہو گی اور بچوں کو بھی اور ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کی رغبت آپ کو بھی

ہو گی اور آپ کے بچوں کو بھی اور جو کار آمد مدنی پھول اس رسالے کے آخر میں ہیں، اس سے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تربیت ہو گی۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کاش! جن بھوت کی کہانیاں بچوں کو پڑھانے یا سنانے کے بجائے ہم یہ سچی اسلامی کہانیاں بچوں کو پڑھائیں یا سنائیں، ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بچے مدنی ماحول میں ڈھلتے چلے جائیں گے۔

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے
مِرے جس قدَر ہیں اَحباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عِشق کا خزانہ مَدنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

شکمِ مادر میں علم

پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا

(رسالہ منے کی لاش ص 4 بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص 140)

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ غوثُ الوریٰ، مشکل کشا و حاجت روا، گیارہویں والے پیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کچھ بڑے ہو گئے تو آپ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوانے کے لئے مَدْرَسہ میں داخل کروادیا گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم ضَرور دِلوایا کریں۔ اَفسوس! آج ہم اپنے بچوں کو دُنیا کی تعلیم تو بہت زور و شور سے دِلواتے ہیں، خُوب پیسے خرچ کرتے ہیں، توجُّہ بھی دیتے ہیں مگر دِینی تعلیم کی طرف ہمارا کوئی رُجحان نہیں ہے۔ ہم اِسکول کے ہوم وَرک کے مُتَعَلِّق تو روز بچوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے، اپنی نگرانی میں بچوں سے ہوم وَرک کرواتے ہوں گے، اگر اسکول میں بچوں کی پڑھائی میں کمزوری نظر آئے تو بچوں کو ڈانٹتے بھی ہوں گے اور اس کمزوری کو دُور کرنے اور تعلیمی مِعیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے ٹیوشن کی الگ سے ترکیب بھی کرتے ہوں گے کہ کسی طرح میرا بچہ کوئی پوزیشن لینے میں کامیاب ہو جائے، لیکن صَد اَفسوس! کہ دِینی تعلیمات اور مَدْرَسہ کے اَسْباق سے مُتَعَلِّق ہم بچوں پر بالکل توجُّہ نہیں دیتے۔ آیئے! آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ اب ہم اپنے

بچوں کو ذَوق وشَوق کے ساتھ دِینی تعلیم بھی دلوائیں گے اور اس حَوالے سے ان پر خُوب توجُّہ بھی دیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے "مَدْرَسَۃُ المدینہ" ایک عرصے سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں، جہاں آپ بآسانی اپنے بچوں کو قُرآنی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اَخلاق وکردار کو بھی بہتر بناسکتے ہیں۔ لہٰذا اس سے فائدہ اُٹھایئے اور ہوسکے تو کم از کم اپنے ایک بچے کو قرآنِ پاک کا حافِظ بنایئے، عالمِ دین بنایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، جس کا مدنی پیغام دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اس مدنی تحریک کے تحت مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ بھی کروایا جاتا ہے، ناظرہ بھی پڑھایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں 2 ہزار سے زائد مدرسۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں 1 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں اور بچیوں کو عالم اور عالمہ کورس (درسِ نظامی) بھی کروایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تقریباً پونے 4 سو جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات ہیں۔ جو والدین اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بناتے ہیں، ان کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام عطا کیا جائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مُختار، حبیبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قِیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک سُورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت

یہ دُنیا اَدا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے ”ہمیں یہ لِباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟“ ان سے کہا جائے گا ”تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔“

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه... الخ، رقم ۲۱۳۲، ج ۲، ص ۲۷۸)

بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروانے یا ناظرہ پڑھوانے کے ساتھ ساتھ علمِ دین بھی سکھائیں، عقائد کے بارے میں بھی بتائیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل و اصحاب علیھم الرضوان اور اولیاء و علماء کی محبت اور عظمت بھی بچے کے دل میں اُجاگر کریں، اپنے بچوں کو طہارت، غسل، وضو، نماز و روزہ وغیرہ کے بارے میں بھی تعلیم دیں، اس کے لئے آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کرائیں، ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمام علوم بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ، آپ کا بچہ علمِ دین حاصل کر کے دنیا و آخرت میں آپ کے لئے راحت و سکون کا باعث بنے گا۔ ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی وِلایت کا عِلْم ہونا

حُضُور غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ جب میں صِغَر سِنی (بچپن) کے عالَم میں مَدْرَسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فِرِشتہ اِنسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مَدْرَسہ لے جاتا، خُود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا تھا، میں اس کو مُطْلَقاً نہیں پہچانتا تھا کہ یہ فِرِشتہ ہے، ایک دن میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں، اللّٰہ تَعَالٰی نے مجھے اس

لیے بھیجا ہے کہ میں مَدرَسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گُزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا، اس نے جب فِرِشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ کُشادہ ہو جاؤ تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی بیٹھ جائے، تو اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فِرِشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ عنقریب بہت بڑی شان والا ہو گا۔ (بهجة الاسرار، ص ۴۸)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے شیخ عبدُ الرزّاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے دَرْیافْت کیا گیا کہ آپ کو اپنے وَلی ہونے کا عِلْم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب میں جایا کرتا تھا اور فِرِشتوں کو اپنے پیچھے اور اِرْدِگرد چلتے دیکھتا، جب مکتب میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دَرَجۂ وِلایت پر فائز کیا ہے۔ (بهجة الاسرار، ص ۴۸)

فِرِشتے مَدرَسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا
خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے
تو کہہ دوں گا طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

بچپن میں راہِ خُدا کے مُسافر بن گئے

دست گیرِ بے کساں، راہنمائے گمراہاں، شہبازِ لامکاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَچْپَن ہی میں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے تھے۔ چُنانچہ حضرت شَیْخ محمد بن قائِدِ اَوانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعْظم جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا کہ بَچْپَن میں حج کے دن مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طَرَف جانے کا اِتِّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: ”**یَاعَبْدَالْقَادِرِمَا لِھٰذَا خُلِقْتَ** یعنی اے عَبْدُالقادِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! تمہیں اِس قِسْم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔“ میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مَیدانِ عَرَفات میں لوگ کھڑے ہیں، اِس کے بعد میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ کی خِدمتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر عَرْض کیا: ”آپ مجھے راہِ خُدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت مَرحَمت فرمائیں تاکہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دِین حاصل کروں۔“ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اِس کا سَبَب دَرْیافت کیا، میں نے بیل والا واقعہ عَرْض کر دیا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والِدِ ماجِد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے چھوڑ دیئے، والِدۂ ماجِدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی میں سی دِیئے اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت عِنایت فرما دی۔ اُنہوں نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچّائی کو اپنانے کی تاکید

فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے اَلْوَداع کہنے کے لئے تَشرِیف لائیں اور فرمایا: ”اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشنُودی کی خاطِر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تُمہارا مُنہ قِیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه، ص۱۶۷)

شوقِ علم دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیخ عَبدُ الْقادِر جِیلانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِی کے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سَبَق لے کر جنگل کی طرف نِکل جایا کرتا تھا، پھر بَیابانوں اور خَرابوں (وِیرانوں) میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسَلادھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور مَعْمُولی تَرکارِیاں کھا کر شِکَم (پیٹ) کی آگ سَرد کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکارِیاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَراء بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرویشوں کی حق تَلَفی کروں، مَجبُوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا (قلائد الجواھر، ص۱۰ ملخصاً)

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے اِسی زمانۂ طالِبِ عِلْمی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں زمانے کی جن سختیوں سے دوچار ہُوا، اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پَھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز (عَزَّوَجَلَّ) کا کام ہے کہ میں بہ عافِیَّت اُن خارزاروں (کانٹے دار جنگلوں) سے گُزر گیا۔ (قلائد الجواھر، ص۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوثِ اَعظم، دَستگیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کو عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قدر شوق تھا کہ تکلیفیں اور مَشقّتیں برداشت کرکے بھی عِلمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلمِ دِین کا حُصُول بہت بڑی سَعادت ہے۔ عِلم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والے کے لئے احادیثِ مُبارکہ میں کثیر فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے دِین کا عِلم سیکھنے کے لئے صُبح کو چلا یا شام کو وہ جنّتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب العلم، باب اول فی الترغیب فیہ، الحدیث ۲۸۷۰۲، ج۱۰، ص۶۱)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو عِلم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللّٰہ تعالٰی اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العِلم کے عَمَل سے خُوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پَر بِچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں، عالِمِ دِین کے لئے اِستغفار کرتی ہیں اور عالِم کی عابِد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دِیگر سِتاروں پر اور بے شک عُلَماء وارِثِ اَنبیاء ہیں، بے شک اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ یہ نُفُوسِ قُدسِیّہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو صِرف عِلم کا وارِث بناتے ہیں، تو جِس نے اِسے حاصِل کرلیا، اُس نے بڑا حِصّہ پالیا

۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو بندہ عِلم کی جُستُجو میں جُوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ

سے نکلتے ہی اُس کے گُناہ مُعاف کر دِیئے جاتے ہیں۔(طبرانی اوسط، باب المیم، ج ۴ص ۲۰۴، رقم: ۵۷۲۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ جدید میں نوجوان نَسل ایسے لوگوں کی تلاش میں سَر گرداں نظر آتی ہے جنہیں وہ دُنیا میں کامیابی کے لئے اپنا آئیڈیل بنا سکے۔ مگر صَد افسوس! اسلامی تَعلیمات سے دُوری کی بِنا پر وہ یہ بات بُھول چکی ہے کہ دُنیاوی زِندگی فانی ہے۔ لہٰذا اُخروی زِندگی میں نَجات پانے اور بارگاہِ خُداوندی میں سُرخرو ہونے کے لئے بے حد ضَروری ہے کہ ہم اِسی دنیا میں ایسے لوگ تلاش کریں جو سِیرت و کِردار کے اعلیٰ نُمونے ہوں اور ہم اُنہیں آئیڈِیل بنا کر فَخْر محسُوس کریں۔ کیونکہ کوئی اِنْسان اُس وَقْت تک اپنی سِیرت کو صَحیح اِسلامی خُطُوط پر تَعمِیر نہیں کر سکتا جب تک کہ اُس کے سامنے سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے مَوجُود نہ ہوں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعمِیرِ سِیرت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُؤمن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: **بیشک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔**(پ۲۱، الاحزاب:۲۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:** یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طَرِیقِ تَرْبِیَّت، نِظامِ صُحبت تھا، جس کسی نے صُحبتِ نَبوی سے جس قَدَر زِیادہ فَیض حاصِل کِیا، اُسی قَدر کامِل واَکْمَل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوندی میں مَقْبُول ومُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمّت کی تَربِیَت کا یِہی فَرِیْضہ بارگاہِ نُبُوَّت کے براہِ راسْت تَربِیَت یافْتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لِیا۔ نیکی کی دَعوت وتَربِیَت کا یہ سِلْسِلہ چونکہ دائمی و اَبَدی تھا اور اُسے قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل وصُورت میں جارِی وسارِی رہا۔

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حَق اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جِنہوں نے اِسْلامی تَعْلِیمات کے نُور سے نہ صِرْف لوگوں کو مُنَوَّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حَق کی صَحیح تَفْسِیْر وتَشْرِیْح بھی کی۔ اِسْلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدْسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلْطَنَتیں مِٹ گئیں، حکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتْم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَمّ فرِیضے کو کبھی تَرْک نہ کیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحْکامِ خُداوندی کو اپنے نُفُوس کی سَلْطَنَت پر نافِذ کِیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حُکومت قائِم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے: ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پ۱، البقرۃ: ۶۲) کا مُژْدۂ جانْفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اَعْظَم جِیْلانی، قُطْبِ رَبّانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی ہیں، جن کی عَظمت کا آج بھی ڈنکا بَج رہا ہے، دِینِ اِسْلام کی شَمْع کو فَروزاں کرنے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدماتِ جَلِیْلہ، ایک تارِیخی حَقِیقت ہے، آپ نے لالَچ و خَوف سے بے نِیاز ہو کر مَحْض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِندگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصلاح کے لئے نہ صِرْف وَقْف کِیا بلکہ ہر دَم مَخْلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخِرت سَنوارنے میں مَصْرُوف بھی رہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُن کے نَقْشِ قَدَم پر چلیں اور اُن کی سِیْرت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی

پھولوں پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی دُنیا وآخِرت کو بہتر بنائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی تَوفِیْق عَطا فرمائے۔ جو خوش نصیب عاشقانِ غوث ورضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث ورضا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گیارہویں والے پیر، پیرانِ پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی کیا بلند و بالا شان ہے کہ آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، اللہ اللہ، آپ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کی ولادت سے قبل، آپ کی ولایت کی خوشخبریاں آپ کے والد کو انبیاء بلکہ خود سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دیتے ہیں، شانِ غوث پر قربان جایئے، آپ کی آمد کی خبریں،

آپ کی تشریف آوری سے قبل اولیاء دیتے آئے، شان و عظمت تو مُلاحظہ فرمایئے کہ پیدا ہوتے ہی رمضان میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرماتے، سبحان اللہ بچپن ہی سے کھیل کود سے بچتے ہیں، مرحبا! آپ نے اپنی امی جان کے شکم میں 18 پارے حفظ کر لئے تھے، اللہ اکبر! کیا ارفع و اعلیٰ شان ہے کہ فرشتے مدرسے تک آپ کو پہنچانے آتے تھے، شوقِ علم تو دیکھئے، مرحبا صد مرحبا! آپ دن رات، گرمی سردی، آندھی طوفان بہر حال مطالعہ جاری رکھتے تھے، مشقتیں تکلیفیں برداشت کرتے مگر حصولِ علم میں مشغول رہتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی محبت نصیب فرمائے، ہم آپ کی غلامی میں زندہ رہیں اور کاش! بروزِ قیامت بھی آپ کے غلاموں میں اٹھیں۔ اٰمین

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، غوثِ پاک کی غلامی کی طرف بُلا رہی ہے، دنیا و آخرت کی بہتریاں پانے کے لئے اس بغدادی و مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

مجلس مَزاراتِ اَوۡلِیاء کا تعارُف:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیۡخِ طَرِیۡقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے ہمیشہ تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تَحرِیک دعوتِ اسلامی کے ہر ہر اسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو اَوۡلِیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تَعۡظِیۡم و تَکۡرِیۡم کا دَرۡس دِیا۔ آپ کے اِسی دَرۡس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شُعۡبہ جات میں سے ایک اَہم شُعبہ "**مَجۡلِسِ مَزَاراتِ اَوۡلِیاء**" بھی ہے۔ یہ مَجۡلِس دِیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مَزاراتِ مُبارَکہ پر حاضِر ہو کر مُختَلِف دِینی خِدمات سَر اَنجام دیتی ہے۔ مثلاً حَتَّی المقدور صاحِبِ مَزار کے عُرس کے مَوۡقَع پر اِجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنۡعِقاد کرتی ہے، مَزارات سے مُلۡحَقہ مَساجِد میں

عاشِقانِ رَسول کے مَدَنی قافلے سَفر کرواتی اور بِالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مَزارشریف کے اِحاطے میں سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے، جن میں وُضو، غُسل، تَیَمُّم، نمازاور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مَزارات پر حاضِری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت، مدنی قافلوں میں سَفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مَزار کی خِدمَت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائِف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مَزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفَااور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، لٰہذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام روزانہ **"چوک دَرس"** بھی ہے۔ بے شک

چوک دَرْس تبلیغِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے اور یہ بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہو گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج۱، ص ۴۱۲، حدیث ۵۶۷)

یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حَمْد و ثَنا، مُناجات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، خُطبہ، دَرْس، سُنَّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکْرُ اللہ" میں شامل ہیں۔ لٰہٰذا ہر اِسلامی بھائی کو چاہیے کہ روزانہ کم اَز کم 12 مِنَٹ بازار میں فیضانِ سُنَّت کا دَرْس دے یا سُنے۔ جتنی دیر تک دَرْس دے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر اسے بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کا ثواب ملے گا۔

سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے خُوش نَصِیب ہیں وہ اِسلامی بھائی جو اپنی زَبان کو نیکی کی دعوت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکْر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک دَرْس** میں بھی عِلْمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی روزانہ **چوک درس** دینے یا سُننے کی نِیَّت کر لیجئے۔ اس سے آپ کو خُوب خُوب دِینی مَعْلُومات حاصل ہوں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ

دُشمنِ صحابہ، مُحِبِّ صحابہ بن گیا

صُوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زِندگی میں آنے والے اِنْقِلاب کا تذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر اَفْسوس!

بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عَقْل و خِرَد کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے برے دوستوں کی صُحبت مُیسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بد عقیدہ بھی تھے، یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بد عقیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُروّتی کی اِنْتہا یہ تھی کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَعَلِّق گُستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعْن دَراز کرنے میں ذرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بسلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو انہی دنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سفید لباس میں ملبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کچھ اسلامی بھائی مَوْجُود تھے، تجسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سُنَّت" نامی کتاب تھامے دَرْس دے رہے ہیں اور بقیہ توجُّہ کے ساتھ دَرْس سُننے میں مَصْروف ہیں، دَریں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافَحہ کیا اور مَحبّت کے ساتھ مجھ سے دَرْس میں شرکت کی دَرخواست کی، لہٰذا میں بھی دَرْس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصْطَفٰے اور عظمتِ صحابہ سے بھرپور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے اِحْساس ہونے لگا کہ میں آج تک گمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں، اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک درس کی بَرَکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَف سے نکال کر مُحِبّانِ صَحابہ کی صَف میں شامل فرما دیا۔ میرا دل مذہبِ اَہلسُنَّت کی حقّانِیَّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِسْتِقامت عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسُنَّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغْفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"بغداد کا مسافر" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوَّت۔

(ابوداود، ج۴ ص۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شامِلِ حال رہے گی (2) گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

(ابو داود، ج ۴، ص ۴۲۰ حدیث: ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رَبّ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سُورَۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی (3) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے (5) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیۡن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۶، ص ۹۶، شرح الشّفاء للقارِی ج ۲، ص ۱۱۸) (6) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (7) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (8) جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنَّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!" "میں ہوں!"

”دروازہ کھولو“ وغیرہ کہنا سُنَّت نہیں (9) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مَکانات ہوتے ہیں لٰہذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سُنَّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفہ پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ”مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ، یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔“

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنَّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے

ہیں۔ فرمانِ **مُصطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ **مُصطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔

یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللهِ بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا اَنگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟“ جب رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، تو لوگوں نے اس شَخْص سے کہا: تم اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور اسے (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے جواب دیا: نہیں! جب رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے پھینک دیا ہے، تو اللهعَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، الحدیث: ۴۳۸۵، ج ۲، ص ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کیسے مُطیع و فرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لا سکتے تھے، مگر اِطاعتِ رسول کے کامل جذبے نے یہ گوارا نہ کیا کہ جس چیز کو رسولِ خدا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ناپسند فرما کر دُور پھینک دیا، اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِطاعت گُزار ہونا چاہیے، جن چیزوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمادیا، ان سے بچتے رہیں اور جن کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہمیشہ ان کی پابندی کرتے رہیں، کیونکہ مُسلمانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الاَنْفال آیت نمبر 1 فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَطِیْعُوااللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ رَبّ تَعَالٰی کی اِطاعت صِرف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں اِطاعت نہیں ہوسکتی، لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین(3) چیزوں میں کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کیے گئے کاموں میں، بیان کردہ فَرامین میں اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہوگی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو فرما دیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کرکے دکھایا اسے بھی مانو! اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو! مزید فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کا حکم فرمانے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت نہ کی گئی تو اُن کا کچھ نُقصان ہوگا، وہ تو اپنا فرضِ تبلیغ اَدا فرماچکے، اب نہ ماننے اور اطاعتِ مُصْطَفٰے نہ کرنے کا وَبال تم پر ہے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص۲۶، ملخصاً، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گُزارنے اور دُنیا و آخرت کی کامیابی پانے کیلئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِختیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع و فرمانبردار بندے بن کر چاہیں تو جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہو کر جہنَّم کے حقدار ٹھہریں۔ لہٰذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو (کامیاب) ہونے کیلئے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ کردار کو اَپنانے ہی میں عافیت ہے، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمونۂ عمل ہے۔ چُنانچہ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت 21 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ		تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسُول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر ''نُورُ الْعِرفان'' میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعَت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقْشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارَکہ ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، لہٰذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم یہ ہے کہ تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے سماعت فرمائیے:

1. مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنّت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہوگیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث:۷۲۸۰)
2. تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہوجائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ج۱، ص۵۴، الحدیث:۱۶۷)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق وعادات کا بغور مُطالَعہ کرکے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں۔ مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِطاعتِ خُدا اور اِطاعتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضْو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضْو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہوسکتا ہے کہ

صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے ، دل میں اللہ تعالیٰ اور رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو ، اس میں ایمان کی شمع جَل رہی ہو اور صُورت ایسی ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ ! کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پسند تھی یعنی مُسلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے ، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔

اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں اتنے فائدے ہیں (۱) گورنمنٹ نے ہزاروں محکمے بنادیئے ہیں ، ریلوے ، ڈاکخانہ ، پولیس ، فوج اور کچہری وغیرہ اور ہر محکمے کیلئے وردی علیٰحدہ علیٰحدہ مقرر کردی کہ اگر لاکھوں آدمیوں میں کسی محکمہ کا آدمی کھڑا ہو تو صاف پہچان میں آجاتا ہے ، اگر کوئی سرکاری نوکر اپنی ڈیوٹی کے وقت اپنی وردی میں نہ ہو تو اس پر جرمانہ ہوتا ہے ، اگر بار بار کہنے پر نہ مانے تو فارغ کردیا جاتا ہے ، اسی طرح ہم بھی محکمۂ اسلام اور سلطنتِ مُصطفوی اور حکومتِ الٰہیہ کے نوکر ہیں ، ہمارے لئے علیٰحدہ شکل مقرر کردی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفٰے عَلَیْہِ السَّلَام کا غلام وہ کھڑا ہے ، اگر ہم نے اپنی وردی چھوڑ دی تو ہم بھی سزا کے مُستَحِق ہوں گے۔ (۲) قدرت نے انسان کی ظاہری صورت اور دل میں ایسا رشتہ رکھا ہے کہ ہر ایک کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے ، اگر آپ کا دل غمگین ہے تو چہرہ پر اُداسی چھا جاتی ہے اور دیکھنے والا کہہ دیتا ہے کہ خیر تو ہے چہرہ کیوں اداس ہے؟ دل میں خوشی ہے تو چہرہ بھی سرخ و سپید (سفید) ہوجاتا ہے ، معلوم ہوا کہ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے ، اسی طرح اگر کسی کو دِق (یعنی ٹی۔بی) کی بیماری ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ اس کو اچھی ہوا میں رکھو اچھے اور صاف کپڑے پہناؤ ، اس کو فلاں دوا کے پانی سے غسل دو ، کہئے بیماری تو دل میں ہے یہ ظاہری

جسم کا علاج کیوں ہو رہا ہے، اسی لئے کہ اگر ظاہر اچھا ہو گا تو اندر بھی اچھا ہو جائے گا۔ تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔ اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ غرض کہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی، غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک (ہلاک کر دینے والی) ثابت ہو گی، اس لئے حدیثِ پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ" جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے، وہ ان میں سے ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۲۷، ج۶، ص ۱۵۱) خُلاصہ یہ کہ مُسلمانوں کی سی صُورت بناؤ تا کہ مسلمانوں ہی کی طرح سیرت پیدا ہو۔ (اسلامی زندگی، ص: ۸۴ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اطاعتِ مُصْطَفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال، اَفْعال، حالات کا بغور مُطالَعہ کر کے اپنی زِنْدگی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس بات کا حکم نہ بھی دیا ہوتا، اس میں بھی پیروی کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس عادت کو ترک فرما

دیجئے، وَرنہ لوگ آپ کو اَحمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بات کرتے دیکھا یا سُنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسکراتے تھے۔“ (لہٰذا میں بھی اسی سُنَّت پر عمل کی نِیَّت سے ایسا کرتا ہوں)۔

(مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱)

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دَرْزی نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی، (حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہوگیا، دَرْزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالَن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرمارہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ یعنی اس دن کے بعد سے میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا کیسا

جذبہ تھا کہ جس کام کا حکم بھی اِرشاد نہیں فرمایا، پھر بھی یہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا اَپنانے کا شوق رکھتے ہیں، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کا حکم فرمایا کرتے، تو اس میں اِطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ آیئے! اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اطاعتِ رسول سے مُتَعَلِّق پیارے پیارے چند واقعات سُنتے ہیں۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا فرمانِ رسول پر عمل:

ایک بار اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس ایک سائل آیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا اعطا فرمادیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فَرق کی وجہ پُوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے "اَنْزِلُو النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ" ہر شخص سے اس کے دَرَجے کے مُطابق برتاؤ کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، الحدیث: ۴۸۴۲، ج ۴، ص ۳۴۳)

مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عمل سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے مَقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی، خاطِر تواضُع اور تعظیم و توقیر کرنی چاہیے۔ ہر مہمان کے ساتھ اس کی حیثیّت کے مُطابق سُلُوک کرنا چاہیے، مہمانوں میں کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں اور بعض کیلئے کھانے پینے کا خاص اِہتمام ضروری ہوتا ہے، بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دعوت دے کر خُود بُلاتے ہیں، اس میں امیر و غریب کا اِمتیاز کیے بغیر کِھلانے پِلانے اور

بٹھانے میں سب کیلئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ اَنداز میں بیٹھے خُوب اَنْواع واَقْسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اُٹھائیں، مگر مُفْلس و مُتوَسِّط لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مُسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بُرا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے، جس میں مال دار لوگ بُلائے جاتے ہیں اور فُقَراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة...إلخ، الحدیث: ۵۱۷۷، ج۳، ص۴۵۵) بعض مہمان بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جو کچھ دنوں کیلئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے۔

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حسبِ استطاعت اس کے لیے پر تکلف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت 3 دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ما حضر (جو گھر میں مَوْجُود ہو) پیش کرے) اور 3 دن کے بعد صَدَقہ ہے۔

(صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف...إلخ، الحدیث: ۶۱۳۵، ج۴، ص۱۳۶)

لوگوں کے مَقام و مرتبے کا خیال کرتے ہوئے یہ بات بھی ملحوظِ خاطِر رہنی چاہیے کہ اگر مہمان کوئی نیک پرہیز گار یا عالمِ دین یا پیر و مُرشد ہوں، تو ان کی شان و عظمت کے مُطابق ان کی مہمان نوازی کی جائے۔ اگر مَذہبی شخصیّت کو کسی تقریب میں بُلانا ہو تو سوچ سمجھ کر دعوت دی جائے کہ یہ دعوت ان کی شان کے لائق بھی ہے یا نہیں، مثلاً شادی وغیرہ کی تقریب میں ناچ گانا، عورتوں کا بے پردہ پھرنا اگرچہ سب کیلئے حرام ہی ہے مگر ایک عالمِ دین یا مذہبی شخص کو دعوت دینا، اس کے مرتبے کی توہین ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ مہمانوں کے مَراتب کے مُطابق ان کی تکریم میں کوتاہی نہ کریں اور ہر مُسلمان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، کیونکہ حُسنِ سُلوک کی برکت سے جہاں آپس کی

مَحَبَّتوں کے چراغ روشن ہوتے ہیں، وہیں سُنَّت پر عمل کے ساتھ ساتھ دونوں جہانوں کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کا اطاعت کا مقدس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے اَعْلٰی مَراتب پر فائز تھے، جبھی ان کا ہر عمل سُنَّتِ مُصْطَفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقْدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ منقول ہے کہ ایک بار شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے مُخاطب ہو کر فرمایا: اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ یعنی پیچھے رہو! تم راستے کے درمیان سے نہیں گُزر سکتیں، عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ، بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے سے چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جایا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، الحدیث: ۵۲۷۲، ج۴، ص ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرْس مَوْجُود ہے کہ ان صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ایک بار فرمایا "پیچھے رہو! تم

راستے کے درمیان سے نہیں گزر سکتیں" تو اُنہوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اٹک جایا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فی زمانہ مُسلمانوں میں پائی جانے والی بے حَیائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آج کل اکثر مُسلمان عورتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زَیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں، مردانہ وَضْع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ آج کا نادان مُسَلمان خود T.V.، V.C.R. اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رَنگ کی محفلیں جما کر، غیر مُسلموں کی نَقّالی میں مَعاذَاللہ داڑھی مُنڈا کر، بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر خُود اپنے ہاتھوں اپنے لیے جہنَّم میں جانے کے اعمال کر رہا ہے۔ حضرتِ علامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قَدر آہِستہ رکھیں کہ ان کے زَیور کی جھنکار نہ سُنی جائے، اِسی لئے چاہئے کہ عورَتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔

حدیث شریف میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا، جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ (تَفسیراتِ احمدِیہ ص ۵۶۵) اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پردَگی کیسی مُوجِبِ غضبِ الٰہی ہو گی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۶۵۶، پردے کے بارے میں سوال جواب: ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بے پردگی تباہی وبربادی کا سببِ عظیم ہے۔ مگر افسوس! کہ ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ خُدارا! اپنی آخرت کی فکر کیجئے! اور اپنی عورتوں اور مَحارم کو پردے کی ترغیب دیجئے! جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منْع نہ کریں وہ ''دَیُّوث'' ہیں۔ رَحمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین(3) شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے، دَیُّوث، مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔

(مجمعُ الزّوائد ج۴ ص۵۹۹ حدیث ۷۷۲۲)

حدیثِ پاک میں مَوجود لفظِ دَیُّوث کے بارے میں حضرتِ علامہ عَلاءُالدّین حَصۡکَفِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں، ''دَیُّوث'' وہ شَخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔ (دُرِّ مُختار ج۶ ص۱۱۳) اس لیے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کیجئے! خُود بھی بدنگاہی سے بچئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کی تلقین کیجئے! گھر میں شَرعی پردہ رائج کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجئے! انہیں اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھیجا کریں۔

مدرسۃ المدینہ للبنات میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہ قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مُفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہ قرآن پڑھاتیں، نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے

ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ بالغان و بالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی خُود بھی ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت فرمایا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے خُود ہی اِطاعتِ مُصْطَفٰے کرنے، گُناہوں سے بچنے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شادی کرلو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسول کا ایسا جذبہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حکم پر آنکھیں بند کرلیا کرتے تھے، حضرت ربیعہ اَسْلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت گُزاری کا شَرف حاصل تھا، ایک دن نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے؟ میں نے عرض کی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا

مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِعراض فرمایا اور میں خدمت کرتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے؟ میں نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِعْراض فرمایا، لیکن پھر میں نے سوچا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زِیادہ جانتے ہیں کہ دُنیا وآخرت میں میرے لیے کیا چیز بہتر ہے، اگر اب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تو کہہ دوں گا ٹھیک ہے، یا رَسُوْلَ اللہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ چُنانچہ جب تیسری بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرلیتے؟ تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنْصار کے ایک قبیلے کا نام لے کر فرمایا، ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہنا! مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے کہ فُلاں عورت سے میری شادی کردیں۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام سُنایا تو ان لوگوں نے بڑے پُرتپاک طریقے سے میر اِستقبال کیا اور کہنے لگے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد اپنا کام کیے بغیر نہیں لوٹنا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے اس عورت سے میرا نکاح کردیا اور خُوب شفقت ومہربانی سے پیش آئے اور کوئی دلیل بھی طلب نہیں کی۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، حدیث ربیعة بن کعب الاسلمی رضی اللّٰہ عنہ، حدیث: ۱۶۵۷۷، ج۵، ص ۵۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسُول کا کیسا جذبہ

ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے نازُک مُعاملے میں بھی کوئی دلیل طلب کیے بغیر صرف رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغام کو سُنتے ہی اپنی لڑکی کی شادی، حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کردی۔ اس واقعے سے یہ درس ملا، ہم جس سے اپنے بچوں کی شادی کریں، اگرچہ غریب ہو، لیکن نماز، روزہ، سُنَّتوں پر عمل اور تقویٰ و پرہیزگاری جیسی صفات کا حامل ضرور ہونا چاہیے۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں صِرف حُسن و جمال اور مال و مَنال اور دُنیوی جاہ و جلال دیکھ کر شادی کر دی جاتی ہے اور ایسی شادی بارہا خانہ بربادی کا باعِث بنتی ہے۔ لہٰذا شادی میں سیرت و کردار پر خُصُوصی نظر رکھنی چاہئے چُنانچہ، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی ذِلَّت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کی لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی غُربت میں اِضافہ کریگا، جس نے عورت کے حَسَب نَسَب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بِنا پہ نکاح کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھٹیاپن کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سُلوک) کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مَرد میں برکت دے گا۔"

(المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸)

لہٰذا ہمیں بھی مال و دولت پانے اور دُنیوی فوائد حاصل کرنے کے بجائے دِینداری اور پرہیزگاری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دِینی اعتبار سے اچھے لوگوں میں شادی کرنی چاہیے اور اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنی چاہیے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا درس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زمانۂ جاہلیت کی وہ تمام

فُضول رَسْمیں ختم فرمادیں، جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔

کاش! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے صدقے میں محمد ٌرَّسُوْلُ الله، مکے مدینے والے مُصطفیٰ، کعبے کے بدرالدجیٰ، طیبہ کے شمسُ الضحیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ نصیب ہو جائے، زبانی جمع خرچ سے نکل کر کاش! ہم عملی طور پر سچے، سُچّے عاشقِ رسول بن جائیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں:

یاد رکھنا سبھی چھوڑنا مت کبھی		دامنِ مصطفٰے عاشِقانِ رسول
رحمتِ کبریا تم پہ ہو دائما		ہے ہماری دعا عاشِقانِ رسول
تم پہ فضلِ خدا، رحمتِ مصطفٰے		ہو بروزِ جزا عاشِقانِ رسول
کاش! دنیا میں تم دو بِفَضلِ خدا		دِیں کا ڈنکا بجا عاشِقانِ رسول
تم پہ ہو قبر میں ہر جگہ حشر میں		سایہ مصطفٰے عاشِقانِ رسول

عاشقِ رسول کو دُعاوں سے نوازنے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بِینی کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش! عطاؔر کا طیبہ میں خاتِمہ		ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھے روز ہی خوشبو لگالی:

منقول ہے کہ دَورِ جاہِلیَّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان، بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۵۱) اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَروَرِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرَّر فرمائے۔ (صحابہ کرام کا عشقِ رسول: ۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت (چار مہینے دس دن) تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳)

تین (3) دن سے زِیادہ سوگ مَنانے کی یہ رَسم زمانۂ جاہِلیَّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمادیا، تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا

اس پر عمل کرنا مثالی تھا۔ چُنانچہ جب حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو چوتھے دن اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مِنْبَر پر سُنا ہے کہ کسی مُسلمان عورت کو شوہر کے سِوا تین (3) دن سے زِیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں، اس لئے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنها زوجها، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲) اسی طرح جب حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے تین (3) روز کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور کہا! مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف اس حکم کی تعمیل مقصود تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوگ منانا کیسا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اِطاعتِ رسول کے جذبے سے سرشار اور دل و جاں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت گُزار تھیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں سوگ کی مُدّت تین (3) دن ہے، مگر جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ چار (4) ماہ دس (10) دن تک سوگ میں رہے گی۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آج اگر کسی گھر میں میّت ہو جائے تو افسوس صَد افسوس! علمِ دین سے دُوری کے سبب بہت سے غیر شرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے، جیسے نوحہ یعنی مَیِّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالغہ کے ساتھ (خُوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، بِالاِجماع حَرام ہے۔ یُوہیں واوَیلا

، وَامُصِیْبَتَاہ (یعنی ہائے مُصیبت) کہہ کر چلّانا، گرِیبان پھاڑنا، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیّت کے کام ہیں اور حرام (ہیں اسی طرح) آواز سے رونا منع ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۸۵۵،۸۵۴، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۹۶) حالانکہ ایسی صُورت میں صبر سے کام لینا چاہیے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر راضی رہنا چاہیے۔ مگر افسوس! گھر والے اور آس پڑوس کے لوگ بالخصوص خواتین زور زور سے روتی چِلّاتی ہیں۔ اگر کوئی صَبْر و ضَبْط سے کام لیتے ہوئے ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طَعْن و تَشْنِیْع کے تِیر برساتے ہوئے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ اس کو دیکھو کیسی سخت دل ہے "جوان" میّت پر بھی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آیا۔ یُوں ایک مُسلمان کے بارے میں بدگمانی اور اس کی دِل آزاری کا گُناہ بھی سر لیتی ہیں۔

یاد رکھئے! بتقاضائے بَشریّت وفات پر غمگین ہو جانا، چہرے سے غم کا ظاہر ہونا، اسی طرح بِلا آواز رونا وغیرہ منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسے میں شریعتِ مُطَہّرہ کی خِلاف وَرزی منع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کن کاموں میں اطاعت لازِم ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا اِطاعتِ مُصْطَفٰی کہلاتا ہے۔ اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے اور وہ کام بھی داخل ہیں

جنہیں کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا اور دیگر نیک کام ضروری ہیں، اسی طرح جُھوٹ، غیبت، چُغلی، موسیقی و غیرہ گناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے۔ مگر افسوس! صَد افسوس! آج مُسلمانوں نے دِین سے دُوری کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری کو چھوڑ دیا، شاید اسی وجہ سے مُعاشرے میں گُناہ عام ہوتے جا رہے ہیں۔ جس طرف نظر اُٹھائیے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ نمازیں چھوڑنا، گالیاں دینا، تہمتیں لگانا، بدگمانیاں کرنا، غیبتیں کرنا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، معلوم ہونے پر ان کے عیبوں کو اُچھالنا، بات بات پہ جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کے نشے میں مخمور رہنا، سرِعام سُود و رِشوت کا لَین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، غُرور و تکبر، حَسَد و رِیاکاری اور بُغض و کِینہ جیسے بے شُمار گُناہ عام ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن مَوت ہمارا رشتۂ حَیات مُنْقَطِع کرکے (یعنی کاٹ کر) ہمارے آراستہ و پیراستہ کمروں کے نَرم و آرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر قبر کی مَٹّی پر سُلادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لٰہذا ان ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچی تَوبہ کیجئے! اور نیکیوں میں وَقْت گُزاریئے۔ آیئے! اِطاعتِ مُصطفٰے کا جَذبہ پیدا کرنے کی سچی نِیَّت سے چند فرامینِ مُصطَفٰے سُنتے ہیں:

فضائل پر مُشتمل فرامینِ مُصطَفٰے:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقْت پر اَدا کرنا اور والِدَین سے نیکی کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/ ۱۸، حدیث: ۱۹۶)

(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے زِیادہ پسندیدہ کام کسی اسلامی بھائی کے دل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/ ۱۹، حدیث: ۲۰۰)

(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔ (الجامع الصغیر: ۱/ ۲۰، حدیث: ۲۱۹)

(4) کوئی اپنے مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللّٰہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، الحدیث: ۱۸۵، ص ۶۲)

(5) اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الصمت... الخ، رقم ۲۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

(6) مومنوں میں کامل ترین شخص وہ ہے، جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اَہلِ خانہ کے معاملہ میں بہتر ہو۔ (جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، رقم ۲۶۲۱، ج ۴، ص ۲۷۸)

(7) جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (المعجم الکبیر مسند عُقْبَہ بن عامر، رقم ۷۹۵، ج ۱۷، ص ۲۸۸)

(8) جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی، پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، ج ۱، ص ۲۱۴، حدیث: ۷۳۷)

وعیدوں پر مشتمل فرامینِ مُصْطَفٰے:

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن گُناہوں کی مَذَمّت بیان فرمائی اور بچنے کا حکم دیا، ان سے بھی بچنا اِطاعتِ رسول ہے، آیئے! اس ضمن میں بھی چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

(1) دو شَخْص ایسے ہیں جن کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن نَظَرِ رحمت نہیں فرمائے گا، قَطْعِ رحمی کرنے والا اور بُرا پڑوسی۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۷، حدیث: ۱۶۲)

(2) ظُلم سے بچو! اس لیے کہ وہ قِیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۵، حدیث: ۱۳۶)

(3) فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج ۳ ص ۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

(4) بُغض رکھنے والوں سے بچو، کیونکہ بُغض دِین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔ (کنز العمال، الحدیث: ۵۴۸۶، ج ۳، الجزء الثالث، ص ۲۸)

(5) جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج ۲، ص ۳۷۰)

(6) جو کسی مومن کو ضَرَر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکہ بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، الحدیث: ۱۹۴۸، ج ۳، ص ۳۷۸)

(7) جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے گا، جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو، عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الحادیۃ عشر السخریۃ والاستھزاء، ج ۳، ص ۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بیان کردہ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چُھٹکارا مل جائے گا۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے، یتیموں پر شفقت اور حسبِ اِسْتِطاعت، اہل وعیال کی مدنی تَربِیَت کرنے، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے، ان کی پردہ پوشی کرنے، مُصیبت پر صَبْر کرنے، ظُلم وزِیادتی، فُحُش گوئی، بُغْض وکینہ، وعدہ خلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسرے کو بھی بچائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دوکتب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" اور "جہنّم میں لے جانے والے اعمال" کا مُطالعہ کیجئے اور نیکیوں میں رَغْبت اور اِستقامت پانے کیلئے ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر بھی عمل کیجئے۔

مجلس مدنی انعامات کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ ومدارسُ المدینہ کے طلبہ وطالبات کو باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَجْلِس مَدَنی اِنْعامات کا قیام عمل میں آیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے

ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبرُ و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔"

آپ کی خواہش کے پیشِ نظر مَجْلِس مَدَنی انعامات کے تمام ذِمّہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذِمّہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جَدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جا جا کر اِنفِرادی کوشش کرکے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذِہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہو جانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذِمّہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذِمّہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذِمّہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذِمّہ داران و اہلِ مَحبَّت) اسلامی بھائیوں کی فہرست مَوْجُود ہو، یہ تمام ذِمّہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاددِہانی بھی کرواتے رہیں۔

آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اطاعتِ مُصْطَفٰے کے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی

- یقیناً ایک مسلمان کے لیے دِین و دنیا کی بھلائیاں پانے کا بہترین نُسخہ اطاعتِ مُصطفٰے ہی ہے۔
- اپنے تمام تر مُعاملات کو اطاعتِ مُصطفٰے کے سانچے میں ڈھالنے والا ہی دُنیا وآخرت میں کامیاب ہے۔
- صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُقدَّس کردار بھی ہمارے لیے مَشْعلِ راہ ہے کہ ان حضرات نے بھی اپنی ساری زندگی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں بسر کی اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کا حکم نہ بھی دیا، پھر ان نُفُوسِ قُدسِیہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا کو لازِمُ العَمَل جانتے ہوئے اُس پر عمل کیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُطیع و فرمانبردار بنائے اور ہر بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”ہفتہ وار اجتماع“:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین سے مالا مال ایسے اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ:

جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنّت کے راستہ پر لے جاتا ہے

اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاءفي فضل الفقه علی العبادة، الحدیث: ۲۶۹۱، ج۴، ص ۳۱۲.)۔ آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

پنجاب (پاکستان) کے شہرِچشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: نَمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کو سَتانا وغیرہ وغیرہ گُناہ، میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلوّث تھا۔ جینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا، حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر میرے لئے والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوا لیا، لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر اِسی لباس میں ملبوس ہوا۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے، وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مجھ پر "اِنفِرادی کوشِش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی، اُن کی "اِنفرادی کوشِش" کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "مُردے کی بے بسی" تحفۃً دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کی بَرَکت سے

میرے دِل کی دُنیا زیروزَبر ہونے لگی، خاص کر اِس "جُملے": "انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔" نے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نُحوستوں سے پاک کر دیا اور ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ اِس ''مَدَنی ماحول'' نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چِہرے پر پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک اور سر پر عِمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس زیبِ تن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مَیں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے ذِمّے دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاةُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اِثمد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول:

(1) سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھیے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب 312 صفحات پر مشتمل "بہارِ شریعت حصّہ 16" نیز 120 صَفَحات پر مشتمل "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجیے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

اِختیاراتِ مصطفٰی

"اجتماعِ میلاد" (بارھویں شب) کا بیان

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، سَتَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔(1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں   اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴿۱۲۵﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "**بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1437 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج و اَلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بے شک سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شبِ ولادت، **شبِ قدر سے بھی افضل** ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیلَۃُ القَدر سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزُول کی بِناء پر مشرَّف ہے۔

(مَاثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص100)

جب کائنات میں کُفر وشرک اور وَحشت وبَربَرِیَّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 رَبِیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہ نُبُوَّت، مَخزنِ جُودو سخاوت، پیکرِ عَظمت و شرافت، مُحسنِ انسانیّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عالَمین کیلئے رَحمت بن کر مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کسریٰ" کے محَل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتَش کَدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کر کے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مصطفٰی کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گے، سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی

رات کی خوب خوب برکتیں ور حمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا **مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصْطَفٰے

دو عالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اِکھٹّے ہو کر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَلِیم ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا مُوسٰی

عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بار گاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں ایسی حَمْدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمْدوں سے حَمْد کروں گا اور رَبّ تعالیٰ کے حُضُور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ یَا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمْدوں سے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ یَا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ کہا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمَّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالیٰ کی اُنہی حَمْدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا

مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود ربّ تعالیٰ کی حَمد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمد حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حَمد ربّ تعالیٰ کے سکھانے سے اور ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی جیسی حَمد، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے مثال حَمد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالیٰ، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حَمد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا

---

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمة ... الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰

مجلسِ ذِکر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الۡعِزت عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشر کے دن جب کہ سُورج سوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گُنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چھُٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہو گا دَستگیر ضرور جو گِرتے گِرتے تِرا نام لے لیا ہو گا

1… مرآۃ المناجیح، ۷/۴۱۷ تا ۴۱۹ ملتقطاً

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیرِ غم ان کو پُکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہوگا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِسترا ہو گا

سرکار کی آمد... مرحبا دِلدار کی آمد... مرحبا اَولیٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا والا کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا، یٰسین کی آمد... مرحبا، طٰہٰ کی آمد... مرحبا مُزّمّل کی آمد... مرحبا مُدّثِّر کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لٰہذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لٰہذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِختیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصطفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے ربّ کی قسم وہ

شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ (پ۵، النسآء: ۶۵)

مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (پ۲۸، الحشر: ۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں

واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کا بھی اِخْتیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کے سِوا کسی کے مَحْکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان و زمین کی سَلْطَنَتیں) حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار کی کُنجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر اور ہر قِسْم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیْم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللہُ

---

1 ... خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الاٰیۃ: ۳۶ بتغیر

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی عطا کا ایک حِصَّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرمادیں۔ (1)

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مُختار بنایا

(ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چند واقعات سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ میں حج کی فَرضِیَّت کا اِعْلان کرتے ہوئے فرمایا: **اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا** یعنی اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج کو فرض فرما دِیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے عَرض کی: **یارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کِیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی ہی اِختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ (1)

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہو گا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت، اِخْتیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِخْتیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِخْتیار کا واضح طور پر اِظہار فرمادِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر سرکارِ نامدار، اُمَّت کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، ص ۶۹۸، حدیث: ۱۳۳۷

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیة الحج فی العمر مرة واحدة، ۲/ ۱۱، حدیث: ۳۲۱۰

دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔ (1)

2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔ (2)

3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیفِ وَسُقْمُ السَّقِیمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلَاۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔ (3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے **معلوم ہوا کہ** حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرما دیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرما دیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔ (4) مگر اُمَّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

اِذنِ خدا سے ہو تم مُختارِ ہر دو عالَم
دونوں جہاں تمہاری خیرات کھا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص297)

یاد رہے کہ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

1...مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/۴۵۹، حدیث:۱۸۳۵

2...ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/۲۱۴، حدیث:۱۶۷

3...ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/۱۸۵، حدیث:۴۲۲

4...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۰ ماخوذا

بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہُ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔(1) اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کیا کرتے تھے۔(2) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا ذریعہ ہے۔(3)

احکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یا ربِّ مُصْطَفٰے
(وسائلِ بخشش، ص131)

آقا کی آمد... مرحبا سیِّد کی آمد... مرحبا جیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا

1…مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

2…ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/ ۵۴، حدیث: ۵۷

3…بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷، حدیث: تحت الباب

حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَم مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز قرار دِیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَم مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذخِر گھاس کو جائز فرما دیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذخِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔ (1)

---

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ... الخ، /، حدیث:

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذْخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذْخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصْطَفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے بِلا اِمتیاز اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی ترک کردے تو گُناہ گار ہوگا، مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِختیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز

فرمادِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِختیاراتِ مُصطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

نمازوں کی مُعافی میں اِختیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے، اس کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ یعنی دن رات میں پانچ (5) نمازیں (فرض) ہیں۔ (1) مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارِش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین (3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی جیسا کہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔ (2) یاد رہے کہ ترکِ نماز کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعُذرِ شرعی ترک کرنا جائز نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے، وہ بھی سماعت فرمالیجئے، مگر اُس سے

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات الخ، ص ۲۴، حدیث: ۱۱

2 . . . مسند احمد، مسند البصریین، ۷/۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم (یعنی غیرِ مُسافِر) نے اَدائے روزۂ رَمَضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کِیا یا کَروایا، یا کوئی بھی چیز لَذَّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں لازِم ہیں۔ (1) (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے در پے (یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ (60) مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔ (2) روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکمِ شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِختیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرما دِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقدَس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمَضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عَرض کی: کیا اپنے

---

1 ... فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۳۸۸

2 ... بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

سے زیادہ کسی محتاج پر خیرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر ہنسے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہو گیا)۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللّٰہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنْعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء: ۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (2)

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرود

آقا کی آمد . . . مرحبا مُصطفٰی کی آمد . . . مرحبا مُجتبیٰ کی آمد . . . مرحبا طٰہٰ کی آمد . . . مرحبا، اعلیٰ کی

---

1 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع . . . الخ، ص ۵۶۰، حدیث: ۱۱۱۱

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۵۳۱ ملخصاً وملتقطاً

آمد . . . مرحبا بالا کی آمد . . . مرحبا، مختار کی آمد مرحبا مختار کی آمد مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو (2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سَیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تن تنہا گواہی کافی ہے۔ (1) (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا اِنصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

---

1 . . . سنن الکبری، کتاب الشھادات، باب الامر بالاشھاد، ۱۰/۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ منانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت سَیِّدُنا جعفر

طَیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: **تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِصْنَعِیْ مَا شِئْتِ** یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ (1)

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِسْتِثْنا (یعنی آزاد) فرمادِیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس (10) دن سوگ واجب ہے۔ (2)

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
اِنہیں کے قبضے میں ربّ کے خزانے آئے ہیں
سُنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناقابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَبُو بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 ... سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۵۲۹/۳۰

عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اب تو میرے پاس چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ** یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کر دو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قُربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہو سکتی۔ (2) مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی، اسی لئے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ (5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ (6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔ (3) چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتہا، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳ / ۳۳۷

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳ / ۳۴۰ ملتقطاً

عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ (6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہو سکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کِیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف اُنہی کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ ہوگا۔

دو جہاں کے تاجدار، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
سرورِ با اِختیار اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
مالک و مُختارِ ما اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
حامیِ ہر بے نوا اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شخص، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گُناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو تَرک کر دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اُس نے اِس بات کو قبول کر لیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر

میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شراب پینے کے مُتعلّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو عہد شِکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ پر حَد (یعنی شرعی سزا) قائم کر دیں گے، لِہٰذا اُس نے شراب کو تَرک کر دِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لِہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کر دِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کی دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔⁽¹⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطَفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجوَر، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونپ دیئے جیسا کہ مُحقِّق عَلَی الْاِطْلَاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔ مزید فرماتے ہیں کہ) حَق تعالٰی نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی

---

1 …تفسیر کبیر، پ ۱۱، التوبة، تحت الآیة: ۱۱۹، ۶/۱۶۷-۱۶۸

و اضافہ فرمائیں)(1) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہر گز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِخْتیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔(2)

آج از پئے وِلادت جی ہاں مِلے گی جنّت
مُختارِ خُلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں

---

1 ۔۔۔مدارج النبوۃ، ۲/ ۱۸۳

2 ۔۔۔ابنِ ماجہ، کتاب السنة، باب تعظیم حدیث رسول اللہ۔۔۔الخ، ۱/ ۱۶، حدیث: ۱۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادرہے! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مِثال اِختیارات سے مُشرَّف فرمایا مثلاً حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ اور بَرَص کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے، حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جِنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ،

نُور کا کِھلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"نُور کا کِھلونا"** کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم (بچپن میں) گہوارے (یعنی جھولے) میں

چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسْبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دِن دُونا تِرا دے ڈال صدقہ نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقْدَس رکھ کر سو گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرِ اَقْدَس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دُعا فرمائی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، لِہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کر لیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا

سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔ (1)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے   چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
اِشارے سے چاند چِیر دِیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا   گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "سیرتِ مصطفٰی" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور اِختیارات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "سیرتِ مُصطفٰی" کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتعلِّق معجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ۲۲۷ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں بتائی جاتی اور بکثرت سنّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں، لہٰذا ہم بھی نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، علمِ دین میں اضافہ کرنے اور عشقِ رسول بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ آن لائن بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء میں مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے کئی ممالک کے مُسلمانوں کو نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، جبکہ باقاعدہ آن لائن درسِ نظامی کروانا بھی ہدف میں شامل ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم (Admission Form) بھی موجود ہے، لہٰذا مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا ضرور وِزٹ (Visit) فرمائیں، مگر یاد رہے کہ فِی الْحال مدرسۃُ المدینہ آن لائن کی سہولت صرف بیرونِ ملک مُقیم اسلامی بھائیوں کے لئے ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات واِختیارات کے بارے میں سُنا کہ

- روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعتِ کُبریٰ کا اِختیار عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُس اُمّتی کو جہنّم سے نکال لائیں گے کہ جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا۔ یاد رہے! یہ تو قیامت کے دِن کا اِختیار ہے، دُنیا میں بھی لوگوں کے ذاتی مُعاملات اور حلال و حرام کے شرعی اَحکامات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کامل اِختیارات عطا فرما کر قرآنِ کریم میں ارشاد فرما دِیا گیا کہ جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں، وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، معلوم ہوا کہ حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نائبِ مُطْلَق ہیں۔
- تمام جہان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیار میں کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں حکم دیں، یہی وجہ ہے کہ حَرَمِ مکّہ میں درخت و گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے باوُجود لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اِذْخِر گھاس کاٹنا حلال فرما دِیا۔
- سب کے لئے 5 وقت کی نماز فرض ہونے کے باوُجود ایک شخص پر اُس کی عرض قبول کرتے ہوئے 3 نمازیں معاف فرما دِیں۔
- حج کا حکم بیان کرنے کے بعد جب ہر سال حج کے فرض ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموشی اِختیار فرما کر زندگی بھر میں ایک ہی بار حج کو فرض رکھا اور فرما دِیا کہ اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو، ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔
- اُمَّت کی دُشواری کا خیال فرماتے ہوئے مِسواک کو صِرف سُنّت ہی رکھا، وُضو میں واجِب قرار نہ دِیا۔

- ❖ نمازِ عشاء کے وقت میں بھی اُمَّت کی آسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آدھی رات یا تہائی رات میں نمازِ عشاء پڑھنا واجب نہ فرمایا۔
- ❖ ایسی غیرِ حامِلہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے، اُسے بحکمِ قرآنی چار(4) ماہ دس(10) دن عِدّت میں رہنا واجب ہے، مگر حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس طویل عِدّت کو تین(3) دن سے تبدیل فرمادِیا۔
- ❖ ایک سال سے کم عُمر کی بکری کی قُربانی جائز نہیں، مگر حضرتِ سَیِّدُنا بُردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھ(6) ماہ کی بکری کی قُربانی کی اِجازت عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہ ہو گا۔

بہرحال اِختیاراتِ مُصطفٰے سے مُتَعَلّق اِس طرح کے بہت سے واقعات ہیں، جن سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اور محبت و عقیدت دلوں میں مزید پُختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہماری طرح **مَعَاذَ اللّٰہ** کوئی عام بَشَر نہیں بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سب سے بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنائے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفٰی کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیئے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اس اِستفسار فرمایا "بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسٰی روح اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں

آئی نِدا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عزوجل) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آ رہی تھی، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے

اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی آمد کی خوشی میں جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

رُوح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی یعنی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ذوقِ نعت میں فرماتے ہیں۔

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے

کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تُونے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، روز فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مَدَنی پھول**“ سے ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (2) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔ (3) ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2…دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸

3…دُرِمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۵، ۲۲۶

چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔(1) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔(2) ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(3) ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس (40) دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لئے کہ چالیس (40) دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد22 صَفْحَہ 574 تا685 کا مطالعہ کیجئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

1…دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳

2…دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳)

3…عالَمگیری، ۵/۳۵۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

نامِ مُصطفٰے کی تعظیم کا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مُسْطِح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو

دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کرکے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے ہیں اور 70 جنّتی حوروں سے اُس کا نکاح کردِیا ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] ... حلیۃُ الاولیاء، وھب بن منبه، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

[2] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بے وضو نام مُحَمَّد نہ لینے والے بُزُرگ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صفحات پر مشتمل کتاب **گلدستۂ دُرود و سلام** کے صفحہ 474 پر ہے: مشہور بادشاہ، سُلطان محمود غزنوی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه ایک زبردست عالمِ دین اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے، آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے اپنی ساری زِندگی عَین دینِ اسلام کے مُطابق گزاری اور پرچمِ اسلام کی سربُلندی اور اِعلائے کَلِمَۃُ الله (یعنی اللہ کا کلمہ بُلند کرنے) کیلئے بہت سی جنگیں لڑیں اور کامیاب ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه شُجاعت وبہادری کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عَظِیم مَنۡصَب پر بھی فائز تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کے فرمانبردار غلام اَیَاز کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام محمد تھا۔ حضرت محمود غزنوی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه جب بھی اس لڑکے کو بُلاتے تو اس کے نام سے پُکارتے، ایک دن آپ نے خِلافِ معمول اُسے اے اِبنِ ایاز! کہہ کر مُخاطب کِیا۔ ایاز کو گمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں، اس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا، وہ آپ کے دَربار میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! کیا میرے بیٹے سے آج کوئی غلطی سَرزد ہوگئی جو آپ نے اس کا نام چھوڑ کر اِبنِ ایاز کہہ کر پکارا؟ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے فرمایا: میں اسمِ محمد کی تَعۡظِیم کی خاطِر تمہارے بیٹے کا نام بے وضو نہیں لیتا چُونکہ اس وَقت میں بے وضو تھا، اس لئے لفظِ محمد کو بِلاوضو لبوں پر لانا مُناسب نہ سمجھا۔(1)

لب پر آ جاتا ہے جب نامِ جناب، مُنھ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

---

1 . . . روح البیان، ۷/ ۱۸۵، مفہوماً

(حدائقِ بخشش: ۱۱۴)

شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی آپ کا اسمِ گرامی ہمارے لبوں پہ آتا ہے، تو ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے ہمارے منہ میں خالص شہد ڈال دیا ہے۔ اسی کیفیت میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کے اَسمائے مُبارَکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَدَّد اسمائے گرامی ہیں۔ چُنانچہ حضرت علّامہ محمد مَہدی فاسی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہزار (1000) نام ہیں اور نبیِ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزار (1000) نام ہیں۔ ابنِ فارس سے منقول ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے شریفہ دوہزار (2000) سے زائد ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی نام دو (2) ہیں، سابقہ کتابوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام "احمد" ہے اور قرآنِ کریم میں "محمد" ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صفاتی نام بے گنتی ہیں۔[2]

آنکھوں کا تارا نامِ مُحَمَّد دل کا اُجالا نامِ مُحَمَّد

---

[1] ... مطالع المسرات مترجم، ص ۱۹۳، ملتقطاً مفہوماً

[2] ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲ بتغیر قلیل

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ مُحمَّد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ مُحمَّد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں آ جا سما جا نامِ مُحمَّد
(قبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے اور یہ بھی سُنیں گے کہ قرآن و حدیث میں تعظیمِ مُصطفٰے کے بارے میں کیا کیا فرامین ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

نِرالی محبت اور مِثالی تعظیم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل بہت ہی پیاری اور عظیمُ الشّان کتاب "سیرتِ مُصطفٰے" کے صفحہ 346 پر ہے۔ ذُوالْقَعْدَہ 6 ھجری میں حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چودہ سو (1400) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ عُمرے کا احرام باندھ کر مکّے کیلئے روانہ ہوئے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اندیشہ تھا کہ شاید کُفّارِ مکّہ ہمیں عُمرہ اَدا کرنے سے روکیں گے، اِس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے ہی قبیلۂ خُزاعہ کے ایک شخص کو مکّے بھیج دِیا تھا تاکہ وہ کُفّارِ مکّہ کے اِرادوں کی خبر لائے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافلہ مقامِ عُسفان کے قریب پہنچا تو وہ شخص یہ خبر لے کر آیا کہ کُفّارِ مکّہ نے تمام قبائلِ عرب کو جمع کرکے یہ کہہ دِیا ہے کہ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز مکّے میں داخل نہ ہونے دِیا جائے۔ چُنانچہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دِیا اور عام راستے سے ہٹ کر آگے بڑھے اور مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ کُفّارِ قُرَیْش لڑنے کیلئے تیّار ہیں اور اِدھر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ سب لوگ اِحْرام باندھے ہوئے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُناسب سمجھا کہ کُفّارِ مکّہ سے صُلْح کی گفتگو کرنے کے لئے کسی کو مکّے بھیج دِیا جائے۔ چُنانچہ اِس کام کیلئے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عُمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُنْتَخب فرمایا لیکن پھر کسی خاص وجہ سے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکّے بھیجا۔ اُنہوں نے مکّے پہنچ کر کُفّارِ قُرَیْش کو حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے صُلْح کا پیغام پہنچایا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی مالداری اور اپنے قبیلہ والوں کی حمایت و پاسداری کی وجہ سے کُفّارِ قُرَیْش کی نگاہوں میں بہت زیادہ معزّز تھے۔ اس لئے کُفّارِ قُرَیْش اُن کے ساتھ کوئی بدسُلوکی نہ کر سکے۔ بلکہ ان سے یہ کہا کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کعبے کا طواف اور صَفا و مَرْوَہ کی سَعِی کر کے اپنا عُمرہ اَدا کر لیں، مگر ہم محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ہر گز ہر گز کعبے کے قریب نہ آنے دیں گے۔

حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار کر دِیا اور کہا کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر ہر گز ہر گز اکیلے اپنا عُمرہ نہیں اَدا کر سکتا۔[1] جب حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکّے سے واپس تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: اے ابُوعبدُاللہ! (یہ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنْیَت تھی) آپ نے طوافِ کعبہ کی سعادت تو حاصل کر لی ہو گی؟ تو اُس عشق و وفا کے پیکر نے جواب دِیا: قسم ہے! اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں پورا سال مکّۂ مکرّمہ میں ٹھہرا

---

[1] ... سیرتِ مُصطفیٰ، ص۳۴۸ملتقطا

رہتا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُدَیْبِیَہ میں ہوتے، تب بھی میں اُس وقت تک بیتُ اللہ شریف کا طواف نہ کرتا جب تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طواف نہ کر لیتے۔ ہاں قُرَیْش نے مجھے طواف کرنے کا کہا تو تھا مگر میں نے اِنکار کر دِیا۔ (1)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا	محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے	وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں اِنعام و عطا کی	وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت: ۵۶، ۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آقا ہوں تو ایسے اور غُلام ہو تو ایسا، یقیناً اِس ایمان افروز واقعے سے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں بے پناہ عشقِ رسول اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حد درجے کی تعظیم کا پتا چلتا ہے کہ کُفّار نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تنہا طواف کرنے کی پیشکش کی، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ تعظیم و اَدَب نے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کِیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شمعِ رسالت کے پروانے

اِسی صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو اُس وقت تک ایمان نہ لائے

---

[1] ... دلائل النبوۃ، باب ارسال النبی... الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳، ملخصاً

تھے) کُفّارِ مکّہ کی طرف سے شہنشاہِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس صُلح کے مُعاملے میں گفتگو کرنے آئے تو اُس وقت اُنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جس والہانہ انداز میں تعظیم کرتے ہوئے دیکھا، اُس اندازِ تعظیم کو کُفّارِ مکّہ کے پاس جاکر اِن الفاظ میں بیان کِیا: قسم خُدا کی! میں بہت سے بادشاہوں کے درباروں میں وفد (یعنی نُمائندگی کرنے والی جماعت) لے کر گیا ہوں، میں قیصر (یعنی ملکِ روم کے بادشاہ) کسریٰ (یعنی سلطنتِ ایران کے بادشاہ) اور نجّاشی (یعنی حبشہ کے بادشاہ ان سب) کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اِس طرح اُس کی تعظیم کرتے ہوں جیسے حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ قسم خُدا کی جب وہ تُھوکتے ہیں تو اُن کا لُعاب کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر ہی آتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مَل لیتا ہے، جب وہ اپنے اَصْحاب کو کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً اُن کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے اَصْحاب وضو کا (اِسْتِعْمال شُدہ) پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لَڑ پڑیں گے، جب وہ گُفتگو فرماتے ہیں تو وہ لوگ اُن کی بارگاہ میں اپنی آواز نیچی رکھتے ہیں اور اَدَب و تعظیم کی وجہ سے اُن کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔ (1)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ اُنہوں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کا اِسْتِعْمال شُدہ پانی (ایک برتن میں) لیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُس پانی کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑے، جسے تھوڑا سا بھی حاصل ہو گیا اُس نے (اپنے جسم پر) مَل لیا اور جسے حاصل نہ ہو سکا، اُس نے

---

[1] ... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد... الخ، ۲/۲۲۳، حدیث: ۲۷۳۱، ملخصا

کسی دوسرے کے ہاتھ سے تَرّی حاصل کرلی۔ (1)

تُو شمعِ رسالت ہے عالَم تِرا پروانہ ۔۔۔ تُو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جاناناں
جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اُٹھے ۔۔۔ ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
ہر پھول میں بُو تیری ہر شمع میں ضَو تیری ۔۔۔ بلبل ہے تِرا بلبل پروانہ ہے پروانہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عشقِ رسول سے سرشار ہوکر جس شاندار انداز میں اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اُن مُبارک ہستیوں نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتا دِیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کیسی تعظیم و توقیر کرنی چاہئے۔ یاد رہے! کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری زمانۂ مُبارکہ سے لے کر آج تک تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابعین، تبعِ تابعین، علمائے کرام، مفتیانِ عظّام، بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور عام مسلمان ہر طرح سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرتے آئے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاقیامت کرتے رہیں گے اور کیوں نہ کریں کہ تعظیمِ نبی تو ایمان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللّٰہ اور اُس کے

---

[1] ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب... الخ، ۱/۱۵۰، حدیث: ۳۷۶

وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ⑨ (پ ۲۶، الفتح: ۸-۹) رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

حضرت علّامہ قاضی عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و توقیر کا حکم دِیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدَب و احترام کو ضروری قرار دِیا۔ (1) اِس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدِّین اَحمد اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ مُبارکہ میں سرکارِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کا جو حکم دِیا گیا ہے وہ صرف جائز نہیں، بلکہ واجب و لازم ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر طرح نبیِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدَب بجالائیں اور ہر جائز طریقے سے اُن کی تعظیم و توقیر کریں۔ اس لئے کہ آیتِ مُبارکہ میں تعظیمِ نبی کا حکم مُطْلَق ہے، یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے کوئی خاص طریقہ مُتَعَیَّن نہیں کِیا گیا، لہٰذا ہر طرح سے اُن کی تعظیم کرنا لازم ہے، البتہ اُنہیں خُدا یا خُدا کا بیٹا کہنا یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرح اُن کے لئے کسی صِفَت کا ثابت کرنا شرک و کُفر ہے اور اُن کو (بطورِ تعظیم) سجدہ کرنا حرام و ناجائز ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں سب سے پہلے ایمان کا ذکر ہے، پھر رسولُ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے اور اِس کے بعد عبادت کے لئے فرمایا گیا، جس میں اِس بات کی طرف واضح اِشارہ ہے کہ ایمان سب سے مُقَدَّم ہے یعنی ایمان کے بغیر رسولُ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم مقبول نہیں، البتہ ایمان کے بعد تعظیمِ رسول کا درجہ دوسری عبادتوں سے بڑھ کر ہے کہ اس

---

[1] ... **الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جزء ۲، ص ۳۵**

کے بغیر ساری عبادتیں نماز، روزے، زکوۃ وخیرات اور ہر قسم کی ساری نیکیاں نا قابلِ قبول ہیں۔ (1)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ ۔۔۔ اِن سا نہیں اِنسان وہ اِنسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ۔۔۔ ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش: ۲۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد ہر مسلمان کے لئے تعظیمِ نبی انتہائی ضروری ہے۔ یاد رہے کہ تعظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے قول وفعل سے کسی کی بڑائی ظاہر کرے۔ لہٰذا ہر چھوٹا جو واقعی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے، وہ اپنے بڑے کے سامنے قول وفعل کے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے اُس بڑے کی بڑائی اور عظمت کا پتا چلتا ہے، مثلاً مُرید اپنے پیر کے سامنے، اولاد اپنے والدین کے سامنے، نوکر اپنے افسر کے سامنے، شاگرد اپنے اُستاد کے سامنے، مُقتدی اپنے اِمام کے سامنے، حتّٰی کہ بھائی اپنے بڑے بھائی کے سامنے بہت سے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے بڑوں کا اَدَب و احترام اور اُن کی عزّت و تعظیم کا پتا چلتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بذاتِ خُود بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت کرنے اور چھوٹوں کو اپنے بڑوں کی تعظیم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا یعنی جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (2) لہٰذا ہمیں چاہئے

---

[1] ... تعظیمِ نبی، ص۷ ابتغیر قلیل

[2] ... ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶

کہ اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں اور اپنے ماں باپ، بڑے بہن بھائیوں، بزرگوں، صحیحُ العقیدہ سُنّی عُلمائے کرام و مفتیانِ عظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی خُوب خُوب تعظیم کریں اور تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو ہرگز ہرگز کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں بلکہ اگر شیطان مردُود ہمیں مختلف قسم کے حیلے بہانوں اور وَسْوَسوں کے ذریعے تعظیمِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روکنے کی کوشش کرے اور تعظیمِ نبی کو شرک و کُفر قرار دے تو ہرگز ہرگز اُس کے بہکاوے میں نہیں آنا چاہیے، یاد رکھئے! شیطانِ لعین جو کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے سے اِنکار کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور تعظیمِ نبی کا مُنکر ہوگیا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا، وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار اور بارگاہِ الٰہی میں مُقرّب ہوجائیں۔

فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدِّین احمد اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی کی تعظیم کرنا کُفر نہیں ہے بلکہ نبی کی تعظیم سے انکار کرنا کُفر ہے اور یہ ایسا کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ٘ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۝۳۴ (پ ۱، البقرۃ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دِیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کِیا سوائے اِبلیس کے مُنکر ہوا اور غُرور کِیا اور کافِر ہوگیا۔

معلوم ہوا کہ تعظیمِ نبی سے انکار ہی وہ کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا اور باقی کُفرِیّات کا وُجُود بعد میں ہوا۔ (1)

---

[1] ... تعظیمِ نبی، ص ۶، بتغیر قلیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نبی کی تعظیم کیلئے کروائے جانے والے سجدے سے انکار، شیطان لعین کے کُفر کا سبب بنا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نبی کی تعظیم میں ہرگز ہرگز کمی نہ آنے دیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم کے طور پر کیا جانے والا سجدہ پچھلی شریعتوں میں تو جائز تھا مگر اب کسی صُورت جائز نہیں۔

سجدہ کرتا جو مجھے اِس کی اِجازت ہوتی
کیا کروں اِذْن مجھے اِس کا خُدا نے نہ دیا

(سامانِ بخشش:۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چند مہاجرین و انصار کے جُھرمٹ میں جلوہ افروز تھے کہ اس دوران ایک اُونٹ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض کرنے لگے ،یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَکَ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جانور اور درخت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا ہم تو زیادہ اِس بات کے حق دار ہوئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کریں، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے رَبّ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزّت کرو، اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو

سجدہ کرے۔ (1) یاد رہے کہ بھائی سے مراد اپنی ذات ہے یعنی میری تعظیم و توقیر کرو، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے کو بھائی فرمانا تواضُع وانکساری کے لیے ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تعظیمِ مُصْطَفٰے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور مختلف طریقوں سے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدب و احترام کیا کرتے تھے، نیز پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی انہیں منع نہ فرمایا کرتے تھے، مگر جب تعظیم کے طور پر سجدہ کرنے کی بات آئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں منع فرما دِیا۔ آیئے مختلف پہلوؤں سے تعظیمِ مُصْطَفٰے کے جو خُوشنما انداز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے اکابر و بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے اِختیار فرمائے اور اپنے اَقْوال و اَفْعال کے ذریعے ہمیں سکھائے اُن کے مُتَعَلِّق کچھ مزید واقعات سُنتے اور اُن سے مدنی پھول چُنتے ہیں۔

ایمان کے بعد تعظیمِ مُصطفے سب سے مُقدم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ ہے کہ ایمان کے بعد ہر چیز حتّٰی کہ فرض و واجب سے بھی بڑھ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا لحاظ رکھا جائے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مُقدَّم (یعنی بڑھ کر) ہے، اِس کی اہمیت کا پتا اس حدیثِ پاک سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزلِ صَہبا پر نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

[1] ... مسند امام احمد، مسند سیدہ عائشہ، ۹/۳۵۳، حدیث: ۲۴۵۲۵

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا، حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جارہا ہے، مگر اِس خیال سے کہ زانو سَرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک (یعنی نیند) میں خَلَل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا، جب چشمِ اَقدس (یعنی آنکھ مُبارک) کھلی تو حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی نماز کا حال عرض کِیا، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دِیا (تو) ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا، حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز اَدا کی پھر ڈُوب گیا، اِس سے ثابت ہوا کہ افضلُ العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃِ وُسطیٰ (یعنی) نمازِ عصر حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند پر قربان کر دی۔ (1)

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خَطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں
اصلُ الاُصول بندگی اُس تاجور کی ہے

(حدائق بخشش، ۲۰۳-۲۰۵، ملتقطا)

اشعار کا خلاصہ: یعنی حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عصر کی نماز جو سب سے افضل و اعلیٰ نماز ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند پر قربان کر دی، جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بَحْر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت و تعظیم کا درجہ ہے، باقی تمام فرائض کا

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۸، بتغیر قلیل

درجہ اس کے بعد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بہارِ شریعت کی روشنی میں تعظیمِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُتَعَلِّق دینِ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم عقیدہ سُنا کہ **"حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان ورکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم، ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدّم (یعنی بڑھ کر) ہے"** لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تعظیمِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چراغ اپنے دل میں ہمیشہ روشن رکھیں اور اس کے لئے صرف اور صرف خُوش عقیدہ لوگوں کی صحبت اِختیار کریں۔ یاد رکھئے! تعظیمِ مُصطَفٰے کا جذبہ اور ایمان کی حفاظت کی فکر اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے جس طرح خُوش عقیدہ ونیک لوگوں کی صحبت اِختیار کرنا ضروری ہے اسی طرح علمِ دین حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

کتاب "بہارِ شریعت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین کے صحیح اور ضروری عقائد و مسائل سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **"بہارِ شریعت"** کا مطالعہ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں انسان کی پیدائش سے موت تک بلکہ موت کے بعد غسل و تجہیز و تکفین، ایصالِ ثواب اور تقسیمِ وراثت تک پیش آنے والے، طہارت، عبادت اور مُعاملات سے مُتَعَلِّق ہزارہا مسائل بیان کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں دِین کے دُرست و ضروری عقائد بھی بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ اس کا مطالعہ کیجئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جب بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ پاک سُننے کی سعادت حاصل ہو تو انتہائی اَدَب کے ساتھ سُنا جائے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد 1 کے صفحہ 75 پر ہے: جب حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ذِکر آئے تو بکمالِ خشوع و خضوع و انکسار، باادَب سُنے۔⁽¹⁾ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ذکرِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ہمیشہ تعظیم و اَدَب کا خیال رکھیں اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ پاک کے وقت محبت و عقیدت کے ساتھ دُرود شریف بھی پڑھیں کہ یہ برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کی تعظیم کرنے کی برکت سے جب بنی اسرائیل کے ایک شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس قدر کرم ہوا تو جو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمَّتی ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کا اَدب واِحترام کر کے اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام بھیجے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل و کرم ہو گا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارک "محمد" کو چُومنا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۷۵

باعث ہے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ پاک سُن کر اپنے اَنگوٹھوں کو چُومنا بھی جائز اور باعثِ بَرَکت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُبارک نام پڑھیں یا سنیں تو تَعظِیم کی نِیَّت سے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک پر دُرُودِ پاک پڑھیں۔

نامِ اقدس پر انگوٹھے چومنے کی فضیلت

فتاویٰ شامی میں ہے: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے ”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے ”قُرَّتُ عَیْنِی بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھ جنّت میں لے جائیں گے۔ نیز علاّمہ شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتابُ الفِردوس کے حوالے سے نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ جنّت نشان بھی نقل کِیا ہے: جو شخص اذان میں ”اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ“ سُن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم لیا کرے گا، میں ایسے شخص کی قِیادت کروں گا اور اُسے جنّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔(1)

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے کے بارے میں سوال کِیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اُس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ضرور چومنے چاہئیں بلکہ خاص اذان کے دوران تو

---

[1] ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/۸۴

نامِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن کر انگوٹھے چومنا علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے مُسْتَحَب قرار دِیا ہے اور اس خاص موقع پر انگوٹھے چومنے کا حکم حدیثِ پاک میں بھی ہے۔ البتہ نماز میں یا خُطبہ و تلاوتِ قرآنِ کریم میں نامِ مُبارک سُن کر انگوٹھے چومنا منع ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسمِ پاک "محمد و احمد" کے بارے میں فرماتے ہیں: ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خُود اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے مُنْتَخَب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا تعالٰی کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کیلئے پسند نہ فرمائے ہوتے۔ (2)

محمد نام رکھو تو اس کی تعظیم بھی کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک نام کا بھی اَدَب و احترام کِیا کریں کہ اس کی ترغیب تو خُود حدیثِ پاک میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَکْرِمُوْہ یعنی جب تم کسی بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزّت کرو۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... فتاویٰ رضویہ ۲۲/۳۱۵ ملخصاً

[2] ... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۶۰۱

[3] ... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، جزء ۱۶، ۸/۱۷۳، حدیث: ۴۵۱۹۰

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سچے عاشقانِ رسول کے دل میں تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے کہ وہ حضرات، تعظیمِ مُصْطَفٰے کی وجہ سے بے وضو نامِ مُصْطَفٰے لینا بھی خلافِ اَدَب تصوُّر کرتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں حقیقی اَدَب نصیب ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ اچھی صحبت اِخْتیار کریں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، اس مدنی ماحول میں دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیوں کے علاوہ خوفِ خدا اور محبت و تعظیمِ مُصْطَفٰے کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔(1) نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رِشتے

---

[1] ... حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/ ۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

داروں سے صِلۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہوگیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نِیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ھند) پہنچا، **”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفِرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شَفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرسکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بَدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو، 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے

---

(1) … شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۲۲۰/۶، حدیث: ۷۹۵۰

کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کی تعظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارکہ جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قول و فعل پر مشتمل ہوتی ہیں، اس کا بھی خُوب خُوب اَدَب کیا جائے اور احادیثِ مبارکہ پڑھتے، لکھتے، سُنتے اور بیان کرتے ہوئے تعظیم کا بہت لحاظ رکھا جائے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی خاطر حدیثِ پاک کا بھی نہایت اَدَب و احترام کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کرتے تو حاضرین اس طرح سر جھکا لیتے کہ گویا ان کے سَروں پر پرندے ہیں۔(1)

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بوبکر و عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالَم کیا ہوگا
اِک سمت علی اِک سمت عُمر صِدّیق اِدھر عثمان اُدھر

---

(1) ... الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۱۹۸ حدیث ۳۳۴

ان جگمگ جگمگ تاروں میں مہتاب کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علاوہ دیگر اکابر و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بھی حدیثِ پاک کی انتہائی تعظیم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور ایک حدیثِ پاک کے بارے میں پوچھنے لگا، حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ لیٹے ہوئے تھے فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیثِ پاک بیان کر دی، اُس شخص نے عرض کی: میں چاہتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُٹھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: **اِنِّیْ کَرِہْتُ اَنْ اُحَدِّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ** یعنی مجھے (بطورِ اَدَب) یہ گوارا نہ ہوا کہ لیٹے لیٹے ہی حدیثِ رسول بیان کر دوں۔ (1) حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی خاطر حدیثِ رسول کی انتہائی تعظیم کرنے کے مُعاملے میں امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا نام سرِ فہرست ہے، چُنانچہ حضرت ابُو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارکہ کو اَدَب و تعظیم کی وجہ سے بغیر وضو کے بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت مُطَرِّف بن عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کیلئے آتے تو خادمہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دولت خانے سے نکل کر دریافت کیا کرتی کہ آپ حدیثِ پاک پوچھنے آئے ہیں یا کوئی شرعی مسئلہ؟ اگر کہا جاتا کہ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے آیا ہوں تو امام مالک

---

[1] ...سبل الھدی و الرشاد، الباب التاسع فی سیرۃ السلف... الخ، ۱۱/۴۴۱

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً ہی باہر تشریف لے آتے، اور اگر کہا جاتا کہ حدیثِ پاک کیلئے آیا ہوں تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غسل فرما کر خوشبو لگاتے، پھر لباس بدل کر نکلتے، آپ کے لئے تخت بچھایا جاتا، جس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقار کے ساتھ بیٹھ کر حدیثِ پاک بیان کیا کرتے اور شروع سے آخر تک خوشبو سلگائی جاتی اور وہ تخت صرف حدیثِ پاک روایت کرنے کے لئے ہی مخصوص تھا، جب امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِیْثَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی مجھے اس طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیثِ پاک کی تعظیم کرنا پسند ہے۔ (1)

اسی طرح امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے ادب و احترام کا خاص خیال رکھتے، احادیثِ مبارکہ کے دلکش و دلربا موتیوں کو بخاری شریف کی حسین لڑی میں پرونے کے طریقۂ کار کے متعلق تو امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بذاتِ خُود ارشاد فرماتے ہیں: مَا کَتَبْتُ فِیْ کِتَابِ الصَّحِیْحِ حَدِیْثًا اِلَّا اِغْتَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ یعنی میں نے بخاری شریف کی ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے وضو کرکے دو (2) رکعت نماز ضرور پڑھی۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کس قدر تعظیم کیا کرتے تھے کہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لیٹے لیٹے حدیثِ پاک بیان نہ کرتے، یونہی امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے عظیم بُزرگانِ دِین کا جذبۂ ادب بھی خُوب تھا کہ حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے غسل کرکے نوافل پڑھا

---

[1] ... سبل الھدی والرشاد، الباب التاسع فی سیرۃ السلف... الخ، ۱۱/۴۴۲ مفھوما وملخصا

[2] ... مقدمہ فتح الباری، الفصل الاول فی بیان السبب... الخ، ۱/۱۰

کرتے، حدیثِ پاک بیان کرنے کے لئے غسل کرتے، اچھا لباس زیبِ تن کرتے، خوشبو لگاتے اور بیانِ حدیث کے لئے باقاعدہ ایک تخت خاص فرماتے اور یوں حدیثِ پاک کی تعظیم کا خُوب اہتمام فرمایا کرتے تھے، اگرچہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں فرمایا گیا کہ حدیثِ پاک لیٹے لیٹے بیان نہ کرو، اور نہ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ حدیثِ پاک لکھنے اور بیان کرنے سے پہلے وضو یا غسل کرکے نوافل اَدا کرو، خوشبو لگاؤ، نئے کپڑے پہنو اور مخصوص تخت پر بیٹھ کر ہی حدیثِ پاک بیان کرو وغیرہ وغیرہ، مگر اس کے باوجود حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسیّب، حضرت امام مالک اور حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جو کہ شریعت کے مسائل و عقائد اور مزاج سے خُوب واقف تھے، جنہیں آج بھی دُنیا جانتی پہچانتی ہے اور اُن کی عظمت کی قائل ہے، ان مُبارک اور عظیم ہستیوں نے صرف تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر احترامِ حدیثِ پاک کے یہ تمام انداز اِختیار فرمائے اور اپنے طرزِ عمل سے یہ بات اچھی طرح واضح کردی کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے کے ہر ہر انداز کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علیحدہ حکم ضروری نہیں بلکہ ہر وہ طریقہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی اچھا) ہے، جس سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و تعظیم ظاہر ہو۔

محفوظ سَدا رکھنا شَہا بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جن چیزوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت و تعلق ہے، اُن کی بھی تعظیم کی جائے۔ جیسا کہ حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں ایک مستقل باب قائم

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعظیم ہے کہ وہ تمام چیزیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں اُن کی تعظیم کی جائے، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیّبہ کے جن مقامات کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرف فرمایا، اُن کا بھی اَدَب و احترام کیا جائے نیز جن مقاماتِ شریفہ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا اور وہ تمام چیزیں جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَستِ مُبارک سے چُھوا ہو یا وہ جسمِ مُبارک کے کسی عضو سے مَس (یعنی Touch) ہوئی ہوں، اُن سب کی تعظیم کی جائے۔ تعظیمِ مُصطفٰے کے اس پہلو کے تحت علامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند روایات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ منبر شریف میں جو جگہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹھنے کی تھی، وہاں اپنا ہاتھ رکھا اور اسے اپنے مُنہ پر پھیر لیا۔ اسی طرح امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ طیبہ میں کسی جانور پر سوار نہ ہوا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ جس مقدّس زمین میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں میں اس کو اپنے جانور کے کُھروں سے روندوں۔ (1)

مجلسِ نشر و اِشاعت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی مُختلف شُعبہ جات میں خِدمتِ دِین کے مُقدَّس فَرِیضے کو سَر اَنجام دے رہی ہے، اِنہی میں سے

---

[1] ...الشفابتعریف...الخ، الجزء الثانی، ص ۵۶ ملتقطاً

ایک شعبہ ”مجلسِ نشرو اِشاعت“ بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت ذرائعِ اِبلاغِ عامّہ (Media) یعنی پرنٹ مِیڈِیا (اخبار و جرائد و رَسائل) اور الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ) سے وابَستہ مَدَنی ماحول سے منسلک اسلامی بھائیوں اور پھر اُن کی مُعاوَنَت سے مُتَعَلِّقہ شعبے کے نئے نئے اَفراد سے رابِطہ کِیا جاتا ہے، کوشش کی جاتی ہے کہ اپنے نگران کی مُشاوَرَت سے دَعوتِ اِسلامی کی مدنی خبریں سارا سال ہی آتی رہیں مثلاً مکتبۃُ المدینہ بالخصوص شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جاری کردہ کتب و رسائل کے مَضامین و مدنی پھول، مبارک دنوں اور مہینوں کی نسبت سے رسائل وغیرہ مختلف اخبارات، جرائد و رسائل تک پہنچائے جاتے ہیں، دَعوتِ اسلامی کے تنظیمی اور تعارُفی مَقالات (Articles)، دعوتِ اسلامی کی مجلسِ نَشر و اِشاعَت کے نام سے شَائع کروانے کی بھی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بَیان میں ہم نے تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَوالے سے سُنا کہ

- تعظیمِ مُصطَفٰے، ایمان کا حِصہ ہے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کا حکم، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے، ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کی برکت سے ہی بنی اسرائیل کا 200 سال گناہوں میں مبتلا رہنے والا شخص نہ

صرف بخشا گیا بلکہ 70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح کر دیا گیا۔

- تعظیمِ مُصطَفٰے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نہایت اَدَب و احترام کیا کرتے تھے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے نہایت اَدَب سے بیٹھتے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کی برکتیں لینے کے لیے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک گفتگو اَدَب سے سُنتے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کی خاطر، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وضو کا استعمال شُدہ پانی حتّٰی کہ لُعابِ دَہن تک بھی زمین تک نہ جانے دیتے، اُسے اپنے ہاتھوں میں تھام کر برکت کے لئے اپنے جسم پر مَل لیتے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیشِ نظر، صحابہ و بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم کرتے۔
- تعظیمِ مُصطَفٰے کرتے ہوئے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک اور حدیثِ پاک کا بھی احترام کرتے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حُضُور نبیِ کَریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَنۡسُوب ہر چیز کی تعظیم و توقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا ۔ (ابنِ عساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھول" سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالشت سے زِیادہ

لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسْواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسْواک کیجئے ❀ جب بھی مِسْواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسْواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسْواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسْواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسْواک جب نا قابلِ اِستعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یاخدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش!
سُنَّتوں کی تربیَّت کے واسطے پھر جلد تر!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول، جانِ کائنات، شاہِ موجودات، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مُجرماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵ / ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درود و سلام، ص: ۳)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحبّت میں
دُرودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص469)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شان و شوکت والی عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1438 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل و برکات والی مُقدّس رات

نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج و اَلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہوگئے۔ وہ عظیم رات جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانہ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس کی برکت سے اس سال دُنیا کی تمام عورتوں کو اولادِ نرینہ یعنی بیٹے عطا کیے گئے۔

آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفٰی و یادِ مصطفٰی میں نعتیں گُنگنائیں گے، مرحبا یا مصطفٰی کے نعرے لگائیں گے اور اپنے خالی دامن

کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایا ہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت ، عزت و مرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آج کے بیان میں ہم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبانی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنتے ہیں۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

ہم غریبوں کے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کیسی ہے؟ توجہ کے ساتھ سُنیں اور سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں و رحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفیٰ** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصطفٰے بزبانِ کلیم اللہ

نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات نازِل ہوئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو پڑھا تو اس میں ایک اُمَّت کا ذکر دیکھ کر کہنے لگے۔ یا ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا، جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی، اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): تُو اُس اُمَّت کو میری اُمَّت بنا دے! تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے "حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا جو خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو پُکارے گی اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی، اس امّت کو میری اُمّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی، اے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا، جن کی کتاب ان کے سینوں میں محفوظ ہو گی اور وہ اس کی زبانی تلاوت کریں گے، کیونکہ پہلے کے لوگوں کو اپنی آسمانی کتابیں زبانی یاد نہیں ہوتی تھیں، وہ اُنہیں دیکھ کر پڑھتے تھے، تو عرض کی: اُس امّت کو میری اُمَّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ**، وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی امّت کا تذکرہ پڑھا کہ جو اپنے ہی رشتے داروں کو صدقہ دے گی، اور اس پر بھی انہیں اَجر دیا جائے گا، اس امّت کو میری اُمَّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا کہ اُس کا کوئی فرد نیکی کا اِرادہ کرے گا تو صرف اِرادہ کرنے پر ہی اسے ایک نیکی کا ثواب عطا کر دیا جائے گا اور اگر وہ اُس نیکی کو کر لے گا تو اُسے دس (10) نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا، اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): اُس اُمَّت کو میری اُمّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ بھی احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی، اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جب اُس کا کوئی فرد گُناہ کا ارادہ کرے گا تو گُناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گُناہ کر لے گا تو صرف ایک گناہ لکھا جائے گا تو اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): اس اُمّت کو میری اُمَّت بنا دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی یہ بھی احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمت ہے، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جنہیں

اگلے پچھلوں کا علم عطا ہو گا اور وہ گمراہی کو مٹا دیں گے اور دَجّال کو قتل کریں گے، پروردگار! (عَزَّوَجَلَّ) اُس اُمّت کو میری اُمّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** کہ وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت ہے۔ تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: پھر مجھے اُمّتِ احمد میں سے بنا دے، اس دُعا پر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو خُصُوصیات سے نوازتے ہوئے فرمایا، اے موسیٰ میں نے تمہیں اپنے پیغام (رسالت) اور اپنے کلام کے لیے چُن لیا ہے، اور جو کچھ میں تم کو دے رہا ہوں اسے لو اور شُکر گزاروں میں سے ہو جاؤ، اس ارشاد پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا، اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں راضی ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الرابع: ذکر الفضیلۃ . . . الخ، ص ۳۳، حدیث: ۳۱)

اسی طرح ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دیں کہ جو احمد (یعنی نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)! احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت والی نہ بنائی، میں نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی اُمّت جنّت میں داخل نہ ہو لے، اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت کو حرام کیا۔ عرض کی: اِلٰہی! اس کی اُمّت کون ہے؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمّتِ محبوب کی مزید صفات ارشاد فرمائیں۔ تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔ عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی کا اُمّتی بنا دے۔ فرمایا: تم زمانہ میں اس سے پہلے اور وہ بعد میں ہے

، مگر ہمیشہ رہنے والے گھر (جنت) میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔ (خصائص کبریٰ، باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل...الخ، ۲۳/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کو کیسی شان و شوکت سے نوازا کہ سب اُمَّتوں میں سب سے آخر میں آئی لیکن قدر و منزلت اور فضیلت میں سب پر سَبقَت لے گئی، وہ اس طرح کہ صرف نیکی کا ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور گُناہ کا اِرادہ کرنے پر گُناہ لکھا نہیں جاتا، اگر کوئی نیک عمل کرلے تو اس کا ثواب دس گُنا ملتا ہے جبکہ گناہ کے اِرتکاب پر صرف ایک ہی گُناہ لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ کو اُمتِ محبوب کے فضائل و خُصوصیات کا علم ہوا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا پیش کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی درخواست پیش کی۔ یاد رہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے اس اُمَّت کو جو فضائل و کمالات عطا فرمائے ہیں، وہ دیگر اُمَّتوں کے حصّے میں نہیں آئے۔ جبھی تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے ترانے جُھوم جُھوم کر سُناتے ہیں کہ

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے   یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مُدت سے   دُعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے
رُسُل انہی کا تو مُژدہ سُنانے آئے ہیں   اُنہیں کے آنے کی خُوشیاں منانے آئے ہیں
کتاب حضرت مُوسیٰ میں وصف ہیں ان کے   کتابِ عیسیٰ میں ان کے افسانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۱۹تا۱۲۵)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣

تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توریت میں اُمّتِ مصطفٰے کی جو خُصُوصیات پڑھیں انہیں سُن کر ہو سکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ تو اُمَّتِ محبوب کی شان و عظمت کو بیان گیا گیا ہے نہ کہ شانِ مُصْطَفٰے کو! تو یاد رکھئے! اس اُمَّت کو جو شان و شوکت، عظمت و فضیلت اور خصوصیات نصیب ہوئیں وہ در حقیقت نبیِ مکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُجودِ مُعظّم کی برکتوں کا ہی تو صدقہ ہے، اگر سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہ لاتے تو اس دُنیا میں نہ جنّ ہوتے نہ انسان، نہ سورج ہوتا نہ چاند، نہ زمیں ہوتی نہ آسمان، نہ جنت و دوزخ ہوتے نہ ہی حُور و غلمان، نہ لوح و قلم ہوتے نہ عرش و کرسی۔ الغرض حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مقصدِ تخلیقِ کائنات ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے **حضرتِ** سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لا! اور تیری اُمّت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اس پر ایمان لائیں ”فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ کیونکہ اگر محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنت و دوزخ بناتا“ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وقت جُنْبِش کر رہا تھا میں نے اس پر ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" لکھ دیا، تو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف... الخ، ۱۴/۱)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سِکّہ نِشاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح وصفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

(حدائق بخشش، ص۳۴۹،۳۴۸)

اشعار کا خلاصہ!

اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات اور اس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا، سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چمک دَمک، جھلک اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو (سے سارا عالم فیضیاب ہو رہا ہے اور) زمین ہو یا آسمان، بلندی ہو یا پستی، ہر طرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شان و عظمت کا سِکّہ چل رہا ہے، (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) آدم عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ ہر رسول و نبی نیز صدیق و فاروق، عثمان و علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم) الغرض ہر ذِی شان ہستی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف کے قصیدے پڑھے۔ یہ چاند و سورج، صبح و شام، درخت اور پتے، پھل اور باغ، تلوار اور ڈھال، تاجِ شاہی سب آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے کرم کا صدقہ ہے، **الغرض** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ سارے جہاں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کا حکم جاری و ساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام چیزوں کو وجود کی دولت، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے تَوَسُّل و صدقے سے نصیب ہوئی، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنْبَعِ موجودات ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ ساری مخلوق اور تمام کائنات سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کو اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے: ”**اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِر** یعنی اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔“ (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الواو، ۲۳۷/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حُضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طَیِّبہ بَشَرِیَّت کے ساتھ ساتھ نُور سے بھی معمور ہے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو قاسِمِ نور یعنی نور تقسیم فرمانے والے ہیں کہ جسے چاہیں پُرنُور فرمادیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَسید بن اَبی ایاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں کہ جن کے چِہرے پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دَستِ پُر اَنوار رکھا تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخِل ہوتے تو وہ گھر روشن و مُنوَّر ہو جاتا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الصحابہ، ۱۲۳/۷، الجزء الثالث عشر، حدیث: ۳۶۸۱۹، الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی اثر یدہ من الشفاء والبریق۔۔۔ الخ، ۱۴۲/۲)

آیئے! ہم بھی مل کر اس نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے گُن گاتے ہیں، جن کی

برکت سے کفر و شرک کی ساری ظلمتیں چھٹ گئیں اور ہر طرف نُور ہی نُور چھا گیا:

عیدِ میلادُ النّبی ہے دل بڑا مسرور ہے
ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غم کافُور ہے

اِس طرف جو نُور ہے تو اُس طرف بھی نُور ہے
ذَرّہ ذَرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے
کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نُور ہے

جشنِ میلادُ النبی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم
مُسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پُر نُور ہے

مل کے دیوانو! پڑھو سارے دُرُود اب جُھوم کر
آج وہ آیا جہاں میں جو سراپا نُور ہے

آمنہ تجھ کو مبارک شاہ کا مِیلاد ہو
تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائل بخشش، ص ۴۸۴، ۴۸۳)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی شان و عظمت عطا فرمائی ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قصیدے پڑھتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے آئے ہیں، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُوصیری اپنے مشہورِ زمانہ ”قصیدہ بُردہ شریف“ میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

ترجمہ: تمام انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بحرِ کرم سے ایک چُلّو یا بارش کے ایک قطرے کے طلب گار ہیں۔

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جو ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں: تمام ہی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی پاک محافل و مجالس میں حضور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و مناقب بیان کرتے اور اپنی محفلوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف سے مُزَیَّن کرتے اور اپنی اُمَّتوں سے حضور پُرنُور پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد لیتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۳۵ملخصا)

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

(حدائق بخشش، ص۳۴۸)

شعر کا خلاصہ: حضرت مُوسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت اسماعیل عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا کوئی بھی نبی و رسول عَلَیۡہِ السَّلَام ہو، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہوں یا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ یا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہوں یا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم الغرض ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعریف و ثنا میں مشغول نظر آرہا ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصطفٰے بزبانِ آدم صَفِیُّ اللّٰہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ

مقدسہ سے کون ناواقف ہے کہ جنہیں ربّ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے باپ (والد) بننے کا شرف عطا فرمایا، تمام فرشتوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کروایا اور اپنی بنائی ہوئی جنّت کا نظارہ کروایا، اس قدر بلند و بالا رُتبہ نصیب ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کا عالم تو مُلاحظہ فرمایئے کہ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نورِ نظر حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام کو نصیحت کرتے ہوئے ان کے سامنے بڑے ہی دلنشین انداز میں تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح سرائی فرمائی اور انہیں ذکرِ مُصْطَفٰے کرتے رہنے کی تلقین بھی ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت شِیْث عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: تُم جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو تو ساتھ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی بھی ذِکر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وَقت بھی اُن کا مُبارک نام عَرش کے سُتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوح اور مٹی کے دَرمیان (تخلیقی مراحل میں) تھا، پھر جب مُجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو اس وَقت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جنَّتی محل اور دروازے پر نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لکھا پایا، اس کے عِلاوہ حُوْرُ الْعِیْن کی پیشانیوں، دَرَخْتِ طُوبیٰ و دَرَخْتِ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی اور دیگر جنَّتی دَرَختوں کے پتّوں نیز حِجاباتِ اِلٰہیّہ کے کَناروں اور فِرِشْتوں کی آنکھوں کے دَرمیان بھی یہی نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لہٰذا اُن کا کَثْرت سے ذِکر کرنا، بے شک فِرِشْتے بھی ہر گھڑی ان کے ذِکرِ خیر سے اپنی زبان تَر رکھتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۲۸۱/۲۳، رقم: ۲۷۸۱: شیث ویقال شبیث بن آدم)

مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب کون؟

نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں معاف فرمادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم! تم نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تُو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر رُوح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اُٹھایا تو میں نے عرش کے سُتونوں پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو میں تمہیں معاف کردوں گا اور ”**وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ**“ اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ (مستدرک، ومن کتاب آیات رسول اللّٰہ... الخ، استغفار آدم علیہ السلام... الخ، ۳/۵۱۷، حدیث: ۴۲۸۶)

نُوح و خلیل و مُوسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد
اَللّٰہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلٰی نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یُوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی کرلو وظیفہ نامِ محمد
صلِّ علیٰ کا سہرا سجا کر دُولھا بنایا نامِ محمد

شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں رَبّ کو ہے پیارا نامِ محمد
آنکھوں میں آ کر دل میں سما کر رنگت رَچا جا نامِ محمد

(قبالہ بخشش، ص ۷۴، ۷۳)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا یا مصطفٰے♣ مرحبا یا مصطفٰے♣ مرحبا یا مصطفٰے♣ مرحبا یا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ابُو البشر حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی، یقیناً اس کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خدا کا خاص فضل واحسان ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس دُنیا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے معصوم ہستیوں کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان فرمائی، حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نبوت کا سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا، یقیناً آپ کا مقام ومرتبہ بھی نبیوں میں بہت بلند وبالا ہے، آپ نے اپنی قوم کو سیدھی راہ پر لانے کی کوششوں میں کوئی کسر نہ چھوڑی، مگر سوائے چند لوگوں کے یہ بدنصیب قوم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی حتّٰی کہ میدانِ محشر میں یہ بدبخت قوم رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر بھی آپ پر جھوٹ باندھے گی، پھر جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی میں حقیقت کو واضح کریں گے تو اسی دوران تمام اوّلین وآخرین اہلِ محشر کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بھی بیان فرمائیں گے۔ آیئے! اب حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سُنتے ہیں، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے بزبانِ نوح نَجِیُّ اللہ

نبیِ کریم، رؤف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی امت کو بلاؤ، تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کو بہت کوششیں کی تھیں اور پوشیدہ اور اعلانیہ ان کو دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت کو اس کا کیا علم؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو محمدٌ رَّسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی غالب حکمت والا ہے۔

(مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبینا وامتہ... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ محشر تمام نبیوں کے سرور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی شان و عظمت عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغِ رسالت کی تصدیق فرمائیں گے بلکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) قیامت کے اس ہولناک دن تمام اہلِ محشر کی سب سے پہلے شفاعت بھی فرمائیں گے۔ یاد رکھئے! محشر کا دن پچاس ہزار (50,000) سال کا ہوگا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین ہوگی، سورج ایک مِیل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، بہت سے لوگ اپنے پسینے میں شرابور ہوں گے، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی۔ نَفسی نَفسی کا عالَم ہوگا اور اس کڑے وَقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا۔ اس پریشانی سے نَجات کے لیے اَہلِ محشر سفارشی تلاش کریں گے، جو اُنہیں اس مُصیبت سے نَجات دلائے۔ پھر یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نُبُوَّت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہمیں اِس مُصیبت سے نجات دلائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ بڑی مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابُو البشر ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اپنے دَستِ قُدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی رُوح آپ میں ڈالی اور ملائکہ یعنی فِرشتوں سے آپ کو

سجدہ کروایا اور جنّت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صَفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ (حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (پھر) لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے (پھر) لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (لوگ) عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ (توحضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس جاؤ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ (جب حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے) یہاں حاضر ہوں گے، تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ (رُوحُ اللہ) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج میرے رَبّ نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا اور نہ فرمائے گا، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے

ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ خاتَمُ النَّبِیّٖین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو جاؤ، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھِرتے پھِراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فتحِ باب (یعنی کامیابی کے دروازے کا کھلنا) رکھا ہے، آج حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جواب میں ارشاد فرمائیں گے: (اَنَا لَھَا) یعنی میں ہی اس کام کے لیے ہوں، میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے ہو، یہ فرما کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہو گا "اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعزت عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے آقا و مولی، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی نرالی شان و شوکت کا مالک بنایا کہ محشر کے اس ہولناک دن جبکہ انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس سخت دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا، شفیع و شفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والِہٖ وَسَلَّمَ گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں مُسَلسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا اِخْتِیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کرکے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخِلِ جنّت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قِیامت کی ہوش اُڑانے والی مصیبتوں میں ہمارا بِگڑا ہوا کام کس طرح بنے گا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے بھائی جان حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ اس کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بِگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا
کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا

خُدا کا لُطف ہوا ہو گا دَستگیر ضرور
جو گِرتے گِرتے ترا نام لے لیا ہو گا

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پُکارتا ہو گا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا

کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدس آنکھوں سے تارِ اَشک کا بندھا ہو گا

ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے
پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا

عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی　　زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے　　حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی آمد مرحبا♣سردار کی آمد مرحبا♣سالار کی آمد مرحبا♣مختار کی آمد مرحبا♣غمخوار کی آمد مرحبا♣تاجدار کی آمد مرحبا♣شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبایا مصطفٰے♣مرحبایا مصطفٰے♣مرحبایا مصطفٰے♣مرحبایا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو شخص جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس کے اندر موجود خوبیاں بھی اسی قدر عُمدہ و بے مثال ہونی چاہئیں، جن کے سبب وہ دیگر لوگوں سے ممتاز ہوسکے، اوراگراس کے اندر بیک وقت کئی عُمدہ خوبیاں جمع ہو جائیں تو اب اس کے مقام و مرتبے کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں، یقیناً نبیوں کی ذات مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اور ہر طرح سے ممتاز ہی ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف خوبیوں سے مُزَیَّن فرمایاہے، مگر سیِّد عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان پر قُربان جایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جوخوبیاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کوعطا فرمائیں وہ سب کی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں جمع فرمادیں۔ کسی شاعر نے کیاخوب کہاہے کہ

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا　　کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

حضرت علامہ محمد نور بخش تو کلی نے اپنی کتاب **"سیرتِ رسولِ عربی"** میں ان خوبیوں کو ذکر فرمایا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے دیگر انبیائے کرام کو عطا کی گئیں تھیں اور یہی خوبیاں نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی عطا کی گئیں، آیئے! ہم بھی

ان خوبیوں کا خلاصہ سنتے ہیں۔

﴿1﴾ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت (سَیِّدُنا) آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا نیز آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ جبکہ محمدِ مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ناموں کے علاوہ مُسَمَّیات کا بھی علم دیا (یعنی نہ صرف تمام چیزوں کے ناموں کا عِلْم دیا بلکہ جن چیزوں کے یہ نام ہیں، ان چیزوں کا بھی عِلْم عطا فرمادیا)۔ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے رہتے ہیں اور مومنین بھی دُرُود و سلام بھیجتے ہیں۔ یہ کامل ترین بُزرگی ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو کیا جانے والا سجدہ تو بس ایک دفعہ ہی ہوا اور دُرُود و سلام ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ بُزرگی بہت زیادہ عُموم والی بھی ہے کیونکہ سجدہ کرنے میں تو صرف فرشتے شامل تھے جبکہ دُرُود میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ)، فرشتے اور مومنین سب شامل ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس لئے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ اس وقت نورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیشانی میں موجود تھا۔

(تفسیرکبیر، سورۃالبقرۃ، تحت الایۃ: ۲۵۳، الجزء: ۲، ۳/۵۲۵)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود
ہے فِرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(قبالۂ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ادریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج آسمانوں کے اوپر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ تک اُٹھایا۔

﴿3﴾ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

❀ حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اِیمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے غرق ہونے سے نجات دی۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجود کی بَرَکت سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت فَنَا کر دینے والے عذاب سے محفوظ رہی (جیسا کہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 33 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ ۹، الانفال: ۳۳)

❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کشتیِ نُوح کو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے نُور کی بَرَکت سے غَرق ہونے سے بچایا کیونکہ اُس وقت نُورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا سام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیشانی میں تھا۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول ... الخ، غزوہ تبوک ... الخ، ۴/۱۰۴)

کشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں
بطنِ ماہی میں یُونُس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالیٰ نے پتھر میں سے اُونٹنی نکالی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام فصاحت میں بے مثل تھے۔ جبکہ اُونٹ نے بارہویں والے مُصطفٰی، حبیبِ کبریا، آمِنہ کے دِلربا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کلام کیا۔ فصاحت میں کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، باب قصۃ الجمل، ۹۵/۲)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیاں نہیں

(حدائق بخشش، ص107)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ابراھیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کردیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی بَرَکت سے حضرت سَیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ پر آگ ٹھنڈی ہوئی۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول...الخ، غزوہ تبوک...الخ، ۱۰۵/۴) حلیمہ کے پیا، محبوبِ ربُّ العُلیٰ، سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت شریف پر فارس کی آگ جو ہزار (1000) برس سے نہ بُجھی تھی بُجھ ہوگئی۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاتہ...الخ، باب: الآیۃ فی عدم احراق النار...الخ، ۱۳۳/۲)

﴿6﴾ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا ابراھیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ذبح کرنے لگے تو آپ نے صبر کیا۔ جبکہ نبیِ کریم، رؤف ورحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا شَقِّ صَدر ہوا (یعنی سینۂ مبارک چاک ہونے کا واقعہ حقیقتاً رونُما ہوا) جبکہ حضرت اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذَبْح نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی جگہ دُنبہ ذَبْح کیا گیا۔ (شرح زرقانی، المقصد الخامس... الخ، فی تخصیصہ بخصائص المعراج، ۸/۲۸-۲۹)

﴿7﴾ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں نے خبر دی کہ یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھیڑیے کو بُلا کر پُوچھا تو بھیڑیے نے کہا: میں نے یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نہیں کھایا۔ (خصائص کبریٰ، ۲/۱۸۲) جبکہ میرے آقا، مکے مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھیڑیے نے کلام کیا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاتہ... الخ، باب: قصۃ الذئب، ۲/۳۰۸)

﴿8﴾ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حُسن و جمال عطا فرمایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا حُسن عطا ہوا کہ کسی اور کو نہیں مِلا، حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تو آدھا حُسن مِلا تھا مگر حسین و جمیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُکمّل حُسن مِلا۔

(خصائص کبریٰ، باب اختصاصہ... الخ، ۲/۳۱۵)

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں انگُشت زناں

سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش، ص۵۸)

شعر کی وضاحت: حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کو دیکھ کر مِصر کی عورتیں بے اختیار

اُنگلیاں کاٹ بیٹھی تھیں جبکہ ہمارے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صرف نام پر عرب کے نوجوان اپنے سر کٹاتے رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

﴿9﴾ حضرت ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صبر کرنے والے تھے۔ جبکہ صبر میں ہمارے آقا و مولی، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحوال بہت زیادہ ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر بہت عظیم تھا۔

﴿10﴾ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یَدِ بَیْضَا (روشن ہاتھ) عطا ہوا۔ جبکہ روشن رسول، آمِنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُشْتِ مُبارک پر مُہرِ نبُوَّت تھی، اِس کے علاوہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَراپا نُور تھے، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لباسِ بَشَرِیَّت میں نہ ہوتے تو کوئی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جمال کی تاب نہ لاتا۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۲)

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَصا مار کر پتّھر سے پانی جاری کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُنگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری کر دیا۔ (**خصائص کبریٰ، ذکر بقیۃ المعجزات ... الخ، باب: نبع الماء من بین اصابعہ ... الخ، ۲/۶۷**) یہ اُس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتّھر کے اندر سے پانی کا نکلنا تو مشہور و معروف ہے مگر خون و گوشت میں سے پانی کا نکلنا واہ واہ۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

﴿11﴾ حضرت یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت **سَیِّدُنا یُوشَع عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام** کے لئے سُورج ٹھہرایا گیا۔ جبکہ رسولوں کے سردار، انبیاء کے تاجدار، رسولِ شاندار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بھی سُورج غُروب ہونے سے روکا گیا۔ (**شرح زرقانی، المقصد الرابع... الخ، رد الشمس له... الخ، ۶/۴۹۳**)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص۳۵۱)

﴿13﴾ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت **سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام** کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے۔ جبکہ سارے نبیوں کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَستِ مُبارَک میں کنکروں نے تَسْبِیْح پڑھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کے ہاتھ میں بھی کنکروں سے تسبیح پڑھوا دی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے سے تَسْبِیْح کی آواز آیا کرتی تھی کیونکہ پہاڑ تو خُشوع و خُضوع سے مُتَّصِف ہیں مگر کھانے سے تَسْبِیْح مشہور و معروف نہیں۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۰)

پرندے **حضرت سَیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابِع کر دیئے گئے۔ جبکہ میرے نبی، پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے پرندوں کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات (اُونٹ، بھیڑیے، شیر وغیرہ) بھی اِطاعت گزار و فرمانبردار کر دیئے گئے۔

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نَرم ہو جاتا جبکہ میرے آقا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے شبِ مِعْراج ایک بڑا پتھر خمیر (یعنی گوندھے ہوئے آٹے) کی مانند نرم ہو گیا تھا۔ (**دلائل النبوۃ، الفصل الثلاثون فی ذکر... الخ، رقم: ۲، ۵۳۹/۳۵۳**)

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہایت خوش آواز تھے جبکہ پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نہایت خوش آواز تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: **وَکَانَ نَبِیُّکُمْ اَحْسَنَھُمْ وَجْھًا وَ اَحْسَنَھُمْ صَوْتًا** (اور تمہارے نبی کا چہرہ سب سے زیادہ حسین اور آواز بہت زیادہ خوبصورت تھی) (**شمائل محمدیة، باب: ما جاء فی قراء ة رسول اللہ، حدیث: ۳۰۳، ص ۱۸۳ و فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، تحت الحدیث: ۳۸۸۸، ۱۷۹/۷**)

﴿14﴾ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت **سَیِّدُنا سُلَیمان** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عظیم سَلْطَنَت عطا ہوئی۔ جبکہ غریبوں کے آقا، یتیموں کے مولیٰ، محمدِ مصطفٰی، یٰسین وطٰہٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **اللہ** تعالیٰ نے اِخْتِیار دیا کہ نُبُوَّت کے ساتھ سَلْطَنَت لیں یا عُبُودِیَّت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عُبُودِیَّت (بندگی) کو پسند فرمایا۔ **اللہ** تعالیٰ نے زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار دیا کہ جس کو چاہیں عطا کریں۔ (**سیرت رسول عربی، ۵۵۸**)

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص ۳۳)

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ جبکہ رسولِ بے مثال، آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ بھیڑیے وغیرہ حیوانات کا کلام سمجھتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پتھر نے کلام کیا، جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سمجھ لیا۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رسی کی جاتی ہے، ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پا کر خُوش وخُرم لوٹتی ہے، یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

﴿15﴾ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں (سفید داغ کی جِلد والوں) کو اچھا کر دیتے تھے۔ جبکہ کونین کے دُولہا، اعلیٰ وبالا، میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں کو اچّھا کیا۔ جب خَیبر فَتح ہوا تو وہاں کی ایک غیر مسلم عورت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو زہر والا بکری کا گوشت ھَدِیَّۃً بھیجا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بکری کا بازو لیا اور اُس میں سے کچھ کھایا وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔(**شرح زرقانی،المقصد الاول۔۔۔الخ، غزوہ خیبر۔۔۔الخ، ۳/۲۹۰**) یہ مُردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ مَیِّت کے ایک حِصّے کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اُس کا بقیہ جو اُس سے الگ اور مُردہ ہی تھا۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۱)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے غموں کو دُور کرنا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے معمولی سے بات ہے کیونکہ آپ تو چلتے پھرتے مُردے زندہ فرمادیتے ہیں تو میرا دل کیا چیز ہے؟۔

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مٹّی سے پرندہ بنایا جبکہ غزوۂ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکَّاشَہ بن مِحْصَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹُوٹ گئی تو میرے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو ایک خشک لکڑی عطا کردی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہِلائی تو وہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔(**شرح زرقانی، المقصد الاول، باب: غزوۃ بدر الکبری، ۲/۳۰۱**)(سیرتِ رسولِ عربی، ۵۵۲تا۵۵۹, ملخصًا)

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خُدا پر جلوس ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

سارے اچھّوں میں اچھّا سمجھئے جسے   ہے اُس اچھّے سے اچھّا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے   ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل   اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی   چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار   تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

رہنما کی آمد مرحبا♣رہبر کی آمد مرحبا♣افسر کی آمد مرحبا♣سرؤر کی آمد مرحبا♣محبوبِ ربّ کی آمد مرحبا♣سلطانِ عرب کی آمد مرحبا♣رسولِ اکرم کی آمد مرحبا♣نورِ مجسّم کی آمد مرحبا♣تاجور کی آمد مرحبا♣پیمبر کی آمد مرحبا♣منوّر کی آمد مرحبا♣معطّر کی آمد مرحبا♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”سیرتِ رسولِ عربی“ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزات وخُصُوصیات سُنیں، ساتھ ہی یہ بھی سنا کہ پیارے آقا، بارہویں والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جامع مُعْجِزات ہیں، یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام مُعْجِزات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک میں موجود ہیں۔ یہ ساری معلومات جو ہم نے سُنیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب ”سیرتِ رَسُولِ عَرَبی“ میں موجود ہیں۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مُطالعہ خود بھی کیجئے اور ہوسکے تو دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلایئے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ریڈ (یعنی پڑھی) بھی جاسکتی ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا تعارُف

اس کتاب کی تخریج وتسہیل وغیرہ کا کام دعوتِ اسلامی کی مَجْلِس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' نے سَر اَنْجام دیا ہے اوردعوتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے اِسے شائع کیا ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کا وہ اَہم شُعبہ ہے جس نے اِصلاحِ اُمَّت کے جذبے کے تحت خالِص عِلْمی اور اِشاعَتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے 16 شُعبوں میں قرآن وحدیث، تفسیر عربی سے اردو ، اردو سے عربی ترجمے اوراصلاحی کُتُب ورسائل تحریر کرنے کا کام جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''مدرسۃ المدینہ بالغان''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں بالخصوص قُرآنِ پاک دُرست پڑھنا سکھایا

جاتا ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ "یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کے لئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُالمدینہ بالِغان کی ترکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلِف مَقامات واَوقات میں ہزارہامدرسۃُالمدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے قرآنِ کریم پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرنا، نماز کے مسائل سیکھنا، مختلف سُنّتیں و آداب سیکھنا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) کا طریقہ سیکھنا، فکرِ مدینہ کرنا وغیرہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے جدول میں شامل ہوتا ہے، یہ جدول (دورانیہ) **63 منٹ** کا ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُالمدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہئے۔ آیئے! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدنی بہار سُنئے۔

میری زندگی میں بہار آگئی

زم زم نگر (حیدرآباد، باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے

---

[1] ...بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شانِ مُصْطَفٰے ایک ایسا دلچسپ موضوع ہے، اس کو بیان کرنے کیلئے یہ وقت بہت کم ہے۔ دو جہاں کے تاجدار، سارے انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے کرتے کئی صدیاں گزر گئیں، ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرنے کی کوشش کی، مگر کوئی بھی کَماحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ بیان کرنے کا حق ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان نہ کر سکا۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں عرض کی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِی　　وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: (۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (۲) آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں (۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں (۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

اسی طرح ایک بار شہنشاہِ ابرار، صاحبِ عمامۂ پُر انوار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُر بہار سے مشرف ہونے کے بعد حضرت پیر مِہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کیا تو جذبات مچل گئے، دل بیقرار اور آنکھیں اشکبار ہوئیں تو آپ نے ایک نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ (مہر منیر، ص ۱۳۲، ملخصاً)

اَج سِک مِتراں دِی وَدھیری اے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

اس کلام میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن وجمال، فضائل وکمال کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا، بِالآخِر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شعر پر اس کلام کا اختتام فرمایا۔

سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتّھے مِہر علی کِتّھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

یعنی میرے آقا آپ اس قدر صاحبِ حُسن وجمال اور صاحبِ کمال ہیں کہ مجھ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء ممکن ہی نہیں بلکہ اس سے میری کوئی مناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ کی ذاتِ اقدس، زیارت ودیدار کا شرف فقط آپ کی کرم نوازی ہے، ورنہ میری آنکھیں اس لائق کہاں، ان سے بھی لگنے اور تکنے کی جسارت ہوگئی ہے۔ (شرح سِک متراں دی، ص ۳۸۳)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے بیان و تحریر میں اور اشعار کی صورت میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ثنا خوانی بیان کی ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ایک کلام لکھا کہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی میں تمام خُوبیاں جمع ہیں، لہٰذا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس کس خوبی کو بیان کروں؟ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبیوں کا سردار کہوں؟ اپنا آقا و مولیٰ کہوں؟ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باغ کا خوب صُورت پھول کہوں؟

پھر اس کے بعد نبیوں کے تاجدار، مَنبعِ اَنوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مختلف اَوصاف ذکر فرماتے گئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار اوصاف و کمالات، فضائل و خصوصیات پر غور کیا تو حیران رہ گئے کہ آپ کی تعریف و ثنا کس طرح بیان کی جائے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کلام کا اختتام ان اشعار پر یوں فرمایا:

تیرے تو وَصف "عیبِ تناہی" سے ہیں بَری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۵)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حُضُور ‌ ‌ ‌ ‌ تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳)

شعر کی وضاحت: اے رضا! جب صاحبِ قرآن یعنی خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے تو پھر تجھ سے کماحقہ تعریف کرنا کیسے ممکن ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام ہی انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال خوبیوں، فضائل و کمالات اور انتہائی شان و عظمت سے نوازا ہے، حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو صفیُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نَجِیُّ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیلُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبیحُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیمُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوحُ اللہ بنایا، الغرض ہر ایک نبی کو بے شُمار خوبیوں سے نوازا اور ہمارے آقا، احمدِ مجتبیٰ، بارہویں والے مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صرف خلیل بلکہ اپنا حبیب بھی بنایا جیسا کہ خود حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل بنایا، اسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور... الخ، ص ۲۷۰) ایک اور ارشادِ نبوی ہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل

النبی، ۵/۳۵۴، حدیث: ۳۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے تو آیئے! ایک ولیِ کامل کی زبانی سنتے ہیں کہ خلیل اور حبیب کے درمیان کیا فرق ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں ان دونوں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خلیل اور حبیب کا فرق

(1) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قیامت کے دن رُسوائی سے بچنے کی دُعا مانگی۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۸۷) جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صدقے ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو قیامت کی رُسوائی سے بچانے کا مُژدہ سنایا (یعنی خوشخبری سُنائی)۔ (پ ۲۸، التحریم: ۸)

(2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَبّ تعالیٰ سے مُلاقات کی تمنا کی۔ (پ ۲۳، الصفت: ۹۹) جبکہ رَبّ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خُود بُلا کر شَرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

(3) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہدایت کی آرزو فرمائی۔ (پ ۲۳، الصفت: ۹۹) اور حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔ (پ ۲۶، الفتح: ۲)

(4) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس فرشتے مُعزز مہمان بن کر آئے۔ (پ ۲۶، الذّٰریت: ۲۴) اور حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے رَبّ تعالیٰ نے فرمایا: فرشتے ان کے سپاہی بنے۔

(توبہ: ۱۰۱، پ ۴، آل عمران: ۱۲۵، پ ۲۸، التحریم: ۴)

(5) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی اُمّت کی مغفرت کی دُعا مانگی۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۱) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ: اپنی اُمّت کی مغفرت مانگو۔ (پ ۲۶، محمد: ۱۹)

(6) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بعد والوں میں اپنا ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ (الشعراء: ۸۴) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے خود ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ ۳۰، الم نشرح: ۴)

(7) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں رَبّ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے قومِ لُوط سے عذاب دُور کئے جانے میں بہت کوشش کی۔ (پ ۱۲، ھود: ۷۶، ۷۴۔ پ ۲۰، عنکبوت: ۳۲) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم تُو ان میں تشریف فرما ہے۔ (پ ۹، انفال: ۳۳)

(8) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ! میری دعا قبول فرما۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۰) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ماننے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رَبّ فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) (فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۷۸-۱۸۲، ملخصًا)

تُو ہی انبیا کا سرور تُو ہی دو جہاں کا یاور
تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور
تِرا ہاشمی گھرانا مدنی مدینے والے

تری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تُو شہنشہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً پیارے آقا، محمدٌ رَّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اس قدر بُلند ہے کہ ساری مخلوق مل کر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان نہیں کر سکتی۔ جب جب شانِ مصطفیٰ بیان کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول کے سِینوں میں محبتِ مُصطفٰے کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! یہ مَحَبَّت اُسی وقت کامل مانی جائے گی، جب ہم مَحَبَّت کے تقاضوں کو بھی اچھی طرح پُورا کریں گے، مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات، آپ کے اہلِ بیت، آپ کے صحابۂ کرام، آپ کے شہر اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے سے مَحَبَّت اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جس طرح سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتے تھے، اسی طرح پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت اور آپ کا جُز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام سے مَحَبَّت اور ان کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیے اور ان سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو

میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

(اَلجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۳۳ حدیث ۸۸۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی ساداتِ کرام کی بے حد تَعْظِیم کرتے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں، تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچوں سے انتہائی مَحَبَّت اور شَفْقَت کرنا یہ آپ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح آلِ رسول کی تعظیم و توقیر بجالانا مَحَبَّتِ رسول کی علامت ہے، اسی طرح پیارے آقا، میٹھے مُصطَفٰے، کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ، طَیْبَہ کے شمسُ الضُّحیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت، تعظیم و توقیر اور ان سے مَحَبَّت کے بغیر مَحَبَّتِ رسول کا دعوی بیکار ہے۔ یادرکھئے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں، یہ وہ مُقدّس و مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوکر تن من دَھن سے اسلام کے ابدی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے تیار رہے۔ ان مبارک ہستیوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربُلندی کے لئے ایسی بے مثال قُربانیاں دی ہیں کہ آج کے دور میں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کی مَحَبَّت دل میں بسائیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے

ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! ان کی مَحَبَّت دل میں بڑھانے کیلئے ان کی شان و عظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کو نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم، ۹/۷۳۶، حدیث: ۱۶۳۸۳)

2. ایک شخص نے نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے پوچھا، "اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ" کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: "اَلْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ" یعنی بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل الصحابہ ثم الذین یلونہم ۔۔۔۔۔۔ الخ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ "یعنی اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہو۔

(ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دل سے تعظیم کرے اور ان کی مَحَبَّت کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم رکھے۔ ان کی مَحَبَّت نبیِ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُرے لوگوں کی صُحبت سے بچائے اور ان مُبارک ہستیوں کی مَحَبَّت ہمارے دلوں میں قائم رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حُضُور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی

(حدائق بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آلِ رسول کی تعظیم و توقیر اور ان کی مَحَبَّت عشقِ رسول کی علامات ہیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو سچا مُحِب ہوتا ہے، اس کو تو اپنے محبوب کے شہر، شہر کے گلی کُوچوں، بازاروں ہر ایک چیز سے مَحَبَّت ہوتی ہے، محبوب سے نسبت کی وجہ سے اس کا شہر ادب واحترام اور تعظیم کا مقام بن جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پیارے آقا، میٹھے مصطفٰی، محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے مبارک شہر مکّۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیبہ سے بھی سچی مَحَبَّت ہونی چاہیے اور انکا ادب واحترام بھی ہمارے دلوں میں قائم رہنا چاہیے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کو عمل کے ذریعے خوب عام کریں، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقوں پر عمل کرنا ہی ہمارے لئے ترقّیٔ درجات کا زینہ ہے جیسا کہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حضرتِ صدرُ الاَفاضِل سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "خزائنُ العرفان" میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان کی اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب: ۲۱، ص۷۷۷)

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تُو یہ کر سکتا ہے کہ اس حال میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جو میری سنّت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بہتری کا باعث ہے۔ مسواک ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ ہمارے اَسلاف اس سُنَّت سے کس قدر مَحَبَّت کرتے تھے آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد الوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لٰہذا ایک دِینار (یعنی سونے کی ایک اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے

بہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ "تُو نے میرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا، اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟" (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے؟ حضرتِ سیدنا ابو بکر شبلی (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت مِسواک پر قُربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑھ چڑھ کر عاشقِ رسول کہلواتے ہیں، مگر حال یہ ہے کہ اَٹھنّی بھر کی مِسواک بھی ہم سے نہیں خریدی جاتی۔ آیئے! مسواک کی اہمیت وفضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) مِسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ہے۔ (مسند احمد، ج۲، ص۴۳۸، حدیث۵۸۶۹) (2) مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفاء ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۹۷، حدیث۴۸۴۰) (3) دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پُھول" سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا

بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (1) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔ (2) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ سیّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔ (3) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہویں تاریخ

---

[1] ...اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸

[2] ...مُسنَدِ امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

[3] ... اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیارہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا

گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا

برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جُھوم جُھوم کر رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے کم از کم دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ-- **12 ہفتہ وار مدنی مذاکروں میں** بھی شرکت کی نیّت فرمایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے

ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات کی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفی کی کچھ حَسِین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِستفسار فرمایا "بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجہ ٔ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسٰی روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔ (مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولد النبوی

القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب   آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے   فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے   فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربّ العزت، مصطفی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرَّہ ذرَّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بد نصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **12 ربیع الاول** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ

رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا ”اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی“۔ تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت!

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

(فِردَوسُ الاَخبار بماثُورِ الخِطاب ج ۲ ص ۲۸۴ حدیث ۶۰۸۳)

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے   اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

1… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا عبدُ الْمُطَّلِب کا خواب

بہت بڑے عاشقِ رسول حضرت سیِّدُنا اِمام جَلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہوں نے بیداری میں 75 بار رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان) حضرت عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں حجرِ اَسود کے پاس سو رہا تھا کہ میں نے ایک ہولناک خَواب دیکھا، جس کی وجہ سے مجھ پر بہت زیادہ گھبراہٹ طاری ہوگئی، پھر میں ایک قُریشی کاہِن (یعنی قسمت کا حال بتانے والے) کے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے رات خَواب میں ایک درخت دیکھا، جس کی اُونچائی آسمان تک اور شاخیں مَشرِق و مَغرِب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اُس درخت سے نکلنے والے نُور کی چمک دَمک سُورج کی روشنی سے سَتّر 70 گُنا زائد ہے۔ اُس کے سامنے عَرَب و عجم سَجدہ ریز ہیں اور اُس

کی عظمت، نُور اور بلندی میں ہر آن اِضافہ ہو رہا ہے۔ ایک لمحہ وہ چُھپ جاتا ہے تو دُوسرے ہی لمحے ظاہِر ہو جاتا ہے۔ قُریش کی ایک جماعت اُس کی شاخوں سے چمٹی ہوئی ہے جبکہ دُوسری جماعت اُسے کاٹنا چاہتی ہے۔ جونہی یہ جماعت اسے کاٹنے کے لئے قریب پہنچی تو ایک نوجوان نے اُنہیں پکڑ لیا، اِس جیسا حُسن و جَمال کا پیکر اور نَظافت و خُوشبو سے مُعَطَّر نوجوان میں نے کبھی نہیں دیکھا، پھر اس خوب رُو (خوبصورت) نوجوان نے اُس جماعت کے لوگوں کی کمریں توڑ ڈالیں اور آنکھیں نکال دیں۔

میں نے درخت کا پھل لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا مگر کچھ نہ لے سکا۔ بالآخر میں نے پوچھا کہ اِس کا پھل کون لے سکتا ہے؟ جواب ملا: صِرف وہ لوگ جو مَضبُوطی سے چِمٹے ہوئے ہیں۔ پھر خوف زَدہ حالت میں میری آنکھ کُھل گئی۔ حضرت عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کاہِن کے چہرے کو دیکھا تَو اس کا رنگ اُڑ چکا تھا، پھر اُس نے تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا: اگر تمہارا خواب سچّا ہے تَو تُمہاری پُشت سے ایک ایسا فرزند پیدا ہو گا جو مشرِق و مغرِب کا مالِک ہو گا اور ایک مخلوق اُس کی خوبیوں کو دیکھ کر اُس سے وابَستہ ہو جائے گی۔ (خَصائِص کُبریٰ، باب رؤیا عبدالمطلب، ۱/۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت عَبدُالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جس نُور کو خَواب میں دیکھا وہ 12 ربیعُ الاول شریف بمُطابِق 20 اپریل 571 بروز پیر صُبحِ صادِق کی روشن و مُنوَّر سُہانی گھڑی میں ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُورت میں اَزلی سعادَتوں اور اَبدی مُسرّتوں کا نُور بَن کر مکہ مُکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ (اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّة لِلْقَسْطَلَانِیّ ج ۱ ص ۶۶-۷۵ ملتقطا)

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوتے ہی ظُلمت کے بادل چھٹ

گئے ، شاہِ ایران کِسریٰ کے مَحل پر زَلزَلہ آیا، چودہ (14) کُنگرے گِر گئے ، ایران کا آتَش کَدہ جو ایک ہزار (1000) سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بُجھ گیا اور دَریائے ساوہ خُشک ہو گیا اور کعبہ کو وجد آ گیا۔

(صبح بہاراں، ص ۲)

چاند سا چمکاتے چہرہ نور برساتے ہوئے		آ گئے بدرُ الدُّجیٰ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
جُھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گِرے		دَبدَبہ آمد کا تھا ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
چودہ کنگورے گِرے آتشکدہ ٹھنڈا ہوا		سٹپٹا شیطاں گیا ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا (وسائلِ بخشش، ص ۱۴۷، ۱۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کی رِضاعی مائیں

آقائے دوجہاں، رحمتِ عالَمیاں، محبوبِ رَحماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے بعد سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اپنے نُورِ نظر اور لختِ جگر کو دُودھ پلایا پھر ابولَہب کی آزاد کردہ کنیز حضرت ثُوَیبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے یہ شرف پایا۔ اِن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادت حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سَعدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے حصّے میں آئی ۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص ۵۹) جِن خُوش نصیب بیبیوں نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُودھ پِلانے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا مُبارَک نام بھی شامل ہے۔ (سیرۃ حلبیہ، باب ذکر رضاعہ وما اتصل بہ، ۱/ ۱۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش قسمت بیبیوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا، ان تمام عورتوں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سَعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دولتِ ایمان کے عِلاوہ مزید جن برکتوں سے مالامال ہوئیں۔ آیئے! ان سے متعلق پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف میں ہونے والے چند واقعات سنتے ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ عَبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب "سِیرتِ مصطفٰی" میں لکھتے ہیں: شُرَفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گِرد و نَواح کے دِیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے، دیہات کی صاف سُتھری آب وہوا میں بچّوں کی تَندُرُستی اور جِسمانی صِحَّت بھی اَچھی ہو جاتی تھی اور وہ خالِص اور فَصیح عَرَبی زَبان بھی سِیکھ جایا کرتے، کیونکہ شہر کی زبان باہر کے آدمیوں کے مَیْل جَول سے خالِص اور فَصِیح و بَلِیغ زبان نہیں رہا کرتی۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادَت حَضرتِ سَیِّدَتُنا حَلِیمہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصِل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شِیْر خَواری کے مُعْجِزات بَیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ میں "بنی سَعْد" کی عورتوں کے ہَمراہ دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ کو چلی۔ میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فقر و فَاقَہ کی وَجہ سے مجھ میں اِتنا دُودھ نہ تھا، جو اُس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بِلبِلاتا رہتا تھا اور ہم اُس کی دِلجُوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گُزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اُس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے سَفَر میں جس خچر پر میں سُوار تھی، وہ بھی اس قَدر لاغَر (کمزور) تھا کہ قافلے والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہَمراہی بھی اُس سے تنگ آچکے تھے۔ بڑی مُشکلوں سے یہ سَفَر طے ہوا (اور یہ قافِلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلۂ بنی سَعْد کی عورتوں نے دُودھ پلانے کے لیے گھر گھر جا کر بچّوں کی تلاش شُروع کر دی

اور اُن تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچّے مِل گئے، لیکن حَضْرتِ حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دُودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ نہ مل سکا، کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بِالآخر حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوگئی اور سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی آغوش میں آگئے۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۳)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لینے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مکانِ عالیشان پر پہنچیں تو فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُودھ سے بھی زیادہ سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں، مُشک وعنبر کی خوشبوئیں اُٹھ رہی ہیں، سبز رنگ کا ریشمی کپڑا نیچے بِچھا ہوا ہے، پُشت کے بَل آرام فرما رہے ہیں۔

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نیند سے بیدار کروں مگر میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال ہی میں کھو گئی۔ پھر میں نے آہستہ سے قریب ہو کر اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مُبارَک پر ہاتھ رکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اپنی ننّھی آنکھیں کھول دِیں اور مجھے دیکھنے لگے، جیسے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری طرف نظر کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارَک آنکھوں سے ایک نُور نکلا، جو آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ میں نے شوقِ محبّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دونوں چشمانِ کرم کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ

دیا۔ (مدارِجُ النُّبُوَّۃ، قسم اول، باب اول، بیان حسن خلقت، ۱۹/۲ ملخصاً)

کٓ گیسو ہٰ دَہن یٰ اَبرو آنکھیں عٓ صٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

مختصر وضاحت: کٓھٰیٰعٓصٓ سُورۂ مریم کے آغاز میں حروفِ مُقطّعات ہیں، ان کی ایک عاشقانہ تعبیر فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کاف سے مُراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو مُبارک ہیں کہ جس طرح کاف مخصوص حلقے و دائرے کی طرح ہوتا ہے، اسی طرح گیسوئے مصطفٰے بھی ایک دلکش حلقے کی شکل میں ہیں، ''ہٰ'' سے دہنِ مصطفٰے مُراد ہے کہ جس طرح ''ہٰ'' مُنہ کی طرح گول ہوتی ہے، اسی طرح دہنِ مصطفٰے بھی حسین گولائی میں ہے، یٰ سے اَبروئے مصطفٰے مُراد ہیں کہ یٰ کی صُورت بھی اَبرو کی مانند ہوتی ہے، ع اور ص سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی شکلیں بھی آنکھوں سے ملتی جُلتی ہے، الغرض کٓھٰیٰعٓصٓ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کو بیان کیا گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضلِ عظیم ہی تھا کہ حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوگئی اور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی آغوش میں آگئے۔ اپنے خیمے میں لاکر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رَحمت کی طرح برکاتِ نُبوَّت کا ظُہور شروع ہوگیا، خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ حضرت سیِدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِس قدر دُودھ اُترا کہ رحمتِ عالَمیاں، شفیعِ مُجرِماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِضاعی بھائی نے بھی خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا

اور دونوں آرام سے سو گئے۔ اُدھر اُونٹنی کو دیکھا تو اُس کے تھَن بھی دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نے اُس کا دُودھ دوہا اور دونوں میاں بیوی نے خُوب سیر ہو کر دودھ پیا اور رات بھر سُکھ اور چین کی نیند سونا نصیب ہوا۔

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سَعدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شوہر، سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ برکتیں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا: حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارَک بچّہ لائی ہو۔ حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمّید ہے۔ (سیرت حلبیه، باب ذکر رضاعه وما اتصل به، ۱۳۲/۱، مُسْنَدِ ابی یعلٰی، مسند ام سلمة زوج النبی، حدیث حلیمة بنت ابی الحارث، ۱۷۱/۶، حدیث: ۷۱۲۷)

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جاکر حلیمہ　　میرے گھر میں خَیْرُالْوَرٰی آگئے ہیں
بڑے اَوج پر ہے میرا اب مُقَدَّر　　میرے گھر حَبِیبِ خُدا آگئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُجودِ مُصْطَفٰے کی حیرت انگیز برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُجودِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکتوں کی کوئی انتہا ہی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان کو اپنی آمد کا شرف کیا بخشا ہر طرف بہار آگئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود کی برکتوں سے نہ صرف حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حصہ پایا بلکہ ان کے جانوروں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے خُوب خُوب فُیوض و بَرَکات حاصِل کئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (جب) ہم رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

کو اپنی گود میں لے کر مکہ شریف سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خَچّر اب اِس قدر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سُواری اُس کی گَرْد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلے کی عَورتیں حیران ہو کر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! کیا یہ وہی خَچّر ہے جِس پر تم سُوار ہو کر آئی تھیں یا کوئی دُوسرا تیز رَفتار خَچّر تم نے خرید لیا ہے؟ اَلْغَرَض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سَخت قَحط پڑا ہوا تھا، تمام جانوروں کے تھنوں میں دُودھ خُشک ہو چُکا تھا، لیکن میرے گھر میں قَدَم رکھتے ہی میری بکریوں کے تَھن دُودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب چَراگاہ سے گھر واپس آتیں تو اُن کے تَھن دُودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پُوری بَستی میں اور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قَطرہ دُودھ نہیں مِلتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چَرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اُسی جگہ چَراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جانور چَرتے ہیں۔ چُنانچہ سب لوگ اُسی چَراگاہ میں اپنے مَویشی چَرانے لگے، جہاں میری بکریاں چَرتی تھیں، مگر یہاں تو چَراگاہ اور جنگل کا کوئی عَمَل دَخَل ہی نہیں تھا یہ تو رَحْمَتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بَرکاتِ نُبوّت کا فَیض تھا جس کو میں اور میرے شوہر کے سِوا میری قَوم کا کوئی شَخْص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۵)

شاہِ جِنّ و بشر، خیر سے میرے گھر تیرے آئیں قدم، تاجدارِ حرم
دُور ہوں آفتیں، دیجئے راحتیں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص ۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ کبریا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نشو ونُما

دُوسرے بچوں سے نِرالی تھی یعنی جِسم شریف کا بڑھنا دوسرے بچوں سے بالکل مُختلف تھا، دن بھر میں پیارے آقا، آمِنہ کے دِلرُبا، حلیمہ کے پیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کے جسمِ مُبارَک میں اِتنی نشوونُما اور توانائی آجاتی، جتنی عام طور پر بچّوں میں ایک ماہ میں آتی تھی۔

حضرت سیِّدُنا امام عبدُ اللہ مروزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقْل کرتے ہیں کہ جب رسولِ اَکرَم، شَہَنشاہِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک 2 ماہ ہوئی تو بچوں کے ساتھ گھٹنوں کے بَل چلنے لگے، 3 ماہ ہوئی تو اُٹھ کر کھڑے ہونے لگے، جب 4 ماہ ہوئی تو دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھ کر ہر طرف چلا کرتے، 5 ماہ ہوئی تو چلنے پھرنے کی پوری قوت حاصل کر چکے تھے۔ جب عمر مبارک 6 ماہ کو پہنچی تو تیز چلنا شروع فرمادیا تھا، 7 ماہ کو پہنچی تو ہر طرف اچھے طریقے سے دوڑتے تھے اور جب 8 ماہ کے ہوئے تو یوں کلام فرماتے کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی، 9 ماہ کی عمر میں فصیح باتیں کرنا شروع فرمادیں اور جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمرِ مبارَک 10 ماہ کی ہوگئ تَو بچوں کے ساتھ تیر اندازِی میں سَبقت لے جاتے اور فرماتے: لِلّٰہِ دَرُّكَ یَا نَفْسُ اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یعنی اے نفس! تجھے خدا بھلائی دے، میں عبدُ الْمُطَّلِب کا بیٹا ہوں۔ اِنہی اَیّام میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لوگوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میں طاقت کے اِعتِبار سے ایک مَضبُوط ترین عرَب ہوں، نیزہ بازی میں اِن سب سے زِیادہ بہادُر، دِین میں سب سے اعلیٰ محمد بن عبدُ اللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں۔

(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۵)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اُٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر دُرود کھلتے غنچوں کی نَکْہَت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۶)

شعر کی مختصر وضاحت:

پہلے شعر کی وضاحت فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ اللہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن شریف کے حُسن و جمال وخوبصورتی اور خدا کی پسندیدہ صورت پر لاکھوں سلام ہوں۔ دوسرے شعر کی وضاحت میں فرماتے ہیں: جس طرح پودوں کی نشوونُما بہت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نشوونُما کا عالَم ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں بڑھتے اورایک مہینے کے ہوکر سال جتنے دکھائی دیتے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس لاجواب نشوونُما پر جھوم جھوم کر درودِپاک ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ انور کا بڑھنا کلیوں کی مہکی مہکی خوشبو سے مُشابہت رکھتا تھا، کیونکہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مُبارک سے بھی خُوشبو نکل کر راستوں کو مہکا دیا کرتی تھی، اس بے مثال مہکتی ہوئی بڑھوتری پر خوب سلام ہوں۔

ایک اور مقام پر عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

گود میں عالَمِ شباب، حالِ شباب کچھ نہ پوچھ　　　گُلبُنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

کلامِ رضا کی وضاحت: یعنی میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب عالَمِ شباب (جوانی) میں قدم رکھا تو اس وقت ان کی جوانی کی کیا شان تھی؟ اس کا اندازہ ہم کیا لگا سکتے ہیں کیونکہ جو اپنی والدہ

کے بطنِ اقدس میں لوحِ مَحفُوظ پہ چلتے قلم کی آواز سنیں اور جُھولے میں اپنی انگلی کو حَرکت دیں تو چاند ان کا دل بہلائے جب بچپن یہ ہے تو جوانی میں ان کی شان کا عالَم کیا ہو گا، الغرض آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جوانی نور کے باغ کا ایک حَسِین پُھول تھی جس کی کچھ عجیب ہی اُٹھان تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”سیرتِ مصطفٰی“ اور سیرتِ رسولِ عربی کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و کمالات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بَچپن سے مُتعلِق مَزید مَعلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ دو کتب **”سیرتِ مُصْطَفٰی اور سیرتِ رسولِ عربی“** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں کتب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات، بچپن اور خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں)، نباتات (درخت وغیرہ)، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتَعَلِّق مُعجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کِیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِن دونوں کُتُب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! حُصولِ بَرَکت اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سے محبّت بڑھانے کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن کی چند مزید پیاری پیاری اَداؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

سردارِ مکّۂ مکرَّمہ، سلطانِ مدینۂ مُنوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی عُمر کے ابتدائی حصّے میں پیدا ہوتے ہی جو کلام فرمایا وہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا** تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرشتے جھُولا جھُلاتے تھے۔ (سُبُلُ الھُدٰی وَالرَّشَاد، الباب التاسع فی مناغاتہ للقم...الخ، ۱/۳۴۹)

حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوَّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھوارے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جھک جاتا۔ (جمعُ الجَوامع، حرف الھمزۃ مع النون، ۲۱۲/۳، حدیث: ۸۳۶۱)

سَرْوَرِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی معجزے کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کِھلونا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

شعر کی وضاحت: یعنی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جُھولے میں لیٹے لیٹے اپنی اُنگلی کو حرکت دیتے تو نُوری کھلونا یعنی چاند آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنگلی کے اِشاروں پہ حرکت کیا کرتا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کپڑوں میں بول وبراز نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ ایک مُعَیَّن وقْت پر رَفْعِ حاجَت فرماتے۔ (معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

مَیل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پُتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۴)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اقدس میل کچیل سے کتنا صاف وشَفاف ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدنِ مبارک پر ہمیشہ سادہ سی قمیص ہی استعمال فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے گُفتگو کا آغاز فرمایا، بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھے بغیر کسی چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز لی۔

(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: دورانِ شیر خوارگی (یعنی دودھ پینے کی عمر میں) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیکھ بھال میں مجھے بہت آرام وآسائش تھی۔ (معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶) جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہلانا چاہتی تو غیب سے کوئی مجھ پر سبقت لے جاتا۔ (معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر بچوں کی طرح نہ چیختے چِلّاتے اور نہ گِریہ وزاری فرماتے۔

(معارِجُ النُّبُوَّة، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرُود کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۶)

شعر کی وضاحت: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے موقع پر عجیب و غریب واقعات رُونما ہوئے مثلاً حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مکہ میں بیٹھ کر قیصر و کسریٰ کے محلات کا دِکھائی دینا، بطنِ اقدس سے نکلنے والے نور سے پوری دنیا کا روشن ہو جانا، ایوانِ کسریٰ کے چودہ (14) کنارے ٹوٹ کر گِر جانا، ایران کے آتش کَدے کا بجھ جانا، جانوروں کا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا وغیرہ وغیرہ۔ اس عظمت پر ہمیشہ رحمتِ الٰہی برستی رہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کھیل کُود کی طرف مائل نہ ہونے کی پیاری عادت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ ایک نُور آفتاب کی مانند سرکارِ دوجہاں، مکی مدنی سُلطاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت میں حاضِر ہوتا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ڈھانپ لیتا اور پھر چھٹ جاتا۔ (معارِجُ النُّبُوَّة، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک روز حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری گود میں تھے کہ چند بکریوں کا گُزر ہوا، اُن میں سے ایک بکری آئی اور جلدی سے اپنا ماتھا زمین پر رکھا (یعنی سجدہ کیا اور اس کے بعد)، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سرِ اَقدَس کو بوسہ دیا اور واپس چلی گئی۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

(حدائق بخشش، ص۱۷۶)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کتنا کرم ہے کہ اُنگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہو رہا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے درختوں کو بولنے کی قُوّت مِل رہی ہے، جانور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرتے ہیں، سُبْحٰنَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام صرف انسانوں کے ہی مرجع نہیں ہیں بلکہ مَرجِعِ عالَم ہیں، یعنی تمام مخلوق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ہی رجوع کرتی ہے تو یُوں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام سب کی پناہ گاہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن کی اَدائیں کتنی خُوبصورت تھیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گہوارے میں چاند سے کھیلا کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام بچوں کی طرح روتے چِلّاتے نہ تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب گُفتگو کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک نام لیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کام کیلئے ہاتھ بڑھاتے تو بِسْمِ اللہ شریف پڑھتے اور لین دَین میں ہمیشہ سِیدھا ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔

کب کب بسم اللہ پڑھنی چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے ہر جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ شریف پڑھنی چاہیے کہ اس سے کام میں برکت ہوتی ہے اور جس کام کی ابتدا میں بِسْمِ اللہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل رہ جاتا ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو بھی اَہَم کام بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے

ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورارَہ جاتا ہے۔ (اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۲۶) لٰہٰذا کھانے کِھلانے، پینے پِلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے، نعت شریف سنانے، جوتی پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو) **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ پیارے آقا **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ** کی پیروی کرتے ہوئے نہ صرف خُود آپ **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ** کی سنتوں پر عَمَل کریں بلکہ اپنے بچوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ انہیں "ٹاٹا، پاپا" سکھانے کے بجائے ابتدا ہی سے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا نام لینا سکھائیں، ان سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار **اللّٰہ**، **اللّٰہ** کرتے رہیں، اس طرح کرنے سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** بچے کی زبان سے سب سے پہلا لفظ "**اللّٰہ**" نکلے گا۔

مزید بولنا شروع کرے تو پھر کلمۂ طَیِّبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہنا سکھائیں۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ **اللّٰہ** اُوپر ہے، لٰہٰذا ان بچّوں سے جب پیار سے پوچھا جائے کہ بیٹا! **اللّٰہ تعالیٰ** کہاں ہے؟ تو وہ فوراً آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھا دیتے ہیں، بچّوں کو اس طرح کے اشارے ہرگز ہرگز نہ سِکھائیں۔ یاد رکھئے! اولاد کی صحیح تربیت کا بہترین وقت بچپن ہی ہوتا ہے، کیونکہ جو نیک اور اچھی عادت بچپن میں سکھائی جاسکتی ہے وہ زندگی کے کسی موڑ پر نہیں سکھائی جاسکتی، بچے کو اگر آتے جاتے وقت ٹاٹا "بائے بائے" سکھانے کے بجائے سلام کرنا سکھائیں گے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وہ عمر بھر اس

عادت کو نہیں چھوڑے گا، اگر چھوٹی سی عمر میں سچ بولنے کی عادَت ڈالی جائے تو وہ ساری عُمر جھوٹ سے بیزار رہے گا، اسی طرح اگر سُنّت کے مُطابِق کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، جُوتا پہننے، لباس پہننے، سَر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بچپن ہی سے بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھے گا بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اگر بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ وہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے، تو ایسی اولاد جہاں دنیا میں والدین کی رُسوائی کا سَبَب بَن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدین کی پکڑ کا باعث بن سکتی ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تَرِبیت کی ہے اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۶/۴۰۰، حدیث ۸۶۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بچوں اور بچیوں یعنی مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی مدنی تربیت کیسے کریں؟ اس کے لیے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** کا مطالعہ کریں، اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رِسالے **"اولاد کے حقوق"** کا بھی مطالعہ فرمائیں اور یاد رکھیں کہ! بچوں کی تربیت کے لئے والِدین کا اچھے ماحول سے وابستہ رہنا بہت اَہَم ہے، کیونکہ اس کے بغیر تربیتِ اولاد کا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صحبت، مدنی ماحول پانے اور بچوں کی مدنی تربیت کرنے کا

دُرست طَرِیقہ سِیکھنے کے لئے دَعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حِصَّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس دینے اور سننے کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سِیکھو اور دوسروں کو بھی سِکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج ٦، ص ٥ حدیث ٧٦٢٢) آیئے! بطورِ تَرغِیب مَسجد درس کی ایک مدنی بہار سُنئے اور جُھومئے چنانچہ

درس کی برکت سے عمامہ سجالیا

ایک مَدَنی قافلہ سکھر بابُ الاسلام سندھ کے ایک گاؤں میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے نماز کے بعد دَرس دیا۔ دَرس میں پانی پینے کی سُنّتیں اور آخر میں کھڑے ہو کر پانی پینے کے نُقصانات بیان کیے۔ ایک بڑی عُمر کے بُزرگ جو وہاں تشریف فرما تھے، یہ سن کر رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کچھ اس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ میری طویل عمر گزر گئی، مگر مجھے ان سُنّتوں کے بارے میں معلومات نہیں تھیں، عنقریب میں بھی مرنے والا ہوں، ابھی تک مجھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کے بارے میں علم ہی نہیں تو قبر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسے پہچانوں گا۔ وہ بزرگ اتنے کمزور تھے کہ انہیں سہارا دے کر اُٹھانا پڑتا تھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دعوتِ اسلامی سے اتنے متأثر ہوئے کہ سر پر سبز سبز عِمامہ شَریف سَجالیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم اک اک گھر میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فدا ہو بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن بھی بڑا ہی دلکش تھا، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وجودِ مَسعُود کی بَرَکتیں و بہاریں تو بچپن ہی سے ظاہر ہونا شُروع ہوگئی تھیں۔ آیئے! اپنے سِینوں میں مَحبّتِ مُصْطَفٰے کو مَزید اُجاگر کرنے کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مبارک سے ظاہر ہونے والی بَرَکتوں کے مُتعلِّق سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

وُجودِ مُصْطَفٰے کی بہاریں

حُضور پُر نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رِضاعی بھائی کے ساتھ مِل کر بکریاں چَرایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رِضاعی بھائی ایک دن اپنی والِدہ سے عرض کرنے لگے: اَمّی جان! میرا حجازی بھائی جب کبھی کسی خُشک وادی میں قدم رکھتا ہے تو اُس کی تازگی و ہریالی لَوٹ آتی ہے۔ جب بکریوں کو پانی پلانے کی خاطِر کُنوئیں کے قریب آتا ہے تو پانی خود بخود کنوئیں کے منہ تک بلند ہو جاتا ہے۔ جب سوتا ہے تو اس کے پاس دَرندے آتے اور قدم بوسی کرتے ہیں اور جب کبھی دُھوپ میں سو جائے تو بادل آکر سُورج کی تپش میں اُس پر سایہ کرتا ہے۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے بھائی کا خیال رکھنا۔

(الرَّوضُ الفائِق، ص ۳۰۳)

تِری صُورت تِری سیرت زمانے سے نرالی ہے

تِری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے
بشر ہو یا مَلَک جو ہے تِرے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

(ذوق نعت، ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! اپنے دل میں محبتِ مُصْطَفٰے مزید بڑھانے کیلئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن شریف کے مزید واقعات سنتے ہیں:

ابو طالب کے گھر میں برکتیں!

جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی کفالت میں لیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابو طالب کے گھر آئے تو اس کا گھر برکتوں والا ہو گیا چنانچہ ابو طالب کا بیان ہے کہ (سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے) جب بھی میرے بچے کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے، لیکن جب سے حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے تو سارے بچے شکم سیر ہو جایا کرتے تھے، اس لئے جب بھی میں اپنے بچوں کو کھانا دینا چاہتا تو کہتا رُک جاؤ، میرے بیٹے (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو آنے دو پھر کھانا شروع کرنا، اسی طرح جب بھی بچوں کو دودھ پلانا ہوتا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہلے پِلاتے پھر اپنے بچوں کو دیتے اور اگر اس کے بیٹوں میں سے پہلے کوئی پی لیتا تو وہ سارا برتن اکیلا ہی ختم کر دیتا۔ ابو طالب یہ دیکھ کر کہتے: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہاری برکتوں کا کیا کہنا۔ (دلائل النبوۃ ص ۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالٰی کے ایسے پاکیزہ رسول ہیں

کہ جنہیں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور بھی جانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، یہی وجہ ہے کہ جانور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ زیبا کو دیکھتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب پانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک اِیمان افروز رُوحانی واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

یمن کا سفر

جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک دس (10) سال کی تھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا زُبیر کے ہمراہ یمن کے سفر پر چلے وہ ایک وادی سے گزرے، جس میں ایک نر اُونٹ تھا جو لوگوں کو گزرنے سے روک رہا تھا، جب اس اُونٹ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو بیٹھ گیا اور اپنا سِینہ زَمین پر رَگڑنے لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُونٹ سے اُتر کر اس پر سوار ہوئے جب وادی پار کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جب سَفر سے لوٹے تو دیکھا کہ وادی پانی سے بھری ہوئی ہے تو سَب قافلے والے وہیں رُک گئے، تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے آجاؤ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس وادی کے اندر تشریف لے گئے اور سب قُرَیش آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانی خشک فرمادیا، جب وہ لوگ مکہ واپس آئے تو سب کو یہ واقعہ سُنایا، جسے سُن کر انہوں نے کہا اس بچہ کی شان نرالی ہے۔

(سبل السھدی والرشاد، ۲/۱۳۹)

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
تُو ہی ہے مُلک خدا مِلک خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری

(ذوقِ نعت، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ ہمارے آقا، مَدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کی طرح بالکل نہیں تھے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاص اِنعامات واِکرامات سے نَوازا تھا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوب خُوب شان وعظمت بیان کریں، نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدّسہ سے مَحبّت کرنے والوں سے مَحبّت کریں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدبیاں کرنے والوں کی صُحبت سے دُور رہیں۔ اس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں کہ اس مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی برکت سے دُنیا و آخرت سنور جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دِین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے شب وروز کوشاں ہے۔

مَجلسِ آئی ٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے 102 سے زِیادہ شعبہ جات میں سے ایک شعبے "**مجلس آئی ٹی**" کا تعارف سُنیے:

اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں تک دُرُست اِسلامی تعلیمات پہنچانا اور اُنہیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا مَدَنی ذِہن دینا اِس مَجلس کے بُنیادِی مَقاصِد میں شامِل ہے۔ "**مجلسِ آئی ٹی**" کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رَضا خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَحریر کردہ فتاویٰ جات کے مَجمُوعہ بنام "**فتاویٰ رَضَوِیّہ**" اور شُہرۂ آفاق ترجمۂ

قُرآن کَنْزُالْاِیْمان کو سافٹ وئیر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے جو صَد لائقِ تحسین کارْنامہ ہے، اِس مَجْلِس نے "مَجْلِسِ تَوقِیت" کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بھی مُتَعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست اَوْقات کی نشاندہی کرنے میں بے حد مُفِید ہے، اَلْمدینہ لائبریری سافٹ وئیر کے ذَرِیعے 200 سے زائد کُتُب کا بآسانی مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جَہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُنگلی کے اشارے سے بارش ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہر چیز کا مالک ومختار بنایا ہے، جنّ ہو یا انسان، سورج ہو یا چاند، زمین و آسمان اور بادلوں پر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکومت قائم ہے، بادلوں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے اشارہ فرماتے تو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چھما چھم برسنا شُروع کردیتے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب شریف میں اِنتہائی سخت قحط پڑ گیا، تو ان میں سے ایک حسین و جمیل بوڑھے نے مکہ والوں سے کہا کہ اے اہلِ مکہ! ہمارے اندر ابو طالب موجود ہیں جو بانیِ کعبہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد سے ہیں اور کعبہ کے مُتوَلّی اور سجادہ نشین بھی ہیں، ہمیں ان کے پاس چل کر دُعا کی درخواست کرنی چاہیے، چنانچہ سردارانِ عرب ابو طالب کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے ابو طالب! قحط کی آگ نے سارے عرب کو جلا کر رکھ دیا ہے، جانور گھاس پانی کے لئے ترس رہے ہیں اور انسان دانہ پانی نہ ملنے سے تڑپ تڑپ کر دَم توڑ رہے ہیں، قافلوں کی آمدورفت بند ہو چکی ہے اور ہر طرف بربادی و ویرانی کا دور دورہ ہے، آپ بارش کے لئے دُعا کیجیے، اہلِ عرب کی فریاد سُن کر ابو طالب کا دل بھر آیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ لے کر حرمِ کعبہ میں گئے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دُعا مانگنے میں مشغول ہو گئے، درمیانِ دُعا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگشتِ مُبارک کو آسمان کی طرف اُٹھا دیا، ایک دَم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کا بارانِ رحمت برسا کہ عرب کی زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں، قحط دُور ہو گیا اور سارا عرب خوش حال اور نہال ہو گیا، پھر ابو طالب نے اپنے اُس طویل قصیدے میں جس کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف میں لکھا تھا، اس میں اس واقعہ کو ایک شعر میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے گورے رنگ والے ہیں کہ ان کے رُخِ اَنْور کے ذریعہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ٹھکانا اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔ (شرح زرقانی، ۱/۳۵۵ ملخصا)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جَل تَھل بھر دیے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وَقْت

بارگاہِ الٰہی میں اس کے نیک بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگنا نہ صرف جائز بلکہ دُعا کی قبولیت کا سبب بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو وسیلہ بنانا ایسا بہترین عمل ہے کہ خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمت کو اس کی تعلیم فرمائی ہے، چنانچہ

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: اگر تُو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور! دُعا فرما دیجئے۔ انہیں حکم فرمایا: وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رَکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَا رَسُوۡلَ اللهِ اِنِّیۡ تَوَجَّهۡتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور وسیلہ تلاش کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تیرے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذَرِیعے سے جو نبیِّ رحمت ہیں۔ یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)! اِن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔"

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی نابینا ہی نہ تھے۔

(معجم کبیر، ۹/۳۰ حدیث: ۸۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا کرنا، دُعاؤں کی قبولیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعاؤں کو بہت جلد قبول فرماتا ہے۔ اگر ہم جیسے گنہگار بھی نیک بندوں اور ان کی خالص و مقبول نیکیوں کے وسیلے سے دُعا کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ ہماری حاجات پوری فرمائے گا، کیونکہ ان کی نیکیاں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اپنے پیارے نبی، سچّے نبی، آمِنہ کے دُلارے نبی، حبیبِ کبریا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقبول سجدوں کا واسطہ، حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کا صَدَقہ اور حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اطاعتوں کا واسطہ ہمیں اپنی دائمی رضا، اپنی اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی محبت، اولیائے کرام کا اَدَب واِحترام، نیک اَعمال پر اِستقامت، تقوٰی واِخلاص اور اچھے خاتمے کی دولت سے مالامال فرما! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے چند دلنشین حالات کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام رِضاعی ماؤں کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خچر توانا ہوا اور ان کے جانوروں کے تھن دودھ سے بھر گئے۔

- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 9 ماہ کی عمر میں فصیح کلام کیا اور 10 ماہ میں تِیر اندازی فرمائی۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن میں بھی چاند سے باتیں کرتے۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر بچوں کی طرح نہ چیختے چِلّاتے اور نہ گریہ وزاری فرماتے۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کی ابتدا اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِکر سے فرماتے۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن میں بھی بکریاں چراتے، لین دین میں دایاں ہاتھ استعمال فرماتے، نہ چیختے اور نہ چلاتے۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے ابو طالب کے بچے سیر ہو جاتے۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جانور بھی ادب بجالائے، سجدے کئے اور درندوں نے بھی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بادلوں نے سایہ کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشارے سے خوب برسے۔

اُن کا بچپن بھی ہے جہاں پرور
وہ تو جب بھی تھے پالنے والے

(ذوقِ نعت، ص۱۷۱)

اے کاش کہ تمام والدین حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بچپن کو مدِ نظر رکھ کر اپنے

بچوں کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق مدنی تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وَسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀جب دو(2) مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے(99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲) ❀ جب دو (2) دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴)

❀ دو (2) مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو (2) مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴) ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو (2) ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۴۷۲ بتغیر قلیل) ❀ اگر اَمرد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۲/۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں

عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصِل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: جو شخص صُبح وشام مجھ پر 10، 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، بروزِ قیامت اُسے میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (1)

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی
سِوا تیرے کس کو یہ قُدرت مِلی ہے
(حدائقِ بخشش، ص188)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1… الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار… الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک مسلمان کیلئے ہر ہر معاملے میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ ایک بہترین نمونہ ہے، جسے بھرپور انداز میں اپناتے ہوئے ہر مسلمان دُنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے، لہٰذا آج ہم اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارَکہ میں سے اُن اخلاقِ کریمانہ کے بارے میں سُنیں گے جن کی بلندی و عظمت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم کے اُنتّیسویں (29ویں) پارے کی سُوْرَۂ قَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ④ (پ ۲۹، القلم: ۴) **ترجَمۂ کنزالایمان:** اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے **مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی **بِعْثَت** کا مقصد اور حُسنِ اَخلاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ** یعنی مجھے اَخلاق کے حُسن و خوبی کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔(1)

تِرے خُلْق کو حَق نے عظیم کہا تری خِلْق کو حق نے جمیل کِیا
کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شَہا! تِرے خالِقِ حُسن وَادا کی قسم (حدائق بخشش، ص ۸۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** نے عَزَّوَجَلَّ آپ کی مُبارَک عادات و اطوار کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری سراپا کو بھی اِنتہائی حُسن و جمال بخشا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا حسین و جمیل نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

آیئے! آج ہم **اَخلاقِ مُصْطَفٰے** کی چند ایمان افروز جھلکیاں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے اَخلاق دُرست کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مُصطفٰے میں اِستغاثہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں

---

1 ... مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲/۴۰۴، حدیث: ۱۷۲۳

بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ مُصطفٰے کی بہترین مثال

حضرت سَیِّدُنا زید بن سَعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو (اسلام لانے سے) پہلے ایک یہودی عالِم تھے، انہوں نے ایک بار حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی 2 یا 3 دن باقی تھے کہ اُنہوں نے مسجد میں حضور، سراپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن وچادر پکڑ کر نہایت تیز نظروں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبد المطّلب کی ساری اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہایت غضب ناک نظروں سے گھورتے ہوئے اُس سے کہا: اے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن! کیا تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے؟ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدب کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سَر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (بطورِ عاجزی) فرمایا: اے عُمَر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی ترغیب دے کر اور اِس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا کہ اے عُمَر! اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو! اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دِیں تو اُنہوں نے کہا: اے عُمَر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دِیا تھا، اِس لئے حضورِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دِیا ہے۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا: اے عُمَر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نہیں، کہا میں یہودیوں کا عالِم زید بن سَعْنَہ ہوں۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے رسولِ شاندار، مَنبعِ انوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ جواب دِیا: اے عُمَر! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں موجود نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لی تھیں مگر 2 نشانیوں کے بارے میں مجھے اُن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ (1) اُن کی قُوَّتِ برداشت ان کے غَضَب پر غالب رہے گی اور (2) جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلْم (یعنی صبر وتَحَمُّل) بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا، اے عُمَر! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَبّ ہونے، اسلام کے دِین ہونے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوا، میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنا آدھا مال مکی مدنی سرکار، مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کر دِیا، پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گئے۔ (1)

ترے اَخلاق پر قُرباں ترے اَوصاف پر واری
مسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۷)

---

1 … مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسلام زید بن سعنۃ... الخ، ۴/۷۹۳، حدیث: ۶۶۰۲ ملتقطاً وملخصاً

وضاحتِ شعر:۔ یعنی یَارسُولَ اللہ! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُمدہ اَوصاف اور اچھے اَخلاق پر قربان جاؤں کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ کے اَخلاقِ حَسَنہ اور اَوصافِ حمیدہ سے متاثّر تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر عمدہ اَخلاق کا پیکر بنایا ہے کہ کوئی لاکھ دل دُکھاتا، بدتمیزی و بداَخلاقی پر اُتر آتا، حق طلب کرنے میں بے ادبی کر جاتا، خاندان والوں کو بُرا بھلا کہہ ڈالتا، الغرض بد اَخلاقی کی تمام حدیں پار ہی کر ڈالتا مگر قُربان جایئے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ہمیشہ حِلم و بُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے۔ بد اَخلاقی کرنے والے کو ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے، گُھورنے یا اُس سے کسی بھی قسم کی بد اَخلاقی کرنے کا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تصوُّر ہی نہیں کیا جاسکتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو بد اَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر بنا لیتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر بے شُمار غیر مسلموں نے اِسلام قبول کیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی و ضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل و غارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش، ص196)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم اپنا مُحاسبہ کریں کہ اپنے ذاتی دُشمنوں کو مُعاف کر دینے کا یہ جذبہ کیا ہم غُلامانِ رسول کے اندر بھی موجود ہے؟ یقیناً ہم خُود تو بڑی بڑی غلطیاں کرکے دُوسروں سے عَفْو و دَرگُزر اور مُعافی کی اُمّید رکھتے ہیں، مگر کیا ہم نے اپنی حق تلفی ہو جانے پر کبھی کسی مُعافی کے طلبگار، نادِم و شرمسار پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اپنی اَنا کو فنا کرکے اپنے اُس مسلمان بھائی کا عُذر قبول کیا اور اُسے معاف کرکے اجر و ثواب کمایا یا شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گالی گلوچ کرکے یا عار دِلا کر اُس مسلمان کی عزّت کی دھجّیاں اُڑا دیں؟

بہرحال ہم سب کو چاہئے کہ ہم نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و کردار کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنائیں، اپنے اَخلاق سنوارنے کی کوشش جاری رکھیں، اَخلاق سنوارنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَحسِنْ خُلُقَكَ یعنی اپنے اَخلاق سنوارو۔ (1) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر صبر و تَحَمُّل، حِلم و بُردباری، محبت و نرمی، عَفْو و دَرگُزر، شرم و حیا، بڑوں کا اَدَب و احترام، چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، تمام مسلمانوں کیلئے ایثار و ہمدردی اور خیر خواہی جیسی عُمدہ صفات پیدا کریں اور اپنے اچھے اَخلاق و برتاؤ کے ذریعے رَفتہ رَفتہ مُعاشرے کی بداَمنی و بے چینی کو اَمن و اَمان اور چین و سُکون میں تبدیل کرنے کی کوشش جاری رکھیں، ہمارا کردار اِس قدر اعلیٰ ہونا چاہئے کہ لوگ ہمارے اَخلاق دیکھ کر دِینِ اسلام کے قریب آئیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ جب

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۴۶/۶، حدیث: ۸۰۲۹

غُلاموں کا اَخلاق اتنا پیارا ہے تو پھر اِن کے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق کس قدر عالیشان ہو گا۔

کردو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے　　خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کو انتہائی اعلیٰ صفات سے مُزَیَّن کر کے مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام نبیوں کی صفات کا جامِع بنا کر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سَر پر خُلقِ عظیم کا تاج سجا کر دُنیا میں بھیجا، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کی حُسن و خُوبی کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سَعد بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے متعلق بتایئے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں پڑھتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق قرآن ہے۔(1)

اعلیٰ حضرت اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں اَخلاقِ مُصْطَفٰے کو بیان کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض گُزار ہیں:

ترے خُلق کو حَق نے عظیم کہا تری خِلق کو حَق نے جمیل کیا

1...

کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شَہا! ترے خالِقِ حُسن وادا کی قسم (حدائقِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی شخص معمولی سی تکلیف پہنچائے یا ذراسی بھی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم حُسنِ اَخلاق اور عفو و دَرگُزر سے کام لینے کے بجائے اس کے دُشمن بن جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، مگر قربان جایئے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمادِیا کرتے تھے، چُنانچہ

مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَردناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے عدالتِ مُصْطَفٰے میں حاضر کِیا گیا، اگر اس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر شہنشاہِ کون و مکاں، رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں اور مدنی پھول چُنتے ہیں:

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب سیرتِ مُصْطَفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَہَنْشَاہِ اسلام کی حَیثیّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شَہَنْشَاہی خُطْبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اہلِ مکّہ ہی سے نہیں

بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لرزاں و ترساں سردارانِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمَع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا

گھُونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیسْت و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سِینوں میں خوف و ہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہْشَت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہْشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر سب یک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِی شَیْءٍ قَطُّ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی مُعاملے میں اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا۔(2) لہٰذا فتحِ مکّہ کے دن اُن کی ہمّت بندھی کہ اگر اس وقت بھی ہم ان سے لُطف و کرم کی بھیک طلب کریں گے تو یہ رحیم و کریم ہیں مایوس نہیں کریں گے۔

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں   یہ حق کے بندوں کو حق سے مِلانے آئے ہیں
یہ بھُولے بچھڑوں کو رَستے پہ لانے آئے ہیں   یہ بھُولے بھٹکوں کو ہادِی بنانے آئے ہیں
چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں   مہک سے اپنی یہ کُوچے بسانے آئے ہیں
جو گِر رہے تھے اُنہیں نائبوں نے تھام لیا   جو گِر چکے ہیں یہ ان کو اُٹھانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اِتنے   کہ گِرتے پڑتوں کو سِینے لگانے آئے ہیں

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد ... مرحبا... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی   مرحبا یا مصطفٰی   مرحبا یا مصطفٰی   مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے عمل کے ذریعے

1... سیرتِ مصطفٰی، ۴۳۷ تا ۴۴۱ بتغیر قلیل

2... بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی یسروا... الخ، ۱۳۳/۴، حدیث: ۶۱۲۶

زندگی بھر لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق کا برتاؤ کیا بلکہ اپنے غُلاموں کو بھی حُسنِ اَخلاق اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے بارہا اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد بھی بیان کئے۔ آیئے اس ضمن میں سات (7) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔ (1)
2. تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہا کرو، گُناہ سرزد ہوجائے تو نیکی کرلیا کرو، وہ نیکی اُس گُناہ کو مِٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اَخلاق کا برتاؤ کیا کرو۔ (2)
3. چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ جانا کرو، چاہے وہ نیکی یہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو۔ (3)
4. کل قیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا اور بے شک فُحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا۔ (4)
5. دو خصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں، اچھے اَخلاق اور دِین کی سمجھ۔ (5)
6. اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ایمان میں زیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زیادہ

---

1 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی معاشرۃ الناس، ۳/۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴

3 ... مسلم، کتاب، باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء، ص ۱۴۱۳، حدیث: ۲۶۲۶

4 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹

5 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳

اچھے ہوں۔ (1)

7. میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخْلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ (2)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کا تجربہ بارہا ہوا کہ ❀ اچھے اَخْلاق والے کی دُنیا دوست ہوتی ہے، بُرے اَخْلاق والے کے سب دُشمن، گھر والے بھی اور باہر والے بھی ❀ اچھے اَخْلاق والے کی گھر اور باہر والے سب تعظیم اور خدمت کرتے ہیں، بُرے اَخْلاق والا ہر جگہ سزا ہی پاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۶۷، بتغیر قلیل) لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہم سے محبت کریں، ہماری بات تَوَجُّہ سے سُنیں اور کوئی بھی ہم سے بیزار نہ ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم ہر مسلمان سے خُوش اَخْلاقی سے پیش آئیں، بد قسمتی سے ایک تعداد ایسی ہے جو اِس مُعاملے میں بھی پستی کا شکار ہیں، مالداروں یا پڑھے لکھوں کے ساتھ تو پھر بھی حُسنِ سُلوک کا مظاہرہ کِیا جاتا ہے، مگر غریبوں، اَن پڑھوں یا کم پڑھے لکھوں کے ساتھ تو بد اَخْلاقی اور بد تمیزی کی اِنْتہا کر دی جاتی ہے، بالخصوص اپنے گھر کے اَفْراد کے ساتھ تو اَخْلاقیات کا عُموماً لحاظ نہیں کِیا جاتا، بعض لوگ باہر والوں کے ساتھ تو حُسنِ اَخْلاق سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں آتے ہی نہ جانے اُنہیں کیا ہو جاتا ہے کہ حُسنِ اَخْلاق، عاجزی و مِلنساری بُھلا کر شیر چیتے کی طرح دھاڑتے اور رُعب جماتے ہیں، حالانکہ یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے سَراسَر خلاف ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بڑے چھوٹے،

---

1 . . . ابو داؤد، کتاب السنة، باب الدلیل . . . الخ، ۴/ ۲۹۲، حدیث: ۴۶۸۲

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/ ۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

امیر و غریب حتّٰی کہ غُلاموں سے بھی حُسنِ سُلوک کا برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، سب نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلاموں کی دعوت کو بھی قبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قبول فرمالیتے۔ غریب اَفراد بیمار پڑتے تو اُن کی عیادت فرماتے، غریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے دَرمیان مِل جُل کر نِشَسْت فرماتے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خادِم کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نُوری آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اَخلاق کی برکتیں جس طرح باہر والوں کو نصیب ہوتی تھیں، اسی طرح گھر اور خاندان والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق کا برتاؤ کرنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے نعلین مُبارَک خُود گانٹھتے اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں

1... سیرتِ مصطفٰی، ۶۰۷ ملتقطاً بتغیر قلیل

کرتے ہیں۔ (1)

اِس روایت میں شوہروں کیلئے گھریلو معاملات سے مُتَعَلِّق بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ عموماً گھر میں شوہر کا مزاج اپنی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ معمولی کام کیلئے بھی اسے تنگ کِیا جاتا ہے، حالانکہ کئی کام شوہر بہ آسانی خُود بھی کرسکتا ہے، لیکن ذرا سا ہِلنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اَور تو اَور اگر بیوی اُس کے وہ کام کر بھی دے تو سو سو نخرے کرتا، طرح طرح کے نَقص نکالتا اور خوامخواہ اس کے چکّر لگواتا ہے مثلاً کھانا سامنے رکھا جائے تو نمک یا مِرچ مصالحے کے کم زیادہ ہونے پر تبصرہ آرائی کرنے لگتا ہے اور اگر سب برابر ہوں تو ذائقے کے بارے میں نکتہ چینی پر اُتر آتا ہے اور اگر اِس کی بھی گنجائش نہ ہو تو پھر اِس طرح کی باتیں بناتا ہے ”وہ کیوں نہیں پکایا؟ یہ کیوں پکالیا؟ اِس کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا، لے جاؤ میرے سامنے سے اُٹھا کر، میرے لئے ابھی ابھی فلاں چیز پکادو“ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اگر کپڑوں پر اِستری کردی جائے تو کہتا ہے یہ والا جوڑا کیوں اِستری کردیا؟ یہ نہیں پہنوں گا، ابھی ابھی فُلاں جوڑا اِستری کردو، پانی پیش کِیا جائے تو کہتا ہے میں اس گلاس میں نہیں پیوں گا، کانچ کے گلاس میں لے کر آؤ، کانچ کے گلاس میں دِیا جائے تو کہتا ہے اس قدر ٹھنڈا یا اتنا گرم پانی کیوں لے آئی؟ جاؤ اور اس میں دوسرا پانی مِلا کر لاؤ وغیرہ وغیرہ، یُوں بِلاوجہ بیوی کو دوڑاتا رہتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بات مِزاج کے خلاف ہو مثلاً پانی ٹھنڈا چاہئے تھا، اُس نے گرم لادیا تو اَحسَن انداز سے ٹھنڈے کا مُطالبہ کرے، ڈانٹ ڈپَٹ نہ کرے اور سب کاموں میں ایسا ہی ہو۔

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری اَداؤں اور خُوبصورت اَخلاق سے کچھ

1۔۔۔ مسند امام احمد، ۵۱۹/۹، حدیث: ۲۵۳۹۶

سیکھنے اور اُن پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھرا مدنی ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتی الامکان اپنے اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔

آیئے! حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل چند مزید روایتیں سُنتے ہیں:

1. خوفِ خُدا اور اچھے اَخلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کریں گے۔ (1)
2. مسلمان کو اچھے اَخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (2)
3. مومن اپنے اچھے اَخلاق کی وجہ سے رات میں عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (3)

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا
محبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے اچھے اَخلاق کے فضائل سُنے، جنہیں سُننے کے بعد یقیناً ہمارا بُرے اَخلاق چھوڑنے اور اچھے اَخلاق اَپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ آیئے سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟۔ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچھے اَخلاق کے

1…ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۱ ملخصاً

2…شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۳۵، حدیث: ۷۹۹۲ مفهوماً

3…ابو داود، کتاب الادب، باب في حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸

مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مشکل کشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے متعلق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ضرور ارشاد فرمایئے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ (2)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

کتاب "حُسنِ اَخلاق" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اخلاقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بر کتیں پانے اور خُود کو اچھے اَخلاق کے زیور سے مُزَیَّن کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 91 صفحات پر مشتمل کتاب **"حُسنِ اَخلاق"** کا مطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت مُفید ثابت ہو گا، یہ کتاب حضرت سَیِّدُنا امام طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

1…شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۶/ ۲۲۲، حدیث: ۷۹۵۶

2…ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/ ۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

عربی تصنیف **"مَکَارِمُ الْاَخْلَاق"** کا اُردو ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں اچھے اَخلاق، نرم مِزاجی، عاجزی، لوگوں سے دَرگُزر کرنے، اچھے اعمال بجالانے، لوگوں سے محبت کرنے اور دیگر کئی عادتوں اور عبادات کے فضائل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ مجلسِ تراجم کی طرف سے اس کتاب کا 2 زبانوں "اِنگلش اور ہِندی" میں ترجمہ بھی کیا جاچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کِیا جا سکتا ہے۔ اِس کے علاوہ رسائل "**میٹھے بول، اِحترامِ مُسلم**" کا مطالعہ بھی بہت مُفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کو اذیت دینے والے کو بھی مُعافی سے نوازدِیا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُن کے شوہر ابُو الْعَاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنوَّرہ کے لئے روانہ کِیا۔ جب قُرَیْشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے حضرت سَیِّدَتُنا زَینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پیچھا کِیا حتّٰی کہ مقامِ ذِیْ طُوٰی میں اُنہیں پالیا۔ ہَبَّار بن اَسْوَد نے حضرت سَیِّدَتُنا زَینَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُونٹ سے گر گئیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرَّانَہ (جِ۔عِر۔رانہ) سے واپسی پر ہم

---

1 ... سیرت نبویّۃ لابن ھشام، غزوۃ بدر الکبری، خروج زینب الی المدینۃ، ص ۲۷۰-۲۷۱ ملخصاً

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے سے ہَبّار بن اَسْوَد (جس نے ابھی تک اسلام قبول نہ کِیا تھا) داخل ہوا (اور بیٹھ گیا)، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہَبّار بن اَسْوَد (آیا ہے)۔ اِرشاد فرمایا: میں نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اُسے مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو نبیِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کِیا۔ ہَبّار نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ یارَسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے چاہا کہ عَجَمِیّوں (یعنی غیر عربیوں) کے مُلکوں میں جا کر رہوں، پھر مجھے آپ کی نرم دِلی، صِلَۂ رِحمی نیز جہالت کا برتاؤ کرنے والے سے آپ کا دَرگُزر کرنا یاد آگیا۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہم شِرک میں مبتلا تھے پھر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نَجات بخشی، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری جہالت اور میری اُس بات سے جس کی آپ تک خبر پہنچی ہے، دَرگُزر فرمائیں کیونکہ میں اپنے بُرے کام کا اِقرار اور اپنے گناہ کا اِعتراف کرتا ہوں۔

رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں مُعاف کر دِیا۔ اللہ تعالٰی نے تم پر اِحسان کِیا ہے کہ اُس نے تمہیں اِسلام کی ہدایت دے دی اور اِسلام پچھلے تمام گُناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔ (1)

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

1۔۔۔ الاصابہ، حرف الھاء، الھاء بعدھا الباء، ۶/۴۱۳-۴۱۲

برتاؤ تیرے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے   اَعدا سے غُلاموں کو کچھ اُمّید سِوا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے   نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عفو و دَرگُزر اور خُلقِ عظیم کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں اگر چاہتے تو ہَبَّار بن اَسْوَد کے لئے ہلاکت کی دُعا فرما دیتے، تو اللہ تعالیٰ اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیتا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کچھ نہ کِیا، ذرا غور کیجئے کہ رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثال فضل و احسان اور خُلقِ عظیم سے ہر خاص و عام متاثر تھا، کیوں؟ وہ اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور خُلقِ عظیم کے باکمال منصب سے نوازے گئے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے در سے دکھ درد دینے والے مجرموں میں مُعافی کے پروانے تقسیم کئے جاتے اور ظلم و زیادتی کے بدلے میں دُعائیں دی جاتی ہیں، چُنانچہ

قوم کے لئے دُعائے ہدایت

غزوہ اُحُد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دندان (کے کچھ حصے) کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دِیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس طرح دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (1)

---

1 ۔۔۔ شفاء، الجزء الاول، اما الحلم، ۱/۱۰۵ ملتقطاً

حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہر مکّہ میں عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص197)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِ حَسَنہ کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اچھے اَخلاق کی دُعا مانگا کرتے تھے، جس میں یقیناً ہم غُلاموں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ ہم بھی اچھے اَخلاق اختیار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے اَخلاق ملنے کی دُعا مانگا کریں۔

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار سُتھرا
مجھے مُتّقی تُو بنا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص104)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں:

جھگڑالو سُدھر گیا

واہ کینٹ (ٹیکسلا، پنجاب، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے: میں جوانی کے نشے میں بدمَسْت رہتا۔ لوگوں کو تنگ کرنا، مذاق مسخری کرنا، آوازے کسنا، گھر والوں سے لڑائی جھگڑا کرنا، میری عادات میں شامل تھا۔ اچانک ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ میرے بڑے بھائی نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی، چُنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ 1 ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر بن

گیا، مدنی قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل اور عبادت کا ذوق نصیب ہو گیا۔ بالخصوص اسلامی بھائیوں کے اَخلاق نے ایسا متاثر کِیا کہ میرے دل میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے محبت کی شمع روشن ہو گئی چُنانچہ ایک رات سویا تو خواب میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لے آئے اور فرمایا : بیٹا! کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُلاقات ہو گی۔ دوسرے دن واقعی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُلاقات اور دست بوسی کا شرف حاصل ہو گیا، آپ نے دُعاؤں سے نوازا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی دن مجھے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ نصیب ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

خُوب خُود داریاں اور خُوش اَخلاقیاں   آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
اچھی صُحبت مِلے خوب برکت مِلے   چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو
بے عمل با عمل بن گئے خاص کر   آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص671 تا676)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بداَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی لازوال نعمت سے مالا مال خُوش نصیب مسلمان دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران اور سب کا محبوب ہوتا ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کی بیماری میں مبتلا لوگوں کو دُنیا و آخرت میں شرمندگی و افسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

❀ بد اَخلاقی نحوست ہے، ❀ بد اَخلاقی خُود بھی بد عملی ہے اور بہت سی بد عملیوں کا ذریعہ ہے۔ (1) ❀ جُھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی سب بد اَخلاقی کی شاخیں ہیں۔ (2) ❀ بد اَخلاقی آپس کے اختلاف کا باعث ہے۔ (3) ❀ بد اَخلاقی آپس میں بغض و حسد اور جدائی پیدا کرتی ہے۔ (4) ❀ بد اَخلاقی سے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ طلب فرمائی۔ (5) ❀ بد اَخلاقی و بدزبانی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے، ❀ بد اَخلاقی عمل کو ایسے خراب کرتی ہے جیسے سِرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (6) ❀ بد اَخلاقی کے سبب گاہک دکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، ❀ بد اَخلاقی بُرا شگون ہے، (7) ❀ بد اَخلاقی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا، (8) ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔ (9) ❀ بے شک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں۔ (10) ❀ بد اَخلاقی تبلیغِ دین کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❀ بد اَخلاقی سے بسا اوقات میاں بیوی میں طلاق کی نوبت آجاتی ہے، ❀ بد اَخلاقی کی نحوست سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا ہے، ❀ بد اَخلاق

1... مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۳۶

2... مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۳۶

3... احیاء العلوم، ۲/۵۶۹ بتغیر قلیل

4... احیاء العلوم، ۲/۵۶۹

5... ابو داود کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث: ۱۵۴۶، ۲/۱۳۰ ماخوذاً و مفہوماً

6... معجم کبیر، محمد بن کعب... الخ، ۱۰/۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷

7... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی... الخ، الجزء ۳، ۲/۱۷۸، حدیث: ۷۳۴۳

8... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول، الجزء الثالث، ۲/۱۷۸، حدیث: ۷۳۵۱

9... جامع الاحادیث، ۱۹/۴۰۶، حدیث: ۱۴۹۲۲ ملخصاً

10... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی عبد الرحمن، ۷/۴۳۱، حدیث: ۲۰۹۹۷

ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بد تر گُناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔(1) ❀ بد اَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے الغرض بد اَخلاقی کثیر برائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف خود اس آفت سے بچیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچتے رہنے کی ترغیب دلائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب مسلمانوں کو اچھے اَخلاق کی لازوال دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی
بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخلاق انساں سے سبھی

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاق سنوارنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بد اَخلاقی کے دِینی و دُنیوی نُقصانات کے متعلق سُنا، اُمید ہے کہ انہیں سن کر دل میں اس سے نفرت پیدا ہوئی ہوگی اور توبہ کا ذہن بنا ہوگا، مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں کہ جن کی برکت سے ہم اپنے اَخلاق کو سنوارنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اَخلاق کو درست کرنا اگرچہ ایک مشکل کام ہے، مگر ناممکن نہیں، ہمارا کام محض کوشش کئے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ آیئے! اَخلاق سنوارنے اور اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارہویں کی نسبت سے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کی کوشش کی نیّت بھی کیجئے:

(1) اَخلاق سنوارنے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں

---

1 ...جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۲/۳۷۵، حدیث: ۶۰۶۴

سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے، (2) کسی پیرِ کامل کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَخلاق سنور جائیں گے (3) اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مشتمل احادیث و روایات، واقعات اور اقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے (4) دن کا اکثر حصہ خاموشی اختیار کیجئے اور حتَّی الامکان لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کی عادت بنایئے، (5) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر خزائن العرفان یا نورُ العرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے (6) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے (7) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے، (8) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت فرمایئے (9) دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ (30 دن) اور عُمر بھر ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کیجئے (10) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے فیضانِ فرض عُلوم کورس، کِردار ساز کورس یعنی "**12 دن کا مدنی کورس**" اور مدنی تربیتی کورس کرلیجئے۔ (11) مدنی چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے دیکھتے رہئے (12) دعوتِ اسلامی کے تحت 100 سے زائد شعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان طریقوں پر عمل کی برکت سے بُرے اَخلاق کا خاتمہ ہوگا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذہن بنے گا۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ڈاکٹرز

دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے۔ جن میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ ڈاکٹرز"** بھی ہے، مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کی اَکْثَرِیَّت عموماً بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے، لہٰذا ان کی تعلیم وتَرْبِیَت کے لئے دعوتِ اسلامی نے **"مجلسِ ڈاکٹرز"** کی بُنیاد رکھی، طِب کے شعبے سے وابستہ ڈاکٹرز کو بنیادی ضروری دینی مسائل سے آگاہی فراہم کرنا، ان کی سُنّتوں کے مطابق تَرْبِیَت کرنا اور انہیں اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے تحت زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا، اس مجلس کے بُنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اس شعبے سے وابستہ اسلامی بھائی اگر اس شعبے میں خدمات سرانجام دینا چاہئیں تو اپنے شہر کے نگرانِ شہر مشاورت سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ تعالٰی دعوتِ اسلامی اور مجلسِ ڈاکٹرز کو مزید ترقیاں اور برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاحبِ خُلقِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ پر مشتمل ایسی بے شُمار احادیث وواقعات موجود ہیں کہ جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور بُرے اَخلاق وسخت مزاج والوں کو اپنی اصلاح کی توفیق نیز اچھے اَخلاق، نرمی اور عفْو ودَرگُزر کی

دولت نصیب ہوتی ہے جبکہ خُوش اَخلاق مسلمانوں کے اَخلاق میں مزید عمدگی اور انہیں ایمان کی تازگی میسر آتی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اخلاقِ مُصطَفٰے کی مزید چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے اوران کی برکتوں سے اپنے اَخلاق کو مزین کرنے کی کوشش کیجئے، چُنانچہ

اَخلاقِ مُصطَفٰے کی جھلکیاں

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"احترامِ مسلم"** میں اَخلاقِ مُصطَفٰے کی جھلکیوں کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: ❀ سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے، ❀ آنے والوں کو مَحبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو، ❀ قوم کے معزز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے، ❀ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتے، ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے، ❀ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے، ❀ ہر معاملے میں اِعتِدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے، ❀ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکرُ اللہ کرتے رہتے، ❀ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے، ❀ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں، ❀ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خُود نہ چلا جائے، ❀ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے، ❀ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت و خُوش خُلقی ہر ایک کیلئے عام تھی ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس علم، بُردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شور وغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی)، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بُھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی (یعنی اس کی غلطی کو چھپایا جاتا)، ❀ جب کسی کی طرف مُتوجّہ ہوتے تو مکمل تَوجّہ فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے، ❀ سلام میں پہل فرماتے، ❀ بچّوں کو بھی سلام کرتے، ❀ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارتا، جواب میں **"لَبَّیْک"** (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، ❀ اَہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے، ❀ اکثر قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھتے، ❀ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے، ❀ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دِیا کرتے، ❀ اپنی ذات کی وجہ سے کبھی کسی کو نہ مارا، نہ کسی غُلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا، ❀ گفتگو میں نرمی ہوتی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں۔ (1) ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گِن سکتا تھا، ❀ طبیعت میں نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے، ❀ نہ چِلّاتے، ❀ سخت گفتگو نہ فرماتے، ❀ کسی کو عیب نہ لگاتے، ❀ بُخل نہ فرماتے، ❀ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص تین (3) چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❀ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے، ❀ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں) باعثِ ثواب ہو، ❀ مُسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے، ❀ کسی کی بات کو نہ کاٹتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے، ❀ سادَگی کا عالم

---

1 . . . احیاء العُلوم، ج ۲ ص ۴۵۱

یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی، ❀ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرما لیتے، ❀ کبھی قَہْقَہَہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے، ❀ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (1)

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۳)

شعر کی مختصر وضاحت: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! کل قیامت میں جب اپنے جرموں پر ہماری آنکھیں اشکبار ہوں تو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکراتے ہونٹوں سے نکلنی والی مُبارک دُعاؤں کا صدقہ ہم گناہ گاروں کو بھی عطا فرما دینا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالٰی اخلاقِ مُصْطَفٰے کے طفیل ہمیں بھی اچھے اَخلاق سے آراستہ کامل مسلمان بنائے اور تادمِ حیات دعوتِ اسلامی سے وابستگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

---

1 . . . احترامِ مسلم، ص ۲۸ تا ۳۰

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے   بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں:

پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جماعت اور عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔ (2) (2) عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جمعوں کے برابر ہے۔ (3) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (4) ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (5) ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔ (6) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور فوراً

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵

2 . . . فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول . . . الخ، ۳۱/۲، حدیث: ۳۶۲۱

3 . . . ابنِ عساکر، ذکر من اسمہ عبدان، عبدان بن زرّین . . . الخ، ۳۵۵/۳۷

4 . . . کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۳۸

5 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۸۶/۲۲

6 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۹۹/۷

زمین پر نہ پھینک دے۔ (1) ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک، ایک پیچ کھولنے پر ایک، ایک (1) گُناہ مٹایا جائے گا۔ (2) عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتاثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نُقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **”بہارِ شریعت“** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے   ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۳۰

2 ... فتاوی رضویہ، ۶/۲۱۴ ملخصاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درد اور سُوجن سے نجات بخش دی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ دورانِ غُسل) حَمّام میں گِرنے کے سبب مجھے ہاتھوں میں سخت تکلیف محسوس ہورہی تھی، پھر میرے ہاتھوں میں سُوجن بھی آگئی، اِسی تکلیف کے عالَم میں مجھے نیند آگئی، سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ زیبا نظر آیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارے دُرُود نے

مجھے (تمہاری جانب) مُتَوَجِّہ کیا۔ صُبح اُٹھا تو مُصطفٰے جانِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے سُوجن اور دَرد کا نام و نشان تک مِٹ چُکا تھا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف...الخ، ص ۱۴۰)

یہ مریض مر رہا ہے تِرے ہاتھ میں شِفاء ہے　　اے طبیب! جلد آنا مَدَنی مدینے والے
مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا　　یا نبی مدد کو آنا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۷-۴۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چہرے کی سیاہی دُور فرمادی:

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حُضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا: اے بھائی! سُبْحٰنَ اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بجائے دُرُودِ پاک کا وِرد کئے جارہے ہو، اِس میں کیا راز ہے؟ تو وہ پوچھنے لگا: اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا: میں سفیان ثوری ہوں۔ تو اُس نے کہا: اگر آپ اَہلِ زمانہ میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حال اور اِس راز کی خبر نہ دیتا، پھر بولا کہ میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حجِ بیتُ اللّٰہ کے ارادے سے چل پڑا۔ دورانِ سفر میرے والدِ محترم بیمار ہوگئے، اُن کا چہرہ سیاہ (Black) ہوگیا، آنکھیں نیلی پڑ گئیں اور پیٹ پھول گیا، میں نے روتے ہوئے یہ پڑھا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۶) (ترجَمۂ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا) (تھوڑی دیر بعد) اِسی ویرانے میں میرے والد کا انتقال ہوگیا، پھر میں نے اُن کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غَلَبَہ ہوا اور میں سو گیا،

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل اور صاف ستھرے لباس والا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور اُن کے چہرے سے چادر ہٹا کر اپنا مبارک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ تو اُن کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگیا۔ پھر انہوں نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پہلے کی طرح ہوگیا، پھر وہ پلٹنے لگے تو میں کھڑا ہوگیا اور میں نے اُن کی چادر کو تھام کر پوچھا: یاسَیِّدِی! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ جن کے سبب اللہ پاک نے میرے والدِ محترم پر اِس ویرانے میں یہ احسان فرمایا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہوں، تیرا یہ باپ بہت بڑا گناہگار تھا، لیکن مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک بھیجتا تھا۔ جب یہ اِس بیماری میں مُبْتَلا ہوا تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، میں اُس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ سفید اور پھُولا ہوا پیٹ درست ہوچکا تھا۔ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۵۶/ ۲۲۵)

فریاد اُمَّتی جو کرے جو حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شک و شبہ ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتیوں پر اُن کے والدین سے بھی زیادہ مہربان (Kind) ہیں اور اُن پر بہت زیادہ لطف و عنایت بھی فرماتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمَّتی کو نہ صرف پہچانتے ہیں بلکہ مشکل حالات میں پھنسے اُمَّتیوں کی اِمداد بھی فرماتے ہیں۔

بیان کردہ واقعات میں جہاں آقائے دو جہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری وصال کے بعد مدد کرنا ثابت ہو رہا ہے، وہیں درودِ پاک کی فضیلت کا بھی بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے سے بڑی سے بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں نیز دُرُودِ پاک پڑھنے والوں پر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصی شفقتیں فرماتے اور مصیبت کے وقت اُن کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مختلف مواقع پر درودِ پاک کی ترغیب دلائی جاتی رہتی ہے اور درود شریف پڑھنا تو **مدنی انعامات** میں بھی شامل ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 5 میں ہے: کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد اور کم از کم **313 بار درود شریف** پڑھ لئے ؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 49 میں فضول بات نکل جانے کی صورت میں نادِم (یعنی شرمندہ) ہو کر درود شریف پڑھنے کی ترغیب موجود ہے ۔ لہٰذا درودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے مدنی انعامات پر عمل بہترین نُسخہ ہے ، درود و سلام کے فضائل پڑھتے رہیے اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی ذہن نشین رکھئے ، ہمیشہ اپنے پاس ایک عدد تسبیح ضرور رکھئے، جس کے ذریعے روزانہ ایک مخصوص تعداد میں درود شریف پڑھتے رہیے، اس کے علاوہ فارغ وقت میں بھی فضول باتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ذکر و درود کی عادت بنائیے۔

آیئے ! بطورِ ترغیب دُرُودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہونے والی بَرَکات کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّثِ دِہلَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆ دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆ بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، ☆ خوف دُور ہوتا ہے، ☆ ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، ☆ دُشمنوں پر فَتْح (Victory) حاصل ہوتی ہے، ☆ اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، ☆ فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، ☆ اَعمال کی تکمیل ہوتی

ہے، ☆دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، ☆پڑھنے والا خُوشحال ہوجاتا ہے، ☆بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، ☆اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے، ☆دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆موت کی سختیوں میں آسانی ہوتی ہے، ☆دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے، ☆تنگدستی (Poverty) دور ہوتی ہے، ☆بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، ☆فِرِشتے دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، ☆دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابِت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا، ☆عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے والے کا نام حُضُور سراپا نُور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، ☆تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سِینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت بڑھتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوبیاں دل میں گھر کر جاتی ہیں، ☆کثرتِ دُرُود شریف سے حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہوجاتا ہے، ☆خُوش نَصیبوں کو قُربتِ مُصطَفٰے نصیب ہوجاتا ہے، ☆خواب میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار نصیب ہوتا ہے، ☆روزِ قِیامت مَدَنی تاجدار، شہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُصافَحہ (hand shake) کرنے کی سعادَت نصیب ہوگی، ☆دُرُود شریف پڑھنے والے کو فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں، ☆فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں اور زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے اُس کے دُرُود شریف کو مدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بےکَس پناہ میں پڑھنے والے اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص۲۲۹)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرُود پڑھو جو حاضِری کی تمنّا ہے تو دُرُود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

ایک مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربیع الاول کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر سے عاشقانِ رسول اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، کہیں آپ کی **ولادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ کہیں آپ کی **سیرت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مبارک صورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ کہیں **عِبادتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **سِیادتِ مصطفےٰ** کے چرچے ہیں۔ کہیں **شفاعتِ مصطفےٰ** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔ کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں** (بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔ کہیں **طاقتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفےٰ** کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ کہیں

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہِ مصطفیٰ کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفیٰ** کا بیان ہے۔ کہیں **خاندانِ مصطفیٰ** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوت** کا بیان ہے۔ کہیں **معجزاتِ مصطفیٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفیٰ** کا بیان ہے۔ کہیں **اِختیاراتِ مصطفیٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفیٰ** کا بیان ہے۔ کہیں **ہجرتِ مصطفیٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفیٰ** کا بیان ہے۔ گویا کہ ذرّہ ذرّہ **میلادِ مصطفیٰ** کی برکتوں سے اپنا حصہ پا رہا ہے۔

آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی "**اِمدادِ مُصْطَفٰے کے واقعات**" پر مُشْتَمِل بیان سنیں گے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ صحابۂ کرام اور دیگر بزرگانِ دین رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مشکل حالات میں کس طرح رسولِ خدا، شاہِ ارض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فریاد کرتے تھے اور اِمدادِ مصطفیٰ سے خالی جھولیاں کیسے بھرتیں تھیں، یہ سنیں گے۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح اپنے اُمّتیوں کی مدد کرتے ہیں یہ بھی سنیں گے۔ اسی طرح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانوروں کی بھی فریاد سنتے اور امداد کرتے ہیں، اس کے بھی چند واقعات سنیں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی طرح کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیْفُ اللہ کی فریاد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ صدیقِ اکبر**" کے صفحہ 384 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُسَیْلِمہ

کَذَّاب کی سَرکوبی کے لیے روانہ فرمایا اور پھر حضرت سَیِّدُنا **شُرَحْبِیل** (شُ، رَحْ، بِیْل) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُن کی مدد کے لیے بھیجا، لیکن ان دونوں کے آگے اُس بدبخت نے ہتھیار نہ ڈالے، کیونکہ حُضورِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مُسَیْلِمہ کَذَّاب کا کاروبار چمک اُٹھا تھا اور تقریباً ایک لاکھ (100000) سے زائد اَفراد اُس کے گِرد جمع ہوگئے تھے، حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ اور حضرت سَیِّدُنا **شُرَحْبِیل** رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے بھی اُس کی خُوب لڑائی ہوئی، جس میں اُس کے کئی لوگ مارے گئے، اتنے میں اِن دونوں صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مدد کے لیے حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آ پہنچے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لشکر کی تعداد چوبیس ہزار (24000) تھی اور مُسَیْلِمہ کَذَّاب کے پاس اُس وقت چالیس ہزار (40000) فوج تھی، دونوں لشکر بہادری سے لڑے اور جنگ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا، کبھی حالات مسلمانوں کے حق میں ہوجاتے اور کبھی مُرْتَدِّیْن (یعنی اِسلام سے پھر جانے والوں) کا پلڑا بھاری رہتا۔ ثُمَّ بَرَزَ خَالِدٌ وَدَعَا اِلَی الْبَرَّازِ وَنَادیٰ بِشِعَارِهِمْ وَكَانَ شِعَارُهُمْ يَا مُحَمَّدَاه، فَلَمْ يَبْرُزْ اِلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا قَتَلَه □ یعنی جب حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یقین ہوگیا کہ **بَنُوحَنِیْفہ** قبیلے والے اُس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک مُسَیْلِمہ کَذَّاب کو قتل نہ کردیا جائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بذاتِ خُود میدان میں تشریف لائے اور مقابلے کے لیے مُسَیْلِمہ کَذَّاب کے شہسواروں کو طلب کیا اور مسلمانوں کے شِعَار یعنی عادت کے مطابق "یامُحَمَّدَاہ" کا نعرہ (Chant) لگایا اور اُس وقت جنگ میں مسلمانوں کا شِعَار یہ تھا کہ وہ مشکل وقت میں بآوازِ بلند یہ نعرہ لگایا کرتے تھے "یامُحَمَّدَاہ" یعنی یا رسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہماری مدد فرمایئے۔ اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی نعرہ لگایا اور پھر دشمنوں کی طرف سے جو بھی مقابلے پر آیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کی گردن

اُڑادی۔ بالآخر مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ سارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اُن کا پیچھا کیا، بہت سوں کو واصلِ جہنم کیا اور بہت سوں کو گرفتار کرکے قیدی بنالیا نیز کثیر مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۳۸۴ بتغیر قلیل)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں یوں عرض کرتے ہیں:

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مصیبت میں پھنسا ہوا کوئی اُمّتی خُلوصِ نیّت کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پکارے مگر تمام مخلوقات میں سب سے بہترین شخصیت یعنی حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس پر آئی ہوئی مصیبت سے بے خبر رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں جس جنگ کا ذِکر ہے وہ جنگِ یَمامَہ ہے، جس میں حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مشکل گھڑی میں شہنشاہِ کون ومکان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہری کے بعد مدینۂ مُنوَّرہ سے بہت دُور ہوکر بھی **"یا مُحَمَّدَاہ"** کے نعرے لگارہے ہیں۔ غَور فرمائیے کہ وہ خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنہیں مکی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللہ یعنی اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے خِطاب سے نوازا، وہ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو خود معلمِ انسانیت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تربیت یافتہ تھے، وہ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو ایسے عظیم لشکرِ اسلام کے سپہ سالار (Chief) تھے

کہ جس میں رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَربِیت یافتہ اور شریعت کے پابند بڑے بڑے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موجود تھے، اگر نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدد کے لیے پُکارنا جائز نہ ہوتا تو یقیناً دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خاموش نہ رہتے بلکہ اُسی وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اِس عمل سے روک دیتے، مگر اُنہوں نے نہ روکا، لہٰذا اُن کا نہ روکنا ہی اِس بات کی دلیل بن گیا کہ حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عمل شرعاً جائز تھا۔ لہٰذا جب کبھی کوئی مصیبت (Trouble) آجائے تو پوری تَوَجُّہ اور کامل یقین سے رسولِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدد کے لئے پُکاریئے اور دل میں یہ یقین رکھئے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ صِرف میری فَریاد سُن رہے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے میری مدد بھی فرمائیں گے۔

یا رَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے ہم نے یہ نعرہ لگایا اپنا بیڑا پار ہے
خُلد میں ہوگا ہمارا داخِلَہ اِس شان سے یا رَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پکارنا مرحبا! اس میں ہماری بھی تربیت کا سامان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح سے پکارا کریں، مثلاً: یَارَسُوْلَ الله، یَاحَبِیْبَ الله، یَانَبِیَّ الله، یَانُوْرَ الله۔ چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ ترجمۂ کنزُالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں

بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا ؕ (پ۱۸، النور:۶۳)

ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یَا رَسُوۡلَ اللہ، یَا نَبِیَّ اللہ، یَا سَیِّدَ الۡمُرۡسَلِیۡن، یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡن، یَا شَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۵۶)

غَیۡرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ پاک کے سوا کوئی بھی مخلوق خواہ وہ کیسی ہی بزرگ ہو، حقیقی طور پر مدد نہیں کر سکتی۔ حقیقی مدد گار صرف اور صرف اللہ پاک ہی کی ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ④ (پ۱، الفاتحۃ:۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: حقیقی مدد کرنے والا بھی تُو ہی ہے۔ تیری اجازت و مرضی کے بغیر کوئی کسی کی کسی قسم کی ظاہری، باطنی، جسمانی روحانی، چھوٹی بڑی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ (صراط الجنان، ۱/۵۳) البتہ اللہ پاک کی عطا سے اللہ پاک کے نیک بندے بھی مدد گار ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے وہ مدد بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰىهُ وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِیۡرٌ ④ (پ۲۸، التحریم:۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مدد گار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے بندے مدد گار ہیں، یاد رہے کہ جہاں غیرُ اللہ کی مدد کی نفی ہے، وہاں حقیقی مدد مراد ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۲۱۸)

اور اس حقیقی مدد گار، خدائے بے نیاز کی عطا سے محبوبِ غفّار، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ مبارکہ میں مدد کرنے کی تو اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو ایک عظیمُ الشّان کتاب مُرَتَّب ہو سکتی ہے۔ آئیے! مختصراً چند مثالیں سنتے ہیں:

بخاری شریف میں ہے، نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے کھانے سے پورے لشکر کو سَیر فرما دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۵۱-۵۲، حدیث: ۴۱۰۱ ماخوذاً)

امام بخاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کو سیر اب کر دیا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی... الخ، ۴/۲۳۴، حدیث: ۶۴۵۲ ماخوذاً)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ایک کلام میں اس واقعے کی منظر کشی کتنے پیارے انداز میں کی ہے۔

کیوں جنابِ بُوہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شِیر جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص۵۳)

شعر کی وضاحت: اے جنابِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ! وہ دودھ کا پیالہ کیسا میٹھا اور لذیذ تھا، جس سے ستر (70) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سیر اب ہو گئے، لیکن پھر بھی دودھ پیالے میں بچ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بخاری شریف میں یہ روایت بھی ہے کہ اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے چودہ سو (1400) یا اِس سے بھی زائد اَفراد کو سیراب کر دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، ۶۹/۳، حدیث: ۴۱۵۲ و ۴۱۵۳ ماخوذاً)

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۳)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کی نرم و نازک اور پیاری پیاری اُنگلیوں کی یہ شان ہے کہ ان سے پانی کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں، میٹھے آقا، مالکِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے غلاموں پر مہربان ہوتے ہیں تو پیاسوں کو اِنہی انگلیوں سے سیراب فرما دیتے ہیں۔ لُعابِ دَہن سے بہت سے لوگوں کو شِفا عطا فرمائی۔ (خصائص کبری، باب آیاتہ فی ابراء المرضی ... الخ، ۱۱۸/۲-۱۱۵ ماخوذاً)

جیسا کہ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ مکہ پاک سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جب اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غار کی طرف چلے، تو وہاں پہنچنے پر سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جب تک میں اندر نہ جاؤں آپ داخل نہ ہوں، اگر اس میں کوئی نقصان دہ چیز ہو گی تو آپ سے پہلے مجھ تک پہنچے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اندر گئے غار صاف کیا، غار میں چاروں طرف سوراخ تھے، جنہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے تہبند کے ٹکڑے کر کے پُر کیا۔ دو سوراخ رہ گئے، ان پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اندر تشریف لے آیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم داخل

ہوئے اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی گود میں سر انور رکھ کر اِستراحت (آرام) فرمانے لگے، سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو سوراخ میں سے کسی زہریلی چیز نے ڈَس لیا۔ مگر حضور نبی ٔکریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند میں خلل آجانے کے خوف سے انہوں نے ذرا جنبش (حرکت) تک نہ کی، مگر آنسو ٹپک پڑے جو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ انور کے بوسے لینے لگے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے اور فرمایا: ابو بکر! تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: کسی (سانپ) نے ڈَس لیا، آپ پر میرے ماں باپ قربان! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے متاثرہ جگہ پر لُعابِ دہن لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ (جامع الاصول، الکتاب السابع فی الغدر، الباب الرابع، الفرع الثانی فی فضائل الرجال علی الانفراد، ۸/۴۵۸، حدیث: ۶۴۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح جنگِ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکَّاشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلوار (Sword) ٹوٹ گئی تو وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں ایک چھڑی دی جو اُن کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی۔ (جامع الاصول، الرکن الثالث، الفن الثانی، الباب الرابع، حرف العین، الفصل الاول، القسم الاول، الفرع الاول، عکاشہ بن محصن، ۱۳/ ۳۲۴ ملخصاً)

جنگِ اُحد کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آنکھ تیر لگنے سے نکل گئی تو وہ ڈھیلا لے کر سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہوگئے اور آنکھ مانگی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آنکھ عطا کردی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، فی فضل الانصار، ۷/ ۵۴۲، حدیث: ۱۵ ملخصاً)

مزید سُنیے، امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ بھی نقل کیا غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی ٹُوٹی ہوئی پنڈلی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسی وقت اُن کی پنڈلی کو درست کر دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۳/ ۸۳، حدیث: ۴۲۰۶ ملخصاً)

بخاری شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ قَحط (Drought) سے نجات پانے کیلئے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دعا کی درخواست کی، حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی تو ایسی بارش برسی کہ ہفتہ بھر رُکنے کا نام نہ لیا۔ (بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء علی المنبر، ۳۴۸/۱، حدیث:۱۰۱۵ ماخوذاً) **صحیح بخاری** میں ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن ایک مرتبہ سفر میں پیاس سے بے قرار ہوئے تو بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر اپنی پیاس کے بارے میں عرض کی، سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اُنہیں سیراب کر دیا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ... الخ، ۴۹۵/۲، حدیث: ۳۵۷۹ ماخوذاً)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جُھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

شعر کی وضاحت: حدیبیہ کے مقام پر جب پانی ختم ہو گیا تھا، تو نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ مبارک برتن میں رکھا تو گویا پانی کی نہریں جاری ہو گئیں، جن سے ہزار سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی پیاس بجھائی اور اپنے برتن بھرے۔ اُسی منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک انگلیوں سے رحمت کی پانچ نہریں تھیں، جو بہہ رہی تھیں اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جھوم جھوم کر آتے اور اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔

مسلم شریف میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ربیعہ بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جنت مانگی تو اُنہیں جنت بھی عطا کر دی۔ (مسلم کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود... الخ، ص ۱۹۹، حدیث: ۱۰۹۴ ماخوذاً)

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہِبہ کر دیں   نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

جہاں میں اُن کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثُریّا کو ثَرا کردیں

مِری مشکل کو یوں آساں مِرے مشکل کُشا کردیں
ہر ایک موجِ بَلا کو میرے مولیٰ نا خدا کردیں

(سفینہ بخشش، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کا پیکر بننے، گناہوں سے نفرت کرنے، نیکی کی دعوت اور اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی و غمخواری کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** ہے، اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ چنانچہ ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔

اِس مدنی کام کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے رِسالہ **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذِمہ داران اِس رِسالے کو حاصل کریں، اس شعبے کے مدنی کام کو مزید مضبوط و منظّم کرنے کے لیے اِس رِسالے میں دیئے گئے طریقِ کار کا عملی طور پر نفاذ کریں اور کروائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا رہتا

ہے، جیسا کہ ربیع الاوّل کے **مدنی مذاکروں** کی دُھوم دھام تھی، اِسی طرح ماہِ فاخِر، ماہِ عبد القادِر، ماہِ ربیع الآخر میں بھی کم وبیش 11 دن **مسلسل مدنی مذاکروں** کا سلسلہ ہو گا۔ آیئے! ہم ابھی سے نیّت کرتے ہیں کہ **ماہِ ربیع الآخر کے مدنی مذاکروں** میں خود بھی شرکت کی سعادت حاصل کریں گے اور دُوسروں کو بھی اس کی **دعوت** دیں گے۔

ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے کی برکت سے ان کو پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور وہ فرائض وواجبات کا عامِل بننے کی کوشش میں لگ گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارکہ سجالی۔ اللہ پاک کا مزید فضل وکرم یہ ہوا کہ ان کے والدین نے بخوشی ان کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے "**وقفِ مدینہ**" کر دیا۔

گر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِمدادِ مُصطفٰے کا باب بہت وسیع وکشادہ ہے، نبیوں کے سُلطان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مشکل کُشائی کا یہ فَیضان صِرف انسانوں تک ہی مَحدود نہیں، اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف نبی بنا کر

بھیجے گئے ہیں، لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دُکھیارے اُمَّتیوں کی فَریادیں سُنتے اور اللہ پاک کی عطا سے اُن کی مُشْکِل کُشائی فرماتے ہیں، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مصیبت میں مُبْتَلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، اُن کی بولیاں سمجھ لیتے اور اُن کی دَسْت گیری بھی فرماتے ہیں چنانچہ

مشہور مُفسّرِ قُرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود تو عَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے، حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اِس لیے اُونٹوں، چِڑیوں (Sparrows) نے حُضورِ انور، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۹۱بتغیر قلیل) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو) پتھر سلام کرتے تھے، لکڑی کا سُتُون حَنَّانَہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے فِراق (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی) میں رویا، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے دل کا دُکھ دَرْد کہا اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے سب کچھ سمجھ لیا۔

آج حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریادْ رَسی کرتے (فریاد کو پہنچتے) ہیں، یہ ہے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا سب زبانیں جاننے کا ثُبُوت۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۸) مزید فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) سُلَیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) صِرف چِڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) شَجَر و حَجَر، خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجت رَوا، مُشْکِل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۳۹)

آیئے! اب ہم جانوروں سے مُتَعَلِّق اِمدادِ مُصْطَفٰے کے دو ایمان اَفروز روحانی واقعات سنتے ہیں:

ہِرنی کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مدینے کی گلیوں سے گزر رہا تھا، ہمارا گزر ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا، جس کے ساتھ ایک ہِرنی بھی بندھی ہوئی تھی۔ ہِرنی (female deer) نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ خیمے والا اَعرابی مجھے شِکار کرکے لے آیا ہے، حالانکہ میرے دو (2) بچے جنگل میں موجود ہیں، میرے تھنوں میں دُودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے راحت پا جاؤں اور نہ ہی مجھے چھوڑتا ہے کہ جنگل میں اپنے بچوں کو دُودھ پِلا آؤں۔ ہِرنی کی فریاد سُن کر سَرْوَرِ معصوم، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا پلٹ کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے (ناجائز) ٹیکس وُصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے چھوڑ دیا، وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ خوشی خوشی واپس آگئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ ہِرنی ہمیں بیچو گے؟ اُس نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بطورِ ہَدِیَّہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہِرنی کو آزاد فرما دیا۔

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اُس ہِرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل (Jungle) میں تسبیح اور کلمۂ طَیِّبَہ پڑھتی ہوئی جارہی تھی۔ (دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی کلام الظبیۃ... الخ، ۶/۳۵)

اُونٹ کی فَریاد

حضرت سَیِّدُنا یَعلیٰ بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے، اچانک ہمارا گزر ایک ایسے اُونٹ کے پاس سے ہوا کہ جس پر پانی کی مشکیزیں لادی جا رہی تھیں، جب اُونٹ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو وہ بِلبِلانے لگا اور اپنی گردن کو جُھکا لیا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ (اتنے میں) وہ آ گیا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اِسے میرے ہاتھ بیچ دو، اُس نے کہا بلکہ یہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تحفۃً پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلکہ اِسے بیچ دو، اُس نے کہا، بلکہ تحفۃً پیش کیا، البتّہ یہ اُونٹ ایسے گھرانے کا ہے کہ جس کا ذریعۂ روزگار اِس کے سوا اور کوئی نہیں، حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہرحال جب تم نے اِس کا مُعَامَلَہ ذِکر کر ہی دیا ہے تو سُنو! اِس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کی ہے، لٰہذا اِس کے ساتھ اَچّھا سُلوک کیا کرو۔ (دلائل النبوۃ، ذکر المعجزات الثلاث التی شھدن... الخ، ۶/۲۳)

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم   جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم   پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد   ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شُتُرانِ ناشاد   گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائق بخشش، ص ۱۱۲-۱۱۳)

کلامِ رضا کی وضاحت: پہلے دو مِصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں تو چڑیاں بھی آ کر فریاد کرتی ہیں، ہِرنی مدد طلب کرتی ہے جبکہ اُونٹ بُھوک و غَم کی کہانی سُناتے

ہیں۔ تیسرے اور چوتھے مِصرعے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری شان تو دیکھو! جانور اُن کا احتِرام کرتے ہیں، پتّھر ادب سے سلام کرتے ہیں اور دَرَخت اُنہیں سجدہ کرتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خدمت کے لیے دنیا بھر میں مصروفِ عمل ہے، 104 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کی جا رہی ہے۔ جبکہ آج کا دور ایسا ہے کہ جس میں مال و دولت صرف کیئے بغیر کوئی بھی کام کرنا بہت دشوار ہے۔ یہاں تک کہ دِین کا کام کرنے، دِینی تعلیمات کو پھیلانے، جامعات و مدارس چلانے اور علمِ دین کے فروغ کیلئے بھی کثیر سرمایے کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: **"آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہوگا۔"** (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب دِین کے کام کیلئے بھی سرمائے کی اَشد ضرورت ہوگی۔ آج کے حالات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ان سینکڑوں شعبہ جات پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآنِ کریم اور علمِ دِین کی تعلیم فی سبیل اللہ (مُفت) دی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں 3 ہزار سے زائد **مدارس المدینہ** میں کم و بیش 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں۔ جبکہ اب تک کم و بیش 3 لاکھ مدنی مُنّے اور مدنی

مُنّیاں **مدرسۃ المدینہ** سے **حفظ و ناظرہ** کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **چھ سو چھ (606) جامعات المدینہ** میں **50 ہزار** سے زائد طلبہ و طالبات دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات کروڑوں روپے سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 2 دِسمبر 2018ء، 23 ربیع الاول 1440ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 **ٹیلی تھون** (یعنی مدنی عطیات مہم) کی ترکیب ہو گی۔ **فی یونٹ 10 ہزار** کا ہو گا، **ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی** کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے یونٹس جمع کروائیں۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم **ایک یونٹ** تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احادیثِ طیبہ میں **صدقہ** دینے کے کئی فوائد بیان ہوئے ہیں، آیئے ترغیباً کچھ سنتے ہیں: **صدقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۱۴۶/۲، حدیث:۶۶۴) **صدقہ** بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۳۴/۲، حدیث:۳۶۵۱) **صدقہ** گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث:۶۱۴) **مسلمان کا دیا ہوا صدقہ** عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲۶/۲، حدیث:۳۵۷۸) **صدقہ** ستّر قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے، جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں (تاریخ البغداد، ۲۰۴/۸، حدیث:۴۳۲۶)

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ **"مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے جو شب و روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخوارِیِ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تَقْسِیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! خوشبو کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے ایک فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲) ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ (سنتیں اور آداب ص۸۵) ☆ نماز جمعہ کے لیے خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ۱/۷۷۴، حصہ ۴ ملخصًا) ☆ نماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۰۷) ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ (سنتیں اور آداب ص۸۳) ☆ ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔ (سنتیں اور آداب ص۸۳) ☆ مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔ (سنتیں اور آداب ص۸۵) ☆ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (سنتیں اور آداب ص۸۵) ☆ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے (سنتیں اور آداب ص۸۶) ☆ فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ۴/۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵) ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ تھی کہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"مشک"** سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (سنتیں اور آداب ص ۸۳) ☆ائیر فریشنر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (سنتیں اور آداب ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہو گا **"انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات"** جس میں مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نیکی کی دعوت دینے کے واقعات بیان کئے جائیں گے۔ جس سے ہمیں معلوم ہو گا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دِین کی دعوت دیتے رہے اور ان کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا سلوک کرتی رہی، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بیان ہو گا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کیسی بہترین حکمتِ عملی سے ملکہ سُبا کو دِین کی دعوت دی اور وہ کس طرح اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کو نیکی کی دعوت دینے کا واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ ہم یہ بھی سنیں گے کہ ہمارے

آقا، **مکی مدنی** مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دِین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے ان ستانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مزید کئی مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ لٰہذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ رَحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے

آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم الاوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحَبَّت میں
دُرُودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیان سے قَبْل، عاشقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے عطا کردہ نَعروں سے ہو سکے تو مَدَنی پَرچَم لہرا کر خوب جوش و جذبے، مَحبَّت و عقیدَت کے ساتھ **مَرحبا یا مُصطفٰے** کی دُھوم مچائیے۔

سَرکار کی آمد... مَرحبا... سَردار کی آمد... مَرحبا... آمِنہ کے پُھول کی آمد... مَرحبا... رَسولِ مقبول کی آمد... مَرحبا... پیارے کی آمد... مَرحبا... اچھے کی آمد... مَرحبا... سچے کی آمد... مَرحبا... سوہنے کی آمد... مَرحبا... موہنے کی آمد... مَرحبا... مُختار کی آمد... مَرحبا!

مَرحبا یا مُصطفٰے... مَرحبا یا مُصطفٰے... مَرحبا یا مُصطفٰے... مَرحبا یا مُصطفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُورِ مُصطفٰے کی مُنْتَقِلی پر جشن کا سَماں

حضرت علّامہ شُعَیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نُورِ مُحَمَّدی حَضرتِ سَیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں مُنْتَقِل ہوا تو بڑی بڑی نِشانیاں ظاہِر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو خوشخبریاں دینے لگی، زمین و آسمان میں اِعلان کر دِیا گیا: اے عَرش! وَقار و سَنجیدگی کا نِقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فَخر کی زِرَہ پہن لے۔ اے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی! خُوشی سے جُھوم جا۔ اے ھَیبَت اور رُعب و دَبدَبہ کے اَنوار! تم بھی خُوب روشن ہو جاؤ۔ اے جنَّت! خُوب آراستہ ہو جا۔ اے مَحلّات کی حُورو! تُم بھی بُلندی سے دیکھو۔ اے رِضوان (باغبانِ جنَّت)! جنَّت کے دروازے کھول دو اور حُور و غِلماں کو سَامانِ زِیْنَت سے آراستہ کر کے کائنات کو خوشبوؤں سے مُعطَّر کر دو۔ اے مالِک (داروغہ جَہَنَّم)! جَہَنَّم کے دروازے بند کر دو کیونکہ آج کی رات میری قُدرَت کے خَزانوں میں چُھپا ہُوا نُور اور رازِ عَبْدُ اللّٰہ سے جُدا ہو کر آمِنہ کی طرف مُنْتَقِل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نُور مُنْتَقِل ہو گا تو اُس کی پیدائش مُکمَّل

ہوجائے گی اور یہ نُور لوگوں کے سامنے کامِل انسان بَن کر ظاہِر ہوگا۔ **(الروض الفائق، ص ۲۴۲ ملتقطاً و ملخصا)**

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادتِ باسعادت ہزاروں سَعادتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نِرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے **"آپ جیسا کوئی نہیں۔"** (شرحِ حدائقِ بخشش، ص ۲۲۶)

ہر چوپایہ بولنے لگا!

نُورِ مُحمّدی یکم رَجَبُ الْمُرَجَّب شَبِ جُمعہ کو مُنْتَقِل ہُوا، جبکہ حضرت سَیِّدُنا امام واقِدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک یہ جُمادَی الْاُخْریٰ کی پندرہویں رات تھی۔ اِس رات ہر گھر اور مَکان میں نُور داخِل ہوگیا۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اِس رات قُرَیْش کے ہر چوپائے نے (بزبانِ فَصیح) کلام کرتے ہوئے کہا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی والِدۂ ماجِدہ کے شِکَمِ اَطْہر میں جلوہ فرما ہوچکے ہیں، رَبِّ کعبہ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا کے لئے اَمان اور اَہلِ دُنیا کے چَراغ (Light) ہیں۔

(الروض الفائق، ص ۲۴۲)

نِثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں رَبِیْعُ الْاَوَّل
سِوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعِدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں اُنہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوان سالک، ص ۱۳)

سَرکار کی آمد مَرحبا ❀ سَردار کی آمد مَرحبا ❀ سالار کی آمد مَرحبا ❀ مُختار کی آمد مَرحبا ❀ غمخوار کی آمد مَرحبا ❀ تاجدار کی آمد مَرحبا ❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلامی مہینوں میں رَبِیْعُ الْاَوَّل وہ عظیمُ الشّان اور بابَرَکت مہینا ہے کہ جس کی اَہَمِیَّت کو مسلمانوں کا بچّہ بچّہ جانتا ہے، رَبِیْعُ الاوَّل شریف کیا آتا ہے ہر طرف مدنی بہاریں آجاتیں اور فضا نُور بار ہو جاتی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیوانوں میں خُوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، بُوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دِل کی زَبان سے بول اُٹھتا ہے کہ

نُور والا آیا ہے ہاں نُور لیکر آیا ہے ‏ ‏ سارے عالَم میں یہ دیکھو نُور کیسا چھایا ہے
چار جانِب روشنی ہے سب سَماں ہے نُور نُور ‏ ‏ حَق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فرمایا ہے
آؤ آؤ نُور کی خَیرات لینے کو چلیں ‏ ‏ نُور والا آمِنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے
جُوں ہی آمد ماہِ مِیلادِ مُبارَک کی ہُوئی ‏ ‏ اَہلِ ایماں جُھوم اُٹھے شَیطاں کو غُصّہ آیا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۶۰-۴۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ کثیر عاشِقانِ رَسُول جشنِ مِیلادِ مُصطَفٰے کی خُوشی میں ماہِ مِیلاد میں خُصُوصاً اِبتِدائی 12 دِنوں میں مُختَلِف مقامات پر اِجتِماعِ ذِکر و نعت اور مدنی مذاکرہ اجتماعات کا اِہتِمام کرتے، اِن میں

شِرکت فرماتے، گھروں، دُکانوں، کارخانوں، گاڑیوں، بازاروں، گلیوں اور مَحلّوں کو مدنی پرچموں اور برقی (Electrical) قُمقُموں سے سَجاتے، جُھوم کر، لَب چُوم کر، ہاتھوں میں مدنی پرچم تھامے، مَرحبا یا مُصطفٰے کی صداؤں میں جلوسِ مِیلاد کی دُھومیں مَچاتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول، رَسُولِ مَقبول، گُلشنِ آمِنہ کے مہکتے پُھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ مُقَدَّسہ میں دُرُود و سَلام کے نَذرانے پیش کرتے، تقسیمِ رَسائل کی ترکیب فرماتے اور دِل کھول کر لنگرِ مِیلاد کا اِہتِمام فرماتے ہیں۔ آیئے! نُور والے آقا، کائنات کو جگمگانے والے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس نُورانی مہینے کے نُورانی اَیّام کی رُوحانی بَرَکتوں سے فَیضیاب ہونے کی نِیَّت سے عاشِقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تَصنیف **”فَیضانِ سُنّت“** سے ایک اِیمان اَفروز واقِعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

جشنِ وِلادت کے لڈّوؤں میں بَرَکت

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ مُراد آباد (ہِند) میں ایک عاشِقِ رَسُول ہر سال رَبِیْعُ الاوَّل شریف میں دُھوم دھام سے میٹھے میٹھے آقا، مَکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشنِ وِلادت مَناتے اور زبردست مَحفِلِ مِیلاد مُنعَقِد فرماتے، سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خَلِیفَہ، صاحِبِ خزائنُ العِرفان حضرت صَدرُ الاَفاضِل علّامہ مَولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس میں خُصوصی شِرکت فرماتے تھے۔ ایک بار مَحفِلِ مِیلاد میں مَعمول سے بَہُت زِیادہ اَفراد آگئے۔ اِختِتام پر حَسبِ مَعمول پاؤ پاؤ بھر (تقریباً 250 گرام) کے لڈّو کی تقسیم شُروع ہوئی مگر وہ آدھوں آدھ کم پڑنے لگے۔ بانیٔ مَحفِل نے گھبرا کر حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمتِ باکرامت میں ماجرا عَرض کِیا، آپ نے اپنا رُومال (Handkerchief) نکال کر دیا اور فرمایا: لڈّو کے

بَرتن پر ڈال دیجئے اور تاکید فرمائی کہ تَبَرُّک رُومال کے نیچے سے نکال نکال کر تقسیم کیا جائے مگر بَرتن کھول کر نہ دیکھا جائے۔ چُنانچہ خُوب لڈّو تقسیم ہوئے اور ہر ہر فرد کو لڈّو مِل گیا۔ آخِر میں جب بَرتن کھولا گیا تو رُومال اُٹھاتے وَقْت بَرتن میں جتنے لڈّو تھے اُتنے ہی اب بھی مَوجُود تھے۔! (فیضانِ سنت، ص ۳۵۵)

عِیدِ مِیلادُالنَّبی ہے دِل بڑا مَسرُور ہے ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غَم کافُور ہے
جَشنِ مِیلادُ النَّبی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم مُسکراتی ہیں بہاریں سب فَضا پُر نُور ہے
آمِنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا مِیلاد ہو تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۸۴، ۴۸۳)

سَرکار کی آمد مَرحبا❀ سَردار کی آمد مَرحبا❀ سالار کی آمد مَرحبا❀ مُختار کی آمد مَرحبا❀ غمخوار کی آمد مَرحبا ❀ تاجدار کی آمد مَرحبا❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مرحبا یا مُصْطَفٰے❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقِعے سے ہمیں چند مَدَنی پھول حاصل ہوئے مَثَلًا ❀ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک باکرامت بُزُرگ تھے، جِن کی کرامَت سے مِیلاد شریف کے لڈّوؤں میں اِس قدر بَرَکت ہوئی کہ تمام حاضرین میں تقسیم ہونے کے بعد بھی اُن لڈّوؤں کی تعداد اِتنی ہی رہی کہ جتنی آپ کے رُومالِ باکمال کے ڈالنے سے قَبْل تھی، ❀ مَحافِلِ مِیلاد یا اَعراسِ بُزُرگانِ دِین وغیرہ کے موقع پر بِریانی یا قورمے وغیرہ کے ذریعے لنگر کرنا ضروری نہیں، لڈّو، بالُو شاہی یا اِس طرح کے کسی ہلکے پھلکے آئٹم کا لنگر کر دینے سے بھی مِیلاد شریف کی بَرَکتیں نصیب ہوں گی، ❀ جَشنِ وِلادتِ سَرکار کی خوشیاں منانا اور اِس موقع پر

تَبَرُّک کا اِہتِمام کرنا کوئی بُری یا نئی بات نہیں بلکہ یہ تو ہمیشہ سے مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے چُنانچہ

شارِحِ بُخاری حضرت سَیِّدُنا اِمام قَسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش (Birth) کے مہینے میں اَہلِ اِسلام ہمیشہ سے محفلیں مُنْعَقِد کرتے، خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے، کھانے کی دَعْوت کرتے، (رَبِیْعُ الْاَوَّل کی) اِن راتوں میں اَنواع واَقسام کی خَیْرات کرتے اور خوشی ظاہِر کرتے چلے آئے ہیں۔ (مواھب لدنیه، الاحتفال بالمولد، ۱/۱۴۸)

کیوں بارھویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اِسی دن اَحمدِ مُختار آگیا
گھر آمِنہ کے سَیِّدِ اَبرار آگیا خوشیاں مَناؤ غمزدو غمخوار آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَرکار کی آمد مَرحبا ❀ سَردار کی آمد مَرحبا ❀ سالار کی آمد مَرحبا ❀ مُختار کی آمد مَرحبا ❀ غمخوار کی آمد مَرحبا ❀ تاجدار کی آمد مَرحبا ❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰی ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰی ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰی ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "سیرتِ مصطفٰی" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ پُرنُور، شاہِ غَیُور، شافِعِ یَومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ طَیِّبہ خُصوصاً وِلادتِ باسَعادت کے واقعات سُننے پڑھنے سے دِلوں کو سُکون و اِطمینان نصیب ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دَعْوتِ اسلامی پُوری دُنیا میں جشنِ وِلادت کی

دُھومیں مچانے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرت و کِردار کے مُخْتَلِف روشن پہلوؤں اور شاندار فرامین سے اُمَّت کو فَیضیاب کرنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ لِہٰذا اِسی مقصد کے تَحت دَعْوتِ اسلامی کے شُعبے مکتبۃُ المدینہ نے ایک کتاب ”سِیرتِ مُصْطَفٰے“ شائع کی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں سَرکارِ مدینہ، راحتِ قَلْب و سِینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادات و اَطْوار، بچپن کے واقعات، اسلامی غَزْوات کے بارے میں دِلچسپ معلومات اور اِیمان اَفروز واقعات، مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ کی طرف ہِجْرَت، مَکّی اور مَدَنی زِندگی کے مبارک واقعات اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُخْتَلِف مُعْجِزات وغیرہ کو بَیان کیا گیا ہے، لِہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے۔ دَعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین، سَرورِ کَونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جہاں میں فَضْل و رَحمت بَن کر تشریف لائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے نُزُول کا دِن یقیناً خوشی کا دِن ہوتا ہے چُنانچہ

پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ذِیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دَولت سے بہتر ہے۔ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

”**تفسیر صِراطُ الْجِنان**“ میں بَیان کردہ آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ کسی پیاری اور مَحبوب چیز کے پانے سے دِل کو جو لَذَّت حاصِل ہوتی ہے اِس کو ”**فَرَح**“ کہتے ہیں اور آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ اِیمان والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اُس نے اُنہیں نصیحتیں، سِینوں کی شِفاء اور اِیمان کے ساتھ دِل کی راحت و سُکون عطا فرمایا۔

اللہ تعالٰی کے فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟

اور اِس آیت میں اللہ تعالٰی کے فَضْل اور اُس کی رَحمت سے کیا مُراد ہے؟ اِس بارے میں **مُفَسِّرِیْن** کے مُخْتَلِف اَقوال ہیں، چُنانچہ حضرت (سَیِّدُنا) عبدُ اللہ بن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما، حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن اور حضرت (سَیِّدُنا) قَتَادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے اِسلام اور اُس کی رَحمت سے قُرآن مُراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے قُرآن اور رَحمت سے اَحادیث مُراد ہیں۔ جبکہ بعض عُلَماء نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل حُضور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت قُرآنِ کریم۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کا تُم پر بڑا فَضْل ہے۔

(پ۵، النسآء:۱۱۳)

بعض نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل قُرآن ہے اور رَحمت حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رَحمت سارے جہان کے لئے۔

(پ۱۷، الانبیآء:۱۰۷)

اور اگر بِالفَرَض اِس آیت میں مُتَعَیَّن (خاص) طور پر فَضْل و رَحمت سے مُراد سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ نہ بھی ہو تو جُداگانہ طور پر تو اللہ کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فَضْل اور رَحمت ہیں۔ لہٰذا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ کے حوالے سے خُوشی مَنائی جائے گی، خواہ وہ مِیلاد شریف کرکے ہو یا مِعْراج شریف مَنانے کے ذَرِیعے، ہاں! اگر کسی بدنصیب (Unfortunate) کیلئے یہ خوشی کا مَقام ہی نہیں ہے تو اُس کا مُعامَلہ جُدا ہے، اُسے اپنے اِیمان کے مُتَعلِّق سوچنا چاہیے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۳۴۰ملتقطاً)

جب تلک یہ چاند تارے جِھلملاتے جائیں گے　　تب تلک جشنِ وِلادت ہم مَناتے جائیں گے
اُن کے عاشِق نُور کی شَمعیں جلاتے جائیں گے　　جبکہ حاسِد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے
لاکھ شَیطاں ہم کو روکے فَضْلِ ربّ سے تا اَبد　　جشْن، آقا کی وِلادت کا مَناتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۶-۴۱۷)

اچھے کی آمد... مَرحبا... سچے کی آمد... مَرحبا... سوہنے کی آمد... مَرحبا... موہنے کی آمد... مَرحبا... مُختار کی آمد... مَرحبا! مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمیں جو بھی نعمتیں مُیَسَّر ہیں وہ سب رَسُولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال، مَحبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُجُودِ مَسعود ہی کا صَدَقہ ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جانِ کائنات بلکہ کائنات کا وُجُود ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدموں

کی دُھول ہے، اگر سرکارِ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ، سردارِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہ لاتے تو اِس دُنیا میں نہ جِنّ ہوتے نہ اِنسان، نہ سُورج ہوتا نہ چاند، نہ زَمین ہوتی نہ آسمان، نہ جَنَّت و دوزخ ہوتے، نہ ہی حُور و غِلمان، نہ لَوح و قلم ہوتے نہ عَرش و کُرسی۔ اَلْغَرَض حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مقصدِ تخلیقِ کائنات ہے چُنانچہ

میرے آقا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اپنے مجموعۂ کلام "حدائقِ بخشش" میں کچھ یوں لب کُشائی فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص348)

مختصر وضاحت: میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کائنات اور اس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا سب آپ ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) آپ ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وَحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اِیمان لا! اور تیری اُمَّت میں سے جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں، اُنہیں بھی حکم کرنا کہ اُن پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمدِ عَرَبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو نہ میں آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جَنَّت و دوزخ

بناتا۔ جب میں نے عَرش کو پانی پر بنایا تو اُس وَقْت وہ حَرَکت کر رہا تھا۔ میں نے اُس پر **”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ“** لکھ دیا، تو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص کبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ . . . الخ، ۱/۱۴)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش، ص۱۷۸)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورِ پاک کی پیدائش سے پہلے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کچھ نہ تھا، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وُجود نہ ہوتا تو سوائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کوئی چیز موجود نہ ہوتی کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کی رُوح وجان ہیں، اگر روح نکل جائے تو بدن ختم ہو جاتا ہے تو جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہیں یعنی جان ہے تو جہاں بھی باقی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج پُوری دُنیا میں عِیدِ مِیلَادُ النَّبِی کے موقع پر مسلمانوں کے اندر جو جوش وخَروش پایا جاتا ہے یقیناً وہ قابلِ رَشک اور لائقِ تعریف ہے کہ اَغْیار کی مَذْمُوم سازِشوں کے باوُجود بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال جشنِ وِلادت کی دُھوم دھام میں مُسَلسَل اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ بِلا شُبہ یہ سب عُلَمائے حَقّ اور اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شَب و روز کی کاوِشوں کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا بچّہ بچّہ تاجدارِ حَرَم، نَبیِّ مُحْتَرَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے تَرانے گُنگُناتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں سَرشار ہوکر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جشنِ وِلادت کی خوشیاں مناتا ہے۔ غور فرمائیے کہ جِن کی تعلیمات پر عمل کی یہ بَرَکتیں ہیں تو خُود اُن حضرات کا عِیدِ مِیلَادُ النَّبِی کی دُھومیں مچانے کا اپنا انداز کس قَدَر نِرالہ ہو گا۔ آیئے! بطورِ

ترغیب عاشقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق و مستی سے بھرپور جشنِ وِلادتِ مُصْطَفٰے مَنانے کے دُلرُبا انداز کی چند جھلکیاں مُلَاحَظَہ کرتے ہیں چُنانچہ

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بارہویں منانے کا اَنداز

عاشقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سالہاسال سے یہ مَعمول رہا ہے کہ آپ اِنْتہائی عظیمُ الشّان طریقے سے شَرِیْعَت کے دائرے میں رہ کر جشنِ وِلادَت کی خوشیاں مناتے ہیں، چنانچہ ماہِ مِیلاد کا مُبارَک چاند نظر آتے ہی آپ جشنِ وِلادتِ سَرکار کی خوشی میں اپنی رہائش گاہ کو مدنی پرچموں، جھنڈیوں اور رنگ برنگے بَرْقی قُمْقُموں سے سجاتے (یعنی لائٹنگ (Lighting) کرتے ہیں)، دُرُود وسَلام کی کثرت فرماتے اور عاشِقانِ رَسُول کو بھی وِلادَتِ مَحبوب کی دُھومیں مچانے کی ترغیب دلاتے ہیں جبکہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کی چاند رات سے مُسَلْسَل 12 راتیں مَدَنی مذاکرے فرماتے ہیں۔ آپ کی صُحبتِ بابرکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی عقائد و اَعمال، فَضائِل و مَناقِب، شَرِیْعَت و طَرِیقت، تاریخ وسیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، مَعاشی و مُعاشَرتی و تنظیمی مُعامَلات اور دیگر بہت سے موضوعات کے مُتَعَلِّق سُوالات کرتے ہیں اور شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے اور حَسْبِ عادت وَقْتاً فَوَقْتاً "**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!**" کی دِل نشین صَدا لگا کر حاضِرین کو دُرُود شریف پڑھنے کی سَعادت بھی عِنایت فرماتے ہیں۔ پھر جب بارہویں رات تشریف لاتی ہے تو آپ کی خوشیاں مزید دوبالا ہو جاتی ہیں، چُنانچہ بارہویں شب آپ خُصوصِیَّت کے ساتھ غُسْل فرماتے، اپنے اِستعمال کی کم و بیش ہر چیز مثلاً مَدَنی لِباس، سَبز سَبز عِمامہ، ٹوپی، کنگھی، عِطْر، مِسواک، قُفْلِ مدینہ پیڈ، پین (Pen)، چادر، رُومال، سَربند، چپّل وغیرہ عموماً نئی

اِستعمال فرماتے ہیں۔ بارہویں شب میں مَدَنی مُذاکَرہ فرماتے اور اِجتماعِ ذِکْر و نَعْت میں شرکت فرماتے ہیں، پھر اِجتماع کے اِختتام پر کثیر عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مِل کر دُرُود و سَلام کا وِرْد کرتے اور عشق و مستی میں ڈُوب کر، جُھومتے ہوئے، والہانہ اَنداز میں اَشک بار آنکھوں سے **صُبحِ بہاراں** کا اِستِقبال کرتے ہیں۔ آپ کے اِس دِل نشین اَنداز کو دیکھ کر کئی آنکھیں اَشک بار ہو جاتی اور دِلوں میں عشقِ حبیب کی شَمع روشن ہو جاتی ہے جبکہ بارہویں والے دن عِیدِ مِیلادُ النَّبِی کی خوشی میں آپ عاشقانِ رَسُول میں عِیدی بھی تقسیم فرماتے ہیں۔ مِیلادِ مُصْطَفٰے کی خوشی میں عشق و مَحبَّت میں ڈوبی ہوئی آپ کی دیوانگی کا اندازہ آپ کے تَحریر کردہ نعتیہ دِیوان "**وَسائلِ بخشش**" سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے چُنانچہ اپنے اِس نعتیہ دِیوان میں مَوجود ایک کلام کے مَقْطَع میں اپنے جذبات کا اِظہار کچھ یُوں فرماتے ہیں کہ

پُھولے نہیں سَماتے ہیں عطّارؔ آج تو
دُنیا میں آج حامیِ عطّارؔ آگئے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۱۲)

سَرکار کی آمد... مَرحبا... سَردار کی آمد... مَرحبا... آمِنہ کے پھول کی آمد... مَرحبا... رَسُولِ مقبول کی آمد... مَرحبا... پیارے کی آمد... مَرحبا...

مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنْعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عشق و مستی میں ڈوب کر اپنے آقا و مَولیٰ، حبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا جَشْن مَنانا اِس بات کا واضِح ثُبُوت ہے کہ بِلاشُبہ آپ ایک سچّے عاشقِ رَسُول ہیں۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی عشقِ حبیب کی لازَوال دَولت اور جَشْنِ

وِلادت مَنانے کا سَلیقہ آجائے تو اِس کا بہترین ذَرِیعَہ یہ ہے کہ ہم دَعْوَتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور خوش دِلی کے ساتھ 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

❁ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا انداز بھی کتنا پیارا تھا۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفروز جھلک مُلاحَظہ کرتے ہیں چُنانچہ

دن بھر فِکْرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخِرت کے بارے میں) غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔(1) آیئے! بطورِ ترغیب فِکْرِ مدینہ کرنے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جھومئے چُنانچہ

---

1 ۔۔۔ احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، ۵/ ۱۶۲

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی کی تَحریر کا خُلاصہ ہے کہ اُنہیں مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا مَعمول بھی ہے۔ ایک بار یہ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھے۔ رات کو جب یہ سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مَآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے۔ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے: **”جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔“**

مِرے تم خَواب میں آؤ مِرے گھر روشنی ہوگی مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے تِرا دیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا ”مَدَنی اِنعامات“ کی تَصویر بنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۹۳-۳۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِیدوں کی عِید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَرکارِ اَبدِ قرار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ باسعادت کا دِن عاشِقانِ مُصْطَفٰے کے لئے عِید سے کم نہیں بلکہ یہ تو عِیدوں کی بھی عِید ہے کیونکہ اِس دن جانِ جہان، رَحمتِ عالَمیان، سَیّاحِ لامکان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس دُنیا میں رَحمت بَن کر جلوہ گر ہوئے۔ شارِحِ بُخاری حضرت سَیِّدُنا اِمام قَسطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادت کی راتوں کو عِید بنالیا۔

(مواھب لدنیه، الاحتفال بالمولد، ۱/۱۴۸)

بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ مِیلادُ النَّبی
عیدِ مِیلادُالنَّبی تو عید کی بھی عید ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر تاجدارِ اَنبیا، مَحبوبِ کِبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس دُنیائے ناپائیدار میں جلوہ گری نہ ہوتی تو یقیناً کوئی عِید، عِید ہوتی اور نہ ہی کوئی شَب، شَبِ قَدر یا شَبِ بَراءت ہوتی۔ یہ عِیدیں اور مُبارَک راتیں ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے صَدقے میں مِلی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقوں کی اِس عِید پر ایک عظیمُ الشَّان نعمت ملنے کی خوشی میں جَشنِ وِلادت کی اِس قَدر دُھومیں مچائیں کہ شَیطانِ لَعین دُم دبا کر بھاگ جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعمت ملنے پر خوشی کا اِظہار کرنا اور اِس دن عِید منانا تو ایسا مُبارَک (Blessed) عمل ہے کہ جس کا ثُبوت ہمیں قرآنِ کریم سے بھی مِلتا ہے چُنانچہ

پارہ 7 سُوْرَۃُ مَآئِدَہ کی آیت نمبر 114 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ

ترجَمۂ کنزُالایمان: عیسیٰ ابنِ مریم نے عَرض کی اے اللہ اے ربّ ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لئے عِید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔ (پ۷، المائدۃ: ۱۱۴)

بَیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صراطُ الْجِنان میں ہے: اِس آیت سے معلوم ہُوا کہ جس روز اللہ تعالٰی کی خاص رَحمت نازِل ہو اُس دن کو عِید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکرِ اِلٰہی بجالانا صالِحین

(نیک لوگوں) کا طریقہ ہے اور بیشک تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً اللہ تعالٰی کی عظیم ترین نعمت اور بُزُرگ ترین رَحمت ہے۔ اِس لئے حُضور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ مُبارَکہ کے دِن عِید مَنانا اور مِیلاد شریف پڑھ کر شکرِ اِلٰہی بجالانا اور فَرحَت وسُرور (خوشی) کا اِظہار کرنا محمود (قابلِ تعریف) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کا طریقہ ہے، چنانچہ

حضرت (سَیِّدُنا) عَبْدُ اللہ بِن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں: جب سَرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ تشریف لائے تو دیکھا کہ غیر مُسْلِم عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ اِرْشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ اچّھا دن ہے۔ اُس روز اللہ تعالٰی نے بَنِی اِسرائیل کو اُن کے دُشمن سے نَجات دی تھی تو حضرت (سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس کا روزہ رکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تمہاری نِسبت میرا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے تَعَلُّق زِیادہ ہے چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اِس دن روزہ رکھنے کا حکم فَرمایا۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، حدیث: ۲۰۰۴) (صراط الجنان، ۳/۵۴ بتغیر قلیل)

اِسی طرح مُختَلِف رِوایات میں جمعۃُ الْمُبارَک اور یَومِ عَرَفہ کو بھی عِید کہا گیا ہے جیسا کہ

دو عیدیں

تِرمِذی شریف میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامِل کر دیا اور تُم پر اپنی نعمت پُوری کر دی اور

دِیۡنًا ؕ (پ ٦، المآئدة:٣) تمہارے لئے اِسلام کو دِین پسند کیا۔

یہ آیتِ کریمہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاس مَوجود ایک غیر مُسلِم کہنے لگا: اگر یہ آیت ہم پر نازِل ہوتی تو ہم اُس کے نازِل ہونے کے دِن عِید مناتے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبۡدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے اِرشاد فرمایا: جس روز یہ آیت مُبارکہ نازِل ہوئی اُس دن دو عِیدیں تھیں: (1) جُمعہ اور (2) عَرَفہ۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورة (المائدة)، ۵/ ۳۳، حدیث: ۳۰۵۵) اِس سے مَعلوم ہُوا کہ کسی دِینی کامیابی کے دِن کو خوشی کا دِن منانا جائز اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم سے ثابِت ہے ورنہ (حضرت سَیِّدُنا) عَبۡدُ اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا صاف فرمادیتے کہ جس دِن کوئی خوشی کا واقِعہ (Event) ہو اُس کی یادگار قائم کرنا اور اُس روز کو عِید منانا ہم بِدۡعَت جانتے ہیں، اِس سے ثابِت ہُوا کہ عِیدِ مِیلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سب سے عظیم نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۳۸۲ ملخصًا)

منانا جَشۡنِ مِیلادُ النَّبی ہرگز نہ چھوڑیں گے جُلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
خُدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے نَبی کے دُشمنوں کی دُشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے
(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۱۴)

رہنما کی آمد مَرحبا ❀ رہبر کی آمد مَرحبا ❀ افسر کی آمد مَرحبا ❀ سَرور کی آمد مَرحبا ❀ محبوبِ ربّ کی آمد مَرحبا ❀ سُلطانِ عَرَب کی آمد مَرحبا ❀ رَسُولِ اَکرم کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصۡطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصۡطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصۡطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصۡطَفٰے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مَدۡرَسۃُ الۡمدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی وِلادَتِ مُصْطَفٰے کی دُھومیں مچانے اور مسلمانوں کو عشقِ رَسُول کے جام پِلانے کے ساتھ ساتھ کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دَعوَت عام کرنے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک شُعبہ مَدرَسۃُ المدینہ آن لائن بھی ہے۔ اِس شُعبے کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذَرِیعے مُخْتَلِف مُمالِک کے مُسلمانوں کو نہ صِرف دُرُست مَخارِج کے ساتھ قُرآنِ پاک کی مُفت(Free) تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اِسلامی تعلیمات مَثَلًا وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نَماز، زَکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اِس شعبے کی تفصیلی مَعلومات اور داخِلہ فارم(Admission Form) کے لئے دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net)کا وزٹ فرمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَورتوں کا جُلوسِ میلاد میں آنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیدِ مِیلادُ النَّبِی کی خوشیاں منانا یقیناً ایک بہت بڑا کارِ ثَواب اور رِضائے اِلٰہی کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دن جلوسِ مِیلاد میں شرکت کرتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ خواتین کو ایسے جلوسوں میں جانے کی بالکل بھی اِجازت نہیں۔ اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بارہا مَدَنی مُذاکروں میں اِس کی مُمانَعت فرمائی

ہے۔ مگر اَفسوس! اِس کے باوُجُود بھی بعض نادان اپنے ساتھ اپنے گھر کی عَوْرَتوں کو بھی جُلوسِ مِیلاد میں لے آتے ہیں جو یقیناً ایک بہت بڑا اَلمِیّہ ہے۔ یاد رکھئے! عَوْرَتوں کا جُلوسِ مِیلاد میں شِرکت کرنا مُسَلْسَل خَطرے کی گھنٹی بجاتا ، مردوں اور عورتوں کا زبردست اختلاط ہوتا، بَدْ نگاہی کا دروازہ کھولتا ، عاشِقانِ رَسُول کو آزمائش میں مُبْتَلا کرتا، مسلمانوں کی بدنامی کا سبب بنتا، شَیْطان اور سازِشی عَناصِر کو شَر پھیلانے کا موقع دیتا ہے، اَلْغَرَض عَوْرَت کا جُلوسِ مِیلاد میں آنا کئی فتنوں کو جَگانے کے مُتَرَادِف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: فِتنہ سویا ہُوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اُسے بیدار کرے۔ (جامع صغیر، ص ۳۷۰، حدیث: ۵۹۷۵) کسی دِینی فائدے کے بغیر لوگوں کو بے چینی، اِختِلاف، مُصِیبت اور آزمائش میں مُبْتَلا کر کے نِظامِ زِندگی کو بِگاڑ دینا **"فِتنہ"** کہلاتا ہے۔ (حدیقۃ ندیۃ، الخلق الثامن والاربعون، ۱۴۶/۲)

شَرْعی اُصولوں کی پابندی کرنے، چادر اور چار دِیواری کے تَقَدُّس کو بَرقَرار رکھنے، حُکمِ خداوندی کی بجا آوَری کرنے اور حاجَتِ شَرْعی کے عِلاوہ گھر میں رہنے کو ہی تَرجیح دینے کے مُعَامَلے میں اُمَّہَاتُ الْمُؤمنین، صَحابِیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن اور وَلِیَّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن کا کِردار ہماری اِسلامی بہنوں کے لئے یقیناً ایک بہترین عَمَلی نَمُونَہ (practical paradigm) ہے لہٰذا اِسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ اِن اللہ والیوں کے کِردار کو اپنے لئے مَشْعَلِ راہ بنا کر اپنے لئے راہِ جنَّت کو آسان کرنے کا سامان کریں۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک فِکر انگیز حِکایت سُنتے ہیں چُنانچہ

میں فرض حج کرچکی ہوں!

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نَفْل حَج و عُمرہ کے لئے عَرض کی گئی تو

فرمایا: میں فَرض حَج کر چکی ہوں۔ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ رَاوِی فرماتے ہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! اِس کے بعد زِندگی کے آخِری سانس تک آپ گھر سے باہَر نہیں نکلیں۔ (تفسیرِ درّ منثور، ۶/۵۹۹)

دیدے پَردَہ بہو بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عَورتوں کو
ہم سبھی کو حقیقی حَیا کی میرے مَولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا جشن تمام مَخْلُوق نے مَنایا۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا جشن منانا ہمیشہ سے مسلمانوں میں رائج رہا ہے۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے سے کائنات کی ہر چیز نُور بار ہوگئی۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا جشن، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب بھی پُوری دُنیا میں دُھوم دھام سے مَنایا جاتا ہے۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا دِن مُسلمانوں کے لئے عِید کا دِن ہے۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا جشن منانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ✿ وِلادتِ مُصْطَفٰے کا جشن منانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کی شکر گزاری ہے۔

اللہ تعالٰی وِلادتِ مُصْطَفٰے کے صَدقے ہمیں مَرتے دَم تک شَرِیْعَت کے مُطابِق دُھوم دھام سے جشنِ وِلادت کی دُھومیں مچانے کی تَوفِیق نَصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے ”163 مَدَنی پُھول“ سے مِسواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (2) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (3)

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔ ❀ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

[2] ... اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

[3] ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔ (1) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (304 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلسُنّت کے 2 رسائل **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... اِحیاءُ العُلوم، ۳/ ۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے۔)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت اَبُو المواھِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: "قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔" میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابِل ہُوا؟ ارشاد فرمایا: "اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔"

(الطبقات الکبری للشعرانی، ج۲، ص۱۰۱)

شافعِ روزِ جزا، تم پہ کروروں دُرُود

دافعِ جُملہ بلا، تم پہ کروروں دُرُود

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور اے تمام مصائب و آلام کو ہم سے دُور فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم نورانی رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رنج و اَلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات ہے کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات ہے کہ جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہو گئے۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں حکمِ خداوندی سے فرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص 138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے

آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفی و یادِ مصطفٰی میں نعتیں گُنگنائیں گے، **مرحبا یا مصطفٰی کے نعرے** لگائیں گے اور اپنے خالی دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا و مولی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایا ہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت، عزت و مرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنیے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائق بخشش، ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس **نورانی رات** کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا)... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ بے مثال کے پیکر!

مَنقُول ہے کہ ایک بار کچھ غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سُرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار (Pearl-white) دانت، بلند بینی، گردن خوب شفّاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے

قدم جماتے، جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرْشاد فرماتے تو سامعین پر گِریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تناوُل فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سَحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفَقَار، اونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا (Flag) **”لِواءُ الحمد“** کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اُسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگا لیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرما لیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**، میں نے حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ (ازالۃ الخفا، ۴/۴۹۹، ملتقطاً و ترمذی: ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷ و: ۳۶۵۸)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَ اللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائقِ بخشش: 161)

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عِزّ و جلالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مولائے کائنات حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مبارک حُسن و جَمال اور عادات و خِصال کو کتنے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نرم دل یتیموں اور بچوں سے محبت کرنے والے تھے ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاجزی کے ایسے پیکر تھے کہ خود اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے مگر ہم ہیں کہ ہمیں ہر تقریب میں نیا سُوٹ لازمی چاہیے اور اچھی حالت میں موجود کپڑے بھی بِلاوجہ ضائع کر دیتے ہیں ، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے مگر ہم اپنے گھر والوں اور نوکروں پر رعب ڈال کر ان سے کام کرواتے ہیں اور اگر خلافِ مزاج کام ہو جائے تو گھر والوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے اور نوکروں کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے ، بسا اوقات نوکری سے فارغ بھی کر دیتے ہیں ۔ یاد رکھئے ! ہم نے جس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھا ہے ان کے کردار سے تو ہمیں عاجزی وانکساری ، چھوٹوں پر شفقت اور ملازموں (Servants) سے حُسنِ سُلوک کا درس ملتا ہے ، لٰہذا نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کو اپنائیے اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیے کیونکہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات بے مثل و بے مثال ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مخلوق میں منفرد اور ممتاز ہیں، یقیناً اَوَّلین و آخرین میں ایسے حسن و جمال اور خوبی و کمال والا کوئی تھا، نہ ہے، نہ کبھی ہو گا، تبھی تو مولائے کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرت و صورت دونوں کو بیان کرتے ہوئے سچ ہی فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**۔ یعنی میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے، خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۸/ ۵۸، ملتقطاً)

کوئی مثل مصطفےٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

یاد رکھئے! جس طرح نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمالِ سیرت میں کوئی ثانی نہیں، اسی طرح تمام اَوَّلین و آخرین میں آپ کے حسن و جمال جیسا بھی کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات حسن و جمال کا وہ عظیم پیکر ہے کہ جس کے دیدار سے مُرجھائی کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں، تاریک دل جگمگانے لگتے ہیں، افسردہ دل چین و سکون (Peace) پاتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال ایسا بے مثال ہے کہ ہر صحابیِ رسول کی یہ خواہش و تمنا ہوتی کہ ہر وقت پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور والے چہرے کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہیں، اسی وجہ سے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُسن و جمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے چہرۂ انور کے دیدارِ پُر بہار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو راحت پہنچاتے اور چہرۂ مصطفےٰ کی ایک جھلک ان کے دلوں میں ہزاروں مسرتیں بکھیر دیتی تھی۔

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زیارتِ رسول کے وقت اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِنِّیْ اِذَا رَأَیْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَیْنِیْ یعنی جب میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں تو دل خوشی سے جُھومنے لگتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

(مسند امام احمد، ۳/۱۵۱ حدیث: ۷۹۳۷ ملتقطا)

اسی طرح ایک شخص جانِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس طرح دیدار کرتا کہ پلک تک نہ جھپکاتا تھا۔ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس طرح دیکھنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کی: آقا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کے کتنے شیدائی تھے کہ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے نورانی جلووں میں گم رہتے اور آپ کے نور والے چہرے کی تجلیات سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُسن و جمال ایسا بے مثال تھا کہ جو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا۔ چہرہ مصطفےٰ کو دیکھ کر صحابۂ کرام عشقِ رسول میں ایسے خود رفتہ ہوتے کہ کوئی چاند سے تشبیہ دیتا تو کسی صحابی کے نزدیک آپ کا رخِ زیبا چاند سے بھی بڑھ کر حسین ہوتا، کوئی سورج سے تشبیہ دیتا الغرض ہر صحابی اپنے اپنے الفاظ میں عشق کا اظہار کرتے ہوئے نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن و جمال کو بیان فرماتے تھے۔

---

[1] ... شفا، الفصل الثانی فی ثواب محبتہ، ۲/۲۰

میرے آقا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلم نے بھی جب حُسن وجمالِ مُصطفیٰ کی برکتیں لینے کے لیے اپنا دامن پھیلایا تو الفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے　باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابِشیں　اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری　حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی　چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے خَتمِ سُخَن اِس پہ کر دیا　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص174)

حُسن وجمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا　اَوج وکمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ عَلٰی وَجْھِہٖ یعنی میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زِیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہو۔ (مشکاۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین، ۲ / ۳۶۲، حدیث: ۵۷۹۵)

حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔ (سنن الترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔ الخ، الحديث: ۲۸۲۰، ۴ / ۳۷۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِن حضرات (صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) کی نگاہ حقیقت بین (یعنی حقیقت دیکھنے والی) تھی۔ حقیقت میں چہرۂ مُصطَفوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے کہ چاند صرف رات میں چمکے یہ چہرہ دن رات چمکے، چاند صرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان (یعنی جسموں کو نُور) دے یہ چہرہ نورِ ایمان دے، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گرہن لگے یہ کبھی نہ گہے، چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں نہ تھا۔ بلکہ واقعہ یوں ہی ہے، چاند دیکھ کر کسی نے ہاتھ نہ کاٹے، حُسنِ یُوسف دیکھ کر زنانِ مصر (مِصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور حُسنِ یوسف سے حُسنِ محمد کہیں افضل ہے، لِہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔ الخ، الفصل الثانی، ۸/۶۰)

حُسنِ یُوسُف پہ کٹیں مِصر میں انگشتِ زناں　　سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب

(حدائقِ بخشش، ص57)

مُختصر وضاحت: مصر کی عورتوں نے جب حُسنِ یوسف دیکھا تو بے اختیار ہو کر اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں۔ اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے حُسن و جمال کا عالم کیا ہو گا جبکہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہی ایسا ہے کہ عرب کے جوان آپ کے نام پر اپنے سر کٹا رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات وخصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عز وجلال مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چودھویں رات کے چاند سا چہرہ

ایک مَرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینے کے باغات میں تشریف لے گئے، وہاں آپ کا سامنا ایک قافلے والوں سے ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم یہاں کی کھجوریں لینے آئے ہیں، ان کے پاس سُرخ اُونٹ تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا کیا تم لوگ یہ اُونٹ مجھے بیچو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اتنے اتنے صاع کھجوروں کے بدلے میں بیچ دیں گے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں یہاں اُونٹ لینے کی نیت سے تو نہیں آیا، اس لئے قیمت(Price) ساتھ نہیں لایا، میں اپنے شہر پہنچ کر اس کی قیمت بھجوا دوں گا۔ (یہ کہہ کر) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اونٹ کی مہار تھامی اور چل دیئے، قافلے والوں کو جب تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام نظر آتے رہے، وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہی دیکھتے رہے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اب وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے اونٹ ایک ایسے آدمی کو دے دیا، جسے ہم جانتے بھی نہیں، اور نہ ہی ہم نے اس سے قیمت وصول کی ہے۔ ہم باتوں میں لگے رہے اور وہ آدمی ہمارا اُونٹ لے گیا۔ اتنے میں جو عورت ان کے ساتھ تھی، اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اُن کا چہرہ دیکھا تھا، ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا تھا، **اَنَا ضَامِنَۃٌ لِّثَمَنِ جَمَلِکُمْ** میں تمہارے اُونٹ کی ضامن ہوں، اگر وہ

تشریف نہ لائے تو قیمت مجھ سے لے لینا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج ۵ / ۳۸۱ ملخصا)

اسی طرح ایک خاتون جن کا نام اُمِّ مَعبد تھا، اُنہوں نے آقائے دوعالم، نبیِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چہرہ (Face) خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارَک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارَک قَدمیں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَست کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔ (سبل الہدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ . . . الخ، ۳/ ۲۴۴ ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا   اَوج و کمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا لازوال اور عمدہ **حُسن و جمال** عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ یاد رکھئے! حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صورت کے ساتھ ساتھ سیرت میں بھی آپ جیسا کوئی نہ تھا۔ بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ اگر اُن سے صرف سلام دعا کی حد تک تعلق ہو تو وہ بہت نیک اور اعلیٰ اخلاق کے مالک نظر آتے ہیں، لیکن جب اُن سے لَین دَین کا معاملہ کیا جائے، یا اُن سے رشتے داری کی جائے تو اُن کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ کتنے نیک ہیں اور کیسے با اخلاق ہیں، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعاملہ ایسا نہیں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کَامِلُ الْاَخْلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بُوڑھا ہو یا جوان، آقا ہو یا غُلام ہر ایک سے ہمارے

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاقی بَرتاؤ اِتنا عُمدہ ہوتا کہ لوگ مُتَأَثِّر ہوکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعرِیفیں کرتے، آپ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَأَثِّر (Impressed) ہوکر اَجْنَبی اَپنائیت محسوس کرتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دُور ہوتے وہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صادق و اَمین کہتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لَین دَین کرتے اور غَیر مسلم ہوتے تو آپ کے اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہوکر مسلمان ہوجاتے اور اگر لین دَین کرنے والے مسلمان ہوتے تو اُن کے ایمان پُختہ ہوجاتے اور وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے نام پہ اپنی جانیں تک قربان کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے دُشمن جو تھے مائل ہوئے
مسحُور کُن ہے کِس قدر یا مُصطفٰی لہجہ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو ہمارے گھر والے، پڑوسی اور رِشتہ دار بدظن نظر آتے ہیں، ہمارے ساتھ لین دَین، کام کاج اور دیگر معاملات کرنے سے کتراتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟ کہیں ہم بداَخلاقی، تکبُّر، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنے جیسی بُری عادات میں گرفتار تو نہیں؟ لٰہذا جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعاملہ ہو تو ہماری کوشش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے کہ جس سے پرایا بھی اپنا ہوجاتا ہے، خُوش اَخلاقی سے غَیر مُسلم (Non-muslim) بھی مسلمان ہوجاتا ہے، خُوش اَخلاق کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُسنِ اَخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال بے مثال تھا، آپ کی صورت کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ سیرت میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں جاننے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، **12 مَدَنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ ❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے۔ ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائیوں میں مبتلا افراد جب دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم سیکھنے آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مدنی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار ملاحظہ کیجئے اور جھومئے، چنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے

سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور بدنگاہی کرنے کے عادی تھے جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذہن نہ تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ ان کی ملاقات سفید لباس زیبِ تن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، ان اسلامی بھائی نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت معمول بن گیا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید بھی ہوگئے۔ نمازی اور مسجد میں درس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ اسلامی بھائی فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اپنے گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نمازی بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسن وجمال اور خوبی وکمال میں حضور نبی آخرُالزّمان، رحمتِ عالمیان

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہیں۔ محد ثینِ کرام نے اپنے اپنے انداز سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اعضائے شریفہ کے **حُسن و جمال** کو بیان کیا ہے۔ لیکن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جَمال اور اَوصاف و کمال کو کماحقہٗ بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، مگر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عشق بڑھانے اور آپ کے ذکرِ خیر سے برکت (Blessing) پانے کیلئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چند اَعضائے شریفہ کے حُسن و جمال کا تذکرہ سُن کر اپنا نام ذکرِ مصطفٰے کرنے والوں کی فہرست میں تو لکھوا سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کا چہرۂ انور کیسا تھا، آپ کی مبارک آنکھیں کیسی تھیں؟ آپ کی پیشانی، آپ کے کان مبارک کیسے تھے، آپ کے رُخسار کیسے خوبصورت تھے۔ آیئے! سب سے پہلے چہرۂ انور کے نورانی جلووں کی جھلک ملاحظہ کرتے ہیں۔

چہرۂ مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک چہرے سے ہر وقت اَنوار و تجلیات کی بارش ہوتی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی برکت سے اندھیروں میں اُجالا ہو جاتا، ظلمتوں کے بادل چھٹ جایا کرتے تھے، جیسا کہ

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَحری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے۔ چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**۔ یعنی اس شخص کے لیے ہلاکت

ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ، جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۲)

سُوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے   شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا   اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات وخصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا   عز وجلالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چشمِ مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمَگیں (سُرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں، آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے (سیرتِ رسول عربی، ص۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرمادیتے تو اس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے

ہوئے، ان کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کردوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظَرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اٹھائی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنی سماعت و بصارت سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۱۲، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات وخصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عز وجلال مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَبرُوئے مُبارَک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قَدَر مُتَّصِل

تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غُصّے کی حالت میں اُبھر آتی تھی۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، ص۲۲ حدیث۷، ملتقطا)

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص۳۰۰)

مختصر وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود تو سجدے میں گِر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرما رہے تھے اور کعبہ مُعَظَّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کے نُورانی بھووں کی نزاکت ولَطافت کو سلامی پیش کر رہا تھا۔

بینیٔ مبارک

سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، منبعِ انوار، صاحبِ عمامۂ پُرانوار، صاحبِ گیسوئے مُشکبار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِینی یعنی ناک مُبارک خُوبصورت اور دراز تھی اور دَرمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈّی پر ایک نُور دَرخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۲۲ حدیث۷، ملتقطا)

بینیِ پُرنور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا ہے لِواءُ الحَمد پر اُڑتا پھریرا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۳)

مختصر وضاحت: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُرنور بینی (ناک مُبارک) پہ ہر وَقت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِواءُ الحَمد (قِیامت کے دن اللہ تَعَالٰی کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں ہوگا اس) کا پھریرا (نشان) لہرا رہا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص:۷۱۰)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا　　اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حَسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ　　یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدٖ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چَراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج۵/۲۷۸)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا　　اس جَبینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام　　(حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہوگا اور نفسا نفسی کا عالَم ہوگا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا تو شَفاعَت کا سہرا ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر پہ باندھا جائے گا، تو پھر اس لجپال آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُود و سَلامِ مَحبَّت پیش کِیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا　　اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لُعابِ دَہَن مبارک

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعابِ پاک خوشبو دار اور نہایت مہک دار تھا، اگر کوئی غمگین اس سے برکت حاصل کرتا تو اس کا غم خوشی میں تبدیل ہو جاتا، جس کے جسم کے کسی حصہ پر لگ جاتا تو اس کا وہ حصہ خوشبو دار ہو جاتا، اگر کوئی زَخْمی اور بیمار شخص لعابِ مبارک کو استعمال کرتا تو شفا پا جاتا۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: ”میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کو دُوں گا، جس کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول اس سے مَحَبَّت فرماتے ہیں۔“ راوی کہتے ہیں: ”صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ کس خوش نصیب کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھنڈا عطا فرمائیں گے۔“ صبح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِستفسار فرمایا: ”علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کہاں ہیں؟“ صحابۂ کرام نے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”انہیں میرے پاس لاؤ!“ چنانچہ، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضرِ خدمت ہوئے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِن کی آنکھول پر اپنا لُعابِ مبارک (Blessed Saliva) لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔ اس کی برکت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث: ۲۲۲۳، ص۱۰۰۷)

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں اس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۰۲)

مختصر وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دہنِ اقدس چشمۂ علم و

حکمت بھی ہے اور اس دہن کی ترِی جان و دل کے لیے راحت و سُکون اور ترو تازگی کا باعث بھی ہے۔ میں اپنے آقا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دہنِ مُبارک کی ترِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دستِ مبارک

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بازو اور ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ کلائیاں لمبی، ہتھیلیوں کی پُشت کُشادہ اور اُنگلیاں لمبی تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیاں گویا چاندی کی شاخیں تھیں۔ مبارک ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم (Soft) تھیں اور عطر فروش کی ہتھیلی کی طرح مہکتی تھیں، خواہ آپ نے خوشبو کو چُھوا ہو یا نہ چھُوا ہو۔ جو شخص بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مصافحہ کرلیتا وہ پورا دن اپنی ہتھیلی سے خوشبو پاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بچے کے سر پر دستِ رحمت پھیرتے تو اس کے سر سے خوشبو آنے کی وجہ سے دیگر بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔ (احیاء العلوم، ۲/۱۳۲۵) جن چیزوں سے آپ کا ہاتھ مبارک مس ہو جاتا وہ چیز کئی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کفایت کر جاتیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُدَیْبِیَہ کے دن ہم لوگوں کو پیاس لگی حالانکہ پانی ختم ہو چکا تھا، حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی ہمارے پاس پینے اور وضو کرنے کیلئے پانی نہیں ہے، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک لوٹے کے برابر پانی ایک برتن میں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں

رکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے (Springs) پُھوٹ پڑے، ہم سب نے اس سے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا، آپ اس وقت کتنے آدمی تھے، فرمایا (1500) تھے ہم اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کرتا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۷۶، ۲/۴۹۳)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجِ آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مختصر وضاحت: صلح حُدَیْبِیَہ کے موقع پر جب پانی ختم ہوا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی معجزانہ شان یوں دکھائی کہ ایک برتن میں دستِ اقدس رکھا تو آپ کی فیض رسا اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے، صحابۂ کرام اپنی پیاس بجھانے کیلئے دوڑے، سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا کہ یہ پانی وجودِ مصطفےٰ کی خوشبو سے معطر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پائے مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دونوں پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً بہہ جاتا، جس چیز کے ساتھ لگ جاتا وہ چیز بابرکت ہوجاتی، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب پتھر (Stone) پر چلتے تو وہ نَرم ہوجاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں۔ اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔

(سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۶ ملتقطا)

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۷)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! خُدا کے لیے اپنے گورے گورے اور نُورانی قدمَین میری اندھیری قبْر میں رکھ کر میری قبْر کی سیاہ رات کو صُبْحِ نُور بنادیجئے! تاکہ میری وحشت دُور ہوجائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔

حُسن و جمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلال مصطفٰے مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت میمونہ بنتِ کَرْدَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں مبارک کا حُسن بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکّے میں اُونٹنی پر سوار دیکھا، اس وقت میں اپنے والد کے ساتھ تھی، میرے والد نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب جاکر قدم مبارک پکڑ لئے۔ حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: **فَمَا نَسِیتُ فِیمَا نَسِیتُ طُولَ اُصْبُعِ قَدَمِہِ السَّبَّابَۃِ عَلَی سَائِرِ اَصَابِعِہِ**۔ میں بہت سی باتیں بھول چکی ہوں لیکن یہ بات نہ بھول سکی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پاؤں کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی (حسن وجمال میں)(In elegance) دوسری انگلیوں کے مقابلے میں لمبی تھی۔ (مسند امام احمد، حدیث میمونہ بنت کردم، ج ۱۰، ص ۳۰۱ ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفٰے مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"سیرتِ رسولِ عربی اور سیرتِ مُصطفٰے" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے مُتعلِّق مزید مَعلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتابیں بنام "سیرتِ رسول عربی اور سیرتِ مُصطفٰے" کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کُتب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، بچپن اور خاندانی حالات اور غَزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں)، نباتات (درخت وغیرہ)، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتعَلِّق مُعجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لٰہذا آج ہی ان کُتب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، میٹھے مصطفٰے، سیدِ انبیاء، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کی، آپ کے روشن و مُنور چہرے کی کیا بات ہے کہ دُور دراز سے لوگ دِیدار کیلئے آتے اور دامنِ اسلام سے وابستہ ہو جاتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے ساری کائنات کو عزّت بخشی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے سارے عالم کو مزیّن (Adorn) فرمایا، جبھی تو آج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نور آفاقِ عالم میں چمک رہا

ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہک سے پوری کائنات کو معطر فرمادیا ہے، ذرا سوچئے! جس آقا کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے تو خود ان کی ذاتِ مُبارکہ کا کیا عالم ہو گا، لیکن افسوس کہ جس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کا تذکرہ سننے کیلئے ہم محفلیں سجائیں، مرحبا یا مصطفٰے کی دُھومیں مچائیں، کیا اسی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو چھوڑ کو غیر مسلموں کی نقّالی کریں گے؟ کیا سُنّتوں بھرا لباس چھوڑ کر نت نئے فیشن (Fashion) اپنائیں گے؟ کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو چھوڑیں گے؟ کیا چہرے کو داڑھی شریف سے سجانے کے بجائے داڑھیاں منڈوائیں گے؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس عظیم سُنّت کو کیا گندی نالیوں میں بہائیں گے؟ کیا اب بھی والدین کی نافرمانی اور رشتہ داروں سے بدسلوکی سے پیش آئیں گے؟ کیا اب بھی فلموں ڈراموں، گانے باجوں اور دیگر غیر شرعی کاموں میں اپنی زندگی برباد کریں گے؟ کیا یہی محبتِ رسول کا تقاضہ ہے؟ ہمیں تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیے، جن کاموں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا، ان کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے، ان میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ایک مسلمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 1 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

(پ۹، الانفال:۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں

پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات (Salvation) کا ذریعہ ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سماعت فرمایئے: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: **مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی**، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنّت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہوگیا۔ (بخاری، ۴/ ۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰)

2. ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہوجائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ج ۱، ص ۵۴، الحدیث: ۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اطاعتِ رَسُول جنت میں داخلے کا سبب ہے، یادرہے! اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے (تو ان سے بچنا اطاعت ہے) اور وہ کام بھی داخل ہیں جنہیں کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے، جیسے نماز پڑھنا اور دیگر نیک کام کرنا ضروری ہیں، اسی طرح جُھوٹ، غیبت، وغیرہ گُناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے، مگر افسوس! آج کے بعض نادان مُسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں نہ کردار (Character) میں دِین کی کوئی نشانی نظر آتی ہے نہ اخلاق میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے، نہ اعمال میں بزرگانِ دین کی پیروی نظر آتی ہے، بدقِسمتی سے گناہوں پر ایک دُوسرے کی مدد تو کی جاتی ہے مگر نیکی کے کاموں میں شیطان لعین رُکاوٹیں ڈال دیتا ہے، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جارہے ہیں، سُنّتوں کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، نہ بیٹا باپ کی قدر پہچان رہا ہے نہ بیٹی ماں کی قدر دان ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ زبانی عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والے نادانوں کو امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی **مدنی چوٹ** کرتے اور سمجھاتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں کچھ یوں فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول

عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطّار کا طیبہ میں خاتِمہ ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

(وسائلِ بخشش، ص649)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ایک دن مَوت ہمارا رشتۂ حَیات ختم کر کے قبر میں سُلا دے گی، پھر بروزِ محشر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر حساب دینا پڑے گا، سوال ہو گا عمر کن کاموں میں گزرای؟ پھر دوسرا سوال ہو گا جوانی کن کاموں میں گزاری؟ بالخصوص میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اُس وقت ہم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے کہ اے مالک! میں نے اپنی جوانی گلی، محلوں اور چوکوں پر فضول بیٹھنے میں گنوا دی یا ساری ساری رات سوشل میڈیا پر فضولیات میں مشغول رہ کر برباد کر دی۔ ذرا غور کیجئے! اگر اِنہی بُرے کاموں کی وجہ سے بروزِ قیامت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے اپنا رُخِ انور پھیر لیا تو پھر کون ہمارا پُرسانِ حال ہو گا؟ آپ کے علاوہ کس سے شفاعت کی بھیک مانگیں گے؟

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا　　ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی　　کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی　　خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے　　کوئی اَسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا
کسی کے پلّہ پہ ہوں گے یہ وقتِ وزنِ عمل　　کوئی اُمید سے منہ ان کا تک رہا ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یَارَسُوْلَ اللہ　　تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا

(ذوقِ نعت، ص۳۶، ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! کچھ اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں، مگر یہ ذہن نشین رہے کہ کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے، دل اُس کی طرف مُتوجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی کیلئے کیا جا رہا ہو، اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا **عبادت اور عادت میں فرق** کرنا مقصود ہوتا ہے۔ **یاد رہے!** صِرف زَبانی کلامی یا سوچ یا بے توجُّہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دُور ہے، کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عزمِ مُصَمَّم اور پکّا ارادہ ہو۔

آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ نہ داڑھی منڈوائیں گے نہ ایک مُٹّھی سے گھٹائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (یاد رہے! اب تک جو داڑھی مُنڈانے کا گناہ کیا، اِس سے توبہ بھی کرنی ہو گی) سُنّت کے مطابق لباس اور سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج سجائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ والدین کی

نافرمانی سے بچیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ بہن، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام اہلِ محشر کے سامنے رُسوا ہونے سے بچائے، اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے کیونکہ جس خوش نصیب نے اپنی جوانی عبادت وریاضت میں بسر کی ہوگی، اپنی جوانی میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی ہوگی، اپنی جوانی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گزاری ہوگی، اپنی جوانی میں بُوڑھے ماں باپ کی خدمت کی ہوگی تو ایسے خوش بخت کو بارگاہِ الٰہی سے انعام واِکرام سے نوازا جائے گا۔ لہٰذا ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے بُرے دوستوں (Friends) کی صُحبت سے بچنے، گُناہوں سے سچی تَوبہ کرنے اور نیکیوں میں اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیے، نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے روکنے والے بن جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں بھی کامیابی ہمارے قدم چُومے گی اور آخرت میں بھی سُرخروئی نصیب ہوگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شعبۂ تعلیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کررہی ہے، وہیں گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز (Schools)، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے مُنْسلِک لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کیلئے شُعبۂ تعلیم کا قِیام بھی عمل میں لایا گیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز (Universities) کے اَساتذہ

وطلبہ سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے، نیز تَعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اورہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُسْتَقْبِل کے مِعْماروں کی دِیْنی واَخْلَاقی تَرْبِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عَمَل طَلَبَہ (Students)، گناہوں سے تائب ہوکر نمازی اور سُنّتوں کے عامل بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ! میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حُسن وجمالِ مصطفٰی کے بارے میں سنا، ہم نے سُنا کہ

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال بے مِثْل وبے مثال،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دانت مبارک چمکدار، زُلفیں خمدار،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک چہرہ چاند وسورج سے بڑھ کر روشن،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو دیکھ کر بے قرار دِلوں کو چین ملتا،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کو دیکھ کر لوگ کلمہ پڑھ لیا کرتے،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کو بیان کرنا صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہمارے آقا، مُحمّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ بااخلاق، عاجزی کے پیکر، بچوں سے مَحبَّت کرنے اور غریبوں کی مدد، غمزدوں اور لاچاروں کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں فرماتے ہیں:

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا　آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا
گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا　خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا
برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر　رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و ہفتہ وار مدنی مذاکروں** میں اوّل تا آخر شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے کم از کم 2 اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیعُ الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

ہم سب دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفٰی کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِسْتِفسار فرمایا ”بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟“ اُن میں سے ایک بولیں، ”میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دُوسری بولیں، ”میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، ”میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم

ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حُوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔ (مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی نِدا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب　آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے　فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے　فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، ربِّ

هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرَّہ ذرَّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالامال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ **مدنی پھولوں** (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **12 ربیع الاوّل** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا، **مکی مدنی مصطفٰی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں   نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ۱ /۹۷، حدیث: ۱۷۵

❀ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداوٗد، ج۴ ص۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ❀ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا (اَیضاً حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنۡ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❀ جب آپ کے

گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ
بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بچپن کا زَمانہ خَتْم ہوا اور جَوانی کا مُبارَک زمانہ آیا تو بچپن کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَوانی بھی عام لوگوں سے نِرالی تھی۔ اِعلانِ نبُوَّت سے قَبْل بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام زِندگی بہترین اَخلاق و عادات کا خَزانہ تھی۔ سچائی، دِیانت داری، وَفاداری، وَعدے کی پابندی، بُزُرگوں کی عَظمت، چھوٹوں پر

---

[1] معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

شَفقت، رِشتہ داروں سے مَحَبَّت، رَحم و سَخاوت، قوم کے کام آنا، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غَم خواری، غریبوں اور مُفلِسوں کی خَبَر گیری، دُشمنوں کے ساتھ نیک بَرتاؤ، مَخلوقِ خُدا کی خَیر خواہی، اَلْغَرَض تمام نیک عادتوں اور اچّھی اچّھی باتوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِتنی بُلند مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے کہ دُنیا کے بڑے سے بڑے اِنسانوں کے لئے وہاں تک رَسائی تو کیا؟ اِس کا تَصَوُّر بھی مُمکِن نہیں۔ آیئے! صاحِبِ جُود و نَوال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قابِلِ رَشک اور لائقِ تَقلید مبارک جَوانی کے روشن پہلوؤں سے مُتَعَلِّق چند اِیمان اَفروز واقعات سُن کر اپنے دل میں مَحَبَّتِ رُسول کو مزید اُجاگر کرنے کا سامان کرکے اِن واقِعات سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گُلدَستے میں سَجانے کی کوشِش کرتے ہیں۔

حِلْفُ الْفُضُول

اِسلام سے پہلے عَرَبوں میں جنگوں کا سِلسِلہ رہتا تھا۔ روز روز کی لَڑائیوں سے عَرَب کے سینکڑوں گھرانے بَرباد ہو گئے تھے۔ ہر طرف بَداَمنی اور آئے دِن کی لُوٹ مار سے مُلْک کا اَمن و اَمان غارَت (تباہ و بَرباد) ہو چُکا تھا۔ کوئی شَخْص اپنی جان و مال کو مَحفوظ نہیں سمجھتا تھا۔ نہ دِن کو چین، نہ رات کو آرام، اِس وَحشَت ناک صُورتِ حال سے تنگ آکر کچھ صُلح پسند لوگوں نے ایک اِصلاحی تَحریک چلائی۔ چُنانچہ بَنُو ہاشِم، بَنُو زُہرہ، بَنُو اَسد وغیرہ قَبائِلِ قُرَیش کے بڑے بڑے سَردار، عَبْدُاللہ بِن جُدعان کے مکان پر جمع ہوئے اور حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا زُبَیر بن عَبْدُالْمُطَّلِب نے یہ تجویز پیش کی کہ مَوجُودہ حالات کو سُدھارنے کے لئے کوئی مُعاہَدہ کرنا چاہیے، چُنانچہ خاندانِ قُرَیش کے سَرداروں نے **"جیو اور جینے دو"** کی قِسم کا ایک مُعاہَدہ کیا اور حَلْف (قَسم) اُٹھا کر عَہد (وعدہ) کیا کہ ہم لوگ **مُلْک سے بے اَمنی دُور کریں گے، مُسافِروں کی حِفاظت کریں گے، غریبوں کی اِمداد کرتے رہیں گے، مَظلوم**

کی حِمایَت کریں گے، کسی ظالِم یا غاصِب (زبردستی حَق چھیننے والے) کو مَکّہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ (سیرت مصطفےٰ، ص۸۹)

اِس مُعاہَدے (Agreement) میں شَریک کئی لوگوں کا نام فَضْل تھا، اِسی لئے اِس مُعاہَدے کو **"حِلْفُ الْفُضُول"** کہتے ہیں یعنی اُن چند آدمیوں کا مُعاہَدہ جِن کا نام فَضْل تھا۔ (سیرت ہشام، ۱/۲۹۷ ملخصاً) اِس میں حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شَریک ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مُعاہَدہ اِس قدر عزیز تھا کہ اِعلانِ نبوّت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے کہ اِس مُعاہَدے سے مجھے اِتنی خُوشی ہوئی کہ اگر اِس کے بدلے میں کوئی مجھے سُرخ رنگ کے اُونٹ بھی دیتا تو مجھے اِتنی خُوشی نہ ہوتی۔ آج اِسلام میں بھی اگر کوئی (مَظْلُوم) مجھے مَدَد کے لئے پُکارے تو میں اُس کی مَدَد کے لئے تیّار ہوں۔ (سيرة نبوية لابن هشام، حرب الفجار، ص ٥٦ مفهوماً)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ماویٰ، ضعیفوں کا ملجا　　یتیموں کا والی، غُلاموں کا مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقِعے سے ہمیں چند مَدَنی پُھول حاصِل ہوئے (1) پہلا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ جوانی میں بھی تاجدارِ نبوّت، مالِکِ کَوثَر و جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْل و دانائی کا یہ عالَم تھا کہ خاندانِ قُرَیش کے بڑے بڑے سَردار اپنے اَہَم ترین مَشْوروں اور مُعاہَدوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی شریک کیا کرتے تھے۔ اپنی ہر صِفَت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْلِ باکمال کی شان و عظمت مَرحَبا کہ جَلِیْلُ الْقَدْر تابِعی بُزرگ

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 71 صحائف (آسمانی کتابوں) کا مُطَالَعہ کیا تو اُن سب میں یہ (لکھا ہوا) پایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبْتِدائے دُنیا سے فَنائے دُنیا تک تمام لوگوں کو جو عَقْل عطا فرمائی ہے وہ نُورِ خُدا، مُحمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْلِ مُبارک کے مُقابَلے میں ایسے ہی ہے جیسے پُوری دُنیا کے ریگستانوں کے سامنے ایک ذَرَّہ۔ بے شک حضرت سَیِّدُنا نُورِ خُدا، مُحمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْل اور رائے تمام لوگوں سے زِیادہ رَاجح (بہتر) اور اَفْضل ہے۔

(اللہ والوں کی باتیں، ۴/۴۲)

تِرے خُلْق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شَہا تِرے خالقِ حُسن و اَدا کی قَسَم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) دُوسرا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ بے چین دِلوں کے چَین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَظلوموں کے ہمدرد و غمگسار اور اُن کے حامِی و مَدَدگار تھے چنانچہ جب مَظلوموں کے حق میں **”حِلْفُ الْفُضُول“** کا مُعاہَدہ طے پایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُوش ہو کر فرمایا: **”اِس مُعاہَدے سے مجھے اِتنی خُوشی ہوئی کہ اگر اِس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سُرخ رنگ کے اُونٹ بھی دیتا تو مجھے اِتنی خوشی نہ ہوتی۔“** لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مَظلوموں کے دُکھ دَرْد کو سمجھیں، اُن کا سہارا بنیں، اُن سے ہمدردی کریں، اُن کی دادرَسی کریں اور اپنی طاقت (Authority) کے مطابِق ظالِم کو ظُلْم سے روکیں۔ خُوش نصیب ہیں وہ مُسلمان جو مَظلوموں کی مَدَد کرتے ہیں، ایسوں کے لئے رَبِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مَغْفِرت کی خُوشخبری ہے چُنانچہ

حُضور سَراپا نُور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ خُوش گوار ہے: جو کسی مَظلوم کی فریادرَسی کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے تہتّر (73) مَغْفِرَتیں لکھے گا، اُن میں سے ایک سے اُس کے تمام کاموں کی دُرُستی ہوجائے گی اور بہتّر (72) سے قِیامَت کے دِن اُس کے دَرَجے بُلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، باب في التعاون علی البر والتقوی، حدیث: ٦، ٧٦٧٠/١٢٠)

ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: جو کسی مَظلوم کے ساتھ اُس کی مَدَد کرنے چلے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس دِن ثابِت قَدَمی عَطا فرمائے گا جس دن قَدَم پھسل رہے ہوں گے۔ (حلیة الاولیاء، مالک بن انس، ٦/٣٨٣، حدیث: ٩٠١٢)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظُلم و سِتَم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص76)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تیسرا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَوانی میں بھی اِصلاحِ مُعاشَرہ کے حقیقی عَلَمبَردار تھے، جو لَڑائی جھگڑوں اور خون خَرابے والے مُعامَلات کو خَتْم کروانے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے جبکہ دُوسری جانِب ہم جیسے نِکمّوں کا عالَم ہے کہ جو لَڑتے جھگڑتے مُسلمانوں میں بیچ بچاؤ اور مُعافی تَلافی کروانے کے بجائے اُنہیں مزید غُصّہ دِلاتے، دُور کھڑے تماشہ دیکھ کر لُطف اَندوز ہوتے بلکہ لَڑائی جھگڑے کی تصاویر (Pictures) اور وِیڈیوز بنا کر سوشَل مِیڈیا پر اَپ لوڈ کر دیتے ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا عاشِقانِ رَسُول صِرف دَعوؤں اور نَعروں کی حد تک مَحدود ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول بے حِس ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول مُسلمانوں کو آپس میں لَڑواتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول مُسلمانوں کو لَڑتا دیکھ کر لُطف اَندوز ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول لَڑتے جھگڑتے مُسلمانوں کو دیکھ کر اُن کی تصاویر اور وِیڈیوز بناتے

ہیں ؟ یقیناً نہیں! ہرگز نہیں! عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کی عزّت وآبُرو اور جان ومال کے مُحافِظ ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کو آپس میں مِلانے والے ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کی آپس کی رَنْجِشیں خَتْم کروانے والے ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کو گُناہوں سے بچا کر اُنہیں نیکی کی دَعْوَت دینے والے ہوتے ہیں۔ تو آیئے! آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ لَڑتے جھگڑتے مسلمانوں کا تماشہ نہیں دیکھیں گے، اُن کی تصاویر اور ویڈیوز نہیں بنائیں گے، بِلا وجہِ شَرعی لَڑنے والے یا آپس میں ناراض مسلمانوں میں صُلْح کروا کر اِس پر مِلنے والے ثَواب کے حَقْ دار بنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

آیئے! بطورِ ترغیب مسلمانوں میں صُلْح کروانے کی فضیلت پر مُشْتَمِل ایک بہت ہی پیاری حدیثِ پاک سُنتے ہیں چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو دَرَجے میں روزے، نماز اور زَکوٰۃ سے بھی اَفْضَل ہو؟ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن نے عَرْض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں۔ اِرْشاد فرمایا: آپس میں صُلْح کروادینا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴/ ۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۹) البتّہ یاد رکھئے! مُسلمانوں میں وُہی صُلْح کروانا جائز ہے جو شَرِیْعَت کے دائرے میں ہو۔ ایسی صُلْح جو حَرام کو حَلال اور حَلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایت ہے، حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حَرام کو حَلال یا حَلال کو حرام کردے۔ (ابوداود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴)

مَشْہُور مُفَسِّرِ قُرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی اَحمد یار خان نَعِیْمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: مثلاً زَوجَیْن (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلْح کرائی جائے کہ خاوَنْد (شوہر کو) اُس عَورت

کی سَوکَن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مُسلمان مَقرُوض اِس قدَر (اِتنی مقدار میں) شراب و سُود اپنے غیر مُسلِم قَرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صُورت میں حَلال کو حرام کیا گیا، دُوسری صُورت میں حَرام کو حَلال، اِس قِسم کی صُلحیں حَرام ہیں جِن کا توڑ دینا واجِب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳)

دُنیا کے جھگڑے خَتم ہوں اور مُشکلیں ٹلیں
صَدقہ حَسَن حُسَین کا یا ربِّ مُصطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مسلمانوں کے درمیان صُلح کروادینا کس قدَر مُبارک عمل ہے کہ حدیثِ پاک میں اِسے دَرَجے میں روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بھی اَفضل فرمایا گیا ہے۔ اے کاش! وہ دور بھی آئے کہ ہم بھی مسلمانوں میں صُلح کروانے والے بن جائیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر قُربان، جو اپنے سُنّتوں بھرے بَیانات، مَدَنی مُذاکروں اور تَصنِیف و تالِیف وغیرہ کے ذَرِیعے عَمَلی طور پر اِس سُنّت کو زِندہ رکھنے کی جِدّ و جُہد جاری رکھے ہوئے ہیں اور وَقتاً فَوَقتاً مسلمانوں کو آپس میں مُتَّحِد رہنے کی تَرغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں جس کی ایک دِلنشین جھلک آپ کا تحریری رِسالہ **"ناچاقیوں کا عِلاج"** اور VCD **"گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟"** بھی ہے، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے اور بیان کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی پڑھئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی تَرغیب دلایئے۔ دَعْوَتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرِنْٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانیِ مُصْطَفٰے اور شام کا سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب انبیا کے سَرور، دو عالَم کے تاجْوَر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عُمر شریف تقریباً پچیس (25) سال ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَمانت و صَداقت کا چرچا دُور دُور تک پہنچ چکا تھا۔ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا مَکّہ کی ایک بہت ہی مالدار عورت تھیں۔ اُن کے شوہر کا اِنتِقال ہو چکا تھا۔ اُنہیں ضرورت تھی کہ کوئی اَمانت دار آدمی مِل جائے تو اُن کے ساتھ اپنی تجارت کا مال و سامان ملکِ شام بھیجیں، چُنانچہ اُن کی نَظرِ اِنتِخاب نے اِس کام کے لئے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُنْتَخَب (Select) کِیا اور کہلا بھیجا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرا مالِ تجارت لے کر ملکِ شام جائیں جو مُعاوَضہ میں دُوسروں کو دیتی ہوں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَمانت و دِیانت داری کی وجہ سے آپ کو اُس کا دوگنا دُوں گی۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی درخواست منظور فرمالی اور تِجارت کا مال و سامان لے کر ملکِ شام کو روانہ ہو گئے۔ اِس سَفَر میں حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے ایک قابِلِ اِعْتِماد غُلام **"مَیْسَرہ"** کو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رَوانہ کر دیا تاکہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت کرتا رہے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملکِ شام کے مشہور شہر "بُصریٰ" کے بازار میں پہنچے تو وہاں **"نَسْطُورا"** راہِب کی خانقاہ کے قریب ٹھہرے۔ "نَسطُورا" "مَیْسَرہ" کو بہت پہلے سے جانتا پہچانتا تھا۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صورت دیکھتے ہی "نَسطُورا" "مَیْسَرہ" کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے مَیْسَرہ! یہ کون ہیں جو اِس درخت کے نیچے اُتر پڑے ہیں۔؟ مَیْسَرہ نے جواب دیا: یہ مکّے کے رہنے والے اور خاندانِ بَنُو ہاشِم کے چَشم و چَراغ ہیں، اِن کا نامِ **"محمد"** اور لقب **"اَمین"** ہے۔ نَسطورا نے کہا کہ سِوائے نبی کے اِس درخت کے نیچے آج تک کبھی کوئی نہیں اُترا۔ اِس لئے مجھے یقینِ کامِل ہے کہ **"نَبِیِّ آخِرُ الزَّماں"** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہی ہیں کیونکہ آخِری نَبی کی تمام نشانیاں جو میں نے تَوریت و اِنجیل میں پڑھی ہیں وہ سب میں اِن میں دیکھ رہا ہوں۔ کاش! میں اُس وَقْت تک زِندہ رہتا جب یہ اپنی نَبُوَّت کا اِعلان کریں گے تو میں اِن کی بھرپور مَدَد کرتا اور

پُوری جاں نثاری کے ساتھ اِن کی خدمت گزاری میں اپنی تمام عُمر گزار دیتا۔ اے مَیْسَرہ! میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خبر دار! ایک لمحے کے لئے بھی تُم اِن سے جُدا نہ ہونا اور اِنتہائی خُلوص وعقیدت کے ساتھ اِن کی خدمت کرتے رہنا کیونکہ اللہ تعالٰی نے اِن کو **"خَاتَمُ النَّبِیِّیْن"** (یعنی آخری نبی) ہونے کا شَرَف عطا فرمایا ہے۔ حُضورِ اَقدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بَصرٰی کے بازار میں بہت جلد تِجارت کا مال فروخت (Sale) کرکے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ واپَس آگئے۔ واپسی میں جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافِلَہ شہر مَکَّہ میں داخِل ہونے لگا تو حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک بالاخانے (بُلند جگہ) پر بیٹھی ہوئی قافِلے کی آمد کا مَنظر دیکھ رہی تھیں۔ جب اُن کی نَظر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑی تو اُنہیں ایسا نظر آیا کہ دو (2) فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَرِ اَنْوَر پر دُھوپ سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا خَدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے دِل پر اِس نُورانی مَنْظَر کا ایک خاص اَثر ہوا اور وہ اِنتہائی عقیدت و مَحبَّت سے یہ حَسِین جَلْوہ دیکھتی رہیں۔ پھر اپنے غُلام مَیْسَرہ سے کئی دن کے بعد اِس کا ذِکْر کیا تو مَیْسَرہ نے بتایا کہ میں تو پُورے سَفَر میں یہی مَنْظَر دیکھتا رہا ہوں۔ اِس کے عِلاوہ بھی میں نے بہت سی عجیب و غریب باتوں کا مُشاہَدَہ کیا ہے۔ پھر مَیْسَرہ نے نَسطورا راہب کی گفتگو اور اُس کی عقیدت و مَحبَّت کا تذکِرہ بھی کیا۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کی رَغْبَت ہوگئی۔ (مدارج النبوۃ، قسم دوم، باب دوم، ۲/۲۷ ملخصاً)

ہم اُن کے زیرِ سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھری جاتی ہیں عالَم کی دینے والا نظر نہیں آتا

پیغامِ نکاح

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا انتہائی شریف خاتون تھیں۔ اَہلِ مَکَّہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہا کی پاک دامَنی کی وجہ سے آپ کو طاہِرہ (پاکباز) کہا کرتے تھے۔ سَرداران قُریش آپ کے ساتھ نِکاح کے خواہِش مَند تھے لیکن آپ نے سب کے پیغاموں کو ٹھکرا دیا۔ مگر حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق و عادات کو دیکھ کر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حیرت اَنگیز حالات کو سُن کر خُود بخُود آپ کے دِل میں نبیِّ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کی رَغبت پیدا ہو گئی۔ چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بُلایا اور اُن سے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ ذاتی حالات کے بارے میں مَزِیْد مَعلومات حاصِل کیں پھر حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ بِنْتِ اُمَیَّہ" کے ذَرِیعے خُود ہی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ مَشہور سِیْرَت نِگار حضرت امام اِبنِ اِسْحٰق نے لکھا ہے کہ اِس رشتے کو پسند کرنے کی وجہ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بَیان کی ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے اَخلاق اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچائی کی وجہ سے پسند کیا۔ (شرح زرقانی، تزوجه من خدیجة، ۱/۳۷۰-۳۷۴ملخصاً)

تِرا خُلق سب سے بالا تِرا حُسن سب سے اعلیٰ فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۵)

مختصر وضاحت: اے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اخلاقِ کریمہ سب سے اچھے اور آپ کا مبارک حُسن سب سے بڑھ کر، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن مبارک ایسا ہے کہ اے مدینے والے آپ پر سب زمانہ فِدا ہے، نثار ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمنہ کے پِسر، حلیمہ کے دِلبر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رشتے کو اپنے چچا ابو

طالِب اور خاندان کے دوسرے بڑے بُوڑھوں کے سامنے پیش فرمایا۔ سارے خاندان والوں نے نِہایت خُوشی کے ساتھ اِس رشتے کو منظور کر لِیا اور نکاح کی تاریخ مُقرَّر ہوئی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ اپنے چچاؤں، خاندان کے دوسرے اَفراد اور شُرَفائے بَنِی ہاشِم و سَرداران مُضَر کو اپنے ساتھ لے کر حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور نِکاح ہوا۔ اِس نِکاح (Marriage) کے وَقْت ابُو طالِب نے نِہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا۔ (شرح زرقانی، تزوجه عليه السلام من خديجة، ۱/ ۳۷۵، ۳۷۶ ملخصاً) جس کا تَرجَمہ ہے کہ تمام تعریفیں اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہم لوگوں کو حضرت سَیِّدُنا ابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی نَسْل اور حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی اَوْلاد میں بنایا اور ہم کو مَعَدّ اور مُضَر کے خاندان میں پیدا فرمایا، اپنے گھر (کَعْبہ) اور اپنے حَرَم کا نگہبان بنایا، ہم کو عِلْم و حِکمت والا گھر اور اَمْن والا حَرَم عطا فرمایا اور ہم کو لوگوں پر حاکم بنایا۔ یہ میرے بھائی کا فَرزَنْد (بیٹا) محمد بن عَبْدُ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہے۔ یہ ایک ایسا جوان ہے کہ قُرَیْش کے جس شخص کا بھی اِس کے ساتھ مُوازَنہ کیا جائے یہ اُس سے ہر شان میں بڑھا ہوا ہی رہے گا۔ ہاں مال اِس کے پاس کم ہے لیکن مال تو ایک ڈھلتی ہوئی چھاؤں اور اَدَل بَدَل ہونے والی چیز ہے۔ میرا بھتیجا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) وہ ہے جس کے ساتھ میری قرابت اور قُربَت و مَحَبَّت کو تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو۔ وہ حضرت خَدِیجہ بنتِ خُوَیْلد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح کرتا ہے اور میرے مال میں سے بیس (20) اُونٹ مہر مُقرَّر کرتا ہے اور اِس کا مُستَقْبِل بہت ہی روشن، عظیمُ الشّان اور جلیلُ القَدْر ہے۔ (شرح زرقانی، تزوجه عليه السلام من خديجة، ۱/ ۳۷۶ ملخصاً و مدارج النبوة، قسم دوم، باب دوم، ۲/ ۲۸) اُن کے بعد حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چچازاد بھائی وَرَقہ بن نَوفَل نے بھی کھڑے ہو کر ایک شاندار خُطبہ پڑھا جس کا مَضْمون یہ ہے: خدا عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے حمد ہے جس

نے ہم کو ایسا ہی بنایا جیسا کہ اے ابُو طالِب! آپ نے ذِکر کیا اور ہمیں وہ تمام فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جن کو آپ نے شُمار کِیا۔ بِلا شُبہ ہم لوگ عَرَب کے پیشوا اور سَردار ہیں اور آپ لوگ بھی تمام فضائل کے اَہل ہیں۔ کوئی قبیلہ آپ لوگوں کے فضائل کا اِنکار نہیں کر سکتا اور کوئی شخص آپ لوگوں کے فَخْر و شَرَف کو رَدّ نہیں کر سکتا اور بے شک ہم لوگوں نے نِہایت ہی رَغبَت کے ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ مِلنے اور رِشتے میں شامِل ہونے کو پسند کِیا ہے لہٰذا اے قُرَیْش! تم گواہ رہو کہ میں نے حضرت خَدِیجہ بِنْتِ خُوَیْلَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو چار سو (400) مِثْقال مہر کے بدلے محمد بن عَبْدُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زَوْجِیَّت میں دیا۔ (شرح زرقانی، تزوجه عليه السلام من خديجة، ۱/۳۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دورِ جوانی میں ہمارے آقا و مَوْلیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَمانت داری، سچّائی اور اچھے اَخلاق کی کِس قَدَر دُھوم دھام تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِن عُمدہ ترین خُوبیوں کے سبب اپنے پرائے، عَوَام و خَواص سَبھی میں صادِق و اَمِین (یعنی سچے اور امانت دار) کے لَقَب (Title) سے پہچانے جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِیانت داری، سچّائی اور اچھّے اَخلاق کا فَیضان ہی تو تھا کہ حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بِلا خَوف و خَطر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا تِجارَتی سامان بیچنے کے لئے دے دِیا کرتی تھیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِلرُبا مَدَنی اداؤں نے حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جیسی پاک دامَن خاتون کے دِل کو موہ لیا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کرکے اُمُّ الْمُؤمِنِین کے شاندار شَرَف سے سَرفَراز ہو گئیں۔

تیری صُورت تیری سِیرت زمانے سے نِرالی ہے   تیری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ہم غَور کرتے ہیں کہ کیا ہم حُسنِ اَخلاق کے مالِک ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ سچ بولتے ہیں؟ کیا ہم اَمانت دار ہیں؟ کیا ہم مسلمانوں سے اچھے سُلُوک سے پیش آتے ہیں۔؟ ہمارے اَخلاق تو اِس قَدَر عُمدہ ہونے چاہئیں کہ گناہگار و بدکار ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں، نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جائیں اور غیر مُسلِم دیکھیں تو اِسلام قبُول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کَریمانہ تو اِس قَدَر عُمدہ تھے کہ اُن کی شان و عظمت کو قرآنِ کَریم کے پارہ 29 سُوْرَۃُ قَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں بَیان فرمایا گیا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ④ (پ ۲۹، القلم: ۴)   ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور بیشک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بعثت کا مقْصَد اور حُسنِ اَخلاق کی اَہمِیَّت واضِح کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ** یعنی مجھے اَخلاق کے حُسن و خُوبی کو مُکَمَّل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔(1)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا   کوئی تُجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شَہا! ترے خالِقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص۸۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک عادات کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت

---

1 . . . مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲/ ۴۰۴، حدیث: ۱۷۲۳

باسَعادت کو بھی خوبصورتی بخشی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا حَسِین و جَمِیل نہ پہلے کبھی ہُوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

لہٰذا تمام مسلمانوں خُصوصاً نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرت کو اپنے لئے مَشْعَلِ راہ بناتے ہوئے دِیانت داری، حُسنِ اَخلاق اور سچائی جیسی پاکیزہ خُوبیوں کو اپنی زندگی کا حِصّہ بنائیں کیونکہ جو شخص اِن خُوبیوں سے مُزَیَّن ہو جاتا ہے تو اپنے ہوں یا پرائے سَبھی اُس کے گُن گاتے، اُس پر اِعتماد کرتے، اُس سے مَحَبَّت کرتے اور اُس کی جانب مائل ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص اپنی اِن خُوبیوں کی بَرَکت سے سب کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے جبکہ اِس کے بَرعَکس خِیانت یعنی دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ ایسی مَنحوس بُرائیاں ہیں کہ اِن میں مُبتَلا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مول لیتا، مُخلِص دوستوں سے مَحروم ہو جاتا، لوگوں کا اِعتماد (Trust) پانے اور اُنہیں راضی رکھنے میں ناکام رہتا ہے، اَلغَرَض ایسا شخص ذِلّت و رُسوائی کا ہار اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے۔ آیئے! دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ کی مَذَمَّت پر مُشتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عِبرَت حاصِل کیجئے چُنانچہ

اِرشاد فرمایا: لعنتی ہے وہ شخص جو کسی مُسلمان کو نُقصان پہنچائے یا اُس کے ساتھ دھوکہ بازی کرے۔

(ترمذی، کتاب البر الصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، ۳/۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸)

اِرشاد فرمایا: کنجوس، سَرکَش اور بَداَخلاق جَنَّت میں داخِل نہیں ہوں گے۔ (مساوی الاخلاق، باب ماجاء فی ذمّ البخل...الخ، ص ۱۶۸، حدیث: ۳۶۱)

بارگاہِ رِسالت میں ایک شَخص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جَہَنَّم

میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے ؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبداللّٰہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم: ۶۶۵۲)

بڑی کوشِشیں کی گُنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یااِلٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یااِلٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حَلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ کس قدر تباہ کُن بُرائیاں ہیں، لہٰذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم اپنے نَرم و نازُک بَدَن پر تَرس کھائیں اور اپنا مُحاسَبہ کریں کہ اِن گُناہوں میں مُبتَلا ہونے کے سبب اگر ہمیں جہنّم میں جانے کا حکم دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔ اِس پُرفِتَن دور میں عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور اِنہیں نیک بنانے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ آیئے! گناہوں سے نجات پانے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بن جائیں۔ 12 مَدَنی کاموں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**بعدِ فجر مَدَنی حَلقہ**" بھی ہے۔ ❁ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق و

چاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ✺ مَدَنی حلقے میں بُزرُگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزرُگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کا تَذکِرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرُگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

عُمّان کے ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے عَرَب مُلک عُمان میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار (Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوشِشوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمّت کر کے ایک مَرتَبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرۂ عالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن سے ہی ہر خُوبی میں اپنی مِثال آپ تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جوانی کی عُمر کو پہنچے تو اِن اَوصاف میں اور بھی نکھار پیدا ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَمانت و دِیانتداری ایسی شاندار تھی کہ جس کی بَدولت آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مخلوق میں اِنتہائی مَقبُولِیَّت حاصِل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عقْلِ سَلیم اور بے مِثْل دانائی کا عظیم جوہر عطا فرمایا، چُنانچہ جب تَعمیرِ کَعْبہ کے وَقْت حَجَرِ اَسْوَد کو نَصب کرنے کے مُعَاملے میں عَرَب کے بڑے بڑے سَرداروں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہوگیا اور قَتْل و غارَت گری تک نوبت پہنچ گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے جھگڑے کا ایسا لاجواب فَیْصَلَہ فرمادیا کہ بڑے بڑے دانشوروں اور سرداروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَیْصَلے کی عظمت کے آگے سَر جُھکا دِیا اور سَبھی پُکار اُٹھے کہ وَاللہ یہ اَمین ہیں اور ہم اِن کے فَیْصَلے پر راضی ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ واقِعہ سُنتے ہیں اور اُس سے حاصِل ہونے والے مَدنی پُھول چُنتے ہیں چُنانچہ

واللہ یہ اَمین ہیں!

جب مَکّی مَدنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمرِ مُبارک پینتیس (35) بَرس کی ہوئی تو زور دار بارش سے حَرَمِ کَعبہ میں ایسا عظیم سیلاب آیا کہ کعبے کی عِمارت مُنْہَدِم یعنی شَہید ہوگئی۔ عَمالِقہ، قَبیلۂ جُرْہُم اور قُصَیّ وغیرہ اپنے اپنے وَقتوں میں کعبے کی تعمیر و مَرمَّت کرتے رہے تھے مگر چونکہ عمارت گہرائی میں تھی اِس لئے پہاڑوں سے برساتی پانی کے بہاؤ کا زور دار دھارا وادیِ مَکّہ میں ہو کر گزرتا تھا اور اکثر حَرَمِ کَعْبہ میں سیلاب آجاتا تھا۔ کعبے کی حِفاظت کے لیے اُوپر کے حِصّے میں قُرَیش نے کئی بند

بھی بنائے تھے مگر وہ بند بار بار ٹُوٹ جاتے تھے۔ اِس لیے قُرَیْش نے یہ طے کیا کہ کعبے کی ایک مضبوط عمارت بنائی جائے جس کا دروازہ بُلند ہو اور چھت بھی ہو۔ (سيرة حلبية، باب بنيان قريش الكعبة...الخ، ۲۰۴/۱ ملخصاً) چُنانچہ قُرَیْش نے مِل جُل کر تعمیر کا کام شُروع کر دِیا۔ اِس تعمیر میں حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی شریک ہوئے اور سرداراںِ قُرَیْش کے ہمراہ پتّھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے، مُخْتَلِف قبیلوں نے تعمیر کے لیے مُخْتَلِف حِصّے آپس میں تقسیم کرلئے۔ جب عمارت **"حَجَرِ اَسْوَد"** تک پہنچ گئی تو قبائل میں سخت جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ یہی چاہتا تھا کہ ہم ہی **"حَجَرِ اَسْوَد"** کو اُٹھا کر دیوار میں نَصب کریں۔ تاکہ ہمارے قبیلے کے لئے یہ فَخْر و اِعزاز کا باعِث بن جائے۔ اِس کَشْمَکَش میں چار (4) دِن گزر گئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ تلواریں نکل آئیں کچھ قبیلوں نے تو اِس پر جان کی بازی لگا دی اور زمانۂ جَاہِلِیَّت کے دَسْتُور کے مطابِق اپنی قَسموں کو مَضبوط کرنے کے لئے ایک پیالے میں خُون بھر کر اپنی اُنگلیاں اُس میں ڈبو کر چاٹ لیں۔ پانچویں دن حَرَمِ کَعْبَہ میں تمام قبائلِ عَرَب جمع ہوئے، ایک بُوڑھے شخص نے یہ تجویز پیش کی کہ کل جو شخص صُبْح سویرے سب سے پہلے حَرَمِ کَعْبَہ میں داخِل ہو اُس کو سَردار مان لیا جائے۔ وہ جو فیصلہ کر دے سب اُس کو تسلیم کرلیں، چُنانچہ سب نے یہ بات مان لی۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان کہ صُبْح کو جو شخص حَرَمِ کَعْبَہ میں داخِل ہوا وہ حُضُور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھتے ہی سب پُکار اُٹھے کہ واللہ یہ **"اَمِین"** (Trustworthy) ہیں لہٰذا ہم سب اِن کے فَیصَلہ پر راضی ہیں چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ جس جس قبیلے کے لوگ حَجَرِ اَسْوَد کو اُس کے مقام پر رکھنے کے دعوے دار ہیں اُن کا ایک ایک سردار چُن لیا جائے چُنانچہ ہر قبیلے والوں نے اپنا اپنا سردار چُن لیا۔ پھر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی چادرِ مُبارَک کو بچھا کر حَجَرِ اَسْوَد کو اُس پر رکھا اور سرداروں کو حکم دیا کہ سب لوگ اِس چادر کو تھام کر مُقَدَّس پتّھر کو اُٹھائیں۔ چُنانچہ سب سرداروں نے چادر کو اُٹھایا اور

جب حَجَرِ اَسْوَد اپنے مقام تک پہنچ گیا تو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مُتَبَرَّک ہاتھوں سے اُس مُقَدَّس پتّھر کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اِس طرح ایک ایسی خُونی لڑائی ٹَل گئی جس کے نتیجے میں نہ معلوم کتنا خون خرابا ہوتا۔ (سیرۃ ابن ھشام، حدیث بنیان الکعبۃ ...الخ، ص ٧٩)

تُو ہی اَنبیا کا سَرْوَر تُو ہی دو جہاں کا یاوَر   تُو ہی رَہبر زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۵)

مختصر وضاحت: اے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نبیوں کے سردار اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا و آخرت میں مدد کرنے والے اورزمانے بھر کی رہبری اوررہنمائی کرنے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتا اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جوانی میں ہمارے آقا و مَولیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فَہم و فِراست اور فَیصَلہ کرنے کی صَلاحِیَّت وقُوَّت کس قَدَر اَرفع واَعلیٰ تھی کہ جب مختلف قبائل کے درمیان کسی بات پر ٹھن جاتی اور مُعَامَلہ حَل ہونے کی کوئی صُورت بھی دکھائی نہ دیتی تو بِالآخِر مُعَامَلہ عَدالتِ مُصْطَفٰے میں آجاتا چُنانچہ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعَاملے کی نَوعِیَّت کو دیکھتے ہوئے ایسا مُتَاَثِّر کُن اور حَق پر مُشْتَمِل فَیصَلہ فرماتے کہ جس کو سَبھی لوگ خُوشی خُوشی قبُول کرلیتے اور خُون خَرابے کی نوبَت نہ آتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اُمّت کی اِصلاح کے جذبے کے تحت 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصْرُوف ہے۔ اِن میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ ”دارُ الاِفتا اہلسنّت“ بھی ہے۔ جامِع مسجد کَنْزُالاِیمان، بابری چوک بابُ المدینہ

(کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم 1421 ہجری میں دارُ الاِفتا اَہلسُنَّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بَیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 5 دارُ الاِفتا اَہلسُنَّت قائم ہیں، اِس کے عِلاوہ زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) سردار آباد (فَیصَل آباد)، مَرکَزُ الاَولیا (لاہور) میں 2 دارُ الاِفتا راولپنڈی اور گُلزارِ طَیبہ (سرگودھا) میں دارُ الاِفتا اَہلسُنَّت دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مَصروفِ عمل ہیں، اِس شُعبے سے تَعَلُّق رکھنے والے مُفتیانِ کِرام روزانہ سینکڑوں سُوالات کے جَوابات دیتے ہیں۔ دارُ الاِفتا آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذَرِیعے اِس اِی میل ایڈریس (daruliftа@dawateislami.net) پر سُوالات کے جَوابات پُوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شَرعی رَہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اِن نَمبرز (Numbers) پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

(1) 0300-0220112 (2) 0300-0220113

(3) 0300-0220114 (4) 0300-0220115

پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صُبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کیا جاسکتا ہے (دوپہر ایک سے دو بجے تک وَقفہ ہوتا ہے)۔ بروزِ جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" کے مقبولِ عام سلسلوں میں "**دارالافتاء اہلسنّت**" کا سلسلہ بھی ہے جو کہ **ہفتے میں 5 دن، مختلف اوقات میں** مدنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، یہ سلسلہ بھی دیکھتے رہنے سے **علمِ دِین کے قیمتی موتی** جمع کرنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سَرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک جَوانی کے مُتَعَلِّق سُنا کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ **حق کا ساتھ** دیتے تھے۔

- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **امانت داری، خوش اخلاقی اور سچائی** جیسی اعلیٰ خوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **صادق و امین** کے لقب سے مشہور تھے۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **تجارتی مقاصد** کی خاطر کئی ملکوں کے سفر فرمائے۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مظلوموں اور بے کسوں** سے بہت ہمدردی تھی۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **فیصلوں** کی برکت سے قبیلوں کے درمیان صلح ہو جاتی۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **حجرِ اسود** کو اپنے دستِ اقدس سے دیوارِ کعبہ میں نصب فرمایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو کیسا ہونا چاہئے؟

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا چاہنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اطہار اور اولیاء سے محبت کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **احکامات پر عمل** کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت پہلی صف میں** ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **رمضان کے روزے رکھنے اور فرائض و واجبات کی پابندی** کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **نگاہوں، کانوں اور زبان** کی **حفاظت** کرنے والا، **فلموں ڈراموں** سے بچنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **فضولیات**، **موبائل اور انٹرنیٹ** کے **بیکار اور گناہوں بھرے اِستعمال** سے بچنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو بُری صحبت سے بچنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو طرح طرح کے نشے سے بچنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **کثرت** سے **دُرود و سلام** پڑھنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو سُنّتوں پر عمل کرنے والا اور سُنّتوں کی ترغِیب دِلانے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو نیکی کی دعوت دینے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **جہنّم میں لے جانے والے اعمال** سے بچنے والا ہونا چاہیے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **جنّت میں لے جانے والے اعمال کی بجاآوری** کرنے والا ہونا چاہیے۔

تِری سُنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ترے نام پر ہو قرباں مِری جان جانِ جاناں
ہو نصیب سر کٹانا مدنی مدینے والے
مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مَدَنی پھول“ سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ❁ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اِرشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❁ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔(2) ❁ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں

---

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حديث: ۱۷۵

2 . . . مُسلِم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبختر في المشي...الخ، ص ۱۱۵۶، حديث: ۲۰۸۸ ملخصاً

۔ [1] ❁ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❁ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❁ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❁ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔ [2] ❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صَفْحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلسُنّت کے 2 رسائل **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِس کا مُطَالعَہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافِلہ
بے حساب اس کا خدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم: ۱۱۸

2 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

انسانوں اور جِنّات کے رسول، حضرت آمنہ کے گلشن کے مہکتے اور حسین پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پَہُنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۶)

مختصر وضاحت: اے میرے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اِعتِراف کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ درگزر کرنے والے اور بخشش عطا فرمانے والے ہیں، لہٰذا ہمارے جُرموں اور خطاؤں کو بھی بخش دیجئے۔ اللہ پاک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

[1] معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کِرام کی خِدمت کا اِنعام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”عُیونُ الحکایات (حِصّہ اوّل)“** صَفْحہ 197 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللہ وَاقِدِی قاضی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عِید کے مَوقع پر ہمارے پاس خَرْچ وغیرہ کے لئے کچھ بھی رَقْم نہ تھی، بڑی تنگ دَستی (غُربت) کے دن تھے، اُن دِنوں یحییٰ بن خالِد برمکی حاکم تھا، عِید قَریب آرہی تھی، ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا، چُنانچہ میری ایک خادِمہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: عِید بالکل قَریب ہے اور گھر میں کچھ بھی خرچہ وغیرہ نہیں، آپ کوئی ترکیب کیجئے تاکہ گھر والے عِید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ چُنانچہ میں اپنے ایک تاجِر دوست کے پاس گیا اور اُس کے سامنے اپنی حالتِ زار بَیان کی۔ اُس نے فوراً مجھے ایک مُہر بند (مُہر لگا کر بند کی ہوئی) تھیلی دی، جس میں بارہ سو (1200) دِرْہم تھے، میں اُنہیں لے کر گھر آیا اور گھر والوں کے حوالے کردی، گھر والوں کو کچھ تَسَلّی ہوئی کہ اب عِید اچھی گزر جائے گی، ابھی ہم نے اُس تھیلی کو کھولا بھی نہ تھا کہ میرا ایک دوست جس کا تَعَلُّق سادات کے گھرانے سے تھا، اُس نے آکر مجھ سے کہا کہ ہمارے حالات بہت خراب ہیں اور عِید بھی قریب ہے، گھر میں خرچہ وغیرہ بالکل نہیں، اگر ہوسکے تو مجھے کچھ رَقْم قَرْض دے دو! میں نے اپنی زَوجہ سے کہا: ہم آدھی رَقْم اِس سَیِّد زادے کو قَرْض اور بَقِیَّہ آدھی اپنے خَرْچ میں لے آتے ہیں۔ یہ سُن کر میری زَوجہ نے کہا: جب آپ اپنے تاجِر دوست کے پاس اپنی حاجَت مَندی کا سُوال لے کر گئے تو اُس نے آپ کو بارہ سو (1200) دِرْہم کی تھیلی عطا کی تھی اور اب جبکہ آپ کے پاس دو عالَم کے مُختار، سَیِّدِ اَبْرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد میں سے ایک شہزادہ اپنی حاجَت لے کر آیا ہے تو آپ اُسے

آدھی رَقم دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کا عشق اِس بات کو گوارا کرتا ہے؟ جایئے! یہ ساری رَقم اُس سَیِّد زادے کے قَدموں پر نچھاور کر دیجئے! ، اپنی زَوجہ سے یہ مَحبَّت بھرا کلام سُن کر میں نے وہ ساری رَقم اپنے دوست کو دے دی، وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ سَیِّد زادہ جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو اُس کے پاس میرا وہی تاجِر دوست آیا اور اُس سے کہا: آجکل میں بہت تنگ دَستی کا شِکار ہوں، مجھے کچھ رَقم اُدھار دے دو۔ یہ سُن کر اُس سَیِّد زادے نے وہ رَقم کی تھیلی میرے اُس تاجِر دوست کو دے دی۔ جب میرے اُس تاجِر دوست نے وہ تھیلی دیکھی تو فوراً پہچان گیا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگا: جو رَقم تم مجھ سے لے کر آئے ہو، وہ کہاں ہے؟ میں نے اُسے تمام واقعہ بتایا تو وہ کہنے لگا: اِتِّفاق سے وہی سَیِّد زادہ میرا بھی دوست ہے، میرے پاس صِرف یہی بارہ سو(1200) دِرْہَم تھے جو میں نے آپ کو دے دیئے، آپ نے اُس سَیِّد زادے کو دیئے اور اُس نے وہ مجھے دے دیئے، اِس طرح ہم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دی اور دوسرے کی خُوشی کی خاطِر اپنی خُوشی قُربان کردی۔ ہمارے اِس واقِعے کی خَبَر کسی طرح حاکمِ وَقْت یحییٰ بن خالِد بَرمَکِی کو پہنچ گئی، اُس نے فوراً اپنا قاصِد بھیجا جس نے میرے پاس آکر اُس کا پیغام دیا کہ میں اپنی کچھ مَصروفیات کی بِنا پر آپ کی طرف سے غافِل رہا اور مجھے آپ کے حالات کے بارے میں پتہ نہ چل سکا، اب میں اپنے غُلام کے ہاتھ دس ہزار(10000) دِینار (سونے کے سِکّے) بھیج رہا ہوں، اُن میں سے دو ہزار(2000) آپ کے لئے، دو ہزار(2000) آپ کے تاجر دوست کے لئے اور دو ہزار(2000) اُس سَیِّد زادے کے لئے باقی چار ہزار(4000) دِینار تمہاری عظیم وسعادت مند بیوی کے لئے ہیں کیونکہ وہ تُم سب سے زیادہ اَفضل اور عشقِ رسول کی پیکر ہے۔ (عیون الحکایت، ۱/۱۹۷ ملخصًا)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عَیْنِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سینے میں ساداتِ کِرام کے ساتھ ہَمدَرْدِی وخَیر خواہی کا جَذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا تھا کہ جو عِیدِ سعید کے مَوقع پر بھی حاجَت مَند ساداتِ کرام کو نہیں بُھولتے تھے، اپنی ذات کے لئے تو تنگ دَستی بھی ہنسی خوشی برداشت کرلیا کرتے تھے مگر قُربان جایئے کہ رِضائے اِلٰہی اور خُوشْنُودِیِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے سارے سیّدوں کے سردار، ساری کائنات کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نِسْبَت و شَرافت حاصِل ہونے کے سبب ساداتِ کِرام کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، حتّٰی کہ اپنی خوشیاں اور اپنے حِصّے کی رَقم بھی اُن کے قَدموں پر نِثار کردیا کرتے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کَرَم نوازِیوں کے حَق دار قرار پاتے تھے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کی پَیرْوِی کرتے ہوئے اپنے دِل میں ساداتِ کرام کی مَحبَّت و اُلفت کو بَسائیں، اِن کی شان و عظمت کو پہچانیں، اِن کا سہارا بنیں اور حاجت مند ساداتِ کرام کی خَیر خواہی کو اپنی زِندگی کا لازِمی حِصّہ بنائیں۔

بیان کردہ حِکایت سے ہمیں ایک مَدَنی پُھول یہ بھی مِلا کہ جو لوگ سادات کہلاتے ہیں، ہمیں اُن سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنے کے بجائے اُنہیں سَیِّد تسلیم کرکے دِل و جان سے اُن کی تعظیم اور حَسْبِ حَیثِیّت اُن کی خِدمت کرنی چاہیے، چنانچہ

سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنا کیسا؟

اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا کہ اگر کسی کے سَیِّد ہونے کا ثُبوت نہ ہو تو کیا اِس کی بھی تعظیم کی جائے گی؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: **تعظیم کے لیے نہ یَقین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سَنَد کی حاجَت لِہٰذا جو لوگ**

سادات کہلاتے ہیں، اُن کی تعظیم کرنی چاہیے، اُن کے حَسَب و نَسَب کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں اور نہ ہی ہمیں اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کی سَنَد طَلَب کرنے اور نہ مِلنے پر بُرا بھلا کہنے والے شخص کے بارے میں اِسْتِفْسَار (سوال) ہوا تو آپ نے جواباً اِرشاد فرمایا: فقیر بارہا فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی کو سَیِّد سمجھنے اور اُس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی عِلْم سے اُسے سَیِّد جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سَیِّد کہلائے جاتے ہیں، ہم اُن کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات (Investigation) کی حاجت نہیں، نہ سِیادَت کی سَنَد مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور زبردستی سَنَد دِکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دِکھائیں تو بُرا کہنا، مَطْعُوْن (بدنام) کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اَلنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰی اَنْسَابِھِم (لوگ اپنے نَسَب پر اَمین ہیں)۔ ہاں! جس کی نِسبت ہمیں خُوب تحقیق (سے) مَعلوم ہو کہ یہ سَیِّد نہیں اور وہ سَیِّد بنے (تو) اُس کی ہم تعظیم نہ کریں گے، نہ اُسے سَیِّد کہیں گے اور مُناسِب ہو گا کہ ناواقفوں کو اُس کے فَریب (دھوکے) سے مُطَّلَع کر دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۵۸۷ بتغیر) (ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۵-۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشادِ گرامی میں اُن نادانوں کے لئے عِبرت کے مَدَنی پھول مَوجود ہیں کہ جن کا ساداتِ کِرام کی تعظیم وتَوقیر اور اَدَب بجالانے یا اُن حضرات کی حاجَت رَوائی کرنے کا اُس وَقت تک ذِہن ہی نہیں بن پاتا کہ جب تلک ساداتِ کِرام اپنے نَسَب (Lineage) پر کوئی گَواہ پیش نہ کر دیں یا سَنَد نہ دکھا دیں۔ ایسوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اُن کی اِس بُری عادت کے سبب اگر نانائے حَسَنَیْن، تاجدارِ حَرَمَیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے اور بروزِ قِیامت اُن سے اُن کے مسلمان ہونے کا ثُبوت طَلَب فرما لیا تو یاد رکھئے! اُس وَقت سخت شَرمِندَگی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں عِبرت و نصیحت کے مَدَنی پھولوں سے

مُزَیَّن ایک فِکْر انگیز حِکایت سُنتے ہیں چُنانچہ

عظیمُ الشّان جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب ''**مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب**'' صَفْحہ نمبر 471 تا 472 پر ہے: سادات کے کھاتے پیتے گھرانوں میں سے ایک گھر میں سَیِّد زادیاں رہتی تھیں، خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کا کرنا ایسا ہوا کہ اُن کا باپ فوت ہو گیا، وہ کم سِن جانیں یتیم اور فَقْر و فاقہ کا شِکار ہو گئیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے شَرْم کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا، وَطن سے نکل کر کسی شہر (City) کی وِیران مسجد میں ٹھہر گئیں، اُن کی ماں نے اُنہیں وہیں بٹھایا اور خود کھانا لینے کے لئے باہر نکل گئی چُنانچہ وہ شہر کے ایک امیر شخص کے پاس پہنچی جو مسلمان تھا، اُس نے اسے اپنی ساری آپ بیتی سُنائی مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا: تم ایسے گواہ لاؤ جو تمہارے بیان کی تَصدیق کریں تب میں تمہاری اِمداد کروں گا، وہ عَورت یہ کہہ کر وہاں سے چل دی کہ میں غَرِیبُ الْوَطن (بے وَطن) ہوں، گواہ کہاں سے لاؤں؟ پھر وہ ایک غیر مسلِم کے پاس آئی اور اُسے اپنی کہانی سُنائی، چُنانچہ اُس نے اُس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اپنے یہاں کی ایک عَورت کو بھیجا کہ اُسے اور اُس کی بیٹیوں کو میرے گھر پہنچا دو، اُس شخص نے اُن کی عزّت اور اِحتِرام میں کوئی کمی نہ کی۔ جب آدھی رات گزر گئی تو اُس مسلمان امیر نے خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم ہو گئی ہے اور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سَرِ مُبارک پر حمد کا جھنڈا باندھا ہے اور ایک عظیمُ الشّان محل کے قریب کھڑے ہیں، اُس امیر نے آگے بڑھ کر پوچھا: یا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! یہ محل کِس کا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک مسلمان مَرد کے لئے ہے، امیر نے کہا: میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے والا مُسلمان ہوں، حُضور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر فرمایا: تُم اِس بات

کے گَواہ لاؤ کہ واقعی تم مُسلمان ہو۔ وہ بہت پریشان ہوا تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اُس سَیِّدہ عَوْرت کی بات یاد دِلائی جس سے اُس نے گَواہ مانگے تھے۔ یہ سُنتے ہی اُسے غموں نے آگھیرا، وہ اُس سَیِّدہ عَوْرت اور اُن کی بچیوں کی تلاش میں نکل پڑا، تلاش کرتے کرتے اُس غیر مسلم کے گھر جا پہنچا اور اُس سے کہا کہ سَیِّدزادی اور اُس کی بچیوں کو مجھے دے دو مگر اُس نے اِنکار کر دیا اور بولا: میں نے اِن کے سبب عظیم بَرَکتیں پائی ہیں، امیر نے کہا: مجھ سے ہزار (1000) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو اور اِنہیں میرے سِپُرْد (سِ۔پُرْد) کر دو لیکن اُس نے پھر بھی اِنکار کر دِیا۔ تب اُس امیر کے دل میں اُسے (یعنی سَیِّد زادی کو) تنگ کرنے کا خیال آیا۔ وہ غیر مسلم اُس کی بُری نِیَّت دیکھ کر بولا: جنہیں تُم لینے آئے ہو، میں اُن کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تُو نے خواب میں جو محل دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تجھے اپنے مسلمان ہونے پر فَخْر ہے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اور میرے گھر والے اُس وَقْت تک نہیں سوئے جب تک کہ ہم سب اُس سَیِّدہ کے ہاتھ پر اِسلام نہیں لائے۔ میں نے بھی تیری طرح خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا سَیِّدزادی اور اُس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ مسلمان امیر یہ بات سُنتے ہی واپَس لوٹ گیا اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس مایوسی کے ساتھ واپَس ہوا ہو گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۴۷۱-۴۷۲ ملخصاً)

مِرے سب عزیز چھوٹیں مِرے دوست بھی گو رُوٹھیں   شہا تُم نہ رُوٹھ جانا مَدَنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ تِرا ہوں شہِ مدینہ   مجھے قدموں سے لگانا مَدَنی مدینے والے
تِری جبکہ دِید ہوگی جبھی میری عِید ہوگی   مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کے دُکھ دَرد کو مَحسوس کرنا اور اُن کی خِدمت بجالانا کیسا مُبارَک عمل ہے کہ اَوْلادِ رَسُول کی خِدمت کی بَرَکت سے اللہ تعالٰی نے ایک غیر مسلِم کو نہ صِرْف دَوْلتِ اِیمان بلکہ جنّتی مَحَلّ سے بھی سَرفَراز فرمادیا، ذرا سوچئے کہ جب غیر مُسلِم تعظیمِ سادات اور اُن کی خیر خواہی کے سبب نُورِ اِسلام سے فَیض یاب ہو کر جنّتی مَحَلّ کے حَقْدار قرار پارہے ہیں تو جو مُسلمان اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے گا اور خُوش دِلی کے ساتھ اُن کی حاجت رَوائی کی سَعادت (Felicity) پائے گا تو اُس خوش نصیب کو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کیسے کیسے اِنعام واِکرام سے نوازے گا۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی اَہَمّیَّت و فضیلت کو سمجھیں اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہ کر مکتبۃُ المدینہ کے کتب و رسائل کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کتب و رسائل کے مطالعے کی برکت سے کثیر علمِ دِین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، بالخصوص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے مختلف موضوعات پر رسائل بہت آسان انداز میں اور اِنتہائی کم صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود پڑھنے والے کو بہت قیمتی معلومات سے مالا مال کرتے ہیں، جی ہاں! اِنہی رسائل میں سے ایک رسالہ بنام "**پُراسرار خزانہ**" بھی ہے۔

رِسالہ "پُراسرار خزانہ" کا تعارف:

اِس رِسالے میں **یتیموں کی دِیوار کا ایمان افروز واقعہ** بیان کیا گیا ہے، 7عبرت ناک عبارات کون سی تھیں؟ موت کا یقین ہونے کے باوجود ہنسنا کیسا؟ جہنّم کی خطرناک غذائیں کیسی ہوں گی؟ عُمدہ مکان

والوں کا انجام کیا ہوا نیز "**کھانے کے 32 مدنی پھولوں**" کا مہکتا گلدستہ بھی اِس رِسالے میں موجود ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمائیے۔ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس رِسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نِسبَت رکھنے والی ہر چیز مثلاً محبوب کے گھر، اُس کے در و دِیوار، محبوب کے گلی کُوچوں، اُس کی آل، اَوْلاد وغیرہ سے بھی عقیدت و مَحبّت کا تَعَلُّق قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ذرا سوچئے کہ جو عشقِ نَبی میں گم ہو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور اَہلِ بَیْت رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن یعنی سیِّدوں سے مَحبّت کیوں نہ رکھے گا کہ اِن حضرات سے مَحبّت رکھنے کا مُطالَبہ تو قرآنِ کریم بھی ہم سے فرما رہا ہے چُنانچہ

پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 23 میں اِرْشادِ خُداوندی ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ۲۵، الشوری:۲۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ میں اِس پر تُم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی مَحبّت۔

بَیان کَردہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "**قُرْبٰی**" سے مُراد ساداتِ کِرام و اَہلِ بَیْتِ عِظَام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) ہیں۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَہلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اور ساداتِ کِرام وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں کہ اِن سے مَحَبَّت رکھنے اور اِن کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کے فضائل و مَناقِب اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی آئے ہیں چُنانچہ

ساداتِ کِرام سے حُسنِ سُلُوک کی فضیلت

سراپا انوار، تمام نبیوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: جو شخص اَوْلادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱)

ہم کو سارے سَیِّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آلِ رَسُول (یعنی سیّدوں کے ساتھ) کے ساتھ مَحَبَّت و حُسنِ سُلُوک کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رَسُول، رَسُولِ مَقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَحبوب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن ایسے عاشِقِ رَسُول تھے کہ جن کی ہر ہر ادا سے اَدَب و تعظیم کا ظُہور رہوتا تھا، عشقِ رَسُول جن کا قِیمَتی سَرمایہ اور آلِ رَسُول کی مَحَبَّت اُن کے لئے رُوحانی آکسیجن کی حَیثیَّت رکھتی تھی، جن کی پُوری زِندگی عشقِ رَسُول کے جام پیتے پِلاتے اور آلِ رَسُول کا اَدَب اور اُن کی خدمت بجالاتے ہوئے گزری۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزُرگوں کے چند قابلِ

رَشک واقِعات سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے، چُنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی خُوشی میں فاروقِ اعظم کی خُوشی!

حضرت سَیِّدُنا امام جَعْفَر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والِدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس یَمَن سے کچھ عُمدہ کپڑے آئے تو آپ نے وہ کپڑے مُہاجِرِین و اَنصار میں تقسیم کر دیے۔ لوگ اُن کپڑوں کو پہن کر بہت خوشی محسوس کر رہے تھے، آپ مِنْبرِ رَسُول اور قَبْرِ اَنْوَر کے درمیان تشریف فرما تھے، لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوتے، آپ کو سلام کرتے اور دُعائیں دیتے۔ اچانک آپ کے سامنے شہزادیِ کَوْنَیْن کے کاشانۂ اَقْدس سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرت سیدنا اِمامِ حسن اور حضرت سیدنا اِمامِ حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا باہر تشریف لائے کیونکہ سَیِّدہ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا گھر مَسْجِدِ نَبَوِی کے صحن ہی میں تھا۔ دونوں شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جِسموں پر اُن عُمدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ نے شہزادوں کو دیکھا تو آپ کے تیوَر (تے۔وَر، انداز) تبدیل ہوگئے، ماتھے پر شِکَن (بَل) پڑ گئے، آپ نے جلال میں آکر اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تُم لوگوں کو جو قِیمَتی کپڑے پہنائے ہیں اُنہیں دیکھ کر مجھے ذَرَّہ بھر بھی خُوشی نہیں ہوئی۔ سب لوگ یہ سُن کر حَیران و پریشان ہوگئے اور عَرض کرنے لگے کہ حُضور! ایسی کیا بات ہوگئی جو آپ یہ اِرشاد فرما رہے ہیں؟ حالانکہ یہ تمام کپڑے آپ نے خُود ہی عطا فرمائے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: یہ بات میں اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وجہ سے کہہ رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان اِس حالت میں چل رہے ہیں کہ اِن دونوں نے اُن قِیمَتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا بھی پہنا ہوا نہیں ہے۔ راوِی کہتے ہیں کہ آپ نے فوراً

حاکمِ یَمَن کو خط (Letter) لِکّھا کہ جَلد اَز جَلد اِمامِ حَسَن اور اِمامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لیے 2 بہترین اور قِیْمَتی لِباس تیّار کرواکر بھیجو۔ حاکمِ یَمَن نے فَوراً حکم کی تَعمیل کی اور 2 لِباس تیّار کرواکے بھیج دیئے۔ آپ نے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو وہ جوڑے پہنائے اور خوش ہو کر اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم ! جب تک اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے نئے کپڑے نہیں پہنے تھے مجھے دُوسروں کے پہننے کی کوئی خوشی نہ تھی۔ ایک رِوایت میں یُوں ہے کہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کپڑے پہنا کر آپ نے اِرشاد فرمایا: اب میں خوش ہو گیا ہوں۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۴/۱۷۷)

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسَین اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

اعلیٰ حضرت اور تعظیمِ سادات

حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: جناب سیِّد ایُّوب علی صاحِب (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا بَیان ہے: ایک کم عُمر صاحِبزادے خانہ داری کے کاموں (گھر کے کام کاج) میں اِمداد کے لیے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے) کاشانۂ اَقدس میں مُلازِم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سَیِّد زادے ہیں لہٰذا (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے) گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحِبزادے سے خبر دار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مَخْدُوم زادہ ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرزَندِ اَرْجُمَنْد ہیں اِن سے خِدمت نہیں لینی بلکہ اِن کی خدمت کرنی ہے لہٰذا) کھانا وغیرہ اور جس شے (چیز) کی ضَرورت ہو (اِن کی خدمت میں) حاضر کی جائے۔ جس تَنخواہ (Salary) کا وعدہ ہے وہ بطورِ نذرانہ پیش ہوتا رہے، چُنانچہ حَسْبُ الْاِرشاد (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشاد کے مُطابِق حکم کی) تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عَرصہ کے بعد وہ صاحِبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷۹)

جو ہے اللہ کا وَلی بے شک عاشِقِ صادِقِ نَبی بے شک
غَوثِ اعظم کا جو ہے مَتوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶)

امیرِ اہلسُنّت اور تعظیمِ سادات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ **”ساداتِ کِرام کی عظمت“** صَفْحہ 3 تا 5 پر ہے: عَرَب اَمارات کے قِیام کے دَوران بعض ٹیسٹ (Test) کروانے کے لئے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک صاحِب کی وَساطت (ذَرِیعے) سے دوبئ کے ایک اَسپتال کی لیبارٹری میں تشریف لے گئے، اپنے پیشاب کی شیشی (Urine bottle) اُن صاحِب کے تقاضے کے باوُجُود اُنہیں اُٹھانے کے لئے نہ دی۔ بعد میں آپ کی خِدمت میں عَرض کی گئی کہ آپ نے اُن صاحِب کو اپنی (پیشاب کی بوتل) (Urine bottle) نہیں دی، اِس میں کیا حِکمت تھی؟ جواباً اِرشاد فرمایا: وہ سَیِّد صاحِب تھے میں اُن کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاتا؟ اگر قِیامت کے روز سَیِّد صاحِب کے جَدِّ اَعلیٰ، ہمارے پیارے آقا، مَکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ اِلیاس! کیا تیرا پیشاب اُٹھانے کے لیے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا؟ تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ سَرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساداتِ کِرام کی نِسبَت اور اُن کی مَحَبَّت کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کون سا اُمَّتی اور ساداتِ کِرام کا خادِم ایسا کرنا گوارا کرے گا؟ ساداتِ کِرام سے عقیدت و مَحَبَّت رکھنا اور اُن کا ادب و اِحْتِرام بجالانا انتہائی ضروری ہے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کِرام سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے ہیں اور اُن کی تعظیم وتَوقیر بجا لانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دَورانِ مُلاقات اگر آپ کو بتادیا جائے یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا گیا

ہے کہ آپ بہت بڑی شخصیت ہونے کے باوُجود نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ سَیِّد زادے کے ہاتھ چُوم لِیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچّوں سے اِنتہائی مَحبَّت اور شَفقَت کرنا یہ آپ کی خاص عادتِ کریمہ ہے۔ با رہا ایسا بھی ہوا ہے کہ اُن کے نَنّھے مُنّے قَدَموں کو اپنے سَر پر لیتے ہیں۔ آپ اِس بات کو خِلافِ اَدَب سمجھتے ہیں کہ سَیِّد زادوں کی طرف پاؤں پھیلائے جائیں یا اُن کی طرف پیٹھ کی جائے۔

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کی ساداتِ کرام سے انوکھی عقیدت ومحبت کی جھلک آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **مجموعہ کلام "وسائلِ بخشش"** میں بھی نظر آتی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

کاش ہوتا میں سگ سیّدوں کا، بن کے دربان پہرا بھی دیتا
ربّ نے بھیجا ہے اِنساں بنا کر، تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۰)

مختصر وضاحت: اے کاش! میں سَیِّد زادوں کے در کا سگ ہوتا اور چوکیدار بن کر اُن کے گھروں کا پہرا دینے کی سعادت پاتا مگر میرے ربِّ کریم نے مجھے انسان بنا کر بھیجا ہے، اے زائرِ مدینہ! تُو بارگاہِ رسالت میں میرا سلام رورو کر پیش کرنا۔

کبھی کبھی آپ کسی سَیِّد زادے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ شِعْر جُھوم جُھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا   تُو ہے عَیْنِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶) (ساداتِ کرام کی عظمت، ص۳تا۵ ملتقطاً بتغیر قلیل)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کا اَدب اور اُن کی تعظیم و توقیر کے مُعاملے میں اللہ والوں کا کِردار کس قدر شاندار ہوا کرتا ہے کہ جنہیں اپنی خوشی سے زِیادہ آلِ رَسُول کی خوشی عزیز ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر اُن کی خدمت گزاری کو اپنا شِعار بنائیں، اُن کا نہایت اَدب و اِحترام بجالائیں، اُن کی خوشی کو اپنی خوشی اور اُن کے غم کو اپنا غم سمجھیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والے بن جائیں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی بَرَکت سے ساداتِ کِرام کا اَدب نصیب ہوتا ہے، ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکت سے عِلمِ دِین سیکھنے کی سعادت ملتی ہے، ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ، یَیْ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیة الاولیاء، سفیان بن عیینه، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے:

مَسخرے کی توبہ

مَرکَزُ الاَوْلیا لاہور کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں اور غفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھے۔ ایک اِسلامی بھائی نے اُنہیں دعوتِ اِسلامی کے ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعوت پر اِجتماع میں جا پہنچے، اُنہیں بہت اچّھا لگا، لہٰذا اُنہوں نے پابندی سے جانا شُرُوع کر دیا، نمازوں کی پابندی

بھی شُروع کر دی اور عِمامہ شریف بھی سج گیا، گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالَفَت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک اُنہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصَلہ مِلتا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ اُن کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر   گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو   دِلائے گا تُم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں مِلیں گی، بلائیں ٹلیں گی   یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ   گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کامِل مُسلمان ہونے کے لئے مَحَبَّتِ رَسول کا ہونا اِس قدر لازِم و ضروری ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وَقْت تک (کامِل) مؤمِن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول...الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵)

مَحَبَّتِ رَسُول کا تقاضا ہے کہ ہم ساداتِ کِرام سے بھی مَحَبَّت و عقیدت رکھیں کیونکہ جو ساداتِ کِرام کی تَوہین و گستاخی کرے، اِن سے دُشمنی رکھے یا کسی بھی طریقے سے اِن کی بے اَدَبی کرے تو یقیناً ایسا شخص اپنے اِس مَحَبَّتِ رسول کے دعوے میں جُھوٹا ہے اور اپنے اِس عمل سے نہ صِرف اِنہیں بلکہ اِن کے جدِّ امجد، میٹھے مکّی مَدَنی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ناراض کرتا اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچاتا ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو المَواہِب شاذِلی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ دِن ہو یا رات حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اَوْلِیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت رکھے وَگرنہ خَواب (میں زِیارت) کا دَروازہ اُس پر بند ہے، کیونکہ یہ نُفوسِ قُدسِیَّہ تمام لوگوں کے سَردار ہیں، یہ جِن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص۱۲۷)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کِرام کی تعظیم (Respect) فَرض ہے اور اُن کی تَوہین حرام، بلکہ عُلَمائے کِرام نے اِرشاد فرمایا: جو کسی عالِم کو مَوْلَوِیا (مَوْلَ۔وِیا) یا کسی مِیر (سَیِّد) کو مِیروا بَرْوَجْہِ تَحْقِیر (یعنی حَقارت سے) کہے کافِر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۴۲۰)

آیئے! اِس ضِمن میں ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور ساداتِ کِرام کی ناراضی و بے اَدَبی اور ناراضیِ مُصطفٰے سے اللہ تعالٰی کی پناہ طَلَب کیجئے چُنانچہ

سَیِّد زادے کو مارنے کی عجیب حکایت

سَیِّدی عَبْدُ الْوَہّاب شَعْرانی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّد شریف نے حضرت خَطّاب رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشِفُ الْبُحَیْرہ نے ایک سَیِّد صاحِب کو مارا تو اُسے اسی رات خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زِیارت ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس سے اِعْراض فرما رہے ہیں (یعنی رُخِ اَنْور پھیر رہے ہیں)۔ اُس نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: تُو مجھے مارتا ہے، حالانکہ میں قِیامت کے دِن تیرا شَفِیْع (یعنی شفاعت کرنے

والا) ہوں۔ اُس نے عَرض کی، یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ اِرشاد فرمایا: کیا تُو نے میری اَولاد کو نہیں مارا؟ اُس نے عَرض کی: ہاں۔ فرمایا: تیری ضَرب (مار) میری ہی کلائی پر لگی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مُبارک کلائی نکال کر دِکھائی جس پر وَرم (Swelling) تھا جیسے کہ شہد کی مکّھی نے ڈنک مارا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیّت کا سُوال کرتے ہیں۔

(برکاتِ آلِ رسول، ص۲۶۷-۲۶۸)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ساداتِ کِرام کا مُعامَلہ بڑا ہی نازُک ہے کہ جو بدبخت اِنہیں اَذِیَّت دیتا ہے تو دَر حقیقت وہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچاتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی مَول لیتا ہے اور یُوں وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُطف و کرم سے مَحروم ہو جاتا ہے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم تمام مسلمانوں بالخُصُوص ساداتِ کِرام کا اَدب بجالائیں، اِنہیں اَذِیَّت دینے سے بچتے رہیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ شَیخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ

سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ، **امیرِ اَہلسُنَّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ اور **اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیَّۃ** کی کتابیں بھی زیورِ طَبۡع سے آراستہ ہوکر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے مدنی پُھول کھلا رہی ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے **45 ذیلی شعبے** قائم ہوچکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیۡعُ الۡاَوَّل کا نُورانی مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے اور اپنے اِخۡتِتام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ اِس کے بعد رَبِیۡعُ الۡآخِر کا مُبارَک مہینا جلوہ گر ہونے والا ہے، جسے قُطبِ رَبّانی، مَحبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی شَیۡخ عَبۡدُالقادِر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے خاص نِسۡبَت حاصِل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو جہاں دیگر کئی خُوبیوں سے نوازا تھا وہیں یہ بے مثال خُوبی بھی آپ کے وُجودِ مَسعود کا حِصّہ تھی کہ آپ سادات کِرام کے گھرانے سے تَعَلُّق رکھنے والے حَسَنی و حُسَینی سَیِّد تھے۔ آیئے! آپ کا مُخۡتَصَر تذکرۂ خیر سُنتے ہیں چُنانچہ

غَوۡثِ پاک کا نام و نَسَب

حضرت سَیِّدُنا غَوۡثِ اَعۡظَم شَیۡخ عَبۡدُ القَادِر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی وِلادتِ باسَعادَت یکم رَمَضان سَنہ ۴۷۰ھ جُمُعَۃُ الۡمُبَارَك کو جِیلَان میں ہوئی۔ آپ کی کُنۡیَت ابُو محمّد ہے اور مُحۡیُ الدِّین، مَحۡبُوبِ سُبحانی، غَوۡثِ اَعۡظَم، غَوۡثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ کے اَلۡقابات ہیں۔ آپ کے والدِ بُزُرگوار کا نام حضرت سَیِّدُنا

اَبُو صَالِحْ مُوسیٰ جنگی دوست اور والِدہ مُحْتَرَمہ کا نام اُمُّ الْخَیر فَاطِمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنِی اور والِدۂ ماجِدَہ کی طرف سے حُسَیْنِی سَیِّد ہیں۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۳) رَبِیْعُ الْآخِر 561 سنِ ہجری میں بعد نمازِ مَغرِب آپ کا وِصال مُبارَک ہوا۔ (الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۳/۲۵۱)

تُو حُسَیْنِی حَسَنِی کیوں نہ مُحِیُّ الدِّیں ہو
اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چَشْمَہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ اپنے والدِ ماجد کی طرف سے حضرت سَیِّدُنا امام حسن جبکہ والدۂ ماجدہ کی جانب سے حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی اولاد ہیں تو پھر آپ دینِ اسلام کو زندگی بخشنے والے کیسے نہ ہوں گے۔ اے اُمَّتِ محبوب کے خضر! آپ کے روحانی چشمے کا فیض ان 2 دریاؤں سے جاری و ساری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساداتِ کِرام کے فضائل و مناقِب سُننے کی سعادت حاصِل کی، چُنانچہ ہم نے سُنا کہ

❖ ساداتِ کِرام کی خدمت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کَرَم نوازِیوں کے حَق دار قرار پاتے ہیں۔

❖ ساداتِ کرام کی خدمت کی بَرَکت سے ایک غیر مُسلِم کو اِیمان کی دَولت نصیب ہوئی۔

❖ ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت طَلَب کرنا ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کی خَیر خَواہی اور اُن کا ادب بجالانے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا کردار ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کی تعظیم فَرْض ہے اور اُن کی توہین حرام ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کو اَذِیَّت دینے والا دَرحقیقت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَذِیَّت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ غَوثِ پاک کے طُفَیل ہمیں ساداتِ کِرام کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے، اِن کی خَیْر خواہی کرنے اور اِن کا خوب خوب اَدَب بجالانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پُھول" سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبِیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقت

سَر جُھکا یئے، منہ چھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰه (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۱۱۹) جواب سُن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶) حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حَمد کہے تا کہ کوئی سُنے اور جواب دے۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴) چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶) جواب اُس صورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۱۲۰) خُطبے کے وَقْت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاویٰ قاضیخان، ۲/۳۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (304 صَفَحات)، 120 صَفَحات پر مُشْتَمِل کتاب "سُنّتیں اور آداب"، اَمیرِ اَہلسنّت کے 2 رسائل "101 مَدَنی پھول"

اور ”163 **مَدَنی پھول**“ ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِس کا مُطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تم مَدَنی قافِلوں میں اے اسلامی بھائیو!
کرتے رہو ہمیشہ سَفَر خُوشدِلی کے ساتھ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **”فتاویٰ شامی“** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سِینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم الاوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

ایک مَدَنی پھول: (۱) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **کمالاتِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اولاً ہم سنیں گے کہ مختصر سا کھانا چودہ سو (1400) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیسے کافی ہو گیا؟ اور مُردہ بکری کیسے زندہ ہوئی؟ معجزہ کسے کہتے ہیں، کرامت کیا ہوتی ہے ان کی تعریفات بھی سنیں گے، یہ بھی سنیں گے کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی پاک، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی عزّت و عظمت عطا فرمائی ہے، اس کے ساتھ ساتھ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کے لیے برکت کی دعا ارشاد فرماتے تو اس کی

کیسی برکتیں ظاہر ہوتیں، اس بارے میں بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی!

مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزوۂ خَندق کے موقع پر) خَندق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالَت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مُبارک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَستِ مُبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹِیلے کی طَرح بِکھر گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، الحدیث: ۴۱۰۱، ۳/۵۱) ایک اور رِوایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام وایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتح ہونے کی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارَت دی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۳۱)

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شکمِ اَقْدَس (پیٹ مبارک) پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلِیّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا

کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد سالن اور روٹیاں تیّار کرلو، میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لاکر مجھے رُسوا (Disgrace) مت کر دینا۔

حَضْرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خَنْدق پر آکر آہستگی سے عَرْض کیا: یارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدق والو! جابر نے دَعْوتِ طَعام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَہلیّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھا لیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بَدَسْتُور جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق... الخ، الحدیث: ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۳/۵۱ ملخصاً)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی،

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ، ۲/۱۱۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں　　آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں　　سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

☆مرحبایا مُصْطَفٰے ☆مرحبایا مُصْطَفٰے ☆مرحبایا مُصْطَفٰے ☆مرحبایا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مصطفےٰ کی جھلک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو بمشکل پچاس ساٹھ (50/60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس میں سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: ☆**جن** افراد نے کھانا کھایا ان کی تعداد 1400 (چودہ سو) تھی۔ ان میں سے ایک ہزار تو خندق کھودنے والے تھے اور 400 (چار سو) وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینۂ منورہ کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ منورہ کے بچے عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کرلی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس برکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆حضور پُرنور، بے چین دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سب کی دعوت کر دی، اس دن لنگر حضور کا تھا گھر حضرت جابر کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کرلینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر کی بغیر اجازت تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆**حضرت** جابر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسکین (Console) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا تماشا دیکھنا۔ ☆**اس** واقعہ میں حضورِ انور، شاہِ بحر و بر (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و برکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوت و طاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے

لیے کئی من گوشت لکڑیاں آٹا چاہیے بہت پکانے والے اور بہت تنّور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ☆(حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھُوٹے، یہاں حضورِ اکرم، نورِ مجسم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب سے ہانڈی سے بوٹیوں شوربے کے چشمے پھُوٹے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۷ تا ۱۷۹ ملتقطاً)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا — نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عَطا کے وہ ہے قَطرہ تیرا — تارے کِھلتے ہیں سَخا کے وہ ہے ذَرّہ تیرا
فَیض ہے یا شہِ تَسنیم نِرالا تیرا — آپ پیاسوں کے تجَسُّس میں ہے دریا تیرا
آسماں خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵، ۱۶)

اشعار کی وضاحت: اے سردارِ مکۂ مکرمہ! آپ کی سخاوت و مہربانی کے بھی کیا کہنے! جو سائل بھی آپ کے در پر آیا اُس نے آپ کی زبانِ اقدس سے کلمہ شریف کے علاوہ کبھی لفظ "لا (نہیں ہے) نہ سُنا"۔ ❀یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی سخاوت کی آبشاروں کا ایک قطرہ موجیں مارتے ہوئے دریا کی طرح ہے اور آپ کے عطا کردہ ذرّے کی چمک سے سخاوت کے تارے روشن ہوگئے۔ ❀اے جنّتی نہر تسنیم کے مالک! آپ کی عطا بھی بڑی نرالی ہے، آپ کا دریائے فیض تو پیاسوں کو تلاش کرکے ان کی پیاس بجھاتا ہے۔ ❀تمام جہانوں کی پیدائش آپ کے لئے ہے، آپ سب کے مالک و مختار و صاحبِ خانہ ہیں، زمین و آسمان دستر خوان اور تمام مخلوق مہمان ہے۔

☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معجزہ کی تعریف

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے مخلوق عاجز ہو اسے **"معجزہ"** کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نبوت کا دعوی کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٔ نبوت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اسے **"اِرہاص"** کہتے ہیں۔ اولیاءُ اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو، اُسے **"کرامت"** کہتے ہیں۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو، اُسے **"مَعُوْنَت"** کہتے ہیں۔ اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو اسے **"اِسْتِدْرَاج"** کہتے ہیں۔ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصّے (Parables) بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تا قیامت دیکھنے میں آئیں گے، ذکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ، ان کی کرامتیں حضور کے زندہ معجزے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۲ ملخصاً)

جامعُ الْمُعْجِزات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعْجِزہ نبی کی نَبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا اللہ پاک نے ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت) کے مُناسِب مُعْجِزَات سے نوازا۔ مثلاً حضرتِ مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَورِ نَبُوَّت میں چُونکہ جادُو (Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ تَرین مَنْزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ پاک نے آپ کو "یَدِ بَیْضا" اور "عَصا" کے مُعْجِزَات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادُوگروں کے سَاحِرانہ (جادُوئی) کارناموں پر اس طرح غَلَبَہ حاصل فرمایا کہ تمام جادُوگر سَجْدہ میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لائے۔ اسی طرح

حَضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں عِلمِ طِب اِنتہائی تَرقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیْبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے اَمراض کا عِلاج کر کے اپنی فنّی مَہارَت سے تمام اِنسانوں کو مَسحُور (اپنے قابو میں) کر رکھا تھا، اس لئے اللہ پاک نے حَضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مادر زاد اَندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِندہ کر دینے کا مُعْجِزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور کے اَطِبّاء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حَیران رہ گئے، بالآخر اُنہوں نے ان مُعْجِزات کو اِنسانی کمالات سے بالاتر مان کر آپ کی نَبُوَّت کا اِقْرار کر لیا۔ اَلْغرض ہر نبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور ان کی طبیعت کے مُناسِب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زِیادہ مُعْجِزات عطا ہوئے، مگر نبیِّ آخرُ الزّماں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چُونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقدَّسہ تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْلِیم تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَعْلِیمات کا عِطْر (یعنی نچوڑ) ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں ایک عالمگیر اور اَبَدی دِین لے کر تَشریف لائے اور عالمِ کائنات میں اَوَّلِین و آخرِین کی تمام اَقْوام اور مِلّتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدَّس دَعْوت کی مُخاطب تھیں، اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعْجِزات کا مَجْموعہ (Collection) بنا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعْجِزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طَبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہب کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم کے لئے ضَروری تھے۔ یعنی اللہ پاک نے تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ غفار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ایسے معجزات عطا فرمائے جو ہر قوم بلکہ اسلام کے علاوہ

دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے مزاج اور سوچ کے بھی مطابق تھے۔ (سیرتِ مُصْطفٰے، ص ۷۱۲ تا ۷۱۴، ملخصاً وملتقطاً)

اس کے علاوہ بے شُمار ایسے مُعْجِزات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخِری پیغمبر، شَفِیعِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُمتاز فرمایا، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ کمالات و مُعْجِزات ہیں، جو کسی اور نبی و رسول کو عَطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مُصْطفٰے، ص ۸۲۰ ملخصاً) لہٰذا ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات وہ ذات ہے جس میں تمام معجزات کو جمع کر دیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت پر سے شفقت و محبت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا ہم میں سے کسی کو بھی علم نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے محبت و شفقت کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گِراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیئے! اُمّت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حرص اور **شفقت** کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے ہیں،

چنانچہ

اُمّت کے لئے دُعائیں

حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اللہ پاک نے مجھے تین (3) سوال عطا فرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کرلی: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ" اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ "وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ" اور تیسری عرض اس دن کے لیے اُٹھا رکھی، جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہو گی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خلیل) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔**

یاد رہے! تمام مخلوقات میں حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے بعد حضرت ابراہیم** علیہ السلام **کا مقام ہے اور وہ بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کی نظرِ کرم کے طالب ہو گے**)۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان انّ القرآن علی سبعۃ ۔۔۔ الخ، ص۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملتقطا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ **فرماتے ہیں:** اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ کمال رأفت و رحمت (نرمی و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی سے تین (3) سُوال حضور (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہو گا۔ حضور (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرما دیئے، دو (2) سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہو گا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر کبھی بھی اتنی مہربان نہیں، جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۵۸۳)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۸۰)

☆مرحبا یا مُصْطفےٰ☆مرحبا یا مُصْطفےٰ☆مرحبا یا مُصْطفےٰ☆مرحبا یا مُصْطفےٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے کتنی محبت فرماتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کریں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دلائیں۔ اللہ کریم ہم سب کو سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

تَمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُملہ کَمالات، تَمام مَحاسِن (یعنی تمام اچھائیاں)، جَمیع اَوصاف اور سارے کے سارے مُعْجِزات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں مَوجُود ہیں۔ تمام انبیائے کرام پر آپ کی افضیلت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا

تفسیر صِرَاطُ الْجِنان جلد1 صفحہ 379 پر اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: ☆جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں درجوں بلندی عطا فرمائی اس سے مراد ہمارے آقا و مولا، ملجاء و ماویٰ، حضور پُر نور، سید الانبیا، جنابِ محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ ☆آپ کو کثیر درجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ☆اس جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کا ذکر نہ فرمانا بھی آپ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت کا ذکر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صرف حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات ہی ذہن میں آئے۔ ☆حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور ان میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ درجوں بلند کیا اور ان درجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذِکر نہیں فرمایا گیا تو اب ان درجوں کی کون حد لگا سکتا ہے۔ ☆آپ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت عامّہ ہے یعنی تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نبوت ختم کی گئی۔ آپ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا۔ حوضِ کوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاص قُربِ الٰہی آپ کو ملا۔ اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ص ۱۳۰-۱۳۱، جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/ ۳۱۰، خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/ ۱۹۳-۱۹۴، بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/ ۵۴۹-۵۵۰، ملتقطاً)

سیدی اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے پیارے انداز میں **شانِ مصطفےٰ و خصائصِ مصطفےٰ** کو اپنے مجموعۂ کلام میں لکھتے ہیں:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مَشْعَلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل — اور رَسُولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں انبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چُھپ گئے — پر نہ ڈُوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص: ۱۳۸، ۱۳۹)

اشعار کی وضاحت: ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اُونچے اور بلند مرتبے والے ہیں۔ ❀ ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ربِّ کریم کو بہت پیارے ہیں اور ایسے دُولہا ہیں جن کے دونوں جہاں باراتی ہیں۔ ❀ نبیوں کے سلطان، شہنشاہِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شریعت کی ایسی روشن شمع لے کر تشریف لائے کہ اس کے آنے سے گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعتوں کو بجھادیا یعنی ان کو منسوخ کردیا۔ ❀ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین تمام مخلوق سے افضل ہیں، انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین سے افضل ہیں اور ہمارے نبی، سچے نبی تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بھی افضل ہیں۔ ❀ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دونوں جہاں کے تاجدار یعنی بادشاہ ہوتے ہیں اور ان تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہمارے مکی مدنی آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہیں۔ ❀ کتنے ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آسمانِ نبوت پر اپنے اپنے دور میں ستاروں کی طرح چمکتے رہے اور جب ان کی مدت ختم ہوگئی تو چُھپ گئے مگر رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانِ نبوت پر ایسے سورج بن کر چمکے جو نہ پہلے کبھی ڈُوبا ہے نہ آئندہ ڈُوبے گا۔

☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **معجزات** بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قُوت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا سورج پلٹ آیا، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ پانی میں پتھر کو تیرا دیں "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دِیں۔ "اللہ پاک کی عطا سے" لعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے، "اللہ پاک کی عطا سے" شَجَر و حَجَر سے کلام کیا، "اللہ پاک کی عطا سے" درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا، "اللہ پاک کی عطا سے" تھوڑا سا دودھ ستّر (70) آدمیوں کو کافی ہوگیا، "اللہ پاک کی عطا سے" تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کرگیا، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے، الغرض! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے اِختیارات عطا فرمائے۔ آیئے! حصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ **محبتِ رسول، اُلفتِ رسول، عشقِ رسول** بڑھانے کی نیت سے چند مزید **معجزاتِ رسول** سنتے ہیں:

کھانے میں برکت ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن ابی عَمْرَہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم ایک بار جنگی سفر میں نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور زادِ راہ تقریباً ختم ہوچکا تھا، جب بھوک کی شِدّت نے تنگ کیا تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات کی اجازت (Permission) طلب کی کہ "بعض سواریاں ذبح کرلی جائیں تاکہ کچھ تو بُھوک کم کی جاسکے۔" حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب یہ دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اس بات کی اجازت دینے ہی والے ہیں تو انہوں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم اپنی سواریاں ذبح کرکے کھانا شروع کردیں تو دشمن کے سامنے ہم بھُوکے اور بغیر سواریوں کے ہوں گے۔" پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں مسلمانوں کی خیر خواہی سے بھرپور مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا: "یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا مشورہ یہ ہے کہ تمام لشکر والے ایسا کریں کہ جس کے پاس جو کچھ بھی تھوڑا بہت کھانے کے لیے کچھ بچا ہوا ہے، وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر کردے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کھانے کے ڈھیر پر برکت کی دعا فرمادیں تو اللہ پاک آپ کی دعا سے اس کھانے میں ایسی برکت پیدا فرمادے گا کہ وہ کھانا ہم سب کے لیے کافی ووافی ہوگا۔" شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مشورہ بہت ہی پسند آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس مشورے کی موافقت فرماتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا، سب نے بارگاہِ رسالت میں لاکر پیش کردیا۔ راوی کہتے ہیں: "فَجَمَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدْعُوَ یعنی میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ان تمام اشیاء کو ایک جگہ جمع کر دیا، پھر کھڑے ہوئے اور اس پر اللہ پاک کی مرضی سے جو دعا فرمانی تھی، فرما دی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لشکر کے تمام لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے برتن اس سے بھر لیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ: ”فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَلَاُوْهُ وَبَقِيَ مِثْلُهُ یعنی لشکر میں موجود تمام کے تمام برتن اس سے بھر گئے اور وہ کھانا ویسا ہی رہا، اس میں بھی کچھ کمی نہ آئی۔“ یہ دیکھ کر حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ ارشاد فرمایا: ”اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ بِهِمَا اِلَّا حُجِبَتْ عَنْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ دونوں کلمات پڑھنے والا کل بروزِ قیامت اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور دوزخ کے مابین ایک آڑ (Barrier) قائم کر دی جائے گی۔ (مسند احمد، حدیث ابی عمرۃ الانصاری، ۵/۲۶۴، حدیث: ۱۵۴۴۹)

کَونَین بنائے گئے سرکار کی خاطر کَونَین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خُدا نے محبُوب کِیا مالک و مُختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص:۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر وضاحت: یعنی دنیا و آخرت کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے اور ان کی خاطر ہی آپ کو مالکِ کریم نے مالک و سردار بنایا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کے قبضے میں اپنے خزانوں کی چابیاں عطا فرما دی ہیں، یہی نہیں بلکہ ربِّ کریم نے آپ کو اپنا محبوب اور مالک و مختار بنا دیا ہے کہ جسے چاہیں، جب چاہیں اور جو چاہیں وہ عطا فرما سکتے ہیں۔

☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے جہاں رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کی برکتیں معلوم ہوئیں، وہیں اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے طرزِ عمل سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

خیر خواہی کیجئے

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں خیر خواہی کا جذبہ خیر بھی دم توڑتا نظر آرہا ہے۔ حالانکہ ہمارا دِین "دینِ اسلام" انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے کہ غیر مسلموں کو امن و سلامتی والے دِین کو قبول کرنے اور مسلمانوں کو احترامِ مسلم کرنے کا درس دیتا۔ ایک دوسرے کی بھلائی چاہنا اور خیر خواہی کرنا، اس کی تعلیمات کا سنہری باب ہے۔ رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی خوب ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ حضرت تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ **دِین خیر خواہی** ہے، ہم نے عرض کی: کس کی؟ فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحه، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیر خواہی کے مفہوم میں بڑی وُسعت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ **"ہر مسلمان کی خیر خواہی"** یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حرزِ جان بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور **"مسلم معاشرہ"** آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ

بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ (منتخب حدیثیں، ص: ۲۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، یا دِین سے دُور ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟ ☆ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہمارے پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اب تو بدقسمتی سے نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دو افراد میں لڑائی ہو جائے تو تیسرا ان کو چھڑانے کے بجائے **ویڈیو یا تصاویر** اس بُری نیّت کی وجہ سے بنا رہا ہوتا ہے کہ اِسے **سوشل میڈیا** (Social Media) پر **وائرل** (Viral یعنی بہت زیادہ عام) کروں گا۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ **احترامِ مسلم** کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں کو نرمی و محبت سے سمجھا کر اس معاملے کو ٹھنڈا کرتا۔ **اے کاش!** ہر مسلمان کی **عزّت کے تحفظ** کی **مدنی سوچ** نصیب ہو جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ

مسلمان کی عظیم ترین خیر خواہی، **دِین میں اس کی خیر خواہی** کرنا ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے اہل و عیال، والدین و رشتہ دار، پڑوسیوں اور شرکائے کاروبار کے دِینی معمولات میں بھی خیر خواہ ہیں کہ نہیں؟ بے نمازیوں کو نمازی بنانے، قرآنِ کریم غلط پڑھنے والوں کی درستی کے اسباب بنانے، جو فرائض و واجبات، سنن و مستحبات سے دُور ہیں، ان کی اصلاح کرنے میں ہمارا کیا کردار ہے؟۔ یقیناً اچھی نیّتوں کے ساتھ مسلمانوں کی خستہ حالی دور کرنا کارِ ثواب ہے جبکہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کی جائے، لیکن اس کا فائدہ سامنے والے مسلمان کو دنیا ہی میں حاصل ہو گا اور اگر اس کی دِین میں مدد کی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ دِین و آخرت کی بھی بہتری ہو گی۔

یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

- ♣ ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳ ملتقطا)
- ♣ ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۳۳)

☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خیر خواہی کا جذبہ پانے، بدخواہی کی بُری عادت چھڑانے، عشقِ نبی کی شمع کو سینوں میں سجانے اور اپنے باکمال و بے مثال آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر چلنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** کے لئے بھی نکالئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی کاموں میں شُمُولِیَّت کی بَرَکت سے ہم نفل عبادات بجالانے کے عادی بن جائیں گے، فرائض وواجبات اور سُنَن ومُسْتَحَبّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنّت پر عمل کا موقع ملے گا، **عاشقانِ رسول کی صحبت** مُیَسَّر آئے گی، نیک اعمال پر اِستقامت نصیب ہو گی۔

یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان**" میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ کے بعض ضروری اَحکامِ اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ**

المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے کہ عام طور پر مساجد میں ہی اس کی ترکیب ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جنہوں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک (Matric) پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جانے لگے۔ ان کا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ان کے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ان سے ملا کرتے اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور اس ماحول کو اپنانے کی ترغیب دیتے۔ ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے یہ اسلامی بھائی متأثر تو بہت ہوئے مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کرپائے۔ بالآخر ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے **مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان** میں وہ شرکت کرنے لگے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرُست قرآن پڑھنا سیکھ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی وہ اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بن گئے۔ کم و بیش 8 سال تک وہ اسلامی بھائی **مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان** میں قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتے رہے۔ اس دوران انہوں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی اور پھر انہوں نے 1996 میں درسِ نظامی کرنا شروع کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 2003 میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکے تھے۔ پیرو مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ دارالافتاء اہلسنّت میں بطورِ مُفتی و مصدِّق (مفتیانِ کرام کے تحریر کردہ فتاویٰ جات کی تصدیق کرنے) کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان** پڑھاتے پڑھاتے توجہِ مُرشِد کی برکت سے کالج (College) میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدِّق بن گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدرسۃ المدینہ بالِغان** کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم نہیں پڑھے ہوئے تو مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے اور اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (فیضانِ امیر اہلسنت، ص26)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا رسالہ بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اس رسالے میں قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، تربیت کی اہمیت، درست قرآنِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ بالغان کے 7 مدنی پھول، مدرسۃ المدینہ بالغان کی مدنی بہاریں، مدرسۃ المدینہ

بالغان کی تعداد بڑھانے کا طریقہ، آداب مسجد، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول اور اس کے علاوہ کئی مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک بھر میں کم و بیش **اٹھارہ ہزار پانچ سو تریسٹھ** (18563) مدرسۃ المدینہ بالغان لگائے جا رہے ہیں۔ جن میں کم و بیش **ایک لاکھ بارہ ہزار تین سو اَسّی** (112380) عاشقانِ رسول فی سبیل اللہ تعلیمِ قرآن حاصل کر رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معجزات اور کمالاتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق سُن رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا معجزات ہیں، جتنی کثرت سے معجزات کا صدور آپ سے ہوا اور کسی نبی سے نہیں ہوا۔ احادیثِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ ان واقعات سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اُٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ کے مبارک لب جنبش فرماتے دنیا و آخرت کی برکتیں اس کا مقدر بن جاتیں۔

آیئے علمِ دِین سیکھنے اور محبتِ مصطفےٰ میں اضافہ کرنے کی نیت سے مزید 3 معجزات سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے نصف وسق (یعنی تقریباً 120 کلو گرام) جَو دے دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو

کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس شخص نے وہ جَو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث ۵۹۴۶)

2. مشہور صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کھجوروں کو اکٹھا کر کے دعائے برکت فرما دی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور تم جب چاہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر بالکل خالی نہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور منوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمیشہ اس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی ان کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ھریرہ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵)

3. حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس کے دودھ سے گھی بنا کر ایک مشکیزے میں جمع کیا، جب مشکیزہ بھر گیا تو کنیز کے ہاتھ وہ مشکیزہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیج دیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعے سالن بنائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کر کے لوٹا دو۔ خالی مشکیزہ گھر پہنچا اور جب بی بی ام سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے دیکھا تو بڑی حیران ہوئیں کہ مشکیزہ جُوں کا تُوں بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی بھی ٹپک

رہا ہے، کنیز سے پوچھا کہ کیا وہ مشکیزہ سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں نہیں لے گئی؟ اس نے کہا: میں نے ویسے ہی کیا جیسے آپ نے کہا تھا، بھلے آپ خود جا کر تصدیق (Verify) کر لیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے آپ کی خدمت میں گھی کا مشکیزہ بھیجا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، وہ مشکیزہ پہلے کی طرح بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ تو فخرِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تُو اس بات سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ پاک نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تُو نے اس کے نبی کو کھلایا، کھاؤ اور کھلاؤ۔ اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہتی ہیں: میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ گھی اس مشکیزے میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔ (مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب علامات النبوہ، باب معجزاته فی الطعام و برکته فیه، ۸/۵۴۳، حدیث: ۱۴۱۲۶)

اِنہیں خُدا نے کِیا اپنے مُلک کا مالک اِنہی کے قبضے میں ربّ کے خَزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جِسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
سُنو گے لَا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ یہ فَیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی چینل دیکھنے کی برکتیں اور ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کا جام پینے کے لئے مدنی چینل دیکھتے رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل دیکھنے کی بہت برکات ہیں، ☆ مثلاً مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دِینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے جان چُھوٹ سکتی

ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے نماز روزہ وضو غُسل اور دیگر فقہی مسائل سیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے خوب خوب سُنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے سے معمور واقعات سننے کی توفیق ملتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دیدارِ امیر اہلسنّت نصیب ہوتا ہے، ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس حاصل ہوتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے تلاوت، حمد، مُناجات، نعت اور منقبتیں سننے کی سعادت ملتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملاقات ہو یا فون پر بات ہو، کسی تقریب میں جائیں، کہیں سُنّتوں بھرا بیان کرنے کی ترکیب ہو، ہر ایک کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دیجئے کیوں کہ مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دینا بھی نیکی کی دعوت دینے کا ذریعہ ہے۔ اللہ کرے کہ ہم خود بھی مدنی چینل دیکھیں اور گھر والوں کو بھی مدنی چینل دیکھنے کا ذہن دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں ☆سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸ ملخصاً) ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸ حدیث ۴۸۲۱) ☆قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۴، ص ۴۲۴/۳۶۹) ☆جب کبھی اِجتماع یا مَجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰) ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گا اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ۴/۳۴۷)

☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سَیِّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

☆مفتی احمدیار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اوراستقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج٦، ص ٣٧٠، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص٩٩، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی "** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

سوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تَبَسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سَحری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چِہرۂ اَنور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چِہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** ۔ یعنی اس شخص کے لیے ہَلاکت ہے جو مجھے

قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: **اَلَّذِیْ لَایُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ،** جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ص ۳۰۲)

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار (جب نام آئے تو درود پڑھنا) مستحب۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۹۷)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے پیارے آقا، نور والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مسکرانے سے ایسا نُور نکلتا جس کی روشنی میں کھوئی ہوئی سُوئی مل جاتی، گویا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نکلنے والا نور رات کی تاریکی کو دن کے اُجالے میں تبدیل کر دیتا تھا۔

درودِ پاک کے انوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا نور تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ انور سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں۔

اللہ رے! تیرے جسمِ منوّر کی تابِشیں
اے جانِ جاں! میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں تو آپ کو نور

کی بھی جان کہوں گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑا بدنصیب ہے وہ شخص جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نامِ نامی سُنے اور درود شریف نہ پڑھے، ایسا شخص بروزِ محشر آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت سے بھی محروم رہے گا اور دنیا و آخرت کی کئی بھلائیوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ **درودِ پاک پڑھنے سے** اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** گناہ معاف ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** درجات بلند ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مشکلات حل ہوتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** بندے کا باطن اُجلا ہوتا ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** دلوں کی صفائی ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** ظاہر بھی اچھا ہوتا ہے۔ **درودِ پاک پڑھنے سے** روزی میں برکت ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** مرادیں بر آتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مصائب و آلام دُور ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** حافظہ قوی ہوتا ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** پُل صراط کی تاریکی دُور ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** اجر و ثواب میں برکت ہوتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ **درودِ پاک پڑھنے سے** کل بروزِ قیامت شفیعِ محشر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔ آیئے اسی **متعلق** دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ”**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ** جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔“ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزءالاول، حدیث: ۲۲۳۶)

2. حضرت سَیِّدُنا رُوَیفَع بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرۡوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے یہ دُرُود شریف پڑھا: "**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃ**" تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔" (معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵/۲۶، حدیث: ۴۴۸۰)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار درود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود
قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

ایک مَدَنی پھول: (۱) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلۡمِ دِیۡن کی تَعۡظِیم کی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔ ☆وقتاً فوقتاً **جشنِ وِلادتِ** سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں **"مرحبا یا مصطفٰے"** کے نعرے لگاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی مقدس اور نورانی رات میں ہم اپنے نورانی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **نور** ہونے سے **متعلق** بیان سنیں گے، اولاً **ایک ایمان افروز واقعہ** سنیں گے جس سے **معلوم** ہوگا کہ ہمارے نور والے آقا، **مکی مدنی مُصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح نور کی خیرات بانٹتے ہیں۔ اس کے ساتھ قرآنی آیات اور **مختلف** تفاسیر سے نورانیتِ مصطفٰے سے **متعلق** مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے، آقا کریم، رؤف و رحیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اقدس سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جو نور کی کرنیں پُھوٹتی دیکھیں، اس کے بھی چند **اِیمان افروز واقعات** سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں گے کہ آج کی رات جب مکے مدینے کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی تھی تو دنیا میں کیسے کیسے واقعات پیش آئے تھے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربیع الاول وہ مبارک اور عظمت والا مہینا ہے جس کا عاشقانِ

رسول گویا سارا سال انتظار کرتے ہیں۔ اس مہینے کے آتے ہی دنیا بھر کے مسلمان اپنے محبوب آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا **یومِ ولادت** بڑی شان وشوکت اور نہایت عزّت و احترام سے مناتے ہیں، رَبیعُ الاُوّل کا چاند نظر آتے ہی غلامانِ مصطفٰے، عاشقانِ میلاد خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں، گویا ہر طرف بہار کا سماں ہوتا ہے، باغِ اُلفت لہلہانے لگتا ہے، دلوں کی کلیاں کِھلنے لگتی ہیں اور خوش نصیبوں کے لبوں پر نعتوں کے گجرے اور دُرود وسلام کی ڈالیاں سج جاتی ہیں، عاشقانِ رسول اپنے گھر، گلیاں، مکان، دکانیں اور بازار سجاتے ہیں اور **اجتماعِ میلاد و محافلِ دُرود** سے آنے والی صَلِّ عَلٰی کی صدائیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ماہِ ربیع الاول میں وہ نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے، جن کے نور سے یہ کائنات روشن ہے، جن کے نور سے زمین و آسمان روشن ہیں، جن کے نور سے سورج اور چاند منور ہوئے، جن کے نور سے تاروں اور کہکشاؤں میں روشنی ہے، جن کے نور سے ظلمتیں ختم ہوئیں، جن کے نور سے جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے، جن کے نور سے گمراہوں کو راہِ ہدایت ملی اور وہ بھٹکے ہوئے لوگ اس نورِ مجسم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نور کی خیرات پاکر چاند تارے بن کر خود نُور کی روشنیاں بانٹنے لگے۔ وہ نور والے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارہ (12) ربیعُ الاول کو اس کائناتِ رنگ وبُو میں جلوہ فرما ہوئے۔

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر بارہ (12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جود و کرم، دافعِ رنج و الم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جو تمام راتوں کی سردار ہے، **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہوگئے،

آج کی رات وہ عظیم رات ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفےٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نورِ مصطفےٰ سب سے پہلے

حافظ الحدیث حضرت امام ابو بکر عبد الرَّزّاق رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنی کتاب ”**المُصَنَّف**“ میں حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟“ فرمایا: ”اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**“ (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقُود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸ از سیاہ فام غلام)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**حکایتیں اور نصیحتیں**“ کے صفحہ 468 پر ہے: حضرت سیدنا کَعۡبُ الۡاَحبار رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے: جب اللہ پاک نے موجودات کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا اور زمین کو بچھایا اور آسمانوں کو بلند فرمایا تو اپنے فیضِ ذات سے مٹھی بھر لے کر اس سے ارشاد فرمایا: اے نور! محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بن جا۔ اس نور نے ایک نوری ستون کی صورت اختیار کرلی اور اس قدر روشن ہوا کہ عظمت کے پردے تک جا پہنچا اور ربِّ کائنات کو سجدہ کیا اور کہا: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یعنی سب خوبیاں اللہ پاک کے لیے ہیں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے اسی لئے پیدا فرمایا اور تیرا نام محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) رکھا ہے، تجھی سے اپنی مخلوق کی ابتدا کروں گا اور تجھی پر اپنی رسالت کا سلسلہ ختم کروں گا۔ پھر اللہ پاک نے اس نور کے چار حصے کرکے ایک حصے سے لوحِ محفوظ اور دوسرے سے قلم کو پیدا فرمایا پھر قلم سے ارشاد فرمایا: لکھ! تو قلم پر ایک ہزار سال تک ہیبتِ الٰہی سے لرزہ طاری رہا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کی: اے میرے ربّ! کیا لکھوں؟ ارشاد

فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھ۔ پس قلم نے لکھا اور مخلوق کے متعلق علمِ الٰہی پر رسائی پالی۔ پھر اس نے یہ باتیں لکھیں: (۱)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشت مبارک میں موجود اولاد کی تعداد۔ (۲)۔۔۔ جو اطاعتِ الٰہی بجالائے گا اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی طرح (۳)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمّتوں کے متعلق بھی لکھا، یہاں تک کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے متعلق لکھا کہ جس نے اللہ پاک کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی، قلم یہ جملہ "وہ اُسے جہنم میں ڈال دے گا" ابھی لکھنا ہی چاہتا تھا کہ اللہ پاک کی طرف سے نِدا آئی: اے قلم! ذرا ادب سے۔ تو وہ ہیبت و جلالِ الٰہی سے شق ہو گیا، پھر دستِ قدرت سے تراشا گیا۔ تب سے قلم میں یہ بات جاری ہو گئی کہ تراشے بغیر نہیں لکھتا۔ پھر اللہ پاک نے قلم سے ارشاد فرمایا: اس اُمّت کے متعلق لکھ: یہ اُمَّت گنہگار ہے اور رب کریم غفّار (یعنی بہت بخشنے والا) ہے۔ پھر اللہ پاک نے تیسرے حصے سے عرش کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے حصے کے مزید چار حصے کر کے پہلے حصے سے عقل، دوسرے سے معرفت، تیسرے سے سورج، چاند اور آنکھوں کا نور اور دِن کی روشنی پیدا فرمائی اور یہ سب حقیقتاً نبیِّ مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے انوار ہیں۔ پس آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام کائنات کی اصل

* , , اللہ پاک نے نور کی اس چوتھی قسم کے چوتھے حصے کو بطورِ امانت عرش کے نیچے رکھ دیا۔ پھر جب اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم صفی اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا تو وہ نور ان کی پُشت مبارک میں رکھا۔ پھر وہ مبارک نور ہمیشہ طیّب و طاہر اور برتر و بالا لوگوں میں منتقل ہوتا رہا۔

یہاں تک کہ پاک وصاف اور معظم ومکرم حالت میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تک پہنچا۔

پھر جب اللہ پاک نے نورِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رفیعُ الشان صُلبوں سے بلند رُتبہ سیّدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے بطنِ اَطہَر کی طرف منتقل فرمایا تو اس منتقلی کے ساتھ ہی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو بشارتیں دینے لگی، زمین و آسمان میں اعلان کر دیا گیا: اے عرش! وقار و سنجیدگی کا نقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فخر کی زِرہ پہن لے۔ اے سِدرۃُ المنتہٰی! خوشی سے جھوم جا۔ اے ہیبت اور رعب و دبدبہ کے انوار! تم بھی خوب روشن ہو جاؤ۔ اے جنّت! خوب آراستہ پیراستہ ہو جا۔ اے محلات کی حُورو! تم بھی بلندی سے دیکھو۔ اے رضوان (باغبانِ جنت)! جنت کے دروازے کھول دے اور حُور و غلماں کو سامانِ زینت سے آراستہ پیراستہ کر کے کائنات کو خوشبوؤں سے معطّر کر دے۔ اے مالک (داروغۂ جہنم)! جہنم کے دروازے بند کر دے۔ کیونکہ آج کی رات میری قدرت کے خزانوں میں چھپا ہوا نور اور راز عبد اللہ سے جدا ہو کر آمنہ کے بطن میں منتقل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نور منتقل ہو گا، اُسی لمحے میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مکمل صورت دے دوں گا اور یہ لوگوں کے سامنے انسانِ کامل ظاہر ہو گا۔ منقول ہے کہ نورِ محمدی کی منتقلی کی رات ہر گھر اور مکان میں نور داخل ہو گیا اور ہر چوپایہ محوِ کلام ہو گیا۔ حضرت سیّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا ارشاد فرماتی ہیں: ”جب تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے شکم میں تشریف فرما رہے، میں نے کبھی درد و اَلَم، بوجھ یا پیٹ میں مروڑ محسوس نہ کیا۔ کامل نو (9) ماہ بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۸ تا ۴۷۳ ملتقطاً)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا خود فرماتی ہیں: جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا، جس سے ہر شے روشن ہو گئی، یہاں تک کہ نُور کے

سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ (الخصائص الکبری، باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)

حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں: حضورِ انور، مالکِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں نے ایک نُور دیکھا، جس سے شام کے محلّات روشن ہو گئے اور میں نے ان محلّات کو دیکھا۔ (الخصائص الکبری، باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۹)

آمنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا مِیلاد ہو تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سَب نُور ہے
آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے کیا زمیں کیا آسمان ہر سَمت چھایا نُور ہے
ہو رہی ہیں چار جانب بارشیں اَنوار کی دَشت و کُہسار و چمن ہر شے پہ چھایا نور ہے
عِیدِ مِیلادُالنّبی ہے دِل بڑا مَسرُور ہے ہر طرف ہے شادمانی رنج و غم کافور ہے
اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے مَعمُور ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۸۴، ۴۸۳)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں تمام انسان حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہیں اور جنابِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا گیا یوں وہ خود اور ان کی تمام اولاد خاکی ہے، ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس کائنات میں بشر بن کر تشریف لائے۔ مگر آپ کی حقیقت نور ہے۔ حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔ (رسالۂ نُور مع رسائل نعیمیہ، ص ۳۹) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشریت کا انکار ہرگز نہیں کیا سکتا۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَشَرِیَّت کا مُطلقاً (بالکل) انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ص ۳۵۸)

قرآنِ پاک میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانیت سے متعلق آیتِ کریمہ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۟ۙ﴿۱۵﴾

(پ ۶، المآئدہ: ۱۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

تفسیر "خزائن العرفان" میں ہے: (اس آیت میں) سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کے وسیلے) سے تاریکیٔ کفر دُور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۶، المائدۃ: ۱۵، ص ۲۱۳) اس آیتِ کریمہ کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، امام ابو محمد حسین بغوی، امام فخر الدین رازی، امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی، علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، علامہ ابو الحسن علی بن محمد خازن، امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سمیت کثیر مفسرین نے فرمایا کہ آیتِ طیبہ میں موجود لفظ "نور" سے مراد نبی پاک، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات ہے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دسمبر ۲۰۱۷، ص۸)

جبکہ پارہ 22، سورۃ الاحزاب آیت 45 اور 46 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے سورج کو بھی دوسری جگہ سراجِ منیر فرمایا ہے کیونکہ وہ چمکتا بھی ہے اور چمکاتا بھی ہے۔ یہی سورج چاند تاروں کو نور بناتا ہے، کیونکہ یہ سب سورج سے ہی نور پاتے ہیں اور جگمگاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی سراجِ منیر فرمایا کہ حضور خود بھی چمک رہے ہیں اور صحابۂ کرام اور اولیاء اللہ کو نور بنا رہے ہیں کہ وہ سب حضور ہی سے جگمگا رہے ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص ۱۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تُو زندہ ہے وَاللہ تُو زندہ ہے وَاللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ جہاں میں جو بھی چمک رہا ہے، اے نوری چمک والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ! وہ آپ کے نور کے صدقے میں ہی چمک رہا ہے، تو میرے نورانی آقا! میرا دل جو گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکا ہے، اس پر بھی نظرِ منور ڈال کر چمک عطا فرما دیجئے۔ دوسرے شعر کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ کی قسم! آپ زندہ ہیں، اللہ

کی قسم! آپ زندہ ہیں، آپ نے صرف میری ظاہری آنکھوں سے پردہ کیا ہے، ورنہ زمانہ آج بھی آپ کے نور سے شاد و آباد ہے۔

جبکہ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیت (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ) کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: ☆ نبیِ اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورِ نبوت نے ہزاروں سورجوں (Suns) سے زیادہ روشنی پہنچائی ہے۔ ☆ کفر اور شرک کے اندھیروں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ حقیقت سے دُور کیا۔ ☆ معرفت اور توحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ حقیقت سے روشن کر دیں۔ ☆ گمراہی کی تاریک وادی میں بھٹکنے والوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا۔ ☆ لوگوں کی آنکھوں کو، دلوں کو اور روحوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ نبوت سے منور کیا۔ ☆ حقیقت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وجود مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک وجود جہان کو روشن کرتا ایسا سورج ہے جس نے ہزاروں آفتاب روشن کئے۔)

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶، ص ۷۸۴ بتغیر)

امامِ اہلسنت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑا پیارا محبت بھرا تخیّل پیش کرتے ہیں:

بارھویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا　　بارہ بُرجوں سے جھکا ایک اِک ستارہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا　　بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا　　سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
پڑتی ہے نوری بھرن اُمڈا ہے دریا نور کا　　سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا   تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۲تا۲۴۵)

سرکار کی آمد... مرحبا   سردار کی آمد... مرحبا   آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا   پیارے کی آمد... مرحبا   اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا   سوہنے کی آمد... مرحبا   موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا   پرنور کی آمد... مرحبا   سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایا مصطفی   مرحبایا مصطفی   مرحبایا مصطفی   مرحبایا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی اور بھی کئی ایسی آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو **نُور** کہہ کر خطاب فرمایا گیا ہے، آیئے! محبتِ رسول میں مزید اضافے کی نیت سے ایسی کچھ اور آیات بھی سُنتے ہیں:

چنانچہ، پارہ 18 سورۂ نور آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

(پ۱۸، النور:۳۵)

تفسیرِ کبیر میں امام رازی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: اس آیت میں **مَثَلُ نُوْرِهٖ** سے مراد حُضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں (تفسیر کبیر، ۸/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ فجر آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پ۳۰، الفجر: ۲، ۱)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ **وَالْفَجْرِ** سے مراد نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، اس لئے کہ نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایمان کا مطلع ہیں، یعنی ایمان کا اُجالا دنیا بھر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے ظاہر ہوا۔ (شفاء شریف، ۱/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ طارق، آیت نمبر 1 تا 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔

(پ۳۰، الطارق: ۳، ۲، ۱)

اس آیتِ مبارکہ میں **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** سے مراد نورِ مجسم سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہے۔ (شفاء شریف، ۱/۳۷)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ وَالضُّحٰی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

(پ۳۰، الضُّحٰی: ۲، ۱)

مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: چاشت سے جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گیسوئے عنبریں کی طرف اشارہ ہے۔ (روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۴۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور کے معنیٰ ہیں: روشنی، چمک دمک اور اجالا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس سے روشنی اور اجالا نمودار ہو اسے بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسے سورج کو نور کہتے ہیں اس لیے کہ اس سے نور نکلتا ہے۔ اسی طرح چراغ، لالٹین (Lantern) وغیرہ کو بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔

(رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۴ بتغیر)

نور کی دو قسمیں ہیں: (1) نُورِ حِسّی　　　(2) نورِ عَقْلی

نورِ حسّی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے نظر آئے۔ جیسے دھوپ، چراغ اور بجلی وغیرہ کی روشنی۔

نورِ عقلی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے محسوس تو نہ کیا جاسکے مگر عقل کہے کہ یہ نور ہے۔ اسی معنیٰ میں **اسلام کو، ہدایت کو اور علم کو نور** کہا جاتا ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۴ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت ایسی ہے جو عقلاً بھی ثابت ہے اور کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کیا ہے۔ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور ہونے سے متعلق عقلی دلائل دیتے ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

☆ حضورِ پر نور، شافعِ یومُ النّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونا بھی آپ کے نور ہونے کی علامت ہے۔ ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر سے ایسی خوشبو کا ظاہر ہونا کہ کُوچے اور گلیاں مہک جائیں یہ بھی نورانیت ہی کے باعث ہے۔ ☆ معراج شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم شریف کا آگ اور زَمْہَرِیر سے گزر جانا اور کچھ اثر نہ ہونا یہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی

نورانیت کے باعث ہے، ☆اسی طرح آسمانوں کی سیر فرمانا، جہاں ہوا نہیں وہاں بھی آپ کا زندہ رہنا، یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں۔ ☆اسی طرح شرحِ صدر کے وقت سینۂ مبارک سے دل نکال کر فرشتوں کا اسے دھونا اور حضور کا زندہ رہنا یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نور ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۹، ۱۰ بتغیر) **مولانا حسن رضا خان صاحب** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق　　ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق
زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا ان کے　　ہَمیں ہیں چہرۂ غلمان و حور کی رونق
حضور! تِیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دِل　　تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق
تمہارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک　　یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق

(ذوقِ نعت، ص۱۰۹، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور روشنی کو کہتے ہیں، چمک دمک کو کہتے ہیں، اجالے کو کہتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ چاند بھی روشن ہے اور سورج بھی روشن ہے۔ لیکن ان دونوں کی روشنی میں فرق ہے، چاند خود سے روشن نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی سے روشن ہے۔ جبکہ سورج نہ صرف خود سے روشن ہے بلکہ وہ اپنا نور بھی دوسروں کو بانٹ رہا ہے، چاند، تارے اور بڑی بڑی کہکشائیں اور ان گنت سیارے اور ستارے یہ سب کے سب سورج کے نور سے روشن ہیں۔

بِلا تشبیہ ہمارے نور نور آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نورانیت کے سورج ہیں، نورِ حقیقی ہو یا نورِ عقلی و معنوی ہو، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کے مرکز اور مرجع ہیں۔ کئی صحابۂ کرام اور صحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نور کا مشاہدہ

کیا اور روایتوں میں بیان بھی فرمایا۔ آیئے اسی بارے میں تین روایات سنتے ہیں:

ہوا ہر طرف اُجالا جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرائے

(1) حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخسار نرم و نازک اور ہموار تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ فراخ، دانت کشادہ اور روشن تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے ایک نور نکلتا تھا اور جب کبھی اندھیرے میں آپ مسکرا (Smile) دیتے تو دندانِ مبارک کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔ (الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، الحدیث: ۱۴، ۷، ص ۲۱، ۲۲ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے جیسا کوئی آیا ہی نہیں

(2) حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔ (ترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔ ☆ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے دن رات چمکتا ہے۔ ☆

چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔ ☆ چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔ ☆ چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے اِیمان کو نور دیتا ہے۔ ☆ چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے گھٹنے سے محفوظ ہے۔ ☆ چاند کو گرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے کبھی نہ گہے۔ ☆ چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔ الخ، الفصل الثانی، ۸/۶۰)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرہ ایسے جیسے سورج چمک رہا ہو

(3) ایک مرتبہ حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پوتے حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت ربیعہ بنتِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے عرض کیا کہ آپ مجھے حضور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کے بارے میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے کہا: ''یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَہُ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً'' اے بیٹے اگر تُو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ اقدس دیکھتا تو تجھے ایسا لگتا جیسے سورج چمک رہا ہو۔ (دارمی، باب فی حسن النبی، ۱/۴۴)

سرکار کی آمد۔۔۔ مرحبا سردار کی آمد۔۔۔ مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد۔۔۔ مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک کام ”مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھانے، ان کے نور کی خیرات پانے کیلئے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Attached) ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆”مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان“ کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆مُدَرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا آتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے اور اس کی خوب خوب برکتیں حاصل

کیجئے۔ آیئے! مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچِہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی
وَسَلَّم کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَل

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ

جات کے ذریعے دِین و سنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں **3000** (تین ہزار) سے زائد **مدارس المدینہ** میں **144000** (ایک لاکھ چوالیس ہزار) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم سے خود کو آراستہ کر رہے ہیں، جبکہ اب تک **300000** (تین لاکھ) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظ و ناظرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **606 جامعات المدینہ** میں **50000** (پچاس ہزار) سے **زائد طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات **کروڑوں روپے** سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **2 دسمبر 2018**ء، **23 ربیع الاول 1440**ھ بروز اتوار دن **02:00** تا رات **02:00** ٹیلی تھون کی ترکیب ہوگی۔ فی یونٹ 10 ہزار کا ہوگا، ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: "آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہوگا۔" (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں تعاون کیلئے اپنے صدقات، عطیات اور خیرات وغیرہ سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا و آخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاوٰی رضویہ جلد 23، صفحہ

152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کئے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: ☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے برائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسْم کی بلا دُور ہو گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہو گی۔ ☆ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر درود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی و دنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ضرور بالضرور آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروائیے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم آقا کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت سے

متعلق سن رہے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا نور تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جسمِ اقدس سے نور کی کرنیں نکلتے ہوئے دیکھتے، اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کو چاہتے اسے بھی نور بانٹنے والا بنا دیتے تھے۔ آیئے نور نور آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور بانٹنے کے ایسے 5 واقعات سنتے ہیں:

روشنی بخش چہرہ

(1) حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے (Dark) گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخصائص الکبرٰی، ۲/۱۴۲ وتاریخ دمشق، ۲۰/۲۱)

چھڑی روشن ہوگئی

(2) حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ دو صحابی حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اندھیری رات میں بہت دیر تک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کرتے رہے، جب یہ دونوں بارگاہ رسالت سے اپنے گھروں کے لیے روانہ ہوئے تو ایک کی چھڑی (Stick) خود بخود روشن ہوگئی اور وہ دونوں اسی چھڑی کی روشنی میں چلتے ہے جب کچھ دور چل کر دونوں کے گھروں کا راستہ الگ الگ ہو گیا تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہو گئی اور دونوں اپنی اپنی چھڑیوں کی روشنی کے سہارے سخت اندھیری رات میں اپنے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، الحدیث: ۵۹۴۴، ج ۲، ص ۳۹۹)

درخت کی شاخ روشن ہوگئی

(3) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بوقت روانگی نبیِ اکریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے انہیں درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلاخوف و خطر اپنے گھر جاؤ! یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جوں ہی حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کاشانۂ نبوت سے نکلے وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اسی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے آپ نے فرمان نبوت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسندابی سعیدالخدری، الحدیث: ۱۱۶۲۴، ج ۴، ص ۱۳۱)

دستِ مبارک کی برکت

(4) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمائیے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چہرہ ترو تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، عائذ بن سعید، ۴۹۳/۳، رقم ۴۴۶۲) (سیرتِ رسولِ عربی صفحہ ۲۶۵)

چہرہ چمکتا تھا

(5) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابوسنان العبدی ثم الصباحی، ۷/۱۶۴، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا　　نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا　　سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا　　نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش، ص: ۲۴۵)

سرکار کی آمد... مرحبا　سردار کی آمد... مرحبا　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　پیارے کی آمد... مرحبا　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　سوہنے کی آمد... مرحبا　موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا　پرنور کی آمد... مرحبا　سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جو سراپا نور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر دستِ پُر انوار پھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے، جو سراپا نور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھڑیوں اور شاخ پر توجہ فرمادیں تو وہ برقی قمقمے کی مانند روشن ہو جائیں تو ایسے نورانی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی نورانیت کا کیا عالم ہوگا۔ ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بظاہر بشریت تھی مگر

حقیقت میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سر تا پا نور ہی نور تھے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم اے شمعِ جمالِ مصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص۳٦۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

برکاتِ نبوت کا ظہور

چنانچہ منقول ہے کہ ولادت سے کچھ دن پہلے اصحابِ فیل کے ہلاک ہونے کا واقعہ پیش آنا، فارس میں غیر مسلموں کی ایک ہزار سال سے جلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زلزلہ اور اس کے چودہ(14) کنگروں کا گر جانا، "ہمدان" اور "قُم" نامی شہروں کے درمیان چھ میل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوہ" نامی دریا کا یکا یک بالکل خشک (Dry) ہو جانا، حضور پُرنور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کے بدن سے ایک ایسے نور کا نکلنا جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے۔ یہ سب واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں جو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے ہی عالمِ کائنات کو خوشخبری دینے لگے۔ (المواھب اللدنية وشرح الزرقانی، ولادته...الخ، ١/١٦٧، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢١)

مبارک ہو حبیبِ ربِّ اکبر آنے والا ہے مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے

اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو مبارک ہو　　تمہیں حق سے ملانے آج رہبر آنیوالا ہے
اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو!　　مچل جاؤ تمہارا آج یاور آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۶تا۴۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے **نُوری آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **بے مثل و بے مثال** ہیں۔ جس کا اندازہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ اقدس ایسی پاکیزہ، مقدس اور پر نُور ہوئی کہ جس کی کوئی مثال نہ کبھی پیش کی گئی ہے اور نہ کبھی پیش کی جاسکے گی۔

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب، کُل اُمّت کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا **بے مثل و بے مثال** بنایا ہے کہ آپ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو بھی **بے مثل و بے مثال** ہے، حتّٰی کہ آپ کی **ولادتِ باسعادت** بھی ایسی ہے کہ نہ کسی کی ایسی ولادت ہوئی ہے نہ ہو گی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تو گویا ہر طرف نُور کی برسات ہونے لگی اور گویا ساری کائنات جگمگا اُٹھی اور ہر طرف **نور نور** ہو گیا۔ آیئے اس طرح کے چند واقعات سنتے ہیں:

زمانہ روشن ہو گیا

حضرت عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اُس رات حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تھی، جس رات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نُور پاتی اور محسوس کرتی جیسے ستارے قریب سے قریب تر ہو

رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے ایسا لگا یہ ستارے میرے اُوپر ٹُوٹ پڑیں گے۔ پھر جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا جس سے ہر شے روشن ہوگئی، یہاں تک کہ نُور کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ (**الخصائص الکبری، باب ما ظھر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸**)

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ　　　گُلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُورِ مصطفٰے اور چراغ کی روشنی

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر تھی، میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور، چراغ کے نور کو مات کر رہا ہے، اس رات میں نے چند علامات دیکھیں۔ ☆ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے تو فوراً سجدہ کیا۔ ☆ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سر اُٹھایا تو بزبانِ فصیح فرمایا: ”لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ“۔ ☆ پورے گھر کو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے نُور سے روشن اور منور پایا۔ ☆ میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہلاؤں لیکن ہاتفِ غیبی نے آواز دی کہ اے صفیہ! اپنے آپ کو زحمت مت دے کیونکہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک و صاف پیدا کیا۔ ☆ حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے ہیں۔ (**شواھد النبوۃ، رکن الثانی، ص۳۳ ملخصًا**)

مَیل سے کس درجہ سُتھرا ہے وہ پُتلا نور کا ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: جس رات حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا نورِ نبوت حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی پُشتِ اقدس سے حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے مبارک شکم میں منتقل ہوا تو رُوئے زمین کے تمام چوپایوں، خصوصاً قریش کے جانوروں کو اللہ کریم نے گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے بزبانِ فصیح یہ اعلان کیا: آج اللہ کریم کا وہ مُقَدَّس رسول ماں کے پیٹ میں جلوہ گر ہوگیا جس کے سر پر تمام دنیا کی امامت کا تاج (The crown) ہے، جو سارے عالم کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔ مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارت دی، اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں نے ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سُنائی کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کا وقت قریب آگیا۔ (المواهب اللدنية، المقصد الاول، آيات حمله، ۱/ ۶۲)

مبارک ہو حبیبِ ربِّ اکبر آنے والا ہے مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے
مبارک بدنصیبوں کو مبارک ہو غریبوں کو جہاں میں بے بسوں کا سایہ گُستر آنے والا ہے
مبارک غم کے مارو! غم غلط ہو جائیں گے سارے حبیبِ حق مداوا غم کا لے کر آنے والا ہے
جہاں میں ظلمتوں کا چاک ہوگا آج سے سینہ خدا کے فضل سے ماہِ منور آنے والا ہے
خبر ہے ابرِ رحمت آج کیوں دنیا پہ چھائے ہیں جہاں میں رحمتوں کا آج پیکر آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۴۶ تا ۴۴۸)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　پیارے کی آمد... مرحبا　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　سوہنے کی آمد... مرحبا　موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا　پرنور کی آمد... مرحبا　سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت سے پہلے بہت سے انوکھے واقعات کا ظہور ہوا۔ ساری کائنات میں خوشیوں کی لہریں دوڑ گئیں، گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی برکت سے ہر سمت نور چھا گیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وقتاً فوقتاً نور کی جھلکیاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وجودِ اقدس میں ملاحظہ کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی صحابی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُلیہ مبارک بیان کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کو کبھی چاند سے تشبیہ دیتا تو کبھی سورج کی مثل ٹھہراتا۔ کوئی کہتا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رخِ انور یوں لگتا جیسے سورج طلوع ہو رہا ہو اور کوئی کہتا یوں لگتا جیسے چودھویں کا چاند تاریک رات میں اپنی ضیائیں بانٹ رہا ہو۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں　شب زُلف یا مُشکِ خُتا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا　حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر　بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۰)

مختصر وضاحت: ❁ میں اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخِ انور کو دن کہوں یا آسمان کا

سورج کہوں۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ سورج کو بھی روشنی محبوبِ خدا عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخِ زیبا سے ملی اور دن کا اُجالا بھی آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا جلوہ ہے، لہٰذا نہ دن آپ کے چہرے جیسا ہو سکتا ہے نہ سورج اور سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں کو رات کہا جائے یا خالص کستوری کہا جائے۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں کا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں سے کوئی موازنہ نہیں ہو سکتا۔ ❀ بلبل نے حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو پھول سے تشبیہ دی اور فاختہ نے خوبصورت درخت سے جب کہ عقل حیرانی کے عالم میں بولی کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان دونوں سے ہی تشبیہ دینا غلط ہے۔ ❀ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کر دیا اور چاند اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دنیا کو نور کا ٹکڑا بنا دیا لیکن جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے سے پردہ اٹھا تو نہ چاند کی چمک رہی نہ سورج کی دمک دونوں نے شرمندہ ہو کر منہ چھپا لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند روایات سنتے ہیں، جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کے **نورانی اوصاف** کا ذکر کیا ہے۔

1. چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میری والدہ اور میری خالہ نے نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کی، جب ہم واپس لوٹے تو مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کی مثل حسین چہرے والا اور صاف کپڑوں والا اور نرم کلام والا نہ دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کے منہ مبارک سے نور نکلتا تھا (خصائصُ الکبری، ۱/۱۰۷)
2. کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ

جب خوش ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ ایسا چمکتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے، ہم اس چمک سے حضور کی خوشی معلوم کرتے تھے۔ (خصائص الکبری، ۱/ ۱۲۳)

3. اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ کسی بات پر بہت خوش تھے تو آپ کے چہرِہ انور کے خطوط بجلی کی طرح چمکتے تھے۔ (بخاری، ۲/ ۴۸۸ حدیث: ۳۵۵۵)

4. حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سایہ نہیں تھا، جب بھی سورج کے سامنے ٹھہرتے تو آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب رہتی۔ (سبل الہدی والرشاد ۲/ ۴۰)

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں! میں جانِ تجلّٰی کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں تو آپ کو نور کی بھی جان کہوں گا۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی　　مرحبایا مصطفی　　مرحبایا مصطفی　　مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”جوتے پہننے کی“ سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مَدَنی پُھول**“ سے ”جوتے پہننے کی سنتیں و آداب“ سُنتے ہیں۔ چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ☆جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تا کہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۶۵/۴، حدیث: ۵۸۵۵) نزھۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے الٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ ☆اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری، ۵/ ۵۳۰) ☆مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے، ☆کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ۴/ ۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں، ☆(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا۔ "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہمارے بَیان کا موضوع ہے **”امام مالک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا عشقِ رسول“** جس میں ہم عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **مختصر تعارف**، آپ کی دِینی خدمات اور آپ کے **متعلق** فرامینِ رسول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، شہرِ مدینہ، خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و **تعظیم** کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی سُنیں گے، امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے بڑے **عبادت گزار** تھے، **تلاوتِ قرآن** سے

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

آپ کو کیسی مَحبَّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر حَسِین تھا، اس بارے میں علمائے کرام کے ارشادات بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام مالک اور مسجدِ نبوی کا ادب

خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے **مسجدِ نبوی شریف میں مناظرہ** کیا، دورانِ مناظرہ ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے امیرُ المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز اونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (پ ۲۶، الحجرات: ۲)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (پ ۲۶، الحجرات: ۳)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس

اور ایک قوم کی مذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (پ ۲۶، الحجرات: ۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

پھر حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: بے شک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و حُرمت اب بھی اسی طرح ہے، جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا، پھر دریافت کیا: اے ابو عبد اللہ! میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں یا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہو کر؟ فرمایا: تم کیوں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کے بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں بلکہ تم حضور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت مانگو، پھر اللہ کریم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (شفاء، القسم الثانی، الباب الثالث، فصل و اعلم انّ حرمۃ النبی۔۔۔الخ، الجزء الثانی، ص ۴۱)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۶)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں آپ سے بھی منہ چھپاؤں تو پھر کس کے سامنے جاؤں؟ کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی ایسی ذات ہے جس سے یہ اُمید رکھی جائے کہ وہ مجھ پہ نظرِ کرم کرے گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام

مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے زبردست عاشقِ رسول تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کرلیا کرتے تھے، لیکن اگر کسی شخص کو اپنے اور ہمارے آقا و مولیٰ، جنابِ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجد شریف میں آواز بلند کرکے بے ادبی کرتا پاتے تو آپ کی غیرتِ ایمانی کو جوش آجاتا، آپ اُس کی اس نازیبا حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اسی وقت اسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مقدس مقام ہے، جس کے آداب ہمارے پیارے ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اس واقعے میں جہاں حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا پتا چلتا ہے، وہیں یہ بھی پتا چلا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، مگر افسوس! اب نیکی کی دعوت کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ہمارے اپنے گھر، پڑوس، گلی، محلے یا علاقے میں بُرائیاں ہورہی ہوتی ہیں، مگر ہم روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے مصداق بس اپنی اصلاح میں ہی مشغول رہتے ہیں اور انہیں نیکی کی دعوت نہیں دیتے، **دورانِ سفر** بسا اوقات گاڑی میں گانے یا فلمیں ڈرامے چل رہے ہوتے ہیں، یہ بھی نیکی کی دعوت دینے کا بہترین موقع ہے، حکمتِ عملی اور حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے **ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش**، اُس کو اور گانے باجے سُننے والے دیگر افراد کو گناہ سے بچا سکتی ہے، بسا اوقات گاڑی کے اِنتظار میں **وِیٹنگ رُوم** میں یہی دِلسوز مناظر ہوتے ہیں، اِس موقع پر بھی متعلقہ افراد کو نیکی کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ اس طرح کی اور کئی مثالیں ہیں جہاں نیکی کی دعوت دینے کے کئی مواقع میسّر ہوتے ہیں، نیکی کی دعوت دینے میں چونکہ ثواب بہت زِیادہ ہے، اس لیے شیطان اس کام میں وسوسے ڈال کر نیکی کے اس عظیم کام سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ **مسلمانوں کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے**، جی

ہاں! پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، آیت نمبر 55 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے کی ترغیبیں موجود ہیں، چنانچہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **تم میں** سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ **اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت** ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر۔۔۔الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سُوال کرنا چاہئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دیں، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چھُٹّی کر لے تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آتے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا سوچئے! مثلاً میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو معاذ اللہ **"میوزیکل ٹیون (Musical tune)"** موجود ہے!۔ دو افراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ

سے بھی **معاذ اللہ** گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی **معاذ اللہ** جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے، یوں ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہاریں آ جائیں گی اور **"نیکی کی دعوت"** کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا کریم، صاحبِ خلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنَّت کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔

اس حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دُعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ اس کی تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضرور اس عمل سے روکتے اور اس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا آپ کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اہمیت وعظمت سے انکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی ملا ہے بلکہ مل رہا ہے، مکی مدنی مُصطفٰے، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے، جیسا کہ

امامِ عشق و محبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں:

لَا وَ رَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲)

مختصر وضاحت: عرشِ اعظم کے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی قسم! جس کو جو کچھ بھی ملا ہے، اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دَر سے ہی مِلا ہے، کیونکہ دونوں جہان میں اُنہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تذکرۂ خیر سنتے ہیں:

حضرت سیدنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ولادت وسِلسلۂ نسب

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہ ربیع الاول) 93ھ مدینہ مُنوَّرہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء الاول، ۱/۱۵۷)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام مالک اور کنیت ابوعبد اللہ ہے، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پر دادا (Great grandfather) ابو عامر "یمن" سے مدینۂ منوَّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ (ترتیب المدارک، ۱/۴۷ملخصاً) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "**مُوَطّا** (مُ۔اَطْ۔طَا) **امام مالک**" حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔ (ترتیب المدارک، ۱/۱۰۱، ۱۰۰ مفہوماً) حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ منورہ میں 179 ہجری ماہِ ربیع الاول میں ہوا، جنت البقیع میں سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرت سیدنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ،

۱/۱۵۷۔) وفیات الاعیان، ۵/۴ ملخصاً) اور یہیں پر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مزارِ عالیشان بھی ہے۔

عالِمِ مدینہ کا حُلیہ مبارک

عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه دراز قد، فربہ جسم، سفید رنگ مائل بہ زردی تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید، نہایت خوش لباس تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه شہرِ عدن کے بنے ہوئے نہایت نفیس اور بیش قیمت کپڑے پہنتے تھے۔ اس کے علاوہ خراسان اور مصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۳ ملتقطاً)

عالِمِ مدینہ کے القابات

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو اِمامُ الائمہ، عالِمِ مدینہ اور امامِ دارِ الھجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے 900 سے زیادہ علمائے کرام سے علم حاصل کیا۔ (شرح الزرقانی علی الموطا، ۱/۳۵)

درس و تدریس اور فتویٰ نویسی

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سترہ (17) برس کی عمر میں تدریسِ علم کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے تقریباً ستر (70) سال تک فتویٰ نویسی فرمائی اور لوگوں کو علمِ دِین سکھاتے رہے۔ جلیلُ القدر تابعینِ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے فِقْہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے

رہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۲۸۷ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ عظیم محدث اور فقیہ ہیں، جنہیں محدثین وفقہائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تعریف وتوصیف میں 2 روایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک کی شان میں 2 روایات

(1) ارشاد فرمایا: عِلْم مُنْقَطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) ہو جائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا باقی نہ رہے گا۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا)

(2) ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ (علم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا کوئی نہ پائیں گے۔ (مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس۔۔۔الخ، ۱/۲۸۰، حدیث: ۳۱۴)

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محدثینِ کرام کے نزدیک **"عالِمِ مدینہ"** سے مراد حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ (التمہید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۶۴، تحت الحدیث: ۱۲۲) حضرت سَیِّدُنا عبد الرَّزّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی بھی **"عالِمِ مدینہ"** کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے حُصولِ علم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طرف جتنا سفر کیا اتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ جس سے عشق ہو جاتا ہے، اس سے

نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہو جاتا ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے در و دیوار سے، محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے نہایت بلند و بالا مَنْصَب پر فائز تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہ صرف ایک سچے عاشقِ رسول تھے بلکہ عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن فرامین، شہرِ مدینہ اور خاکِ مدینہ سے والہانہ عقیدت رکھتے بلکہ ان کی انتہائی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام بجالاتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (نے 17 برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتی (تو غُسل کرتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر بااَدب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی میں عُود و لُوبان سلگتا رہتا۔ (بستان المحدثین، ص۱۹، ۲۰)

بچّھو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے: حضرت سَیِّدُنا ابوعبداللہ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچّھو نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارک زَرْد (یعنی پیلا) پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب درس خَتْم ہوا

اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ بچھّو نے آپ کو 16 ڈنک مارے، مگر آپ نے پہلو نہیں بدلا؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صَبْر کیا۔ (الشفاء، ۴۶/۲)

جو ہے باادب وہ بڑا بانصیب اور جو ہے بے ادب وہ نہایت بُرا ہے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مبارک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔ (الشفاء، الباب الثالث، ۴۲/۲ ملخصاً) اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے عشق میں کاش! روتا رہوں میں رہے تیری اُلفت سے معمور سینہ
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۷۰)

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسَان یا مصر کے گھوڑے (Horses) بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود و المذموم و اقسامھما و احکامھما، ج ۱/۴۸)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شعر کی وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہُ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہَر جایا کرتے

حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطِر مدینۂ منوّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔ (بستان المحدثین، ص ۱۹)

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مسجد درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، جو نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب حدیثِ رسول، خاکِ مدینہ اور شہرِ مصطفٰے سے کس قدر عقیدت و محبت فرماتے تھے۔ اے کاش! امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حدیثِ رسول کے ادب کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے اور ہم بھی سچے پکے عاشقِ رسول بن کر شہرِ مُصطفٰے کے حسین تصورات میں گم رہنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا عشقِ رسول کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر گھرے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔ ان کی زندگی میں کچھ اس طرح مدنی بہار آئی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) دیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ بھی درس میں شریک ہوگئے، درس سنا تو بہت بھلا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مبنی باتیں سن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات (Meeting) بھی رہنے لگی۔ اسلامی

بھائیوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا۔ اجتماع کے آخر میں جب اسلامی بھائیوں نے ذِکر اللہ کیا تو انہیں اپنے دل سے گناہوں کی سیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذکر کے بعد مانگی جانی والی دعا سے مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ خوفِ خُدا سے ان کا رُواں رُواں کانپ اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ، عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالامال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مُصْطفٰے کی محبت سے سرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اہمیت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب واحترام بجالاتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام وخواص میں مشہور و معروف تھے، اسی طرح عالِمِ مدینہ کی مبارک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن** کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! علمائے کرام کی زبانی آپ کی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن سے محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں سنئے اور عبادت و ریاضت پر کمربستہ ہو جایئے، اللہ پاک، اِمام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے

ہمیں سجدوں کی لذّت سے مالا مال فرمائے، تِلاوت کا ذوق اور شوق نصیب فرمائے۔ اٰمین

امام مالک کی عبادت وریاضت سے متعلق بزرگوں کے اقوال

☆حضرت سیِّدُنا علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا زبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی کسی (اسلامی) مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس مہینے کی پہلی رات کو شب بیداری (یعنی رات بھر جاگ کر عبادت) فرمایا کرتے۔ ☆حضرت سیدنا زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں آپ یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔

☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صاحبزادی فاطمہ بنتِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں کے سوجانے کے بعد میں حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" شروع کر دی، امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔ (پ۳۰، التکاثر: ۸)

تو بہت دیر تک روتے رہے۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تلاوت سننے میں مشغول ہو گیا اور وہیں کھڑا رہا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی آیت کو دُہراتے رہے اور روتے رہے، یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رکوع کیا۔ میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا، میں وضو کر کے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں (علمِ دین کی) مجلس قائم ہے، لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِردگرد حلقہ (Circle) بنا کر

بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چہرۂ مبارک میں خوبصورت نور چمک رہا ہے۔ ☆محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا چہرۂ مبارک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔ ☆حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام مالک رات کے ایک حصے میں طویل رکوع اور سجود ادا فرماتے تھے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا کہ جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں، فرمایا: بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْک کی آیت نمبر 8 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، الملک: ۲)

حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ متقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔ ☆ابنِ قاسم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خادم نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال تک اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ ☆ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن اور رات میں نفل عبادات اکثر تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (تقریب المدارک وتقریب المسالک، ۹۲/۱، ملتقطاً)۔ ☆علامہ شعیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سحری کے وقت کثرت کے ساتھ نماز، ذکرِ الٰہی اور اوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر درس و تدریس میں مشغول ہو جاتے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۲۱)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا **امام مالک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ سمجھیں۔ مگر آہ! عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خستہ حالی کا شکار ہے۔ ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتے ہیں مگر اپنا محاسبہ (Accountability) نہیں کرتے، مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وقت کی فرض نمازیں پڑھتے ہیں؟ اگر پڑھتے ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتے ہیں؟ کیا نماز اور فرض علوم سیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ نماز میں جو تلاوت و اذکار پڑھتے ہیں، اس کی درستی کی کوشش کرتے ہیں؟ فرض نمازیں جماعت سے پڑھتے ہیں یا اکیلے؟ جلدی جلدی پڑھتے ہیں یا اطمینان سے؟ کیا ہم عبادات میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ نیکیاں کرکے دوسروں پر بِلا وجہ اظہار کرکے کہیں انہیں ضائع تو نہیں کر بیٹھتے؟ کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ ہم روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کیا قواعد و مخارج کا خیال رکھتے ہوئے دُرست تلاوت کرتے ہیں؟ کیا تلاوتِ قرآن کرکے یا سُن کر ہمیں خوفِ خدا سے کبھی رونا آیا؟ کیا ہم درودِ پاک کی کثرت کرتے ہیں؟ کیا ہمارے لب بھی ذکرُ اللہ سے تر رہتے ہیں؟ کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خدا کے سبب آنسو نکلتے ہیں؟ کیا ہم نفل روزے رکھ پاتے ہیں؟ کیا ہمارا زیادہ

وقت عبادت میں گزرتا ہے ؟ کیا ہم موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media) کا100 فیصد درست استعمال کرتے ہیں؟ کیا ہم صدائے مدینہ لگاتے ہیں؟ کیا ہم سنّتوں کی خدمت کی خاطر ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پاتے ہیں؟ کیا ہمیں چوک درس و مدنی درس دینے یا سننے کی سعادت ملتی ہے؟ کیا مدرسۃ المدینہ بالغان میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟ کیا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرپاتے ہیں؟ بہرحال ابھی زندگی کا تسلسل باقی ہے، ابھی سانسیں چل رہی ہیں، ابھی موت کا فرشتہ تشریف نہیں لایا اور ابھی ہوش وحواس کام کررہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کی بجاآوری کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کریں اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے استقامت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

مجلس ائمّہ مساجد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنّتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنھی میں سے ایک شعبہ **"ائمّہ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَراَنْجام دیتی ہے اوران کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اَئمّہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، دَرسِ فیضانِ سُنّت، نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شِرکت اور سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں

بھی مسجد آباد کر کے اپنا قَلْبِ شاد کرنے، پانچوں وَقْت مسجد میں حاضِر ہو کر اپنے رَبّ کو یاد کرنے، عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رکھنا چاہئے، خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر کرتے رہنا چاہئے اور **”فکرِ مدینہ“** کے ذَرِیعے روزانہ مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جَمْع کروا دیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سن رہے ہیں۔ یقیناً آج کثیر مُسلمان سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر یاد رہے! یہ دَعْویٰ اسی صورت میں سچا مانا جا سکتا ہے، جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands) پر بھی حقیقی معنیٰ میں عمل کریں گے۔ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ آیئے! ان میں سے 4 مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) اطاعت واتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مَحْبُوب کی اطاعت و اِتّباع کی جائے، لہٰذا مَحْبُوبِ دو جہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے ان پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے انہیں اپنی پسند کا حصہ

بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت و بیزاری کا اظہار فرمایا ہے ان سے نفرت و بیزاری ظاہر کی جائے۔ **یاد رہے!** مُسلمانوں پر اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی پہلی آیت میں فرمانِ باری ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

کروں ہر آن میں تیری اِطاعت یارسولَ اللہ
پئے مُرشِد بنا دے نیک سیرت یارسولَ اللہ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۳)

(2) تعظیم و تکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ بی بی آمنہ کے لعل، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۃ الفتح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ ۲۶، الفتح: ۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

اُٹھو تعظیم کی خاطر کہ گھر میں آمِنہ کے اب
وِلادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۸)

(3) کثرتِ ذکر

بندہ جس سے عشق و محبت کا دَعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے، کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحبُوب کے ذِکر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحبّت کا مرکز سَرورِ کائنات، فخر

موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں پڑھیں اور سنیں، آپ کی شان بیان کریں اور سنیں اور درودِ پاک کی کثرت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحبَّت میں
دُرُودِ پاک کی کثرت نَبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۶۹)

(4)دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا، ان سے تعلق (Relation) نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی سرورِ کونین، نبیِّ حرمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آپ کے اہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت و اُلفت رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق رکھنے والوں کی بے ادبی و گستاخی کرنے والوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

خدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے
نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۴)

اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو نہ صرف عشقِ مصطفٰے نصیب ہوگا بلکہ اس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہوگی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔(2) ☆ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم

---

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

[2] ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (1) ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔ (2) ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

2 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم رسولوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (**جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی**، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

میری زبان تر رہے ذِکْر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

ایک مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم **"انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات"** کے بارے میں سنیں گے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دِین کی دعوت دیتے رہے اور ان کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح بہترین حکمتِ عملی سے ملکہ سَبا کو دِین کی دعوت دی اور وہ کیسے اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے ان ستانے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت پر مشتمل مزید کئی مدنی

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان **مکمل** توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سننے کی سعادت پائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑپوتے ہیں۔ چالیس (40) یا پچاس (50) سال کی عمر میں آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ (ماخوذ صراط الجنان، ۳/۳۴۷) نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۲۵) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور باطل معبودوں کو چھوڑ کر صرف واحد و برحق معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ (پ۲۹، نوح: ۲، ۳ مفھوماً) آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک طویل عرصہ اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔ (پ۲۰، العنکبوت: ۱۴ مفھوماً) اور تبلیغ کے لیے آپ نے ہر طریقہ استعمال کیا لیکن صرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔ (پ۱۲، ھود: ۴۰ ملخصاً) الٹا وہ بدنصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی تحقیر (Insult) کرتے اور طرح طرح کی اذیّتوں اور تکلیفوں سے آپ کو ستاتے۔ یہاں تک کہ کئی بار اِن ظالموں نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے، لوگوں نے آپ کو مُردہ خیال کر کے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ جب آپ ہوش میں آئے تو آپ پھر مکان سے نکل کر دِین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اسی طرح بارہا آپ کا گلا گھونٹا گیا یہاں

تک کہ آپ کا دم گھُٹنے لگتا اور آپ بے ہوش ہو جاتے، مگر ان تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ! تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے، جب نو سو (900) سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہے اور قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے ان کی قوم کے کفار پر طُوفان (Storm) کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈُوب کر ہلاک ہوگئے۔ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ کے واقعات کو متعدد جگہ کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (عجائب القرآن، ۳۱۱ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ انبیائے کرام میں سے حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی مشقتیں برداشت فرمائیں، لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اہم فریضے کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر جب آدمی اس راہ میں مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہتے ہوئے صبر و تحمل کے ساتھ اس اہم فریضے کو انجام دیتا ہے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی (Success) کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ مُقَلِّبُ الْقُلُوْب (یعنی دلوں کو بدلنے والا) اور ہادی (یعنی ہدایت دینے والا) ہے، وہ ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے اور ان کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے، انہیں پیارے ربّ جَلَّ جَلَالُہٗ کی وحدانیت کا یقین دِلاتے اور باطل معبودوں کو پُوجنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلاتے تو ان میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لاتے اور اکثر ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتے، مگر ان انبیائے کرام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آیئے! اب

حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت کا واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعون نے خُدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا۔ (پ ۱۵، طہ: ۴۴) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعون کے محل (Palace) پہنچے، وہاں وہ اپنی قوم کے معزز افراد کے ساتھ موجود تھا (خازن، ۳/۳۸۵ ملخصاً) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اس کا پیغام لیکر آیا ہوں۔ (خازن، ۲/۱۲۴) فرعون نے کہا میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو! اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۲۹ مفہوماً) جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے کہا: مجھے میرے ربّ نے معجزات عطا کئے ہیں، فرعون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اژدہے کو پکڑا تو دوبارہ عصا بن گیا، فرعون نے کہا اور بھی کچھ لائے ہو؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۲۹ تا ۳۳ ملخصاً)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟ (پ ۱۹، الشعراء: ۳۴ تا ۳۵ ملخصاً) سرداروں نے اسے شہروں سے جادوگروں کو بُلانے کا مشورہ دیا، جب تمام جادوگر جمع ہو گئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کر دیا گیا اور اعلان کر دیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۳۶ تا ۳۹ ملخصاً) جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور مقابلہ ہوا تو

جادو گروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، انہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔ (خازن، ۲/۱۲۷) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا (پ۱۹، الشعراء:۳۲) اور تمام سانپوں (Snakes) کو کھا گیا۔ (پ۱۹، الشعراء:۴۵) جادو گر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور مسلمان ہو گئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔ (خازن، ۲/۱۲۷) مگر فرعونی ظلم و ستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔ (خازن، ۲/۳۰ تا ۳۲ ملتقطاً و ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمام چیزوں کی پروا کئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی اور اس راہ میں دی گئی دھمکیاں بھی آپ کے مقصد کو ناکام نہ کر سکیں اور استقامت کے ساتھ آپ نیکی کی دعوت دیتے رہے اور تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام کے اس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یاد رکھئے! کہ زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مرض سے آزماتا ہے، تو کبھی جان و مال کی کمی سے ان کا امتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو کبھی کسی نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، کبھی آفات و بَلِیّات (یعنی مصیبتیں) گھیر لیتی ہیں تو کبھی نِت نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصیت سے ایسا راستہ ہے، جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار و نافرمان کے راستے جدا ہوتے ہیں، اس سے عشقِ حقیقی کے کھو کھلے نعرے لگانے والوں اور حقیقت میں اس کا دم بھرنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر

اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی فرزند کو قربانی کیلئے پیش کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر اور مَدْیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو بے صبری کرنے، ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا رونے کے بجائے، اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھتے ہوئے اللہ پاک کے اِن نیک اور برگزیدہ بندوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک زندگیوں سے **مصائب و تکالیف پر صبر و رِضا کے مدنی پھول** چُنتے ہوئے صبر کا دامن تھامے رکھے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غَم سے گھبرایا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ کرنے کے بجائے صبر کی عادت بنانی چاہیے کہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صبر پر ملنے والا اجر بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضرورت بیماری و مصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔ (اَلْمُعْجَمُ الاَوْسَط، ۱/۲۱۴، حدیث: ۷۳۷)

صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ”یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی (جو مصیبتوں میں صبر کرنے پر احادیث میں بیان کیا گیا ہے) دوہری مصیبت ہے۔ (بہار شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/ ۷۹۹)

امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه **بلا و مصیبت** میں گرفتار ہونے والوں، معمولی سی پریشانی سے **گھبرا** جانے والوں، ذراسی تکلیف پر **شکایات کا انبار** لگادینے والوں کو سمجھاتے ہوئے کیسی پیاری مدنی سوچ عطا فرماتے ہیں کہ:

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۳)

مختصر وضاحت: راہِ خدا میں کتنی ہی بڑی مصیبت اور تکلیف پیش آجائے تب بھی صبر ہی کرنا چاہیے۔ بلکہ زبان پر کوئی شکوہ و شکایت کی بات بھی نہ لانی چاہیے کیونکہ اس راہ میں صبر کرنا اور تکالیف کو برداشت کرنا ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلَيْهِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ انہیں ایسی حکومت عطا

کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔ (پ۲۳، ص:۳۵) ایسی بے مثل سلطنت کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت (Empire) بھی آپ کا معجزہ ہو۔ (خزائن العرفان، ص۸۴۳) آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرہ (13) برس کی عمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس (40) برس تک آپ نے حکومت فرمائی۔ (خازن، ۳/ ۴۰۴، ۴۱۴) جنّوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زُبان جانتے تھے۔ (خازن، ۳/ ۴۰۴) آپ کے لشکر میں جنّات اور جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مُکرَّمہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُدہُد نے اس موقعے کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔ اس ہُدہُد نے ملکہ بلقیس اور اس کی سلطنت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اس لیے اسے کافی دیر ہوگئی۔ (معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۳) ہُدہُد کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کر دیتا، پھر جنّات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ ملا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد موجود نہ تھا۔ (معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۳ ملتقطاً) جب ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے تاخیر کا سبب دریافت کیا، اس نے نہایت ادب سے عرض کی: کہ میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اس ملک پر ایک عورت حکومت کر رہی ہے، اس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہوتی

ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عورت اور اس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے، حالانکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۵۴ ملتقطاً) جب ہُد ہُد نے اپنی پوری بات سنا دی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمھارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُد ہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور اس پر پھینک دو۔ پھر دُور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُد ہُد آیا اور اس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اٹھایا اور اس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا معزز مکتوب (Letter) آیا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھ کر سنایا، اس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ 19، سورۃُ النَّمْل آیت 30 اور 31 میں ارشاد ہوتا ہے

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۠﴿۳۱﴾ (پ ۱۹، النمل: ۳۱،۳۰)	ترجَمہ ٔ کنزالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

پھر ملکہ نے اپنے مشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی پر راضی ہوں گے کہ

ہم ان کے دِین کی پیروی کریں۔ ایسے ہی ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے اور قاصد سے فرمایا: اگر ملکہ اور اس کی قوم کے لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو ان کا انجام یہ ہو گا کہ ہم انہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ قاصد نے آکر ملکہ بلقیس کو جب بتایا تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صرف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اس کا تخت منگوایا (معالم التنزیل، ۳/۳۵۹، ۳۶۰، ملتقطاً) اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اس کے نیچے پانی جاری تھا اور پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشہ سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سن کر ملکہ بلقیس حیران رہ گئی اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے، جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے اللہ پاک کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۶۱، ۳۶۰ ملتقطاً)

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عملی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ کیسے دلکش انداز میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے مُلکِ سبا کی غیر مسلمہ ملکہ بلقیس تک دِین کا پیغام پہنچایا۔ یقیناً یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت سے بھرپور پُراثر نیکی کی دعوت کا اثر تھا کہ ملکہ بلقیس نے اللہ کریم کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر (strategy) کو مدِ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمت اور دُور اندیشی کی مدنی سوچ بڑی بڑی رکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔ اس لیے موقع محل کی مناسبت سے حکمتِ عملی اور پختہ تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔ خود قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 14، سورۂ نَحل آیت 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ
(پ۱۴، النحل: ۱۲۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

تفسیرِ صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں تین طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا۔ (1) **حکمت کے ساتھ**۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وسوسوں) کو زائل کر دے۔ (2) **اچھی نصیحت کے ساتھ**۔ اس سے مراد ترغیب و ترہیب ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ (3) سب سے **اچھے طریقے سے بحث** کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے

بُلائیں۔ (صراط الجنان، ۵/ ۴۰۳ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم کی بتائی ہوئی ان تین باتوں کو مدِ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے حکمتِ عملی اور نرم گفتگو سے لبریز نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتے ہیں۔

میٹھے بول کی برکتیں:

چُنانچِہ خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: "تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!" اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگُودار بر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر کر کے تگُودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلّغ کو دیکھ کر اُسے مَستی سُوجھی اور کہنے لگا: "میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟" بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی (اور حکمتِ عملی) کے ساتھ فرمانے لگے: "میں بھی اپنے خالق ومالِک اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی" ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگُودار کے دل میں پیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے "خوشبودار مَدَنی پھول" پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میرے مہمان (Guest) ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچِہ آپ اُس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگُودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگُودار کے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا! وُہی تگُودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا، آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل

مبلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴ بتغیر قلیل)

مبلغ کو کیسا ہونا چاہئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ غصّے میں آجاتے تو ہر گز یہ مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے، ہمیں اپنی زبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

ایک مدنی پھول اس حکایت سے یہ بھی ملا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اوقات تلخ لہجوں، کڑوے جملوں، تیوری چڑھائے چہروں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے سے منہ موڑنے والے لوگوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اس عظیم کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔

یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچھّی نیّت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والا ثوابِ آخرت کا حقدار تو ہو ہی جاتا ہے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کسی بُزُرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: "نیکی کی دعوت" دینے والے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو، اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۴۱۰) لوگوں کی ایذاء کی وجہ سے تبلیغ (نیکی کی دعوت عام کرنے) سے کنارہ کشی نہیں

کرنی چاہیے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو (950) سال تک تبلیغ فرمائی۔ تبلیغِ دین کیلئے جرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، بُزدل اور ڈرپوک آدمی تبلیغ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ (صراط الجنان، ۴/۳۵۸) نیکی کی دعوت دینے کا معاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا ہر صورت نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مبلّغ کو ہر جگہ مبلّغ ہی ہونا چاہیے، اسے ہر وَقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سنّتوں بھرا رکھنا چاہیے، وہ مَحَلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال (Hospital) میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں ہر جگہ اسے سُنّتوں کا آئینہ دار ہونا چاہیے اور موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک مبلغ کو کن اوصاف سے مُتّصف ہونا چاہیے، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

❁ مبلغ ارکانِ اسلام (یعنی نماز، روزے وغیرہ) کا پابند اور سُنَّتِ رسُول کا حقیقی آئینہ دار ہو، کیونکہ زیورِ علم کے ساتھ عمل کی قوت دعوت کو زیادہ مُؤثِر و کارآمد بناتی ہے۔ ❁ نیکی کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ پاک کی رِضا کی نیت پر دِلی توجہ رہے، اس عظیم کام کے صِلے (بدلے) میں کسی دُنیوی مال و جاہ یا نمود و نمائش کا طالب نہ ہو بلکہ محض بارگاہِ خداوندی سے اَجر و ثواب کا اُمّید وار ہو اور اِس عالمگیر **مدنی مقصد** "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کی بجا آوری کے لیے حقیقی جذبے سے سرشار ہو۔ ❁ مُبلغ اپنے علم کی کثرت، زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر توکُّل کرنے والا ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔ ❁ مبلغ حُسنِ اخلاق کا پیکر اور نرمی کا خُوگر (یعنی عادی) ہو۔ ❁ مبلغ کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل درپیش ہو جائے، کسی تلخ کلام سے واسِطہ پڑ جائے تو صبر

کرنے والا ہو۔ ۞ مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ حالات بھانپ کر اور موقع محل دیکھ کر اس کے مطابق گفتگو کرے۔ مبلغ کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے بلکہ اس کے لیے کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالِم صاحِب کے پاس جانے کا مشورہ دے۔ ۞ مبلغ جہاں بھی کوئی بُرائی دیکھے اپنی بِساط (طاقت) اور حیثیّت کے مطابق نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی ضرور کوشش کرے۔ ۞ مبلغ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔ (ماخوذ از سرکار کا اندازِ تبلیغِ دِین، ص ۲۰ تا ۲۴)

عمل کا ہو جذبہ عَطا یاالٰہی!   گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت   ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے   بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے، نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کا باعث بن کر خود کو جنّت کا حقدار بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یومِ تَعطِیل اِعتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مختلف علاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی

عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں اور آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہو گا☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر اِیمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی خُوش قسمتی سے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش سے رَمَضانُ المُبارَک میں مُعتَکِف ہوگئے۔ وہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُن کی مسجِد

کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کررہے تھے مُبلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ (اسلامی بھائی جو پتنگ بازی کے شوقین تھے) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر   گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ   گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ   تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیاء میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لُوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذُوالْکِفْل، حضرت یُونُس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے اور ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔ (صراط الجنان، ۶/۲۷۷ملخصاً) اور امامُ الانبیاء، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آج جہاں کہیں دِین کی

روشن کرنوں سے جہاں منور ہو رہا ہے، یہ سب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ کی ہی انتھک محنتوں اور لازوال کوششوں سے دِین کا جھنڈا ہر سمت لہرایا۔ آیئے! آقا کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے ہیں۔

طائف میں نیکی کی دعوت

چُنانچہ اِبتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ طائف کو اِسلام کی دعوت دینے کیلئے ”طائف“ کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَرا اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں ”عَمْرو“ کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے۔ (1)اِبنِ عَبْدِ یَالِیْل۔ (2)مسعود۔ (3)حبیب۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بدنصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے

پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواهب اللدنيه، هجرته صلى الله عليه وسلم، ج ١، ص ١٣٧، ١٣٦)

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُوْمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کِیا کہ یا رَسُولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بجا ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سُن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کر کے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں

کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، ۳۸۶/۲، الحدیث: ۳۲۳۱)

حَق کی راہ میں پتّھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی مِحنَت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
رونا مُصیبت کا مَت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے!
کَرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان دیا
پیارے مُبلّغ معمولی سی مُشکِل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دِین کی خاطِر سارا گھر قُربان کیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کمال حلم اور عفو و درگزر بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زندگی صبر و تحمل سے لبریز ہے، کافروں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، گالیاں دِیں، قتل کی سازشیں کیں، مگر کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان

ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے، اُسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے، بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ (الجامع الکبیر، ۷/ ۹۸، حدیث: ۲۱۳۴۶)

یاد رکھئے! انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صبر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کا دامن تھامے رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صبر ان تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے۔

مُشکلوں میں دے صَبر کی توفیق   اپنے غَم میں فقط گُھلا یاربّ!
دے دے سوزِ بِلال یااللہ   اَشکبار آنکھ ہو عَطا یاربّ!
قبْر میری بنے مدینے میں   تُجھ سے ہے یہ مِری دُعا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص: ۸۰، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ **دامنِ مصطفےٰ** ہمارے ہاتھوں میں ہے، اِس پُرفتن دَور میں اللہ پاک نے اِس اُمّتِ مُسلمہ کو ایک وہ عظیم رہنما عطا فرمایا ہے، جسے دُنیا آج "**امیر اہلسنّت**" کے لقب سے جانتی ہے، قربان جاؤں! آپ کے عطا کردہ اِس عظیم **مدنی مقصد** پر کہ "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اِس مدنی مقصد** کو اگر گہرائی سے سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا گویا **ایک بہت بڑا مشن** (Mission) دے دیا گیا ہو، ساری زندگی اگر نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رہے تو پھر بھی شاید پوری طرح ہم حق ادا نہ کر سکیں۔ آج کے بیان میں ہم نے انبیائے کرام کے نیکی کی دعوت عام کرنے کے

عظیمُ الشّان واقعات سُنے، ان ایمان افروز واقعات سے ہمیں بھی اپنے اندر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے، اگر پہلے اِس معاملے میں سُستی تھی تو اس کو چُستی سے بدل دینا چاہئے، آج تو بہت آسانیاں ہیں، کسی کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے شاید ہی کسی کو پتھروں کا سامنا کرنا پڑا ہو، بلکہ اس کے بجائے چائے پانی کی دعوت پیش کی جاتی ہو گی، عمدہ اور لذیز کھانوں کی دعوت دی جاتی ہو گی، اِتنی آسانیوں اور سہولتوں میں تو ہمیں نیکی کی دعوت زِیادہ سے زِیادہ عام کرنی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے فوائد، صورتیں اور ترک کرنے کے نقصانات

نیکی کی دعوت دینے کے بڑے فائدے ہیں، **نیکی کی دعوت دینا** اللہ والوں کی صفات میں سے ہے، **نیکی کی دعوت دینا** بہترین عبادت ہے، **نیکی کی دعوت دینا** صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** دوسروں کے ساتھ اپنی بھی اصلاح کا باعث بنتا ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ عظیم خیر خواہی ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔ **نیکی کی دعوت دینا** اللہ کریم کی بارگاہ میں محبوب عمل ہے۔ **نیکی کی دعوت دینے** سے شیطان کی مخالفت ہوتی ہے۔ **نیکی کی دعوت دینے** سے شیطانی کاموں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ **نیکی کی دعوت دینے** سے معاشرے میں اصلاح کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ **نیکی کی دعوت دینے** سے بندہ اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق ہوتا ہے۔

اس لیے موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے، مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس

کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو نیکی کی دعوت دینا واجب ہے اور نیکی کی دعوت دینے سے باز رہنا جائز نہیں (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ جنہیں نیکی کی دعوت دے گا تو وہ طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو پھر نیکی کی دعوت ترک کرنا اَفضل ہے اور (3) اگر یہ مَعلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفضل ہے اور (4) اگر معلوم ہو کہ وہ لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور ایسا شخص مُجاہِد ہے اور (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِختیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق دی جانے والی نیکی کی دعوت میں مصروفیت قبر و آخرت کے کئی غموں سے چھٹکارے کا سبب بن سکتی ہے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کو ترک کر دینا دِین اور دنیا کے کئی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** گناہوں کے بڑھنے کا سبب ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** معاشرے کے بگاڑ کا باعث ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** دنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہے، **نیکی کی دعوت ترک کرنا** جرائم کے بڑھنے کا سبب ہے اور **نیکی کی دعوت ترک کرنا** ثوابِ عظیم سے محرومی کا سبب ہے۔ لٰہذا **عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے کئی مواقع ہمیں میسّر آتے رہتے ہیں، ہمیں اپنے روز مرّہ کے معمولات میں سے کچھ نہ کچھ وقت تو اِس عظیم مدنی کام کے لیے ضرور نکالنا ہی چاہئے، جس کو جتنی اور جیسی سہولت میسر ہو، دِین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش

کرنا چاہئے اور 12 مدنی کاموں کی دُھو میں مچانی چاہئیں، کہیں **صدائے مدینہ** کے ذریعے ہم مسجدوں کی آبادکاری کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو کہیں "**بعدِ فجر مدنی حلقے**" کے ذریعے **فیضانِ قرآن** سے مالا مال ہو سکتے ہیں، کہیں "**مسجد درس**" کے ذریعے عاشقانِ رسول تک علمِ دِین کی کِرنیں پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" کی برکت سے تعلیمِ قرآن کی برکتوں سے مالا مال ہو کر اوروں تک بھی اس کی برکات پہنچا سکتے ہیں کہیں "**چوک درس**" کے ذریعے مسجدوں سے دُور، نمازوں سے دُور عاشقانِ رسول تک سُنّتوں کا پیغام پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار اجتماع**" کے ذریعے غُلامانِ مصطفٰے کو علمِ دِین سیکھنے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں کہیں "**یومِ تعطیل اعتکاف**" کے ذریعے **شہر و اطراف** کے اُن عَلاقوں میں نیکی کی دعوت عام کر سکتے ہیں، جہاں پر ابھی مدنی کام شروع ہی نہیں ہوا یا شروع تو ہو چکا ہے مگر مزید مضبوطی کی حاجت ہے، کہیں "**ہفتہ وار مدنی مذاکرے**" میں **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے بٹنے والی علمِ دِین کی لازوال دولت کو عاشقانِ رسول تک پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار مدنی حلقہ**" کے ذریعے گھر گھر **سُنّتوں بھرے بیانات / مدنی مذاکرے** (آڈیو، ویڈیو) دِکھا کر، سُنا کر نیکی کی دعوت پہنچا سکتے ہیں، کہیں "**مدنی دورہ**" کے ذریعے گھر گھر، **دکان دکان** جا کر "**مسجد بھرو تحریک**" کے لیے عاشقانِ رسول تیار کر سکتے ہیں، تو کہیں نیک بننے کے نُسخے "**مدنی انعامات**" کو عام کر سکتے ہیں، اِسی طرح "**مدنی قافلوں**" میں خود بھی سفر کر کے اور دُوسروں کو بھی سفر کروا کے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے میں ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی دی جانے والی نیکی کی دعوت کے صدقے دِینِ اسلام پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، نیکی کی دعوت عام کرنے میں آنے والی تکلیفوں، پریشانیوں، آزمائشوں کو ہمّت و صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی، ۳۲۲/۱۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، ص ۲۵۵ حدیث: ۴۱۷۹) ☆ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

رسول ہوں)۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ۵/۳۷۵) ☆ جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی، ۱/۲۵۷، حدیث ۷۴۶) ☆ پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولٰی کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن، ۱/۵۳) ☆ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲) ☆ وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔(الهدایة، ۱/۴۵) ☆ خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۲) ☆ سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۵) ☆ بے وُضُو کی اذان صَحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص ۱۵۸) ☆ اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ۵/۳۷۳) ☆ فَجْر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص ۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار
سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُرود و سلام پڑھنے کے بے شُمار فضائل و برکات ہیں، قلم گِھس گِھس کر ختم ہو سکتے ہیں، ان تمام قلموں کی رَوشنائی تو خَتم ہو سکتی ہے، بیان کے اَلفاظ بھی خَتم ہو سکتے ہیں، مگر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام کا اِحاطہ نہیں ہو سکتا۔ یادرکھئے! دُرُودِ پاک ایک ایسا عمل ہے کہ خود ربُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہ بھی کرتا ہے۔ چُنانچہ قُرآنِ کریم میں پارہ 22 سورۂ اَحزاب آیت 56 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝۵۶ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

اے عاشقانِ رسول: پتہ چلا کہ ۞ **اللہ پاک اور اُس کے فرشتے نبی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر دُرود بھیجتے ہیں۔** ۞ یہ آیتِ مبارکہ **سیّد المرسلین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی صریح نعت ہے۔** ۞ یہ بھی پتہ چلا کہ **اللہ پاک اپنے حبیب** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے حق میں دُعائے رحمت کرتے ہیں۔** ۞ اِس آیت میں **اِیمان والوں کو پیارے مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر دُرُود و سلام بھیجنے کا حکم** دیا گیا ہے۔ ۞ یہ بھی معلوم ہوا کہ **اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُسکا حکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دوجہان** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر دُرُود بھیجنا ہے۔**

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود ہے فِرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(قبالۂ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم الکبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیتّوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"سارا قرآن حضور** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی نعت ہے"** جس میں ہم حضور نبی کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً قرآنِ کریم میں کہیں آپ کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **سِرَاجًا مُّنِیْرًا** (یعنی چمکتا ہوا سورج) فرمایا گیا۔ کہیں آپ کو **یٰسٓ** و **طٰہٰ** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **مُزَّمِّل** و **مُدَّثِّر** فرمایا گیا، الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے، ان کے متعلق کچھ سُنیں گے۔ کسی **پنجابی شاعر** نے کیا خوب کہا ہے:

دساں کی میں مُصطفیٰ دی کِڈّی سوہنی شان اے　　آپ دی تعریف وِچ سارا ہی قرآن اے
پڑھ کے تُوں ویکھ جہڑا مرضی سِپارہ　　قَسَم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **عظمتِ مصطفٰی** سے معمور کچھ **واقعات** سُنتے ہیں، پھر ان سے متعلق **قرآنی آیات** اور اس کے **تفسیر** کے **مدنی پھول** بھی سنتے ہیں:

یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْحَالَنَا

جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ "رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللہ" اس کے یہ معنی تھے کہ یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا اور انہوں نے اسی بُری نیت سے کہنا شروع کردیا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہودیوں کی اِصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سُن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سُنا تو اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ یہودیوں نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں جبکہ مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔ (قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۱/۴۴-۴۵، الجزء الثانی، تفسیرکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۱/۶۳۴، تفسیرعزیزی (مترجم) ۲/۶۶۹، ملتقطاً)

چنانچہ پارہ 1، سُوْرۂ بَقَرَہ، آیت نمبر 104 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ-وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۰۴) (پ ۱، البقرۃ: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سُنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں درج کچھ علمی فائدے پیشِ خدمت ہیں:

(1) انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

(2) وہ الفاظ جن کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ پاک اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔

(3) یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کا ادب رَبُّ الْعٰلَمِیْن خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

(4) اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

جبکہ مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْه اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا عظمتِ محبوب ثابت ہوئی کہ پَرْوَرْدْگارِ عالم کو اپنے محبوب کی شان اس قدر بڑھانا منظور ہے کہ کسی کو ایسی بات کہنے کی اجازت نہیں دیتا کہ جس کلمہ سے دوسرے کو بدگمانی کرنے کا موقع ملے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص ۳۶)

یَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے
یَا حَبِیْبَ اللهِ اِسمَعْ قَالَنَا اِلتجاء یا سَیِّدَ الْاَبْرار ہے
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ ناؤ ڈانواں ڈول در منجدھار ہے
خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا نا خدا آؤ تو بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ غیبِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ مبارکہ، اس کا شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں: چنانچہ ایک بار تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "میری اُمّت کی پیدائش سے پہلے جب میری اُمّت مٹی کی شکل میں تھی، اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے اِستِہزاء (مذاق) کے طور پر کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا، جبکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔ اس پر حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن (اعتراض) کرتے ہیں، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبد اللہ بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رَسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رَسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اللہ پاک کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دِین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام و پیشوا ہونے پر راضی ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے؟ پھر منبر سے اُتر آئے، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل

فرمائی۔ (خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۷۹، ۱/۳۲۸)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ (پ ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ مسلمانوں کو اسی حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو نکات پیش کئے آیئے، ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

(1) ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب پر طعن (اعتراض) کرنا اور یہ کہنا کہ (انہیں) فُلاں چیز کا علم نہیں تھا، منافقین کا طریقہ ہے۔

(2) مسلمان کا فرض ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اوصافِ حمیدہ کو بغیر بحث کے مان لے۔

(3) ربِّ کریم نے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہو وہ پوچھو! اور یہ (بات وہ) کہہ سکتا ہے کہ جس کا علم مکمل ہو۔

(4) قیامت تک کے ایمان لانے والے، ایمان نہ لانے والے اور منافق سب **حضور** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **علم** میں ہیں۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص۵۵، ۵۴ ماخوذاً)

اِمامِ اہلسنت، عاشقِ ماہِ رِسالت، اِمام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے **نعتیہ دِیوان** ”**حدائقِ بخشش**“ میں لکھتے ہیں:

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے
اُن پر کتاب اُتری بِیَانًا لِّکُلِّ شَیئٍ
تفصیل جس میں مَا عَبَر و مَا غَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۳)

اشعار کا خلاصہ: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ بات کرنے والے نے بات نہیں کی تھی مگر آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی بھی پہلے سے خبر تھی اور بات کرنے والے سے بھی واقف تھے، آپ کی شان یہ ہے کہ کائنات کے ہر خشک و تر کو جانتے ہیں۔ اور اللہ کریم نے انہیں قرآنِ پاک کی صورت میں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے کہ جس میں ہر شے کا واضح بیان موجود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ، شانِ نزول اور تفسیر کے ساتھ سنتے ہیں:

اہلِ مدینہ پہاڑ سے آنے والے پانی سے باغوں میں آبپاشی کرتے تھے۔ وہاں ایک انصاری کا حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے جھگڑا ہوا کہ کون پہلے اپنے کھیت کو پانی دے گا۔ یہ معاملہ حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور پیش کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پہلے پانی کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان کا کھیت پہلے آتا تھا، اس کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصاری کے ساتھ بھی احسان کرنے کا فرما دیا، لیکن مجموعی فیصلہ انصاری کو ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجود اس کے کہ فیصلے میں حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی، لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیر اب کرکے پانی روک لو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اشار الامام بالصلح۔۔۔ الخ، ۲/۲۱۵، الحدیث: ۲۷۰۸ از تفسیر صراط الجنان، ۲/۲۳۹)

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾

(پ۵، النساء: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں جو مدنی پھول درج ہیں، آیئے! ان میں سے چند سنتے ہیں: (1) اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے ربّ ہونے کی نسبت اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف فرمائی اور فرمایا: اے حبیب! تیرے ربّ کی قسم۔ یہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان ہے

کہ اللہ پاک اپنی پہچان اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

(2)(اللہ پاک نے) حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض قرار دیا اور اس بات کو اپنے ربّ ہونے کی قسم کے ساتھ پختہ کیا۔

(3)(اللہ پاک نے) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے سے انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا۔

(4) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے ماننا ضروری ہے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لئے آیت کے آخر میں فرمایا کہ پھر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے متعلق کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے تسلیم کرلیں۔

(5) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی احکام کا ماننا فرض ہے اور ان کو نہ ماننا کفر ہے نیز ان پر اعتراض کرنا، ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔ (از تفسیرِ صراط الجنان، ۲/ ۲۳۹و۲۴۰)

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام جہان کے خالق و مالک کے حبیب ہیں، یوں آپ تمام جہان کے مالک ہوئے۔ کیونکہ محب کی ہر شے محبوب کی ہی ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں:

چنانچہ تفسیر صِرَاطُ الْجِنان میں ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانہ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱/۲۳۳ملتقطاً) وہ آیتِ کریمہ جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ (پ۲، البقرۃ:۱۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو نکات بیان فرمائے ہیں، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

(1) اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضیِ محبوب کا منتظر ہے۔

(2) کعبہ کو جو یہ عزت ملی کہ تمام اولیاء، غوث و قطب اس کی طرف گردنیں جھکاویں یہ محبوب کے صدقہ سے ملی، ان کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لیے قبلہ بنا دیا۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص ۴۲)

آپ کا چاہا ربّ کا چاہا ربّ کا چاہا آپ کا چاہا
ربّ سے ایسی چاہت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ربّ کے پیارے راج دُلارے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامانِ رحمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص ۸۹-۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چند واقعات، آیاتِ مبارکہ، ان کے تفسیری نکات اور شانِ نزول کے واقعات سنے، جن سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ظاہر ہو رہی ہے، اس میں شک نہیں کہ اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو پورا قرآن

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔ آیئے! اس کی مزید کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شُمار خوبیاں عطا فرمائیں

(پ۳۰، الکوثر: ۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر (تمہیں) افضل کیا، حُسنِ ظاہر بھی دیا، حُسنِ باطن بھی (عطا فرمایا)، نسبِ عالی بھی (دیا)، نبوت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی، کتاب بھی (عطا فرمائی اور)، حکمت بھی، (سب سے زیادہ) علم بھی (دیا اور) (سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی، حوضِ کوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی (دی اور) مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے اور) اعدائے دِین (دُشمنانِ اسلام) پر غلبہ بھی (آپ کو عطا کیا) کثرتِ فتوح (کثرت کے ساتھ فتوحات) بھی (آپ کے لیے ہیں) اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں (آپ کو ایسی عطا فرمائی) جن کی نہایت (انتہاء) نہیں۔ (خزائن العرفان، ص: ۱۱۲۲، ملخصاً)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ربّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حوضِ کوثر کس کو نصیب ہو گا؟

سُبْحٰنَ اللہ ! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت کچھ عطا کیا گیا اور بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔ آیئے سُنتے ہیں **حوضِ کوثر** کیا ہے! اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھا)، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔ (کتاب العقائد، ص ۳۶ ملخصًا)

قِیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے لوگوں کی زبانیں سُوکھ کر کانٹا بَن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔ روایات میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی برکت سے جامِ کوثر نصیب ہو گا، ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ✲ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **دُرودِ پاک کی کثرت** کرنے والا ہو گا۔ ✲ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **روزے دار کو کھانا کِھلانے** والا ہو گا۔ ✲ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **غیر ضروری گفتگو** سے بچتا ہو گا۔ ✲ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **راہِ خدا کے مُسافروں کو پانی پِلانے** والا ہو گا۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ، ص ۲۱ ملخصًا و ماخوذًا)

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا   پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم میں بیان کردہ حضور نبیِ رحمت،

شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اوراوصاف کے بارے میں سُن رہے تھے، ربّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی۔ کہیں تو کئی کئی آیات میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت ہی محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے، کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے۔ کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت ورفعت کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی، کہیں محبوب کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا تو کہیں محبوب کے خُلقِ عظیم کو بیان فرمایا ہے، کہیں اپنے محبوب کی تعظیم کے بارے میں ایمان والوں کو بتایا تو کہیں اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی اطاعت کو لازم قرار دیا، کہیں محبوب کی سیاہ زلفوں کا تذکرہ فرمایا تو کہیں محبوب کے معراج پر جانے کو بیان فرمایا، کہیں حضور کے مومنوں پر رؤف ورحیم ہونے کو بیان فرمایا تو کہیں اپنی مَحبّت کا معیار اپنے محبوب کی اتّباع کو قرار دیا، الغرض سارا قرآن حضور کی نعت ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے ، بالخصوص اس کی ابتدائی دو آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی

جب پردہ ڈالے۔ (پ۳۰، الضحیٰ: ۱، ۲)

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں فرماتے ہیں: "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے مُصْطَفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیاہ زلفوں کی قسم۔ (تفسیرکبیر، ۱۱/۱۹۱ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زُلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجئے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: **وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾** (پ۲۵، الزخرف: ۸۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ **لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾** (پ۱۴، الحجر: ۷۲) تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ ﴾

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس شہر کی قسم یاد فرمائی اور ارشاد

فرمایا: ﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ۝۱﴾ (پ۳۰، البلد: ۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَ الْعَصْرِۙ۝۱﴾ (پ۳۰، العصر: ۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں شَمْس و ضُحٰی فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیْل فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خم دار سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شان و عظمت** کو بیان کیا جاتا ہے، محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں، آپ بھی اپنے دل میں محبتِ رسول کا چراغ روشن کرنے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“ بھی ہے۔ ☆چوک دَرْس

مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعَہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆چوک دَرْس مسجد سے دُور رہنے والوں کو مسجد سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغبت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے علاوہ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعَہ ہے۔

لائنز ایریا (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی **چوک دَرْس** میں شریک ہوئے۔ ﴾*﴿ چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بنا۔ ﴾*﴿ چوک درس میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کا **مدنی ماحول** مِلا۔ ﴾*﴿ چوک درس میں شرکت کی برکت سے **تنظیمی ذِمہ داری** ملی۔ ﴾*﴿ چوک درس میں شرکت کی برکت سے **سُنّتِ مُصطفٰے** پر عمل یعنی عمامہ شریف سجانے کی سعادت ملی۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا　　قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز　　چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ　　تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص کرتے ہیں تو اسے ایسے خاص انعامات عطا کرتے ہیں، جس سے اس کی قدر و منزلت ہر شخص پر ظاہر ہو جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز ہو جائے اور وہ کمالات اور

مراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ دینے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز کرتا ہے، اسی طرح بادشاہِ حقیقی یعنی **اللہ** پاک نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مشرف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف القابات کے ساتھ اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

☆سورۂ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** فرمایا☆تو سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 33 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**مصطفٰی**" قرار دیا گیا۔☆سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 179 میں "**مجتبیٰ**" فرمایا☆تو سورۂ جنّ آیت نمبر 27 میں آپ کو "**مرتضیٰ**" کے لقب سے یاد کیا گیا۔☆سورۂ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل**☆تو سورۂ مَآئِدَہ آیت نمبر 15 میں آپ کو "**نور**" فرمایا گیا۔☆سورۂ نِسَاء آیت نمبر 174 میں "**بُرہان** (یعنی واضح دلیل)"☆ تو سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**خَاتَمُ النَّبِیّٖن**" فرمایا گیا۔☆سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 45 میں شاہد یعنی "**حاضر و ناظر**"، "**سراجِ مُنیر**" (یعنی چمکتا ہوا سورج) اور **داعی اِلَی اللّٰہ** (یعنی اللہ پاک کی طرف بُلانے والا) فرمایا گیا۔☆سورۂ یٰسٓ آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**یٰسٓ**"☆تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں **طٰہٰ** فرمایا گیا۔☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں **بشیر** (خوشخبری سنانے والا) اور "**نذیر**" (ڈر سنانے والا) فرمایا گیا ہے۔☆سورہ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**مُزَّمِّل**"☆تو سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے۔☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مومنوں پر اپنا "**احسان**" قرار دیا☆تو سورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام عالمین کیلئے "**رَحْمَت**" قرار دیا۔☆سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو "**صاحبِ خُلُقِ عظیم**" فرمایا☆تو سورۂ بَنِی

اِسرائیل آیت نمبر 1 میں **صاحبِ معراج** فرمایا گیا۔ ☆سورۂ بَقَرہ آیت نمبر 33 میں **”دُعائے ابراہیمی“** ☆ توسورۂ صَفّ آیت نمبر 6 میں **”بشارتِ عیسیٰ“** فرمایا گیا۔ ☆سورۂ کوثَر آیت نمبر 1 میں **”صاحبِ کوثر“** ☆توسورۂ بَنِی اسرائیل آیت نمبر 79 میں **”صاحبِ مقامِ محمود“** قرار دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قرآنِ کریم میں خود ربّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرما رہا ہے، اپنے محبوب کے اوصاف، شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرما رہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جن کی تعریف خود ان کا ربّ فرمائے تو کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کا حق ادا کر سکے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

مختصر وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت اپنی ذات کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے احمد رضا! تُو جتنی بھی اپنے آقا کی تعریف کرلے، لیکن تجھ سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کا ربّ ہی ان کی تعریف فرماتا ہے تو اور کوئی کس طرح ان کی ثناخوانی کا حق ادا کر سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور خصوصیات بزبانِ قرآن سُن رہے ہیں، یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو ان کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے؟

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں لکھتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِہٖ عَلَیْہِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ**، یعنی اللہ کریم کا جو فضل حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے، اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔ (**الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۱/۱۰۳**)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرْوَر کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گُلِ زَیبا کہوں تجھے

تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامُشی
چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۴-۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس سوشل میڈیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے محبوب کو اس قدر خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا ہے کہ ہم شمار نہیں کر سکتے، لٰہذا سیرتِ مصطفٰے کو جاننے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی محبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے 107 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **مجلس سوشل میڈیا** (Social Media) بھی ہے۔ جو سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں (Social Media Users) تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ **"مجلس سوشل میڈیا"** اس وقت جن ویب سائٹس پر کام کر رہی ہے، ان میں یوٹیوب (YouTube)، **فیس بک**، ٹوئٹر، انسٹا گرام، ٹیلی گرام (Telegram) اور واٹس ایپ شامل ہیں۔ **فیس بک** (Facebook) پر **10 پیجز** (Pages) پر کام کیا جا رہا ہے، جن میں دعوتِ اسلامی، مولانا الیاس قادری، مولانا عبید رضا، حاجی عمران عطاری، حاجی شاہد عطاری، عبد الحبیب عطاری دار الافتاء اہلسنت، مدنی نیوز، مدنی چینل، مدنی چینل لائیو اور 30 سیکنڈ اَور لیس (Thirty seconds or less) شامل ہیں، جن سب پر ملنے والے لائیک کی کل تعداد تقریباً 1 کروڑ 30 لاکھ ہے۔

جبکہ **یوٹیوب** (YouTube) پر بھی **10 چینلز** پر کام جاری ہے۔ قرآن و سنت کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پانی میں اسراف سے بچنے کے متعلق چند مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضو میں بہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کنزالعمال، ۹/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ الصلوٰۃُ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اطہارۃ و سننھا، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء۔ الخ ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالِاتّفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہیں۔ ☆ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو، یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے ☆ سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی

ترکیب بنایئے۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابن کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆اِستعمال کے بعد ایسی صابن دانی میں صابن رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو ☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لے لیجئے۔ ☆استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔ ☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سخت بیمار ہو گئے، بَہُت عِلاج کروایا، بڑے طبیبوں کو دکھایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالَت میں چھ (6) مہینے گزر گئے۔ ایک دِن اسے پتا چلا کہ حضرتِ شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے محَل کے پاس سے گزر رہے ہیں تو اس نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب آپ تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اِرشَاد فرمایا: فِکْر نہ کرو اللہ پاک کی رَحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر حضرت شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جِسْم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی

وَقْت تَنْدُرُسْت ہو گیا۔ (راحت القلوب، ص ۵۰)

ہر دَرْد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆ اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے تو ہمیں اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں ایک بار پھر بارہ (12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ آج کی رات **بڑی اہم رات** ہے۔ یہ رات بڑی عظیمُ الشّان رات ہے۔ یہ رات بڑے **فضائل و برکات** والی

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مُقدّس رات ہے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس کو کائنات کی سب سے زیادہ شان و شوکت والی ہستی سَیِّدُ الانبیا، تاجدارِ دوسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ (ماثبت بالسنة، ص ۱۵۳)، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکانِ رحمت سے ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف خوشیوں کا سماں چھا گیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف شادمانیوں کے ترانے بجنے لگے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف نور کی روشنی پھیل گئی۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں کفر و شرک کی سب ظلمتیں کافور ہو گئیں۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں شیطان اپنے چیلوں کے ساتھ رُسوا ہوا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ اِس رات آسمان کے تارے بھی زمین کی طرف مائل ہونے لگے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جو تمام راتوں کی سردار ہے، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہو گئے، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔ (خصائص کبریٰ، ۱/۸۲ ملخصاً) ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں آسمان سے نور کی بارشیں ہونے لگیں۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں نے بھی دو جہاں کے سرور، بی بی آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی **خوب خوشیاں**

منائیں۔ ☆ یہ وہ **عظیم رات** ہے جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جودو کرم، دافعِ رنج والم، سید الانبیا، جنابِ احمدِ مجتبےٰ، محمدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی اور وہ مجسم رحمت اس کائنات میں تشریف لائے تو کفر و شرک کی تمام ظلمتیں چھٹ گئیں۔ مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عَدُو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
اسی نے مَوسمِ گُل کو کیا ہے موسمِ گل
بہارِ فصلِ بہاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں
خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
فلک پہ عرشِ بریں کا گُمان ہوتا ہے
زمینِ خُلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہوگئی میلادِ انبیا کی خوشی
ہمیشہ اب تِری باری ہے بارہویں تاریخ
دلوں کے میل دُھلے گُل کِھلے سُرُور ملے
عجیب چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
چڑھی ہے اَوج پہ تقدیر خاکساروں کی
خُدا نے جب سے اُتاری ہے بارہویں تاریخ
خُدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ولادتِ شہِ دیں ہر خُوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دل کیئے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حَسَن ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مِرے خُدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ آج کی رات یہ وہ عظیم رات ہے جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان شروع کرنے سے پہلے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفٰے** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے
مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی"**۔ جس میں ہم رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اعضائے مبارکہ کے مختلف معجزات سُنیں گے۔

یقیناً اس میں اس میں شک نہیں کہ نبیِّ آخرُ الزّماں، سرورِ کَون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں کے بھی نَبی ہیں۔ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقدّسہ تمام اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلام کی مُقدّس زِندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالمِ کائنات میں اوَّلین و

آخرین کی تمام قوموں کی طرف نبی بن کر آئے۔ اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعجِزات کا مَجْمُوعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعجِزات سے سر فراز فرمایا، جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہِب کے مِزاج کے لئے ضَروری تھے۔ (سیرتِ مُصطَفٰی، ص۷۱۲تا۷۱۴، ملخصًا و ملتقطاً)

اس کے علاوہ اللہ پاک نے اپنے آخِری پیغمبر، شَفِیعِ مَحْشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے بے شُمار مُعجِزات بھی عطا فرمائے جو آپ کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ کے وہ کمالات و مُعجِزات ہیں، جو کسی اور نَبی و رَسُول کو عَطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مُصطَفٰی، ص۸۲۰ ملخصاً) علمائے کرام نے آپ کے مقدس اعضا سے ظاہر ہونے والے درجنوں **معجزات** بیان فرمائے ہیں۔ دُوسرے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام **معجزات** لے کر آتے تھے جب کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خود **معجزہ** بن کر تشریف لائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قُوت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے پانی میں پتھر کو تیرا دیا "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دِیں۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے لعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے۔ "اللہ پاک کی عطا سے آپ نے "شَجَر و حَجَر (یعنی درختوں اور پتھروں) سے کلام کیا، "اللہ پاک کی عطا سے" درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" تھوڑا سا دودھ سترّ (70) آدمیوں کو کافی ہو گیا۔ "اللہ

پاک کی عطا سے" تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کر گیا، "اللہ پاک کی عطا سے "آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے۔ الغرض! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾ (پ٦، النساء: ١٧٤)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے کئی اعضائے مبارکہ کا ذِکر کیا ہے جس سے حق تعالیٰ کی کمالِ محبت و عنایت پائی جاتی ہے۔

پارہ 27، سُوْرۂ نجم کی آیت نمبر 11 میں **قلبِ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ (پ٢٧، النجم: ١١)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

پارہ 19، سُوْرۂ شُعَرا کی آیت نمبر 194,193 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ (پ١٩، الشعراء: ١٩٣-١٩٤)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اُسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر

پارہ 2 سُورۃُ البَقَرۃ آیت نمبر 144 میں چہرۂ مبارک کا ذکر یوں ہوتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ	ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی

طرف منہ کرنا (پ۲، البقرۃ: ۱۴۴)

جبکہ پارہ 30 سورۂ اَلَمۡ نَشۡرَح کی ابتدائی آیات میں سینہ مبارک اور پشت مبارک کا ذکر یوں فرمایا:

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی (پ۳۰، الم نشرح: ۱ تا ۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آیئے ! اب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ **مقدس اعضاء** سے **متعلق قرآنی آیات** اور اعضائے مبارکہ سے ظاہر ہونے والے **معجزات** سنتے ہیں:

پارہ 27، سُورۂ نَجۡم کی آیت نمبر 3 میں **زبان مبارک** کا ذکر ہوتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ﴿۳﴾ (پ۲۷، النجم: ۳)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے

پارہ 25، سُورۂ دُخان کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ (پ۲۵، الدخان: ۵۸)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کیا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری بھی زبان ہے اور ہمارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان ہے، ہماری زبان کا کیا حال ہے وہ ہم بخوبی جانتے ہیں، جبکہ ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کیسی ہے؟۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ جیسے جیسے یہ مبارک زبان ہلتی چلی جاتی ہے، واقعات ویسے ہی ہونے لگتے ہیں۔ اس زبانِ مبارک کے کمالات دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ کائنات کے گوشے گوشے پر اس کی حکومت ہے اور ایسی حکومت پر لاکھوں سلام ہوں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک اور اس کے پانی یعنی لُعابِ دَہن (تھوک مبارک) سے کیسے کیسے معجزات ظاہر ہوئے، آیئے سنتے ہیں:

(1) زبان مُبارک کے حکم سے بچہ تندرست ہو گیا

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے، فرماتے ہیں: ہم دو عالم کے مالک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لیے نکلے اور جب وادی رَوحا میں پہنچے تو رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کی طرف آرہی تھی، یہ دیکھ کر نبیِ رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سواری روک لی اور جب وہ عورت قریب آئی تو اس نے عرض کیا یَا رسولَ اللّٰہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے، یہ بیمار ہی چلا آرہا ہے یہ سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو پکڑ کر اپنے آگے بٹھایا اوراس کے منہ میں لُعابِ دَہن مُبارک ڈالا اور فرمایا: اُخْرُجْ عَدُوَّاللهِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ یعنی اے اللہ پاک کے دشمن نکل جا کیونکہ میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ فرما کر وہ بچہ اس کی ماں کو پکڑا دیا اور فرمایا: اسے لے لے اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی، حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب ہم حج سے فارغ ہو کر وادی رَوحا میں پہنچے تو وہی عورت ایک بُھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہوگئی تو حبیبِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بی بی اس بکری کا ایک بازو مجھے دے، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: دوسرا بازو بھی پکڑا، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: اور بازو پکڑا اس نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں، وہ میں نے حاضر کر دیئے ہیں یہ سُن کر پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے خاتون! اگر تُو چپ رہتی یعنی یہ نہ کہتی کہ بازو تو دو ہی ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تُو مجھے بازو پکڑاتی ہی رہتی۔ (الخصائص الکبریٰ، باب ماوقع فی حجة الوداع۔۔الخ، ۲/ ۶۰)

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا   یُوسف کو تیرا طالبِ دِیدار بنایا
کونَین بنائے گئے سرکار کی خاطر   کونَین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
عالَم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری   سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے   محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص ۴۷، ۴۸)

(2) بچے کا جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمِّ جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ میں تجھے لے کر حبشہ سے آرہی تھی اور جب مدینہ منورہ سے ایک دن کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے ایک جگہ کھانا پکایا، اسی دوران ایندھن ختم ہوگیا، میں لکڑیاں لینے گئی تو تُو نے ہنڈیا کو کھینچا اور وہ ہنڈیا تیرے اُوپر گر گئی اور تیرا بازو جل گیا۔ میں تجھے لے کر شفیق و کریم آقا، رحمدل و رحیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگئی، یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے بازو پر لُعابِ دہن مبارک ڈالا اور کچھ پڑھ کر دم کیا، میں تجھے لے کر اُٹھی تو تیرا ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ (ابن حبان، کتاب الجنائز، باب المریض۔۔الخ، ۲۷۳/۴، حدیث: ۲۹۶۶)

عرشِ حق ہے مسندِ رِفعت رَسُولُ اللہ کی　　دیکھنی ہے حشر میں عزت رَسُولُ اللہ کی
قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے　　جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رَسُولُ اللہ کی
لَاوَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا　　بٹتی ہے کونین میں نعمت رَسُولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) درخت قدموں میں

ایک اعرابی (یعنی عرب کے دیہاتی) نے رسولِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اسلام قبول کرچکا ہوں، آپ کوئی ایسی نشانی دکھائیں جو میرے یقین کو بڑھا دے۔ یہ سُن کر محبوبِ کبریا، بادشاہِ ارض و سما صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کی آپ اس درخت کو یہاں بُلالیں، ارشاد فرمایا: جاؤ اور اس درخت کو کہو کہ تجھے

اللہ پاک کے رسول بُلاتے ہیں۔ جیسے ہی یہ بات اعرابی نے درخت سے کہی، وہ درخت ایک طرف جھکا اور پھر دائیں بائیں آگے پیچھے مُڑ کر اس نے اپنی جڑیں توڑیں اور جڑیں گھسیٹتا ہوا زمین چیرتا ہوا حاضر ہو گیا اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بس یہ میرے لئے کافی ہے، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے درخت کو حکم دیا کہ وہ واپس چلا جائے، حکم ملتے ہی واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دوں؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اجازت دی اور اس نے دَسْت بوسی وقدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ پھر وہ اعرابی عرض کرنے لگا: آپ مجھے اس بات کی بھی اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں؟ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اللہ پاک کے سِوا کسی اور کے لئے سجدہ نہیں ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی قدوم الاعرابی، ۲/۵۹)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

(4) دعا کی برکت سے ایمان قبول کر لیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ حضرت

ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میری ماں اسلام کے دامن سے دُور تھی، مَیں اُسے اسلام کی دعوت دیتا مگر وہ مانتی نہ تھی، ایک دن جب کہ میں نے اپنی والدہ کو دعوتِ اسلام دی تو اس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایسی بات کہی جس کو میں سُن نہیں سکتا تھا، میں وہاں سے دوڑا اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ابو ہریرہ کیا ہوا؟ میں نے ماجرا عرض کرکے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمادیں، یہ سُن کر اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے یوں دعا کی۔ **اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ** یعنی یا اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ یہ دعا سُن کر میں خوشی خوشی واپس دوڑا اور جب میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سُنی تو زور سے فرمایا: ابو ہریرہ ٹھہر جاؤ! جب میں کھڑا ہو گیا تو میں نے پانی گِرنے کی آواز سُنی، میں سمجھ گیا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں، انہوں نے غسل کر کے جلدی سے دروازہ کھول کر کہا: اے ابو ہریرہ گواہ ہو جا کہ ”اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ“ یہ سُن کر میں واپس خوشی سے روتا ہوا دوڑا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کر دیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد کی اور فرمایا: بہت اچھا ہوا۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة، ص ١٠٣٩، حديث: ٦٣٩٦)

(5) دعا فرمائی تو مال اولاد میں برکت ہو گئی

آیئے! ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے بیٹے حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو لے کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ یہ میرا بیٹا آپ کا خادم ہے، لہٰذا اس کے لیے

دعا فرما دیں، یہ سُن کر حبیبِ مکرم، شفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِكْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ یعنی یا اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تُو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (ترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب أنس بن مالك رضي الله عنه، ۵/۴۵۰، حديث: ۳۸۵۵)

مکے مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بصرہ میں وہ آخری صحابی تھے جن کا وصال ہوا۔ اور خود حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر سو سال سے زائد ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک باغ تھا، عام باغات میں سال میں ایک دفعہ پھل لگتا تھا جبکہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے باغ میں سال میں دو دفعہ پھل لگتا تھا، اور آپ کے باغ میں ایک پھول تھا جس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ (مرقاة شرح مشكوة، ۱۰/۲۹۲ تحت الحديث: ۵۹۵۲)

اعلیٰ حضرت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا مَلَک خادمانِ سَرائے مُحَمَّد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر مُحَمَّد مُحَمَّد خدائے مُحَمَّد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد

(حدائقِ بخشش، ص ۶۵، ۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ مبارک کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کے کچھ معجزات سنے، آیئے! اب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں سے متعلق آیتِ قرآنی اور اس کے بعد ان مبارک ہاتھوں کے کچھ معجزات بھی سنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۂ اَنْفَال، آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ (پ ۹، الانفال: ۱۷)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) دستِ مصطفےٰ کی برکت

صحابیِ رسول حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنہوں نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عہد میں مُوصَل شہر کو فتح کیا تھا، ان کی اہلیہ بی بی اُمِّ عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ہم چار بیویاں تھیں، ہم میں سے ہر ایک زیادہ اور اچھی خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تھیں تاکہ دوسری سے خوشبودار ہو۔ جبکہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی داڑھی میں تیل تو لگاتے تھے لیکن کوئی خوشبو استعمال نہ کرتے تھے، اس کے باوجود بھی حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے جسم سے ہر وقت ہم سے زیادہ اور بہت عمدہ خوشبو آتی رہتی۔ جب حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باہر نکلتے تو لوگ کہتے کہ ہم

نے حضرت عتبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی لگائی ہوئی خوشبو سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سُونگھی۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ ہم اچھی خوشبو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں، لیکن ہم سے زیادہ خوشبودار تو آپ ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلے نمودار ہوئے، میں خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بیماری کی شکایت کی۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اُتار دو۔ میں نے سَتْر (یعنی چھپانے کی جگہ) کے علاوہ کپڑے اُتار دیئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر میرے جسم پر پھیر دِیں، اُس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ (معجم صغیر، ۱/۳۹)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہِ مدینہ
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) عطائے مصطفےٰ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کی برکت کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

چنانچہ صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ غزوۂ ''ذَاتُ الرِّقَاع'' میں گیا، جب واپسی ہوئی تو چونکہ میرا اونٹ نہایت کمزور اور

لاغر (دُبلا پتلا) تھا، اس لیے میں بار بار لشکر کے پیچھے رہ جاتا تھا، ایک مقام پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے جو تُو پیچھے رہ جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرا اُونٹ لاغر (دُبلا پتلا) ہے، وہ لشکر کی سواریوں کے برابر چل نہیں سکتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اس کو بٹھا، میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فرمایا: کسی درخت سے ایک لکڑی توڑ کر مجھے دے دے، میں نے ایک لکڑی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں پیش کر دی، پھر آپ نے فرمایا: اب تُو اُونٹ پر سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ لکڑی اونٹ کو تین چار مرتبہ ماری، پھر وہ اُونٹ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ مجاہدین کی اچھی اچھی سانڈنیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، میں اُونٹ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے برابر چلتا رہا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باتیں کرتا رہا، اچانک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں یہ اونٹ بِلا معاوضہ آپ کی نذر کرتا ہوں، فرمایا: یوں نہیں، فروخت کرو، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو پھر اس کی قیمت بھی آپ ہی بتائیں، فرمایا: ایک درہم میں لیتا ہوں، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ تو بہت تھوڑی قیمت ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اچھا دو درہم لے لو، میں نے عرض کی: یہ بھی کم ہے یہاں تک کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑھاتے بڑھاتے ایک اُوقیہ (چالیس درہم کے برابر) تک پہنچے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس قیمت پر آپ راضی ہیں؟ فرمایا: ہاں میں راضی ہوں، میں نے عرض کی: تو بس یہ اونٹ آپ کا ہو چکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ اونٹ میں نے خرید لیا، جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر آ گیا، اگلی صبح میں وہ اونٹ لے کر گھر سے روانہ ہوا، اونٹ

کو مسجدِ نبوی کے دروازے پر باندھ کر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ اونٹ جابر لے کر آیا ہے، فرمایا: جابر کہاں ہے؟ جب میں حاضر ہوا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: جابر کو لے جاؤ اور اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ (چالیس درہم کے برابر) سے بھی کچھ زیادہ دے دیا، اس دن سے میرے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ میں بہت بڑا مالدار بن گیا۔ (سیرت ابن ھشام، غزوۃ ذات الرقاع فی سنۃ اربع، ص ۳۸۴)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا — "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرِالا تیرا — آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا
آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب — یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش، ص۱۵،۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان معجزات کے علاوہ بھی کئی معجزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس منہ پر اپنا نورانی ہاتھ پھیر دیتے تو چہرہ نور نور ہو جاتا تھا، آیئے اس طرح کے تین معجزات سنتے ہیں:

(3) گھر روشن ہو جاتا

(1) حضرتِ اَسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار میرے چِہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخَصائِصُ الکُبرٰی، ۱۴۲/۲ وتاریخ دمشق، ۲۱/۲۰)

(4) دستِ مبارک کی برکت

(2) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمایئے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چہرہ ترو تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، عائذ بن سعید، ۴۹۳/۳، رقم ۴۴۶۲)

(5) چہرہ چمکتا تھا

(3) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا، ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابو سنان العبدی ثم الصباحی، ۱۶۴/۷، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش، ص: ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چشمانِ مقدس (مبارک آنکھوں) کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بارہویں والے مصطفٰے، بادشاہِ ارض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کے چند معجزات ملاحظہ کئے، آیئے! اب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ اقدس یعنی مبارک آنکھوں سے متعلق آیتِ قرآنی اور ان مبارک آنکھوں کے معجزات بھی سنتے ہیں۔

پارہ 27، سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 17 میں **آنکھ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی ⑰ تَرجَمۂ کنزُالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی (پ۲۷، النجم:۱۷)

روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سُرمہ والی) تھیں، مبارک پلکیں دراز تھیں، جبکہ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے رہتے تھے، جس سے حُسن اور بڑھ گیا۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرمادیتے تو اس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

(1) جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے ہوئے، ان

کے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کر دوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ پاک نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اُٹھائی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنی سماعت و بصارت (یعنی سُننے اور دیکھنے) سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۱۲، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری آنکھ اس بات کی محتاج ہے کہ جو چیز اس کے سامنے ہو یہ صرف اسے ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھیں ایسی تھیں کہ جو چیز چھپی ہوتی اور کسی پر ظاہر نہ ہوتی، وہ مبارک آنکھیں انہیں بھی دیکھ لیتی تھیں۔ یہاں تک کے دلوں کے خیالات جن تک کسی کی رسائی نہیں ہوتی نگاہِ مصطفےٰ سے دِلوں کے حالات بھی چھپے نہ رہتے۔ چنانچہ

(2) سینے کے راز نگاہِ مصطفےٰ میں

حضرتِ سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو۔ پھر قبیلہ ثقیف سے ایک شخص آیا اور عرض کیا: حضور! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: حضور! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا آپ پہلے اس کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو سوالات کرو میں تمہیں ان کے جوابات دوں گا؟ اس نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جن سوالات کے لئے حاضر ہوا ہوں، مجھے ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے ہو۔ اس شخص نے عرض کیا: اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ پھر وہ ثقفی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی بتادوں تم مجھ سے کیا سوال کرنے کے لئے آئے ہو اور اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں ان کا جواب دوں گا؟ انہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے کہ میں آپ سے کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں؟ ارشاد فرمایا: تم

مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ جِمار کی رَمی کرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ اپنا سر مُنڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے؟

یہ سن کر اُس انصاری صحابی نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ الله! اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں کوئی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی ان کی باتوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔ (ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب وصف بعض الصلاۃ، ۳/۱۸۱، حدیث: ۱۸۸۴)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان کے فطرہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ تو ایک شخص آیا اور غلّے سے لپ (مُٹھّی) بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے چلوں گا۔ وہ بولا میں محتاج ہوں میرے بال بچے ہیں اور

مجھے سخت حاجت ہے، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فرمایا: اے ابو ہریرہ! آج رات تمہارے قیدی کا کیا بنا۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کا عذر کیا، اس پر میں نے رحم کیا تو اس کو رہا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر لوٹے گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ لوٹ کر آئے گا، میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور غلّے کے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اب تو تجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بہت بوجھ ہے میں اب نہ آؤں گا، مجھے رحم آگیا اسے رہا کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا عذر کیا مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے رہا کر دیا۔ فرمایا وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر آئے گا۔ مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانے سے وہ پھر آئے گا یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ میں گھات میں رہا، وہ آیا غلّے سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا تو کہا کہ اب تجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا یہ تیسری بار ہے کہ تُو کہہ جاتا ہے کہ نہ آئے گا پھر آجاتا ہے۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی برکت سے آپ کو نفع دے گا۔ جب آپ بستر میں جائیں تو آیَۃُ الْکُرْسی پڑھ لیا کریں، تو اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ بھٹکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا کہ مجھے ایسے کلمات

سکھائے گا جن سے اللہ پاک مجھے نفع دے گا، حضور نے فرمایا: وہ ہے تو جھوٹا مگر تم سے سچ بول گیا۔ کیا جانتے ہو کہ تم تین دن سے کس سے گفتگو کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے۔ (بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا...الخ، رقم: ۲۳۱۱، ۸۲/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، بخاری شریف کی اس حدیثِ پاک سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے آقا کی نگاہ مبارک ماضی میں ہو جانے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آیۃُ الْکُرسی کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ❁ اگر رات کو بستر پر جانے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تو ساری رات **شیطان قریب نہیں آتا** ❁ **بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت** ہوتی ہے ❁ اسی طرح نمازوں کے بعد بھی آیۃُ الکرسی پڑھنے پر **جنت کی بشارت** ہے۔ ❁ رات کو سوتے وقت پڑھنے پر اپنے اور پڑوسیوں کے گھروں کی حفاظت کی بشارت ہے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۵۸/۲، الحدیث: ۲۳۹۵) ❁ اگر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تو رات بھر مکان چوری آگ اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا ❁ آیۃ الکرسی پڑھنے والا بدخوابی اور جنات کے خلل سے بچا رہے گا ❁ ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھنے والے کا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص۲۸)

نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیۃُ الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھنے کی سعادت تبھی حاصل ہوگی جبکہ ہم پابندی سے نماز پڑھتے ہوں گے۔ افسوس ہماری ایک تعداد ہے جو نماز جماعت سے نہیں پڑھتی اور اسی طرح ایک تعداد ہے جو **مَعَاذَ اللہ** نمازیں چھوڑ کر خود کو جہنم کا مستحق بنائے چلی جارہی ہے۔ افسوس! ہمارا ربّ تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرمارہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ہر عاقل وبالغ مرد وعورت مُسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نماز فَرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اگرچہ اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو نماز کو فَرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر تَرک کردے تو وہ سخت فاسِق وگُنہگار اور مُستَحِقِّ عذابِ نار ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔ (فتاوی رضویہ، ج۹ص، ۱۵۸) اس سے اندازہ لگایئے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کردیتا ہو بلکہ سِرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہوگا۔ اور یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

مَنْقُول ہے کہ ایک شَخْص جنگل (Jungle) میں جارہا تھا، شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شَخْص نے دن بھر میں ایک بھی نَماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شَخْص

نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: ”میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سَجدہ کرنے کا اِنکار کیا تو مَلعُون ہوا اور تُو نے آج پانچوں نمازیں تَرک کر دِیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قَہر نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ پھنس جاؤں۔“ (دُرَّۃُ النّاصحین، ص ۱۴۴، ملخصًا)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لٰہذا آج کی اس مقدس رات میں عہد کیجئے کہ **آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔** اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب اس رات کی مناسبت سے آمدِ مصطفٰے کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آمدِ مصطفٰے کا ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ سنتے ہیں۔

کسریٰ کا خواب

مخزوم بن ہانی مخزومی کے والد جو کہ 150 سال تک زندہ رہے، یہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ سرورِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات ساسانی خاندان کے مشہور بادشاہ کسریٰ کا محل ایک گڑ گڑاہٹ کے ساتھ ہِلنے لگا اور اس کے چودہ (14) کنگرے ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑے۔ فارس کی ہزار سال سے جلنے والی آگ ایک دم سے بجھ گئی، بحیرہ سَاوَہ کا پانی خشک ہو گیا اور کسریٰ نے ایک پریشان کر دینے والا خواب دیکھا جسے اس نے اپنے قاضی کے سامنے بیان کیا۔ اس نے دیکھا کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے تیز رفتار عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کر کے اس کے ملک میں

پھیل گئے ہیں۔ اس خواب نے کسریٰ اور دیگر کئی لوگوں کو سخت گھبراہٹ میں ڈال دیا، چنانچہ کسریٰ کے نائب نعمان بن مُنْذِر نے عبدُ المسیح غسقانی کو سَطِیح کاہن کے پاس بھیجا، تاکہ اس عظیم معاملے کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ سَطِیح کاہن ملکِ شام میں رہتا تھا اور کہانت میں بڑی شہرت کا مالک تھا۔ جب عبدُ المسیح اس کے پاس آیا اور ابھی وہ اس کی قیام گاہ سے باہَر ہی تھا کہ سَطِیح نے اُسے آواز دی اور اپنی کہانت کے زور سے وہ سب کچھ بتا دیا جس کی ابھی اس نے خبر بھی نہ دی تھی۔ سَطِیح کاہن نے کہا: اے عبدُ المسیح! تم اُونٹ پر سوار ہو کر میرے پاس آئے ہو اور بے شک بڑے دُور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہو۔ تمہیں بنی ساسان کے بادشاہ کسریٰ نے بھیجا ہے تاکہ تم محل کے زلزلے، آگ کے بجھنے اور خواب کے بارے میں پوچھ سکو، جس میں اس نے دیکھا ہے کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کر کے اس کے ملک میں پھیل گئے ہیں۔

پھر اس نے کہا: اے عبدالمسیح! جب تلاوت کی کثرت ہو جائے اور صاحِبِ عَصا (یعنی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ظاہر ہو جائیں اور وادیِ سَماوہ بہنے لگے اور بُحَیْرۂ سَاوہ خشک ہو جائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو پھر ملکِ شام سَطِیح کے لئے شام نہیں رہے گا، جتنے کنگرے کسریٰ کے محل کے گِرے ہیں ابھی اتنے ہی بادشاہ اور ہوں گے جو یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے، پھر ان کا سلسلۂ حکومت ختم ہو جائے گا۔ کسریٰ کا خواب اس کی بادشاہت کے خاتمے کا الارم (Alarm) ہے، اس کے اسلام اور اہلِ اسلام کی مملکت بن جانے اور اس کے شہروں میں عربوں کے داخل ہونے کی علامت ہے۔

(مولد رسول اللہ و رضاعہ لابن کثیر، ص ۲۲ ملخصاً)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت
رُوحُ الْاَمیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا تا عرش اُڑا پھریرا صُبحِ شبِ وِلادت

پڑھتے ہیں عرش والے سُنتے ہیں فرش والے
سُلطانِ نو کا خطبہ صُبحِ شبِ وِلادت
دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خُورشید ہی وہ چمکا صُبحِ شبِ وِلادت
پیارے ربیعُ الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صُبحِ شبِ وِلادت
شادی رَچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دُولہا بنا وہ دُولہا صُبحِ شبِ وِلادت
عرشِ عظیم جُھومے کعبہ زمین چُومے
آتا ہے عرش والا صُبحِ شبِ وِلادت
تیری چمک دَمک سے عالم چمک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صُبحِ شبِ وِلادت
بانٹا ہے دو جہاں میں تُو نے ضِیا کا باڑا
دیدے حسؔن کا حصہ صُبحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص۹۳تا۹۹)

سرکار کی آمد ... مرحبا سردار کی آمد ... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد ... مرحبا پیارے کی آمد ... مرحبا اچھے کی آمد ... مرحبا
سچے کی آمد ... مرحبا سوہنے کی آمد ... مرحبا موہنے کی آمد ... مرحبا
مُختار کی آمد ... مرحبا پرنور کی آمد ... مرحبا سراپا نور کی آمد ... مرحبا
مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی
مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ مصطفٰے کے مختلف اَدْوار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستارے چھپ جاتے ہیں، صبح کی سفیدی دم توڑنے لگتی ہے اور پھر مشرق سے ہلکی سی سُرخی نمودار ہوتی ہے، اس کے فوراً بعد

ہی سورج اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور ساری دنیا کو اپنی روشنی سے چمکاتا ہے، دراصل ستاروں کا چھپ جانا، صبح کی سفیدی کا ڈھلنے لگنا اور اس کے بعد سرخی کا نکلنا یہ اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ سورج نکلنے لگا ہے اسی طرح جب آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چمکنے کا وقت قریب آیا تو دنیا میں کئی ایسے عجیب و غریب اور انوکھے واقعات سامنے آئے جو اس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ اب کفر کی ظلمتیں مٹنے لگی ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے کسی کے دن ختم ہونے لگے ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے سہاروں کی بے چارگی ختم ہونے والی ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ ظلم و ستم کے دور کا خاتمہ ہونے والا ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب غریبوں کے دن پھرنے لگے ہیں، کیونکہ اب بے کسوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، غریبوں کے آسرا، ظلم و ستم سے نجات دینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لانے والے ہیں۔ مختلف طریقوں سے آپ کی آمد کی خبریں اور نشانیاں اس دنیا کو ملتی رہیں، کسی میں تو بالکل واضح علامت پائی جاتی تو کسی میں اشارۃً آپ کی تشریف آوری کا تذکرہ ہوتا۔ الغرض ولادتِ باسعادت تک بشارتوں کا، خوشخبریوں کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری و ساری رہا۔ مولانا جمیل الرحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں ۔۔۔ اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے
ابرِ رحمت چھا گیا ہے کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے ۔۔۔ بابِ رحمت آج وَا ہے آمدِ شاہِ عرب ہے
آنیوالا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا ۔۔۔ کعبے کا چمکا ستارہ آمدِ شاہِ عرب ہے
غنچے چٹکے پھول مہکے شاخِ گل پر مرغ چہکے ۔۔۔ روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عرب ہے
خواہشِ زلفِ نبی میں مست ہیں گل کی شمیمیں ۔۔۔ جھُوم کر آئی نسیمیں آمدِ شاہِ عرب ہے
مومنو وقتِ ادب ہے آمدِ محبوبِ ربّ ہے ۔۔۔ جائے آداب و طرب ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت فرض ہے جس کی اطاعت   ہر نبی نے دی بشارت آمدِ شاہِ عرب ہے

(قبالۂ بخشش، ص ۱۸۴)

سرکار کی آمد... مرحبا   سردار کی آمد... مرحبا   آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا   پیارے کی آمد... مرحبا   اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا   سوہنے کی آمد... مرحبا   موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا   پرنور کی آمد... مرحبا   سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ مصطفےٰ سے پہلے انبیائے کرام کی زیارت اور ان کی بشارت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے حمل شریف کا آغاز ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مختلف مہینوں میں نو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی زیارت ہوئی اور ان میں سے ہر ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق کچھ نا کچھ خبر سے آگاہ فرمایا۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **وِلادت کا وقت** قریب آیا، تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمِنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے متعلق خبر دی۔ (2) پھر حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فضل و کرم اور اعلیٰ رتبے** کی خبر دی۔ (3) پھر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا بیٹا

فتح و نصرت کا مالک ہے۔ (4) پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **عزّت اور بزرگی** سے آگاہ فرمایا۔ (5) پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف فرماہونے والی ہیں، وہ بہت **اچھے اخلاق کے مالک اور بڑی عزت والے** ہیں۔ (6) پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور آپ کی عزت اور بلند عہدے کے متعلق خبر دی۔ (7) پھر حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف لانے والی ہیں، وہ مَقامِ محمود، حوضِ کوثر، لِوَاءُ الْحَمْد، شفاعتِ عظمٰی کے مالک ہیں۔ (8) پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ آخری نبی آپ کے ہاں تشریف لائیں گے۔ (9) پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خواب میں جلوہ گری ہوئی اور فرمایا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بیٹے سچ بولنے والے اور سیدھے دِین یعنی جو سب دِینوں پر غالب ہے، اُس دِین کے مالک ہیں۔ الغرض ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دنیا و آخرت کے سردار سے حاملہ ہیں اور جب یہ دنیا میں تشریف لائیں تو ان کا نامِ نامی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رکھنا۔ (رسائل میلاد مصطفیٰ، ص ۲۲۵ ملخصا)

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

(ذوقِ نعت، ص ۲۱۶)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا　　پرنور کی آمد... مرحبا　　سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ
مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ　　مرحبایامصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری 12 راتوں کے واقعات وبرکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت سے قبل والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے ہر رات مزید بابرکت اور خوشیوں کا پیغام بن کے آئی، ان راتوں میں بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عجیب کیف و سُرور حاصل ہوا۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مراد اور آرزو پوری ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ ۞ اور بتایا گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ہاں وہ ہستی آنے والی ہیں جو حمد بجالانے اور شکر ادا کرنے والی ہیں۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آسمان سے فرشتوں کی تسبیح کرنے کو سنا۔ ۞ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ کہتے سنا کہ اے آمنہ! مدح و عزت کے مالک کے سبب خوش ہو جاؤ۔ ۞ پھر فرحت وبرکت مکمل ہوگئی اور ایک ایسانور چمکا جو پھر کم نہ ہوا۔ ۞ فرشتوں نے بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گِرد طواف کی صورت میں چکر لگائے۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سعادتوں اور تونگری کی ابتدا ہوئی۔ ۞ فرشتوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وِرد کیا۔ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے تھکاوٹ دُور ہوگئی اور حضورِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔ (رسائل میلادِ مصطفیٰ، ۲۲۷ملخصا)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ولادتِ مصطفےٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: جب سردارِ کون

ومکاں، مالکِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی واِنکساری کے ساتھ اپنی اُنگلی اُٹھائی ہوئی ہے۔ پھر میں نے سفید بادل کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جس نے نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مجھ سے چھپالیا، پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: انہیں مشرق و مغرب کی سیر کراؤ، انہیں زمین کی ہر جگہ میں لے جاؤ، تمام سمندری مخلوق، جنّوں اور انسانوں کی رُوحوں، فرشتوں، پرندوں اور جانوروں کے پاس سے گزارو، انہیں ہر ذی روح پر پیش کرو تاکہ وہ انہیں ان کے نام اور اوصاف کے ساتھ پہچان لیں، نیز انہیں تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیدائش کی جگہ کا بھی چکر لگواؤ۔ **(خصائص الکبری، باب ظھر فی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/۸۲)**

حضرتِ سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: پھر وہ بادل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دُور ہو گئے تو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور نیچے سبز ریشم بچھا ہوا تھا۔ **(مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا)** کسی کہنے والے نے کہا: حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دنیا پر قبضہ کرلیا اور زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ کے قبضے میں اپنی خوشی سے نہ آئی ہو۔ اس کے بعد تین فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب بڑھے ایک کے پاس چاندی کا پیالہ، دوسرے کے پاس زَمُرُّد کا تھال اور تیسرے کے پاس سفید ریشم کا کپڑا تھا، جس میں خوب چمکتی دَمکتی انگوٹھی تھی۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیالے کے پانی سے غسل دیا، پھر کپڑے سے مہرِ نبوت نکال کر دونوں کندھوں کے درمیان لگادی۔ **(مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا)**

پھر کسی کی آواز آئی: انہیں حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَخلاق، حضرتِ شیث عَلَیْہِ السَّلَام کی معرفت، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی شجاعت، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گہری دوستی، حضرتِ اسماعیل

عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان، حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا، حضرتِ صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی فصاحت، حضرتِ لُوط عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت، حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شدت، حضرتِ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر، حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت، حضرت یُوشَع عَلَیْہِ السَّلَام کا جہاد، حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبصورت آواز، حضرتِ دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت، حضرتِ الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کا وقار، حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد اور حضرتِ سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن وجمال عطا کر دو، بلکہ ان کو تمام انبیاومرسلین کے اخلاقِ حمیدہ کا نمونہ بنا دو۔ (خصائص الکبری، باب ظہر فی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/ ۸۲)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے　　جلاؤ شمعِ محبّت نبی کی آمد ہے
جہاں میں بجتی ہے نَوبت نبی کی آمد ہے　　سُناؤ سب کو بِشارت نبی کی آمد ہے
ہوئی خدا کی عِنایت نبی کی آمد ہے　　سجائے تاجِ شفاعت نبی کی آمد ہے
گُلوں پہ چھا گئی نُزہت نبی کی آمد ہے　　چمن میں پھیلی ہے نکہت نبی کی آمد ہے
ہے اِک عجیب سی فرحت نبی کی آمد ہے　　دِلوں پہ طاری مَسرّت نبی کی آمد ہے
نہ کیوں ہو وجد میں قسمت نبی کی آمد ہے　　نہیں خوشی کی نہایت نبی کی آمد ہے
الٰہی! کرلوں زیارت نبی کی آمد ہے　　عطا ہو چشمِ بصیرت نبی کی آمد ہے
ہے خوب بارشِ رحمت نبی کی آمد ہے　　نہالو پاؤ گے برکت نبی کی آمد ہے
ہُوا ہے وَا درِ رحمت نبی کی آمد ہے　　خدا سے مانگ لو جنّت نبی کی آمد ہے
برائے رشد و ہدایت نبی کی آمد ہے　　سنانے نیکی کی دعوت نبی کی آمد ہے

عدُو پہ چھائی ہے ہیبت نبی کی آمد ہے　　ملی ہے خاک میں نَخوت نبی کی آمد ہے
بُتوں کی آگئی شامت نبی کی آمد ہے　　مٹے گی کفر کی ظلمت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۸)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　　پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا　　موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا　　پرنور کی آمد... مرحبا　　سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفٰے کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفٰے پر کیسی کیسی انوکھی نشانیاں اور برکتیں ظاہِر ہوئیں، یقیناً یہ اللہ پاک کا فضل ہی ہے کہ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے عالَم میں بہار آگئی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے بی بی آمنہ کے گلشن میں بہار آگئی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے مکے کے شہر میں روشنی بکھرنے لگی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے عرب کے ریگزار تاروں کی طرح چمکنے لگے۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے کعبہ بھی جُھومنے لگا۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے مُرجھائی ہوئی کلیاں کِھل اُٹھیں۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے اندھیرے چھٹنے لگے۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے کفر و شرک

کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے قراروں کو قرار ملنے لگا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** غریبوں کو، یتیموں کو آسرا مل گیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** شیطان ذلیل ورُسوا ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہالت کا خاتمہ ہوا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** ناجائز اور غیر شرعی رسموں کا خاتمہ ہوگیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** معاشرے کے ہر فرد کو اس کے جائز حقوق حاصل ہوئے۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ نُورٌ علیٰ نُور ہوگیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہاں بھر میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ روشن ہوگیا۔ ☆**آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** دنیا جگمگانے لگی۔

اے عاشقانِ رسول! ہم بھی آمدِ مصطفےٰ کی خوب دُھومیں مچائیں، خوب خوشیاں منائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حرَمَین، سَرورِ کَونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں فَضل ورَحمت بَن کر تشریف لائے اور اللہ پاک کی رَحمت کے نُزول کا دِن یقیناً خوشی کا دِن ہوتا ہے چُنانچہ

مومنو خوشیاں مناؤ تاج والا آگیا

پارہ 11 سُورَۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن کا فرمانِ ذِیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝۵۸

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دَولت سے بہتر ہے۔

(پ ۱۱، یونس: ۵۸)

حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضَان میں، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضَان میں اللہ کا فَضْل "قُرآن" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/۳۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں اور بھی کئی مقامات پر اللہ پاک نے اپنی نبی، مکی مدنی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا اعلان فرمایا ہے۔ آیئے اس طرح کی کچھ آیات سنتے ہیں، چنانچہ پارہ 6 سُوْرَۂ مَائِدَہ کی آیت نمبر 15 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ۝۱۵ (پ ۶، المائدۃ: ۱۵)

تَرجَمہ کَنزُالاِیمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

پارہ 11 سُوْرَۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝۱۲۸

تَرجَمہ کَنزُالاِیمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

(پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۸) تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان

پارہ 17 سُوْرَۂ اَنْبِیَاء کی آیت نمبر 107 میں ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷)

تَرجَمہ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے

پارہ 22 سُوْرَۂ اَحْزَاب کی آیت نمبر 46.45 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶)

تَرجَمہ کنزُالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفےٰ کی خوشیاں منانا یعنی میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی کا باعث ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**مدنی انعامات**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں "**مرحبا یا مُصطفےٰ**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **مدنی قافلے میں سفر** کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جُلوسِ مِیلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، ربیع الاوّل کے 12 دن تک

عَلاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیم الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** مُنعقد کرنا، ربیعُ الاوّل کے **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں مدنی پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت کرنا، **بارھویں شب** اس عظیم رات کی تعظیم کی نیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنے روزمرّہ اِستعمال کی نئی چیزیں لینا، خَاتَمُ الْمُرسَلِیْن، رَحمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْن، جنابِ صَادِقُ و امین، قَرارِ ھر قَلْبِ غَمْگِین صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے **یومِ** ولادت (12 ربیع الاول) **کو روزہ رکھنا**، بارھویں شب اِجتماعِ مِیلاد میں گزار کر صبحِ صادق، ہاتھوں میں **مدنی** پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، اشکبار آنکھوں سے "**صبحِ بہاراں**" کا اِستقبال کرنا، بعدِ نمازِ فجر "**سلام و عید مبارک**" کہہ کر ایک دُوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات کرنا، سارا دِن عید میلادُ النبی کی مُبارکباد پیش کرنا اور عید مِلتے رہنا، خوشی کا اظہار کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جلوسِ مِیلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ میلادیہ (کھانا کھلانے) کا اہتمام کرنا، جلوسِ مِیلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو لب پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے "**مرحبا یا مصطفےٰ**" کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرَّحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ وِلادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱ ملتقطا)

صحابۂ کرام نے مِیلاد کس طرح منایا؟

جس طرح اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات کو بیان فرمایا اور خُود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی وِلادتِ مُبارَکہ کے تذکرے کیے، اسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنی اپنی محفلوں میں حُضُورِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُوب خُوب چرچے کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور پُوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی ہم اللہ پاک کا ذِکر کرنے بیٹھے ہیں، اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! کیا تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ہم کو اس کے سِوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب کیف یستحلف الحاکم، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں (محفلیں) کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا

سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۳۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اجتماعِ مِیلاد میں حُضُور پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ پاک، رَضاعَتِ مُبارَکہ اور بچپن شریف کے واقعات بیان کرنا، اس کے لئے محفلِ نعت مُنْعَقِد کرنا، لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان اس مبارک مہینے میں جَشْنِ وِلادت کی خُوشی مناتے ہیں، مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی مدنی پرچم (جھنڈے) لہراتے ہیں، خُوب چَراغاں کرتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے محفلِ نعت میں شرکت کرتے ہیں، صُبحِ صادِق کے وَقْت مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِسْتِقْبال کرتے ہیں، 12 ربیعُ الاول شریف کے دن روزہ رکھ کر جلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زِیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو ہماری وِلادت پر خُوشیاں مناتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکِرۃُ الواعظِین، ص ۶۰۰)

اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا

خوب فرماتے ہیں:

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے
تب تَلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے

اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے

حشُر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے

جھوم کر سارے کہو آقا کی آمد مرحبا
حشُر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے

تم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی
وہ تُمہاری گورِ تِیرہ جگمگاتے جائیں گے

ذِکرِ مِیلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۱۶تا۴۱۸)

سرکار کی آمد۔۔۔ مرحبا سردار کی آمد۔۔۔ مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد۔۔۔ مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد۔۔۔ مرحبا پیارے کی آمد۔۔۔ مرحبا اچھے کی آمد۔۔۔ مرحبا
سچے کی آمد۔۔۔ مرحبا سوہنے کی آمد۔۔۔ مرحبا موہنے کی آمد۔۔۔ مرحبا
مُختار کی آمد۔۔۔ مرحبا پُرنور کی آمد۔۔۔ مرحبا سراپا نور کی آمد۔۔۔ مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 سے

زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین قرآن و سنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک **775** (سات سو پچھتّر) **جامعات المدینہ اور 3790** (تین ہزار سات سو نوّے) **مدارس المدینہ** میں ہزاروں **طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے سالانہ اخراجات **کروڑوں** میں ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ **24 نومبر** 2019ء، 22 ربیع الاول 1441ھ بروز اتوار دن 02:00 سے **اگلے دن صبح 05:00** بجے تک ٹیلی تھون کی ترکیب ہو گی۔ پاکستانی کرنسی کے مطابق فی یونٹ 10 ہزار کا ہو گا، ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے **صدقات** سے تعاون فرمائیں۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا: اللہ پاک نے آپ کو مال دیا ہے تو ٹیلی تھون میں ضرور تعاون کیجئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ آپ کو دونوں جہاں میں کام آئے گا۔ **ٹیلی تھون** (چندہ جمع کرنے کی مہم) میں حصہ لینے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لیے آپ نے کتنی پیاری دُعا فرمائی ہے:

دعائے عطار: یا اللہ! 24 نومبر 2019 کو دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کیلئے ہونے والے ٹیلی تھون میں جو بھی ٹیلی تھون سے پہلے یا بعد میں اپنی اپنی ملکی کرنسی کے اعتبار سے کم از کم **1 یونٹ** جمع کرائے، اسے بُرے خاتمے سے بچا اور مرتے وقت جلوۂ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِکھا اور قبر میں اسے راحتیں اور برکتیں عطا فرما۔

اے اللہ! اس کا بے حساب جنت میں داخلہ فرما اور جو زیادہ یونٹ جمع کروائے، مالکِ کریم! اس پر

اور بھی رحمتیں نازل فرما اور ساتھ ہی ساتھ اس کو جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں دوسروں کو یونٹ جمع کرانے کی ترغیب دیں، تیار کریں یا اس کیلئے کسی بھی طریقے سے کوشش کریں، ان تمام کے حق میں اور مجھ گناہ گار کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔“ (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں اپنے صدقات (چندے / فنڈ) سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا و آخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کئے ہیں، ان میں چند ایک یہ بھی ہیں: ☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، (صدقہ دینے والوں کے لیے) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسْم کی بلا دُور ہو گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے

لیے واجب ہو گی۔ ☆ ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر دُرود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی و دنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں ضرور تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروایئے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دِین کے کاموں میں دِل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔

(سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے   بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆ اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذِکر بھی کثرت سے کرتا ہے، اس کے نقشِ قدم پر چلنے، اس کی اداؤں کو اپنانے اور قول، فعل اور عمل میں اس کی نقل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیونکہ محبوب کی اداؤں کو پسند کرنا اور اپنانا ہی محبت کی علامت اور محبت میں سچائی کی دلیل ہوتا ہے۔ چونکہ ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ہیں، ہمیں اپنی محبت کی سچائی کو پرکھنے کیلئے غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے محبوب

آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں اور نرالی اداؤں کو کس حد تک اپناتے ہیں؟ آج کے بیان میں ہم نوروالے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری اداؤں اور سُنَّتوں مثلاً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **بولنے کا انداز** کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **کھانے کا انداز** کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **معاشرے میں رہنے کا انداز** کیسا تھا؟ ساتھ ہی ساتھ صحابۂ کرام و صحابیات اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی سنّتِ رسول سے والہانہ محبت، سُنَّتوں پر عمل کرنے کے واقعات کے بارے میں سنیں گے۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں اور دلجمعی کے ساتھ مکمل بیان سننے کی نیت کر لیجئے۔

آیئے! سب سے پہلے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ کے متعلق سُنتے ہیں: چنانچہ

اَخلاقِ مصطفٰے کی جھلکیاں

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کوئی خوش اَخلاق نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ یا آپ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بھی آپ کو پکارتا تو آپ لَبَّیْك (یعنی میں حاضر ہوں) کہہ کر جواب دیتے۔ حضرت جریر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا کبھی بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جس وقت بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے خوش طبعی بھی فرماتے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہتے، ہر ایک سے گفتگو فرماتے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے، ان بچوں کو اپنی مُبارک گود

میں بٹھا لیتے، آزاد، غلام اور مسکین سب کی دعوتیں قبول فرماتے، مدینے کے دُور دراز مقامات پر رہنے والے مریضوں کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے اور مَعْذِرَت کرنے والے کی مَعْذِرَت قبول فرمالیا کرتے تھے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل واما حسن عشرته، ۱/۱۲۱)

سر سے پا تک ہر اَدا ہے لاجواب　　خوبُرویوں میں نہیں تیرا جواب
حُسن ہے بے مِثْل صورت لاجواب　　میں فِدا تم آپ ہو اپنا جواب

(ذوقِ نعت، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضور نبیِ رحمت، **شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر والوں، اپنے احباب، اپنے اصحاب، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں حتی کہ ہر ایک کے ساتھ اتنی خوش اَخلاقی اور ملنساری کے ساتھ پیش آتے کہ ان میں سے ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ حسنہ سے متأثر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے والا بن جاتا، جب کوئی آپ کو بُلاتا تو آپ جواب میں لبیک (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، مگر افسوس! فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں، تو ہمارے گھر والے، دوست احباب، رشتہ دار الغرض ہم سے تعلق رکھنے والے ہماری بد اَخلاقی و زبان درازی کی وجہ سے ہم سے دُور بھاگتے ہیں، کیونکہ کبھی ہم اَبے تبے یعنی بازاری انداز سے بات کرتے ہیں تو کبھی ہم دوسروں کے ساتھ لڑتے جھگڑتے اور گالم گلوچ کرتے ہیں، کبھی کسی کی غیبت، چغلی اور دل آزاری کرتے ہیں تو کبھی گھر میں والدین اور بہن بھائیوں سے الجھتے ہیں، کبھی دوستوں کے ساتھ بے رُخی اور بد سُلوکی کرتے ہیں، تو کبھی بچوں کے ساتھ بے جا سختی سے پیش آتے ہیں، کبھی

گھر والوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں تو کبھی پڑوسیوں پر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں، کبھی سسرال والوں کے ساتھ تو کبھی اپنے دیگر رشتے داروں کے ساتھ قطعِ تعلقی کرلیتے ہیں، الغرض بدقسمتی سے نہ ہم ظاہر میں سُنّتِ مُصْطَفٰے کے پابند ہیں نہ کردار میں اخلاقِ مُصْطَفٰے کے پیکر، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کے مطابق گزاریں، جیسا کہ

ہمارے رَبِّ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: **معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نقشِ قدم پر ہوجائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔**

(نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ:۲۱)

جو اپنے دل کے گُلدستے میں سُنّت کو سجاتے ہیں
وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں کی حق سے پاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سنتوں پر عمل کرنے کی بَرَکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، کھانے پینے اور گفتگو کرنے میں پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کو اپناتے ہیں تو ربِّ کریم کی رحمتیں ان پر چھما چھم برستی ہیں، کیونکہ ☆سُنَّتوں پر عمل

کرنے والوں کو ربِّ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کا شمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو خوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو فکرِ آخرت کی سوچ ملتی ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو حقیقی محبتِ رسول نصیب ہوتی ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو کئی شہیدوں کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو دونوں جہاں میں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں، ☆ سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے کی خُوشنودی و قُرب حاصل ہوتا ہے۔ آیئے! سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی

حضرت علی بن حُسین رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ نے حضرت ہِبَۃُ اللہ طَبَری رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت ہِبَۃُ اللہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے جواب دیا: اللہ کریم نے میری مغفرت فرمادی۔ عرض کی: کس سبب سے؟ تو انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: سُنَّتِ مُبارکہ پر عمل کی وجہ سے۔

(سیراعلام النبلاء، رقم: ۲۷۴، ھبۃ اللّٰہ بن الحسن، ۱۷/۴۱۹ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سُنَّتِ مُصطفٰے پر عمل کرنے کی برکت سے اللہ پاک نے حضرت ہِبَۃُ اللہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی مغفرت فرمادی، سُبۡحٰنَ اللہ! سُبۡحٰنَ اللہ! یاد رکھئے! ہمارے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم، صحابۂ کرام و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سُنَّتِ کریمہ کی پیروی کو لازم و ضَروری جانتے تھے اور بال برابر بھی کسی مُعاملے میں اپنے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور سنّتوں کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں اور فرامین پر عمل کا بے پایاں جذبہ رکھنے والے عاشقانِ رسول کے بہت سے واقعات ہیں۔ چنانچہ

سُنّت پر عمل کی برکت

اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے صفحہ 263 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زبردست مُحَدِّث حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں دعوت پر بُلایا، کھانے سے فارغ ہو کر کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چُن چُن کر تناول فرمانے لگے۔ خلیفۂ بغداد مامون رشید نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے: جو شخص دستر خوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا، وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷) میں اِسی حدیثِ مبارکہ پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتأثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) رومال میں باندھ کر لایا۔ خلیفۂ بغداد مامون نے وہ دِینار حضرت ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیئے۔ حضرت ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حدیثِ مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہِر ہوگئی۔ (ثمراتُ الاوراق، ۱/۸)

رزق کی قدر کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے **دو اہم نِکات** حاصل ہوئے۔ **پہلا نکتہ** یہ کہ دستر خوان پر گِرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے اور تنگیِ رزق سے حفاظت نصیب ہوتی ہے، مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے گھروں میں انتہائی بے حِسی کے ساتھ رِزق کی ناقدری اور بے حُرمتی کی جاتی ہے، چائے، پانی، کولڈ ڈرنک اور شربت وغیرہ پینے اور کھانا کھانے کے بعد برتن میں تھوڑا سا چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو فی زمانہ شاید فیشن سمجھا جاتا ہے اور پھر اس بچے ہوئے رزق کو گندی نالیوں کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رزق کی بے قدری اور بے حرمتی پر افسوس اور اپنے کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آج کل رِزْق کی بے قدری اور بے حُرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَب پَتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والے مزدور تک رزق میں بے احتیاطی کرتے نظر آتے ہیں، فی زمانہ شادی میں طرح طرح کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اور ان کے اَجزا بہا دیئے جاتے ہیں، ان سے ہم سب واقف ہیں۔ کاش کہ ہمارے اندر کھانے کو ضائع کرنے سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگ کیا کہیں گے!

دوسرا نکتہ یہ ملا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین سُنّتوں سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ وہ سُنَّتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے امیر، رئیس، بادشاہ، وزیر اور کسی بڑے عہدے والے کی پروا نہیں کرتے تھے، مگر افسوس! فی زمانہ سُنّتیں تو دُور کی بات ہم فرائض و واجبات میں کوتاہی کرتے

نظر آتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں، اگر ہم جہنم کے عذاب سے بچ کر ربِّ کریم کی رِضا پانا چاہتے ہیں، اگر ہم حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانا چاہتے ہیں، اگر ہم جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق بننا چاہتے ہیں، اگر ہم جنت میں آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانا چاہتے ہیں، تو اس کے لئے ہمیں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ و صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے نقشِ قدم پر چلنا ہو گا کیونکہ ان مقدس ہستیوں کا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا، کھانا پینا الغرض ہر نیک و جائز کام سنتِ رسول کے مطابق ہوتا، یہ حضرات کس طرح حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپنی زندگی میں اپناتے تھے، آیئے اس بارے میں ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتے ہیں:

محبوب کی ادا سے محبت

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** کے صفحہ 27 پر ہے کہ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن میں سے ایک صحابی جو کہ درزی تھے، انہوں نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پُر خُلُوص دعوت کو قُبُول فرما لیا اور آپ مُقَرَّرَہ دن ان صحابی کے ہاں چلے گئے، میں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اُس دعوت میں موجود تھا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر تواضع کے لئے جو کی روٹی اور سالن پیش کیا گیا، جس میں کدّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو کی قاشیں (یعنی ٹکڑے) تلاش کر رہے ہیں، حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے

ہیں جب سے میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کدّو کو اتنا پسند فرماتے ہیں، اسی دن سے میں بھی اپنے لئے کدو کو پسند کرنے لگا۔ (بخاری، کتاب الاطعمة، باب المرق، ۵۳۷/۳، حدیث ۵۴۳۶)

تیری اِک اِک اَدا پر اے پیارے سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

(ذوقِ نعت، ص ۱۷۰)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ☆ ایک یہ کہ اپنے خُدّام و غلاموں کی دعوت قبول کرنی چاہیے اگرچہ وہ اپنے سے درجہ میں کم ہو۔ ☆ دوسرا یہ کہ خادم کو اپنے ساتھ ایک پیالے میں کھلانا بہت اچھا ہے۔ ☆ تیسرا یہ کہ کدّو پسند کرنا سنت ہے۔ ☆ چوتھا یہ کہ سُنَّت سے محبت کرنا صحابۂ کرام کا طریقہ ہے۔ آخری فائدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خادم پیالہ سے بوٹیاں یا کدو وغیرہ چُن کر مَخْدُوم کے سامنے رکھ سکتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۱۸-۱۹ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِین کی دلجوئی کے لئے ان کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے اور نا صرف دعوت قبول فرما کر آپ وہاں تشریف لے جاتے بلکہ صاحبِ خانہ جو کچھ آپ کے سامنے پیش کر دیتا، آپ کسی ناگواری کا اظہار کئے بغیر قبول فرمالیتے، اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو شریف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی پسندیدہ غذا تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے شوق سے کدو شریف تناول فرمایا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بات کرتے ہوئے ضرورتاً مسکرانا یہ بھی ہمارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت اور بہت ہی پیاری ادا ہے۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بلکہ مسکرایا کرتے تھے۔(مراٰۃ المناجیح،4/42ملخصاً) چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ جس میں آپ کا حَلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ صرف مُسکراتے تھے۔(بخاری،3/325، حدیث:4828)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے کئی مواقع پر مسکراتے دیکھا، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان بھی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکرانے کی ادا کو ادا کرتے ہوئے مسکرایا کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے عرض کی، آپ اس عادت کو ترک فرما دیجئے ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: میں نے جب بھی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا آپ مسکراتے تھے۔ (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عمل کی نیت سے ایسا کرتا ہوں۔)(**مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱**)

یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں فِدا جانِ عالَم ہو اے جانِ عالَم

(ذوقِ نعت، ص۱۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ محتشم، نبیِّ مُکرَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ اور مبارَک سیرت رہتی دنیا تک کے لئے مَشعلِ راہ ہے۔ آپ کی ہر ہر ادا میں ڈھیروں حکمتیں چُھپی ہیں، عاشقانِ رسول ان اداؤں کو بجالانا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور اسے دِین و دنیا کا سَرمایہ جانتے ہیں۔ ایک عاشقِ رسول اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کو بجالانے کے لیے گویا کہ موقع تلاش کرتا رہتا ہے، آیئے! پیارے مُصطفٰے کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چند مزید پیاری پیاری اداؤں کے بارے میں جانتے ہیں:

(1) **رَفتارِ مبارَک:** پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو پاؤں جما کر چلتے گویا آپ بلندی سے نیچے اُترتے معلوم ہوتے۔(1) ایک روایت میں ہے کہ جب آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تھے تو پوری قُوَّت سے چلتے تھے اور کاہل کی طرح نہیں چلتے تھے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الثالث فی مشیہ، ۷/۱۵۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے ہوئے کسی ادا کو اپناتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے دیکھ لیتے تو ان کا حال یہ ہو جاتا کہ اس ادا کو بار بار کرتے، آیئے اسی بارے میں چند واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **عمامہ کے فضائل** صفحہ 31 پر ہے: حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ایک جھڑ بیریا کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف اُلجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس ہوتے اور عمامہ شریف چھڑا کر آگے بڑھتے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ ارشاد فرمایا کہ

---

(1) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص60

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اس بیر میں اُلجھ گیا تھا اور حضور عَلَیْہِ السَّلَام اتنی دُور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ شریف چھڑایا تھا۔ (نورُ الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرَّحمٰن، ص ۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی مکے مدینے کے سرکار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں بالخصوص سُنّتوں کو اپنانے کی کوشش کیا کریں، چلنے پھرنے میں کن کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ آیئے! امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ 163 مدنی پھول سے چلنے کی چند سُنّتیں و آداب سنتے ہیں: پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ پاک نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔(1)

❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو (2) عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی

---

[1] ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

مُمانَعَت آئی ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سُنّتوں کے بارے میں مزید کچھ سنتے ہیں:

(2) **چھینکنے کا انداز:** سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلند آواز سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ جب چھینک آتی تو منہ مبارک کو کپڑے یا ہاتھ مبارک سے ڈھانپ لیتے۔ (2)

(3) **آرام فرمانے کا انداز:** رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ مبارک رُخسار کے نیچے رکھتے (3) اور یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا یعنی اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْر یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے۔ (4)

(4) **پانی پینے کا انداز:** سرکارِ مکۂ مکرمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانی تین (3) سانس میں نوش فرماتے۔ (5)

(5) **خُوشبو کا استعمال:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوشبو پسند تھی، (6) خوشبو کا تحفہ رَد

---

[1] ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

(2) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص99

(3) سبل الہدیٰ و الرشاد، 253/7

(4) شمائل محمدیہ، ص157، حدیث: 243

(5) مسلم، ص863، حدیث: 5287

(6) مراۃ المناجیح، 174/6

نہ فرماتے، (1) مُشک و عنبر خوشبو استعمال فرماتے۔ (2)

(6) آئینہ دیکھنے کا انداز: شہنشاہِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آئینہ دیکھتے وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ جس طرح تُو نے میری تخلیق کو حسین کیا ایسے ہی میرے خُلق کو بھی اچھا کر دے۔ (3)

(7) سُرمہ لگانے کا انداز: مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِثْمد سُرمہ لگایا کرتے۔ (4) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مقدس آنکھوں میں سُرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے (5) اور بعض اوقات دو دو سلائیاں سُرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔ (6)

مصطفٰے کی اداؤں پہ لاکھوں سلام!

اسی طرح آپ کی اداؤں میں یہ بھی ہے کہ (1) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے۔ (2) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آنے والوں کو محبت دیتے اور ایسا کوئی عمل اِختیار نہ فرماتے جس سے نفرت پیدا ہو۔ (3) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اس پر عمل سے روکتے۔ (4) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر معاملے میں اِعتِدَال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے۔ (5) ہمارے

---

(1) شمائل محمدیہ، ص130، حدیث:208

(2) مواہبِ لدنیہ، 70/2

(3) الوفا لابن الجوزی، 161/2

(4) ترمذی، 294/3، حدیث:1763

(5) شمائل محمدیہ، ص51، حدیث:49

(6) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص77

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ (6) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پاس بیٹھنے والوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے۔ (7) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس (Feel) ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ (8) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت و خوش خُلقی (یعنی اچھے اخلاق، اچھی عادات) ہر کسی کے لیے عام تھی۔ (9) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں کسی سے بُھول ہو جاتی تو نہ اس کو شہرت دی جاتی نہ ہی اس کا مذاق اڑایا جاتا۔ (10) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں حیا سے جھکی رہتیں۔ (11) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے۔ (12) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرمادیا کرتے۔ (13) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ کسی کی بات کو کاٹتے نہ ہی بیچ میں بولتے۔ (14) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت گفتگو نہ فرماتے۔ (15) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کا عیب تلاش نہ کرتے۔ (16) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں) باعثِ ثواب ہو۔ (17) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے۔ (18) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کی بات نہ کاٹتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو منع فرماتے یا وہاں سے اُٹھ جاتے۔ (19) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ

صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی **قہقہہ** (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے۔

(20) صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان **فرماتے ہیں: آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ **مسکرانے والے** تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے) **حضرت عبد اللہ بن حارث** رَضِیَ اللہُ عَنۡہ **فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ **مسکرانے والا** کوئی نہیں دیکھا۔ (احترامِ مسلم، ص۲۷،۲۸ ملتقطاً)

تری صورت تری سیرت زمانے سے نِرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۳۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کو اپنانے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **”مدرسۃُ المدینہ بالغان“** بھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں ☆ مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ کے ضروری مسائل سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆ مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆ مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دِینی

تربیت ہوتی ہے۔

رِسالہ **”مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان“** میں آپ جان سکیں گے ☆ قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل ☆ قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا دُور دراز کا سفر، ☆ دُرست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم، ☆ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے 7 مقاصد

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کراچی کے ایک اسلامی بھائی گناہوں سے توبہ کے بعد مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے لگے، جس کی برکت سے **درست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم** پڑھنا سیکھ گئے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے **ہفتہ وار اجتماع میں شرکت** کا معمول بھی بن گیا۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے **مُدَرِّس کورس** کرنے کی سعادت ملی۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے **خود مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھانے والے** بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۶-۶۴۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کا پیارا کلام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم اپنی مرضی سے گفتگو کرتے ہیں، اپنی مرضی سے کلام کرتے ہیں، مگر ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ آپ کلام اس وقت فرماتے تھے جب وحیِ الٰہی ہوتی تھی۔ چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 3 اور 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۙ(۴) (پ۲۷، النجم: ۳، ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے

ان آیات کا شانِ نزول یوں ہے کہ غیر مسلم یہ کہتے تھے کہ قرآن، اللہ پاک کا کلام نہیں بلکہ محمد (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے، اس کا رد کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کلام تمہارے پاس لے کر آئے ہیں، اس کی کوئی بات وہ اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ پاک کی طرف سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے کی جاتی ہے۔(1)

جبکہ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نبی اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے ہیں وہ ربّ کی وحی ہوتی ہے، اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کو بحرِ توحید میں اس طرح فنا کر دیا، کہ جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے، زبان تو محبوب کی ہوتی ہے، مگر کلام ربّ کا ہوتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو بھی بولتے ہیں وہ یا تو قرآن ہوتا ہے یا حدیث اور دونوں وحی ہیں۔ ہاں قرآن وحیِ جلی ہے اور

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ ۳، ۴، ۹/ ۵۴۷

حدیث وحی خفی ہے۔ (1) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحی خدا چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسِین اداؤں میں سے ایک پیاری ادا یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو پُر وقار انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

اُمُّ المُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے، کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والے اس کو سمجھ کر یاد کر لیتے تھے۔ اگر کوئی اَہَم بات ہوتی تو کبھی کبھی تین تین مرتبہ دُہرا دیتے تاکہ سننے والے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔

(الشمائل المحمدیۃ، باب کیف کان کلام رسول اللہ، ص ۱۳۴۔۱۳۵، حدیث: ۲۱۳۔۲۱۴۔۲۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گفتگو فرمانے کے انداز کو سُنا، ہمیں بھی اس کو اپنانا چاہیے۔ افسوس! صد افسوس! ہم میں سے ایک تعداد ہے جو اتنی تیزی سے گفتگو کرتی ہے کہ بات ہی سمجھ نہیں آتی۔ جبکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو کان پھاڑ آواز میں گفتگو کرتی ہے، تحمل نرمی اور سکون سے گفتگو نہیں کرتے۔ اسی طرح ایک تعداد ایسی بھی ہے جو مَعَاذَ اللہ فحش اور گندی باتیں بڑی بے باکی سے کرتی نظر آتی ہے۔

1... شان حبیب الرحمٰن، ص ۲۲۷، ملتقطاً

گفتگو کے متعلق چند اہم مدنی پھول

ابھی ہم نے نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک گفتگو کے بارے میں جو چند پیاری پیاری ادائیں سُنیں۔ اس سے جو معلومات حاصل ہوئیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ☆ گفتگو کرتے وقت آواز بہت زیادہ تیز اور جلدی جلدی میں نہ ہو کہ اس سے سامنے والے کے لئے بات سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے ☆ جب بھی بات کریں تو آواز اتنی دِھیمی اور کم نہ ہو کہ سامنے والے تک آواز نہ پہنچے یا پھر اسے الفاظ ہی سمجھ میں نہ آئیں، اسی طرح گفتگو کرنے میں اس قدر بلند آواز بھی نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی تیسرا اسلامی بھائی گفتگو کی وجہ سے کوفت میں مبتلا ہو جائے یا تکلیف محسوس کرے، لہٰذا جب بھی گفتگو کریں آواز میں اعتدال کا خاص خیال رکھیں تاکہ سامنے والا بات بھی سمجھ لے اور کسی تیسرے کو اس سے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچے۔ ☆ جب کسی کو کوئی بات سمجھانا مقصود ہو تو اس بات کو ایک سے زائد بار دہرانے میں حرج نہیں اور نہ ہی اس مقصد سے ایک جملہ کئی بار دہرانا فضول گوئی کے زُمرے میں آتا ہے بلکہ کسی کو اچھی طرح بات سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے اپنی بات کو ایک سے زائد مرتبہ دُہرانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری ادا ہے۔ ☆ بِلا ضرورت گفتگو کرنے سے اچھا یہ ہے کہ خاموش رہا جائے اس لئے کہ فضول گفتگو میں ذرا بھی بھلائی نہیں ہے اور فضول گفتگو اکثر اوقات پچھتاوے کا سبب بھی بن جاتی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر خاموش رہا کرتے تھے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ بندہ اپنی زبان سے ذِکرُ اللہ بھی نہ کرے اور نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے جیسے اچھے کام سے اپنے آپ کو روک لے۔

خاموشی سے مراد کیا ہے!

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ پاک کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بِلاضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عمر شریف میں ایک بار بھی زبان مبارک پر نہ آیا۔ حضور سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو؟ آم کے درخت میں جامن نہیں لگتے، بار دار (پھل دار) درخت، خار دار (کانٹے والے درخت) نہیں ہوتے۔ بلکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خود فرمایا ہے کہ جو بھی کلام کرے تو خیر (یعنی اچھا) کلام کرے ورنہ خاموش رہے، حضرت ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں: کاش میں فضول بات کہنے سے گونگا ہوتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۸۱ بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خاموشی کو کس قدر پسند فرماتے تھے کہ بِلا ضرورت کوئی کلام نہ فرماتے، اگر اپنی مبارک زبان کو حَرَکت دیتے تو اللہ پاک کے ذکر کے لئے، اس کے احکامات کو بیان کرنے کے لئے، اپنی ازواجِ مطہرات کی دل جوئی کے لئے، اپنے پیارے صحابہ کی مدنی تربیت فرمانے کے لئے، لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے لئے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ فضول گوئی سے ہر دم بچتے رہیں۔ آیئے! فضول گفتگو سے بچنے کے فضائل پر (2) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

فرامینِ مصطفٰے

(1) ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار... الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا، جب تک اپنی زبان کو (فُضول

باتوں سے) روکے نہ رکھے۔ (معجم اوسط، ۵/۵۵ حدیث: ۶۵۶۳)

یاربّ! نہ ضَرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حَشْر پھنسا دے   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دُوں گا   اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمَّم، ص ۹۳)

مجلس مدنی چینل کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں خدمتِ دِین کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی چینل"** بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کیلئے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بہت سارے بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اُٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص 100 فیصد اسلامی چینل شروع کرے۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شِدَّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V

ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے اور لوگ پابندِ سنت بننے لگے۔ ہم سب بھی مدنی چینل دیکھتے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں۔

مدنی چینل دیکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ **مدنی چینل** دیکھنے سے دِینی معلومات حاصل ہوتی ہیں، **مدنی چینل** دیکھنے سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے کِردار اچھا ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گھر میں مدنی ماحول بنتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گناہوں بھرے چینلز سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ربیع الاول کی 1 تاریخ سے **روزانہ شام 4:00 سے 6:00 بالخصوص بچوں کے مدنی چینل** کا آغاز ہوچکا ہے، بچوں کو **نمازی، تِلاوتِ قرآن کرنے والا، سُنّتوں کا پابند، سچا عاشقِ رسول** دیکھنے کے خواہشمند والدین اپنے بچوں کو ان اوقات میں مدنی چینل دیکھنے کی ضرور ترغیب دِلائیں، **اللہ پاک** کی رحمت سے ہمارے بچوں کو بھی بہت سارا علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعْتِراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زُور دار
شرمِ عصیاں کے سبب ہو گا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں ☆ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۸۷ ۳ ملخصًا) ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱) ☆ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹) ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر انکی غَیبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۶۹/۴۲۴) ☆ جب کبھی اِجتِماع یا مجلِس

میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اُتارلیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴) ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷ حدیث: ۴۸۵۷) ☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سَیِّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ ☆مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۰۷، منقول از سنتیں اور آداب، ص ۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۹۵/۳، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔**(1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الاَوَّل کامبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **آمد کی خوشیاں** ہیں۔ عاشقانِ رسول پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ کی یاد سے اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، ☆کہیں آپ کی **وِلادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆کہیں آپ کی **شان و عظمت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مُبارک صُورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ ☆کہیں **عِبادتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **سِیادتِ**

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مصطفےٰ کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں **شَفاعتِ مصطفےٰ** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں**(بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔ ☆ کہیں **طاقتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفےٰ** کے تذکرے کئے جارہے ہیں۔ ☆ کہیں **نگاہِ مصطفےٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفےٰ** کا بیان ہے۔ ☆ کہیں **خاندانِ مصطفےٰ** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوت** کا بیان ہے۔ ☆ کہیں **معجزاتِ مصطفےٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفےٰ** کا بیان ہے۔ ☆ کہیں **اِختیاراتِ مصطفےٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے۔ ☆ کہیں **ہجرتِ مصطفےٰ** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفےٰ** کا بیان ہے، گویا کہ **ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفےٰ** کی برکتوں سے اپنا حصہ پارہا ہے۔ اسی مُناسبت سے آج ہم بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **جسمانی طاقت** کے بارے میں سنیں گے۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آیئے! سب سے پہلے اسی بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں:

نبیِ کریم اور عرب کا مشہور پہلوان

مکہ کے آس پاس رُکانہ نامی پہلوان رہتا تھا۔ اس کا نسبی تعلق خاندانِ بنو ہاشم سے تھا، وہ بڑا ہی طاقتور، شہ زور، زبردست رعب و دبدبے کا مالک اور مار دھاڑ کرنے والا شخص تھا۔ کوہِ اِضَم کے دامن میں ایک شاداب وادی تھی جہاں وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اس وادی میں کسی کو دَم مارنے کی جُراءت نہ ہوتی تھی۔ لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے (غلط باتیں پھیلانے) کی وجہ سے وہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شدید نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔ اس کی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ **مَعَاذَ اللہ** (اللہ کی پناہ) وہ آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی قسم کے خطرے کو خاطر میں لائے بغیر ایک روز دینِ اسلام کی دعوت کے لیے رُکانہ کی وادی میں تن تنہا تشریف لے گئے۔ رُکانہ بھی اُدھر آنکلا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر بپھر گیا اور تکبر کے نشے سے بدمست ہو کر بولا: **یَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ الَّذِیْ تَشْتِمُ اٰلِھَتَنَا** یعنی اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہی ہیں وہ جو ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں؟ اس کے بعد وہ مزید تلخ کلامی پر اُتر آیا اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہمارے معبودوں کو نیچا اور کمزور کہتے ہیں اور اپنے خُدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا آپ کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ ہوتا تو آج میں آپ کا کام تمام کر دیتا لیکن میں آپ کو بغیر مقابلہ کئے جانے نہ دوں گا۔

اس کے بعد رُکانہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ کُشتی لڑنے کی دعوت دی اور کہا: میں اپنے خُداؤں کو پُکاروں گا اور آپ اپنے خدا کو مدد کے لئے پُکاریں۔ اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو دس بکریاں دوں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول کر لیا اور اس سے کُشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُکانہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور اس کا پنجہ مروڑا۔ رُکانہ کے ہوش اُڑ گئے اور وہ درد سے تڑپنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دھکا دیا تو وہ خشک پتے کی طرح زمین پر گِر گیا۔ رُکانہ کو اپنی قوتِ بازو پر ناز تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صادق وامین یعنی سچے وامانت دار رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں چند لمحوں میں اسے اس طرح نیچا دکھا دیں گے۔ جو کچھ ہوا اس کی توقع کے برعکس تھا، لیکن رُکانہ نے اِسے اتفاق سمجھتے ہوئے ہار نہ مانی۔ ہوش بحال ہوئے تو اس نے دوبارہ کُشتی لڑنے کی درخواست کی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی درخواست منظور فرمالی۔ لیکن اس کا نتیجہ بھی پہلے سے مختلف نہ ہوا یعنی اس بار بھی وہ ایک لمحے میں ہار

گیا۔ رُکانہ تصویرِ حیرت بن گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس جیسے ہٹے کٹے پہلوان کا ایسا حشر ہو گا۔ لیکن اب بھی وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ تیسری بار پھر کشتی لڑنے کی درخواست کی جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالی۔ تیسری بار بھی شکست اس کا مقدر بنی اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زورِ بازو کی تاب نہ لاکر گر گیا اور پھر بولا: یہ سب کچھ آپ نے نہیں کیا بلکہ آپ کے غالب و قادر معبود اللہ ہی نے کیا ہے جبکہ میرے خداؤں نے مجھے رسوا کیا ہے۔ (دلائل النبوة للاصبھانی، الفصل التاسع عشر، ذکر خبر رکانة، ۲/۲۳۵ ماخوذاً) یہاں یہ بات بھی ملتی ہے کہ رُکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رُکانہ مسلمان ہو گئے، یعنی اُسی وقت اسلام لے آئے جبکہ ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔ (شرح الزرقانی علی المواهب، الفصل الثانی فیما اکرمه الله... الخ، ۶/۱۰۲)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظمِ ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ عزّت والے غلبہ و قہر و طاقت والے
حُرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہِر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

اشعار کی مختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی عزت و عظمت سب سے زیادہ ہے، جن کا ہر ایک پر رُعب و دَبدَبہ ہے، جنہیں ہر ایک پر غلبہ حاصل ہے، جنہیں ہر طاقت و قوّت عطا کی گئی ہے، جن کی سرداری ہر ایک پر ظاہر ہے، جن کی حکومت ہر شے پر قائم ہے، جو دنیا و آخرت میں ہماری بگڑی بنانے والے ہیں، ہمیں تکالیف و مصیبتوں سے نجات دِلانے والے ہیں، ان پر لاکھوں سلام اور رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے طاقتور اوراعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ سامنے والا لڑنے کی بات کر رہا ہے، کُشتی کا چیلنج کر رہا ہے، تلخ لہجے میں بات کر رہا ہے، دھمکیاں دے رہا ہے لیکن قُربان جائیے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ دَاوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے حِلم وبُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے رہے۔ سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ بداَخلاقی کرنے، ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے یا گھورنے یا کسی بھی قسم کی بداَخلاقی کرنے والے سے بھی آپ الفت اور پیار کا برتاؤ کرتے، اور بداَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف وکرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر (قیدی) بنالیتے۔ حضرت سَیِّدَتُنا بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی چیز، عورت یا خادم کو اپنے دستِ اقدس سے نہ مارا، اور نہ ہی اِیذا پہنچنے پر اِیذا دینے والے سے انتقام لیا، البتہ جب اللہ پاک کی حُرمت کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے لئے اُسے سزا دی۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ للآثام۔۔۔الخ، ص ۹۷۸، حدیث: ۲۰۵۰)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر کئی لوگوں نے اِسلام قبول کِیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل وغارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کردار اور درگزر

اے عاشقانِ رسول! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم غور وفکر کریں کہ ہمارا اخلاق کیسا ہے، ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں، کوئی ہم سے بداخلاقی سے بات کرے تو ہم اُس کو اُس سے بڑھ کر بداخلاق بن کر دکھانا پسند کرتے ہیں، کسی سے کوئی غلطی بھی ہو جائے اور وہ اس پر معافیاں مانگتا پھرے تب بھی ہم اسے مزہ چکھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب دِین سے دُوری اور جہالت والے کام ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دوسرے خصائص میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی

ثانی نہیں تھا، اسی طرح جسمانی طاقت میں بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے مثل و بے مثال تھے۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

چٹان کا ٹُوٹنا

مشہور صحابیِ رسول حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خَنْدق کے موقع پر) خَنْدق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہو گئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عَرْض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا (یعنی 3 دن سے کھانا نہیں کھایا تھا) اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَسْتِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹِیلے کی طَرح بِکھر گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۵۱/۳، الحدیث: ۴۱۰۱) ایک اور رِوایَت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس چٹان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فتح ہونے کی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارَت دی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳۱/۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ حَضْرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شکمِ اَقْدَس (پیٹ مبارک) پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَھْلِیّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی

سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبْح کر کے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد سالن اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرْف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوامت کر دینا۔

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَنْدق پر آکر آہستگی سے عَرْض کیا: یارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدق والو! جابر نے دَعْوتِ طَعام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْرِیف لائے تو گُوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَہْلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھا لیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔ (**بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، الحدیث: ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۳/ ۵۱ ملخصاً**)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارَک رکھا اور کچھ کلام پڑھا، جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی،

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (الخصائصُ الکبریٰ، ۱۱۲/۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں	آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں	سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس واقعہ سے ہمیں کئی درس ملتے ہیں، پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو، پھر بھی شاید بمشکل پچاس ساٹھ (50/60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا اِنتظام ہو سکے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف ایک ہزار (1000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا، اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مالکِ کونین (یعنی دونوں جہاں کے مالک) ہیں، کائنات کے سارے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں، آپ کی

مرضی تھی، چاہتے تو سارے خزانے آپ کے سامنے ہوتے اور آپ جس طرح چاہتے انہیں استعمال فرماتے۔ مگر یہ آپ کی کمال عاجزی و انکساری ہے کہ مالکِ کونین ہو کر بھی، شاہِ دو عالم ہو کر بھی، بادشاہِ کون و مکاں ہو کر بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ امیر اہلسنّت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

آپ بُھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۳)

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، حالانکہ آپ چاہتے تو فقط نگرانی فرماتے اور خندق کھودنے کا سارا کام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سر انجام دیتے، **لیکن** آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ عملی طور پر اس مُہم میں شامل ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک **عمل** عاجزی و انکساری بھی ہے، اپنے صحابہ سے محبت کا اظہار بھی ہے اور پوری اُمّت کے لئے تعلیم بھی ہے۔

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا کبھی ہاتھ کا سِرہانا مدنی مدینے والے
تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلام عاجِزانہ مدنی مدینے والے
تِرا خُلق سب بالا تِرا حُسن سب سے اعلیٰ فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۵-۴۲۶)

یہاں اس بات پر غور کریں کہ ایک چٹان جو کئی صحابۂ کرام مل کر بھی توڑ نہ سکے، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باوجود اس کے کہ کئی دن سے فاقہ تھا، کچھ کھایا نہ تھا۔ پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے مگر پھر بھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَستِ مُبارَک سے ایک ہی

پھاوڑا مارا تو وہ پوری چٹان ریت کی مانند ذروں میں تبدیل ہو گئی۔ اس سے **معلوم** ہوا کہ **مدینے** کے **سلطان، محبوبِ رحمٰن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر گز ہم جیسے نہیں ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی اور ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ **اعلیٰ** حضرت، **امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرتِ **جبریل امین** عَلَیْہِ السَّلَام کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۶۳)

مختصر وضاحت: یعنی حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے پورے جہاں کو چھان ڈالا ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مسجد درس“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** عشقِ رسول اور محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلاتی ہے۔ آپ بھی اس سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیں۔ **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **”مسجد درس“** بھی ہے۔ ☆ **”مسجد درس“** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **”مسجد درس“** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا

ہے۔ ☆ **”مسجد درس“** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ **”مسجد درس“** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/۵، رقم: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔

❁ تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے **ایک عاشقِ رسول کو مسجد درس کی برکت سے** بُری صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت نصیب ہوئی۔ ❁ **مسجد درس کی برکت سے** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی ❁ **مسجد درس کی برکت سے** سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ❁ **مسجد درس کی برکت سے** عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** سے وابستگی نصیب ہوئی۔

مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو ”فیضانِ سُنّت“

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال طاقت عطا فرمائی ہے، جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہی وجہ تھی کہ بڑے سے بڑا پہلوان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلے کی تاب نہ لا پاتا۔ آیئے اسی بارے میں دو

واقعات مزید سنتے ہیں:

یزید بن رُکانہ سے مقابلہ

بیان کے شروع میں ہم نے رُکانہ پہلوان کا واقعہ سُنا۔ اس کا ایک بیٹا جس کا نام یزید تھا وہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا۔ ایک بار یہ تین سو(300) بکریاں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ مجھ سے کشتی لڑیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر میں نے تمہیں پچھاڑ دیا تو تم کتنی بکریاں مجھے انعام میں دو گے؟ اس نے کہا کہ ایک سو(100) بکریاں میں آپ کو دے دوں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹخ دیا اور وہ حیرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ تکنے لگا اور وعدے کے مطابق ایک سو(100) بکریاں اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ مگر پھر دوبارہ اس نے کُشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگا دی۔ اس نے پھر ایک سو(100) بکریاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ پھر تیسری بار اس نے کُشتی کے لئے للکارا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور کُشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چِت ہو گیا۔ اس نے باقی ایک سو(100) بکریوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مگر کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آ سکا، مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کُشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا ہے کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے مسلمان ہو جانے سے بے حد خوش ہوئے اور اس کی تین سو(300) بکریاں واپس کر دِیں۔

(زرقانی علی المواهب، الفصل الثانی فیما اکرمه اللّٰه ... الخ، ۱۰۳/۶)

حُسن ہے بے مِثْل صورت لاجواب میں فِدا تم آپ ہو اپنا جواب
ہیں دعائیں سنگِ دشمن کا عوض اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب

(ذوقِ نعت، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نگاہِ نُبوّت سے جان گئے تھے کہ اگر یزید بن رُکانہ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا تو یہ ایمان لے آئیں گے، اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے مقابلہ فرمایا اور بعد میں ساری بکریاں بطورِ تحفہ واپس کر دیں۔ اِسی حُسنِ سلوک کی بدولت وہ ایمان لے آئے۔ بہر حال یہ زمانۂ تربیت کے واقعات ہیں، ہم ان سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔ اب ہمیں ہر حال میں ہر اُس کام سے بچنا ہے جس سے شریعت منع فرماتی ہے۔

جُوئے کی تعریف اور اس کی کچھ صورتیں

افسوس! صد افسوس! آج کل مسلمانوں میں جو حرام کام تیزی سے عام ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک جُوا بھی ہے۔ جُوئے کی بعض ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جُوا کہتے کسے ہیں؟ پہلے یہ بھی سُن لیجئے: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ "قِمار" (یعنی جُوا) ہے۔

(التّعریفات ص۱۲۶)

یاد رکھئے! جُوا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں کئی طرح سے جُوئے کی صورتیں رائج ہیں۔ جیسے موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز (Messages) بھیجے جاتے ہیں، جس میں مثلًا کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے "موبائل بیلنس" سے کچھ رقم مثلًا 10 روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اسی طرح ہمارے یہاں مختلف کھیل مثلًا گُھڑ دوڑ (گھوڑوں کی دوڑ)، کرکٹ، کَیرم، بِلیرڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دو طرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا (یا کھانا کھلائے گا وغیرہ) یہ بھی جُوا ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بِلیرڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُمُومًا یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کریگا، یہ بھی جُوا ہے۔ بعض "نادان" گھروں میں مختلف کھیلوں مثلًا تاش یا لُڈّو پر دو طرفہ شرط لگا کر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعِث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جُوا ہے اور جُوا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر کبھی کوئی اس میں مبتلا ہوا ہو تو اس سے فوراً توبہ کر لینی چاہئے اور جُوئے کے ذریعے حاصل کی ہوئی رقم کو کس طرح واپس کرنا ہے، اس بارے میں مفتیانِ کرام سے رہنمائی بھی لے لی جائے۔ اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبُو الْاَسْوَد سے مقابلہ

(2) اسی طرح ابُوالاَسْوَد جُمَحِی بھی بڑا طاقتور پہلوان تھا، اس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اتنا طاقت ور تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس (10) پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نہیں نکلتا تھا۔ ایک بار اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کُشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس طاقتِ نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔ (**زرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمه اللّٰه...الخ، ۶/۱۰۳**)

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود مجھ سے بے بس کی قُوّت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ایسے بازو کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۷-۳۰۳)

اشعار کی وضاحت:

میں بے کس ہوں، لاچار ہوں، میں بے کس ہوں میرا کوئی پوچھنے والا نہیں، لیکن آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سہارے بھی ہیں اور وہی مجھے قُوّت دینے والے بھی ہیں اور ایسی قوت اور ایسے سہارے پر لاکھوں سلام ہوں۔ جبکہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے جہاں کی شفاعت تنِ تنہا فرمائیں گے، ایسے ہمت والے بازو کی طاقت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کو کیسی جسمانی طاقت عطا فرمائی تھی۔ یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ بھی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی طاقت و قوت تو قرآنِ پاک سے بھی ظاہر ہے۔ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

سلام

بیان کا موضوع ہے طاقتِ مصطفےٰ۔ اولاً اس بیان کا موضوع تھا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت۔ یوں اس بیان میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے ہی واقعات شامل کئے گئے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ کشتی کے واقعات کے بعد یہ بات بیان میں شامل ہے کہ کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دینا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔ چنانچہ بیان کے صفحہ نمبر 18 پر عبارت یوں ہے: یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ جبکہ معجزے سنت کیسے ہو سکتا ہے۔

جبکہ شرط لگا کر کشتی کرنے کی روایت کے فوراً بعد اس شرط کی توجیہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نورِ نبوت سے پہچان گئے تھے کہ اگر ایسا سلوک کیا جائے گا تو یہ مسلمان ہو جائیں گے۔ ساتھ میں یہ بھی وضاحت ہے کہ یہ زمانہ تربیت کے واقعات ہیں، ہم اس سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔ اور اس کے فوراً بعد جوے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے

نیز یہ بیان دارالافتا سے چیک شدہ ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

(پ۲۸، الحشر: ۲۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی قرآنِ مجید کی عظمت و شان ایسی ہے کہ اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر اُتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللہ پاک کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔ (مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ص۱۲۲۸، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۲۵۳، ملتقطاً)

اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے کیونکہ آپ کو اللہ پاک کا خوف اور اَسرارِ الٰہی سے واقفیت کامل طریقے سے حاصل ہونے کے باوجود آپ اپنے مقام پر قائم ہیں۔

یاد رہے کہ یہاں آیت میں قرآن سے مراد اللہ پاک کا کلام ہے اور اُتارنے سے مراد اس کلام کو اس کی عظمت کے ظہور کے ساتھ اُتارنا مراد ہے یعنی اگر ہم قرآنِ مجید کو اس کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے پہاڑ پر اُتار دیتے تو وہ اس کی تاب نہ لاتا اور پھٹ جاتا۔ (صراط الجنان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۲۱/۹۳ ملخصًا)

چاند اشارے کا ہِلا حکم کا باندھا سورج واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۴)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور سورج واپس عصر کے وقت پر آگیا۔ ایسے ایسے کمالات دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ آقا کریم صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **طاقت وتوانائی** کی کیا بات ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاقت کے واقعات سُنے۔ موقع کی مناسبت سے کُشتی کے حوالے سے شرعی حکم بھی سُن لیتے ہیں، چنانچہ فتاویٰ ہِنْدِیہ میں ہے کہ اُکھاڑوں میں کُشتی لڑنا اگر لہو ولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ سِتْر پوشی کے ساتھ ہو، آج کل لنگوٹ اور جانگیا(Shorts) پہن کر جو کُشتی لڑتے ہیں، جس میں رانیں وغیرہ کھلی رہتی ہیں یہ ناجائز ہے اور ایسی کُشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے سِتْر کو دیکھنا حرام ہے۔(فتاوی ہندیة، کتاب الکراهیة، باب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ۳۵۲/۵ ملخصاً)

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو ریسلنگ(Wrestling)یعنی پہلوانوں کی کشتیاں خود بھی **مَعَاذَ اللہ** بڑے شوق سے دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ریسلنگ(Wrestling) کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، بدنگاہی، عُریانی، فحاشی، میوزک کے ساتھ ساتھ لہو ولعب اور وقت کا ضیاع بھی ہے۔ اس لیے خود بھی اس سے بچئے اور دُوسروں کو بھی اس سے بچایا جائے۔

شعبہ ائمہ مساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی مزید حرص پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 107 سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی

میں سے ایک، شعبہ ”ائمہ مساجد“ بھی ہے، جو مَساجد کی آباد کاری کیلئے ائمہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّری کا کام سَر اَنجام دیتا ہے اوران کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتا ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤَذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے ماحول سے مُنسلک ائمہ کرام نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت دلانے، دَرسِ فیضانِ سُنَّت دینے، نمازِ فجر کے بعد تفسیرِ قرآن کے حلقے میں شِرکت کرنے کروانے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے قافلوں میں سفر کرنے کروانے کے ذریعے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ اُس سے مَحبَّت کرتا ہے۔

(مُعْجَمِ اَوسَط، ۴/ ۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ پاک کا اس بندے سے مَحبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ پاک اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۱۱۲، تحت الحدیث: ۸۵۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے

مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پُھول" سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِكَ اَمُوۡتُ وَاَحۡیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی یعلی الموصلی، ۴/۲۷۸ حدیث: ۴۸۹۷)، ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکان) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۷۹، حصّہ ۱۶)، ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆

---

1 ...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (المرجع السابق) ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (المرجع السابق)، ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ☆اُسی وَقت اس کا پکا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری وتَقوٰی کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوىٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (درمختار، ردّالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء، ۹/۶۲۹)، ☆میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (درمختار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء، ۹/۶۳۰) ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب ”بہارِ شریعت“ حِصّہ

16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمائیے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یادر کھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔** (جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

اُٹھو ادب سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں　　اب آیا وقتِ وِلادت نبی کی آمد ہے
پڑھو سلام کرو ڈوب کر محبّت میں　　دُرُودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

کرم کے در ہیں کھلے جھوم کر برستی ہے   خدائے پاک کی رحمت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے، یہ مہینا فضیلتوں، سعادتوں، رحمتوں اور ربِّ کریم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے، عاشقانِ رسول اس مبارک مہینے کو ماہِ میلاد کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں، کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جن کی خاطر ساری کائنات کو سجایا گیا، وہ عظمتوں والے نبی، خاتَمُ النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ اس مہینے کو سب فضیلتیں، سعادتیں اور برکتیں نبیِ

کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم اس مبارک مہینے کے فضائل وبرکات، بزرگانِ دین کے میلاد منانے کے واقعات، اس مہینے میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سُنیں گے اور یہ بھی سُنیں گے کہ ہمیں اس مہینے کو کس انداز میں گزارنا چاہیے؟ اللہ پاک ہمیں پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننے کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کو اتنی فضیلتیں کیوں ملیں، حضرت امام زکریا بن محمد بن محمود قَزْوِیْنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مَسعود کے صدقے دنیاوالوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ (12) تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ (عجائب المخلوقات، ص۶۸)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

”رَبِیْعُ الاوّل“ کہنے کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جو سعادت رَبِیْعُ الْاَوَّل کے حصے میں آئی وہ کسی اور مہینے کو نصیب نہیں ہوئی۔ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے معنٰی کیا ہیں، آیئے سنتے ہیں: رَبِیْع کہتے ہیں موسمِ بہار

کو یعنی سردی اور گرمی کے درمیان جو موسم ہوتا ہے اسے ربیع کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو ”رَبِیۡعُ الْاَوَّل“ کہتے تھے، اس موسم میں کُھنبی (برسات میں گیلی لکڑی کے بھیگنے سے چھتری کی طرح ایک گھاس اگ جاتی ہے اردو میں اسے کھمبی کہتے ہیں۔) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی ہے ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر رَبِیۡعُ الْاَوَّل اور رَبِیۡعُ الآخِر کا نام دیا گیا۔ (لسان العرب، ۱/۱۴۳۵ ملخصاً)

ماہِ رَبِیۡعُ الْاَوَّل کی شان یہ ہے کہ اسی مہینے میں دو جہاں کے سلطان، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی ہے، یقیناً حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر و بر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر 12 رَبِیۡعُ الْاَوَّل کو ہوئی۔

(لطائف المعارف، ص ۱۰۴۔ مواهب اللدنية، المقصد الاول، آيات ولادته۔۔۔الخ، ۱/۷۵)

یہی وجہ ہے کہ اس دن عاشقانِ رسول اپنی وسعت کے مطابق محافلِ میلاد مناتے اور اللہ کریم کی رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ آیئے! اسی مناسبت سے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

فرشتوں کے انوار

حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہوا، جو مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں رَبِیۡعُ الْاَوَّل کی بارہویں تاریخ کو مَوۡلِدُ النَّبِی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی

(اچانک) اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے، میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۷۲۔۷۳)

اے فَرِشیو مبارَک اے عَرشِیو مبارَک
دونوں جہاں کے سرور تشریف لا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۳۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جشنِ عیدِ میلادُ النبی کی محفل میں ربِّ کریم کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اَنوارِ الٰہی چھما چھم برستے ہیں، رحمت کے فرشتے میلاد شریف کی محفلوں میں شریک ہوتے اور میلاد منانے والوں کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، میلاد شریف منانے والوں سے ربِّ کریم خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی نیک اعمال اور درودِ پاک کی کثرت کرنا باعثِ اجر و ثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ میلاد شریف کی محافل منعقد کرنا اور ان میں شرکت کرنا باعثِ اجر و ثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہئے کہ جب بھی سنتوں بھرے اجتماع یا مدنی مذاکرے میں حاضری کی سعادت ملے تو باادب انداز میں توجہ کے ساتھ سننے کی عادت بنائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، محدثِ اعظم حجاز حضرت شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: میرے والد حضرت سَیِّد عباس مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں بیت المقدس میں بارہویں شریف کی رات محفل میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب

واحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً قیام کو بدعتِ سیئہ (بُرا عمل) جانتا تھا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اور لوگ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، مگر وہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: **"تو اب کھڑا نہیں ہو سکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر وہ کھڑا نہ ہو سکا۔ بالآخر اس نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سنا کروں گا۔ اس منت کی برکت سے اللہ کریم نے اُسے صحت عطا فرمائی۔ تو اب اس کا یہ معمول بن گیا کہ وہ اپنی منت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہے۔ (الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴)

تِرا نام لے کر جو مانگے وہ پائے تِرا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
تِرے رُتبہ میں جس نے چُون و چَرا کی نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت، ص۵۸۔۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک پارہ 26 سورۂ فتح کی آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

(پ ۲۶، الفتح: ۹)

تفسیرِ صِراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہاء اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کو مُقَدَّم فرمایا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے کامیاب اور بامراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۱۵۷﴾

(پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، ۹/۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ ماہِ میلاد! ہم رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فضائل اور اس کی برکتوں کے بارے میں سن رہے تھے، رَبِیْعُ الْاَوَّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت وشان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت ہے۔ اسی نسبت نے اس مہینے کی شان و عظمت بڑھا دی ہے اور اُس کی بارھویں شب کو رشکِ لیلۃ القدر بنا دیا ہے، کیونکہ اس مہینے میں ربِّ کریم کی سب سے بڑی رحمت ہم گناہگاروں کو نصیب ہوئی، اس مہینے میں رب کریم نے اپنا محبوب ہمیں عطا فرمایا، لہٰذا

ہمیں چاہئے کہ اس رحمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، اسکی رحمت پر خوشیاں منائیں، کیونکہ رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

مشہور مفسّرِ قرآن، مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضَان میں کہ اللہ کا فضل "قُرآن" آیا، ربیع الاول میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل ورَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیوی جَمع کیے ہوئے مال ومَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَولاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/ ۳۷۸ ملخصًا)

خُوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے   سرکار آگئے، شہِ ابرار آگئے
سب جُھوم جُھوم کر کہو سرکار آگئے   دونوں جہاں کے مالک و مختار آگئے
خُوشیوں کے لمحے آگئے دِیوانے جُھوم اُٹھے   عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۱)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد ... مرحبا سچے کی آمد ... مرحبا
سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد ... مرحبا مختار کی آمد ... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ ربیع الاول اور بالخصوص اس مبارک مہینے کی **بارہویں تاریخ** بڑی عظمت وبرکت والی ہے، کیونکہ اسی **بارہویں تاریخ** کو کفر وشرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہوگئیں، اسی **بارہویں تاریخ** کو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوگئی، اسی **بارہویں تاریخ** کو ہر طرف خوشی کا سَماں چھا گیا، اسی بارہویں تاریخ کو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اسی **بارہویں تاریخ** کو اِیران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، اسی **بارہویں تاریخ** کو اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، اسی **بارہویں تاریخ** کو ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ اسی **بارہویں تاریخ** کو اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ اسی **بارہویں تاریخ** کو شیطان کا منہ کالا ہوگیا اور یہی وہ **بارہویں تاریخ** ہے جو عاشقانِ رسول کے لئے عیدوں کی عید ہے۔ یہی وہ **بارہویں تاریخ** ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔

حضرتِ شیخ عبدُالحق مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بیشک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا**

میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزول کی بِناء پر مُشَرَّف ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۱۵۳)

سَحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ کرم کا چشمۂ جاری ہے بارھویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ عَدو کے دِل کو کَٹاری ہے بارھویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارھویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دِل کئے ٹھنڈے جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارھویں تاریخ
حسنؔ وِلادتِ سرکار سے ہوا روشن مِرے خدا کو بھی پیاری ہے بارھویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ اس دن (بارھویں شریف) اور بالخصوص پورے ربیع الاول کو ہی نیک اعمال میں گزاریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ **نفل** نمازوں کا اہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ **تہجد** کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ **اِشراق و چاشت** کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ **صَلٰوۃُ الۡاَوَّابِین** کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریں، اس ماہِ مقدس میں خوب صدقہ و خیرات کریں، اس ماہِ مقدس میں مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، اس ماہِ مقدس میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، اس ماہِ مقدس میں قافلوں میں نہ صرف خود سفر کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی

لے کر جائیں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع اور بالخصوص ربیع الاول شریف کے ابتدائی 12 دنوں میں ہونے والے مدنی مذاکروں میں شرکت کی کوشش کریں۔ آیئے! ربیع الاول شریف اور بالخصوص بارہویں تاریخ کو کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سنتے ہیں۔

نفل روزوں کا اہتمام کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان اَیَّام میں نفل روزے رکھنے کا اہتمام کیجئے، یاد رکھئے! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نہ جانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اور اس کے ساتھ ہی ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہو جائے۔ ہمیں نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے، اللہ کریم کے فَضْل وکَرَم سے زِندگی میں ایک بار پھر رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارک مہینا ہمیں دیکھنا نصیب ہوا، اس کے ایک ایک دن کی قدر کرتے ہوئے خوب نیک اعمال کریں، ربِّ کریم کی رضاوخوشنودی حاصل کرنے، رحمتِ الٰہی کے مستحق بننے، بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے اس مہینے کی پہلی تاریخ سے بارہویں تاریخ تک 12 نفل روزے رکھیں، بالخصوص بارہویں کو تو روزہ رکھنے کی بھرپور کوشش کیجئے، کیونکہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔ چنانچہ

حضرت **اَبُو قَتَادَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت، **شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ۔۔۔الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰)

اے عاشقانِ رسول! یقیناً ایک سچے عاشقِ رسول کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی مَحبَّت سے

پیچھا چھڑا کر اپنی زندگی کے ہر ہر معاملے میں اِطاعتِ رسول کو اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے، اسکی ایک مثال امیرِ اہلسنّت، حَضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ کی ذاتِ مُبارکہ بھی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ بارہویں شریف اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ یادِ مصطفٰے میں نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں اور دوست احباب کو بھی بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی دعوت دیں اور ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں اور بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرکے دنیا و آخرت کی برکتوں کے حقدار بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرت سے ذکرِ حبیب کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے روایت میں ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ" یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ (جامع صغیر، ص۵۰۷، حدیث: ۸۳۱۲)

یوں تو ہمیں سارا سال ہی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہیے، لیکن بالخصوص یہ سلسلہ ان مقدّس ایّام میں مزید بڑھ جانا چاہیے اور اس ذکر کا ایک بہترین ذریعہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا بھی ہے۔ کیونکہ درودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، **مثلاً درودِ پاک**

کی برکت سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے پُل صراط پر آسانی نصیب ہو گی۔ **درودِ پاک** کی برکت سے آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس بابرکت مہینے میں درودِ پاک کی کثرت کریں۔ آیئے! مل کر دعا کرتے ہیں:

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہے تھے، رَبِیْعُ الْاَوَّل میں اللہ پاک اور اس کے محبوب کا قرب پانے والے اعمال بجالائیں، اس کا ایک بہترین ذریعہ نوافل کی کثرت بھی ہے، اسی لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم بھی فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ آیئے! رَبِیْعُ الْاَوَّل اور بالخصوص بارہویں شریف کے چند نوافل کے بارے میں سنتے ہیں: چنانچہ

(1) رَبِیْعُ الْاَوَّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد) کی تلاوت کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔**

(لطائف اشرفی، ۲/ ۲۳۱۔ جواہر خمسہ، ص ۲۱)

(2) بارہویں تاریخ کو نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پہنچانے کی نیت سے بیس (20) رکعت نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس (21) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھیں۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔ (جواہر خمسہ، ص۲۱)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان نوافل کو ادا کرنا چاہیے، کیونکہ نفل نمازوں کے بے شمار فوائد وبرکات ہیں، ☆**نوافل** کی برکت سے خُدا کے عابد بندوں میں شمار ہوتا ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے ربِّ کریم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے دشمنوں کے شر اور فساد سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے موت کی سختی سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے شیطان کے وسوسوں سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر روشن اور کشادہ ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قیامت کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

عبادت میں گزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی مذاکرے اور جلوسِ میلاد

اے عاشقانِ میلاد! ماہِ ربیعُ الاوّل میں دِیگر نیک اعمال کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ ❁ ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کے علاوہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی پہلی تاریخ سے 13 تاریخ تک **مدنی چینل** پر ہونے والے روزانہ کے **مدنی مذاکروں** اور مدنی مذاکرے سے قبل **جلوسِ میلاد** کا سلسلہ ہوتا ہے، اس میں شرکت کی ضرور کوشش کی جائے ❁ اپنے گھر میں بالخصوص ان مبارک ایّام میں **"مدنی چینل"** چلانے کا اِہتمام کیا جائے تاکہ گھر کے سبھی افراد **فیضانِ میلاد** سے مالا مال ہوں۔ ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی خوشیاں مدنی چینل کے ساتھ منائیے۔ ❁ **مدنی مذاکرے** کے ذریعے بٹنے والا **علمِ دِین** حاصل کریں، مدنی چینل پر دکھائے جانے والے **جلوسِ میلاد** میں **مرحبا یا مصطفٰے** کی صدائیں لگاتے ہوئے، **مدنی پرچم** اُٹھائے **جلوسِ میلاد** میں شامل ہوں۔ ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے **پہلے 12 دنوں** میں خصوصیت کے ساتھ **روزانہ محفلِ نعت کا اِہتمام کیا جائے** ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں ہر عاشقِ رسول کے گھر میں بالعموم اور **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) کے طلبہ و طالبات اور **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) کے بچوں اور بچیوں کے گھروں میں بالخصوص **چراغاں و سجاوٹ** کا اِہتمام ہونا چاہئے۔ ❁ جب بھی مدنی مذاکرے میں شرکت کریں تو سوال جواب لکھنے کا اہتمام کیا کریں، اس سے بھی علم میں اضافہ ہو گا۔

12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام "علاقائی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کی برکتوں سے مالا مال ہونے اور ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے حقیقی فیضان کو پانے اور بالخصوص بارہویں شریف کو نیکیوں میں گزارنے کے لئے آج ہی عاشقانِ

رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام علاقائی دورہ بھی ہے، اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **”علاقائی دورے“** کی برکت سے مسجد آباد ہو سکتی ہے، **”علاقائی دورے“** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **”علاقائی دورے“** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **”علاقائی دورے“** کی برکت سے بعض بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ **”علاقائی دورے“** کی برکت سے امیر اہلسنت کی دُعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ **”علاقائی دورے“** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **علاقائی دورہ** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **”مدنی دورہ“** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص مجلس قافلہ کے **نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆ نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل و فوائد** ☆ **مساجد** کی رونق کا سبب ☆ **علاقائی دورے** کے نکات ☆ **علاقائی دورے** کا طریقہ ☆ **علاقائی دورے** کے آداب ☆ **علاقائی دورے** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **”علاقائی دورے“** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہو گئی

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان میں پہنچے اور

کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ (اُسی وقت) ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہوکر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول کے **علاقائی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

نہ "نیکی کی دعوت" میں سُستی ہو مُجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فضائل وبرکات اور اس ماہِ مقدّس میں کئے جانے والے نیک اعمال کے متعلق سن رہے تھے، ہمارے بزرگانِ دین بہت زیادہ ادب واحترام، عبادت وریاضت اور اہتمام کے ساتھ اس مبارک ومقدّس مہینے کو گزارتے تھے، اس مبارک مہینے میں خصوصیت کے ساتھ نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، خوب صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں، تنگدستوں اور لاچاروں کی مدد فرماتے تھے، آیئے! میلاد شریف منانے کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

رَبِیْعُ الْاَوَّل اور اربل کا بادشاہ

اِرْبِل کے بادشاہ جن کا نام ابُوسعید مظفّر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہے، یہ عظیم فاتح سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہنوئی تھے، یہ بادشاہ بہت سخی، نیک اور عادل ہونے کے ساتھ عالم بھی تھے، بڑے دلیر اور ذہین تھے۔ انہوں نے اپنے بعد کئی اچھی یادگاریں چھوڑیں۔ ہر سال ربیعُ الاوّل کے مُبارک

مہینے کا بڑا ہی ادب و احترام کرتے اور بالخصوص اس مہینے میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتے، بہت بڑی محفل کا اِنْعقاد کرتے۔ (البداية والنهاية، ۹/۱۸ ملخصاً) ان مَحافل میں شرکت کرنے والوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اس محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فیرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار تھال دیکھے، بہت سے عُلما اور صُوفیا محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُوسعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) انہیں قیمتی لباس پہناتے، انعامات سے نوازتے، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین (3) لاکھ دِینار خرچ کرتے تھے، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتے تھے، تیس (30) ہزار دِینار خرچ کر کے حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے راستے دُرُست کرواتے، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔ (سبل الهدى والرشاد، ۱/۳۶۲ بتغير قليل)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص ۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اس ماہِ مبارک کا بے حد ادب و احترام کرتے، اس مہینے میں خوب صدقہ و خیرات کرتے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، یاد رکھئے! میلاد شریف منانے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ وِلادت پر فرحت و مسرت

کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلَّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلاّت اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱، ملتقطاً)

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں فضل و کرم سے جَنَّتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفِلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکر کا اِہتمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (یعنی نیک اور اچھے اعمال) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۱۵۵ ملتقطًا)

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ خُوشی خُوشی اس مبارک مہینے کو نیکیوں میں گزاریں، اس میں اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائیں، جلوسِ میلاد میں جائیں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعۃ المدینہ آن لائن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فیضان سے مالا مال ہونے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے ہر دم بچنے کے لئے عاشقانِ سول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ آن لائن**" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ **شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 30 کورسز کروائے جارہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنیے: **تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر "**تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان**" مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی "**تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان**" ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔ دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے، جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر مختصر طور پر پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس:** اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔ **فقہ و عقائد کورس:** اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔ **فیضانِ نماز کورس** اور **طہارت کورس:** ان دونوں کورسز میں **نماز** اور **طہارت** کے مسائل تفصیلاً پڑھائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔ **فیضانِ حج** اور **فیضانِ عمرہ کورس:** زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج** اور **عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ**

درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے۔ **نیو مسلم کورس:** اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اس کی مدت 72 دن ہے۔ **سنّتِ نکاح کورس:** شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، میاں بیوی کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اس کی مدت 30 دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید کورسز بھی کروائے جاتے ہیں مثلاً: (1) فیضانِ فرض علوم کورس (2) تجہیز و تکفین کورس، (3) فیضانِ رمضان کورس، (4) فیضانِ زکوٰۃ کورس، (5) فیضانِ تصوف کورس، (6) عربی گرائمر کورس، (7) فیضانِ شمائلِ مُصْطَفٰے کورس اور (8) احکامِ قربانی کورس وغیرہ۔

یاد رہے! ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے۔ علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ (Department) کے آپشن (Option) میں جاکر **جامعۃ المدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

☆ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، اور قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً) ☆ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص۸۷، رقم: ۱۱۸) ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو

آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳) ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1)**انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2)**تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3)**جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4)**بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)**فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیعُ الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام ”**اسلامی بیانات جلد1**“ **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام ”اسلامی بیانات جلد2“ **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔ پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **”غور و فکر“** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **”مَدَنی انعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

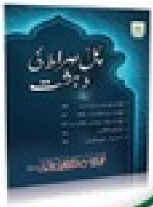

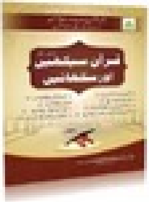

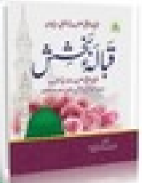

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 ☎ 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net